کل رات میں نے
"کفر احمدیت"
پر بہت غور کیا
بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
راوی: فریدون خان جدون
تحریر: اصغر علی بھٹی

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کفر ہے

تو

خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں

وادی ہزارہ کے ایک نومبائع کی قبول احمدیت کی داستان جو از راہ ہمدردی ایک اسیر راہ مولا سے ملنے حوالات گئے اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہو گئے

راوی فریدون خان جدون
تحریر اصغر علی بھٹی

انتساب

میں اپنی اس پہلی تحریری کاوش کو اپنی والدہ محترمہ
کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی شبانہ روز دعاؤں
نے مجھے وقف جیسی لازوال دولت سے بہرہ مند کیا
اور مجھے امام آخرالزمان علیہ السلام کی پہچان نصیب ہوئی

داستان بزبان راوی

قصہ ایبٹ اباد کے ایک ڈی سی صاحب کے فرمان کا۔۔۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں Posting کے سلسلے میں وادی ہزارہ کے سرمائی ہیڈکوارٹر ایبٹ آباد میں مقیم تھا۔ میرا بنگلہ شہر سے تھوڑا ہٹ کر کاکول گاؤں کے پاس بلندو بالا خوبصورت پہاڑیوں کے دامن میں ایک ٹیلے پر واقع تھا۔ جس کی مغربی جانب پتلی سی پگڈنڈی تھی جو بل کھاتی ہوئی نیچے جا کر مین روڈ سے مل جاتی تھی جبکہ مشرقی جانب دور تک سبز گھاس کے پھیلے ہوئے قالین میری ہر صبح کو یادگار نشے میں بدل دیتے۔

میں دفتری امور سے فارغ ہو کر جلدی جلدی گھر پہنچ جاتا جہاں عصر کے بعد میں اور میری نو بیاہتا بیگم ڈوبتے سورج کی سنہری شعاعوں کی چھاؤں میں چائے کی چسکیاں لیتے کبھی غم دوراں کے قصوں اور کبھی مستقبل کے سہانے خوابوں میں کھو جاتے۔ وارفتگیوں کے یہ لامحدود سلسلے اُس وقت ٹوٹتے جب پہاڑوں کے دامن میں اُترتی ہوئی خاموش خنک شام ہمیں اپنے دامن میں چھپا لیتی اور ہزارے کی برفیلی ہوائیں ہمیں ڈرائنگ روم کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیتیں۔

وقت معمول کے مطابق گزر رہا تھا کہ ایک دن میں جب گھر آیا تو خلاف معمول بیگم بڑی حواس باختہ سی نظر آئی۔ اس کی خوف سے پھیلی آنکھیں کسی متوحش ناک خبر کا اعلان کر رہیں تھیں۔ بہر حال لاحول پڑھنے کے بعد میں نے ہمت کر کے پوچھا کیوں بیگم گھر میں سب خیریت تو ہے ناں؟ جواب تھا گھر میں تو سب خیریت ہے مگر یہ جو ہمارے ہمسائے ہیں مبشر صاحب آج پولیس ان کو گرفتار کر کے لے گئی ہے۔ میری بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ میں نے بیگم کو بتایا کہ وہ تو ایک قادیانی ہے۔ میرا کہنا شاید بیگم کو اچھا نہ لگا کیونکہ آخر وہ میری بیگم کی اکلوتی سہیلی کے میاں صاحب تھے۔

زنانہ چہرے کے تاثرات اور حالات کی نزاکت سے مجھے فرمانبردار شوہر بننے میں ذرا دیر نہ لگی اور میں نے کھسیانے انداز میں جلدی جلدی پوچھنا شروع کر دیا کہ بتائیں کیا بات ہوئی؟ کیوں گرفتار کیا گیا؟ وہ تو بڑے شریف انسان اور ایک معزز عہدے پر فائز ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب میں بیگم نے اپنی سہیلی سے حاصل شدہ تفصیلات جو زیادہ تر گرفتاری کے متعلق تھیں بیان کر دیں۔ گرفتاری کے وقت کے حالات سن کر مجھے انسانی ہمدردی سے زیادہ بیگم کی ہمدردی میں بہت دکھ ہوا۔ میں نے بیگم کو تسلی دی کہ میں ابھی تھانے جا کر ملاقات کرتا ہوں اور جرم کی نوعیت دیکھ کر ضمانت کا بندوبست کرتا ہوں۔ چنانچہ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد میں تھانہ صدر کینٹ جا پہنچا۔ بڑی مشکل سے حوالات میں ملاقات کی سبیل نکلی۔ میرے مطلوب مجرم کے ساتھ سات آٹھ اور باریش بزرگ بھی حوالات کی سلاخوں کے پیچھے گندے فرش پر بیٹھے نظر آئے۔ بہرحال سلام دعا کے بعد میں نے حقیقت حال پوچھی اور اپنی خدمات پیش کیں۔ مبشر صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا بہت بہت شکریہ آپ نے تشریف لانے کی زحمت کی۔ صرف گھر میں بیگم بچوں کو اطلاع کر دیجیئے گا کہ ہم سب خیریت سے ہیں۔ باقی جب اللہ تعالیٰ انتظام فرمائے گا رہائی ہو جائے گی۔ ان کا مسکراتا پرسکون چہرہ اور روشن آنکھیں اور پھر حوالات کی سلاخیں میرے دل و دماغ کی تاروں میں کہیں الجھ کے رہ گئیں۔ اسی ادھیڑ بن میں گھر میں آیا اور پھر رات میں ٹھیک سے سوبھی نہ سکا۔ بات یہ نہ تھی کہ میرا ہمسایہ جیل میں کیوں گیا؟ بلکہ اُس ملزم کی وہ پُرسکون آنکھیں بار بار یاد آ رہی تھیں جو کسی ایسے ''جرم'' کی نشاندہی کر رہی تھیں جو شاید صدیوں بعد ''ارتکاب'' پذیر ہوتے ہیں۔

اگلے دن یہ لوگ حوالات سے جیل میں منتقل ہو گئے اور میں 26 روزہ دورے پر داسو اور پٹن کی طرف چلا گیا۔ واپسی پر اطلاع ملی کہ وہ سب لوگ ابھی تک جیل ہی میں ہیں اور مقدمہ سیشن کورٹ میں چلا گیا۔ چنانچہ میں دفتر سے چھٹی لیکر جیل گیا۔ مبشر صاحب حسب معمول جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی تر و تازہ اور مسکراتے نظر آئے بلکہ وہ مجھے فرما رہے تھے کہ آپ نے تکلیف کی چھٹی لیکر تشریف لائے یہاں سب خیریت ہے امید ہے دو چار روز میں ضمانت ہو جائے گی اور پھر ہفتہ بعد ان کی ضمانت ہو گئی۔

تجسّس سے مجبور اور پرسکون آنکھوں کے تعاقب میں مَیں ایک شام ان کے بنگلے پر جا پہنچا اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد میں نے F.I.R کی نوعیت جاننا چاہی۔ وہ بات کو خوبصورتی سے ٹال گئے۔ مگر میری سوئی اک بار پھر جرم کی نوعیت پر جا اٹکی۔ مجھے بضد دیکھ کر وہ بغلی کمرے کی طرف گئے اور ایک کاغذ کا ٹکڑا لے کر واپس آ گئے۔ یہ تھانہ صدر ایبٹ آباد کی طرف سے کاٹی گئی F.I.R تھی۔

کاغذ ہاتھ میں لیکر میں نے اُسے ایک دفعہ پڑھا۔ دو دفعہ پڑھا۔ جلدی جلدی پڑھا اور پھر رک رک کر پڑھا۔ مطالعہ کے بعد آہستہ آہستہ مجھے محسوس ہوا کہ مجرم میں ہوں اور بے گناہ یہ شخص۔ یہیں سے اُس کہانی نے جنم لیا جو اس تصنیف کا سبب بن گئی ہے۔

وہ F.I.R کیا تھی۔ اس میں درج جرم کیا تھا میں اس کو پورا ہی یہاں درج کیے دیتا ہوں۔

17 جنوری 1992 کو تھانہ صدر کینٹ ایبٹ آباد میں وقار گل جدون صدر تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کی تحریری درخواست پر زیر دفعہ 298C مندرجہ ذیل افراد پر F.I.R کاٹی گئی۔

(1) محمد احمد بھٹی (2) مبشر احمد (3) ابرار (4) احمد بھٹی

(5) انور احمد بھٹی (6) مدثر احمد (7) شیراز احمد (8) اعجاز احمد

(9) شوکت احمد

تحریری درخواست میں لکھا گیا کہ

میں اپنے دوست مسمی اعجاز احمد سکنہ اقبال روڈ کو ملنے آیا۔ جو نہ ملا جس پر ہم واپس جا رہے تھے کہ ایک مکان 77 تنولی ہاؤس جس کے باہر تنولی ہاؤس لکھا ہوا تھا جو اقبال روڈ پر واقع ہے کے قریب پہنچے تو اندر سے آواز آئی کہ وضو جلدی کر لیں نماز کا وقت ہو گیا ہے جس پر ہم دونوں سمجھے کہ مسجد ہے۔ اندر چلے گئے اور وہاں پر موجود ایک سفید داڑھی والے شخص نے کہا کہ نماز کے بعد درس بھی ہوگا۔

وہاں پر چند افراد نماز پڑھنے کے لیے تیار کھڑے تھے اور ہم مسجد کے آثار نہ پا کر باہر آ گئے۔ جب اس گھر سے باہر نکلے تو مسمی عابد علی ولد صادق ساکن مغلپورہ سے ملاقات ہوئی جس سے ہم نے اس گھر کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہاں پر مرزائی عرصہ دراز سے اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے اور اذان بھی ہوتی ہے۔

اس کے آگے دل آزاری کی داستان، قانون شکنی کی نشاندہی اور اس خوفناک جرم کو روکنے اور مجرمان کو پابند سلاسل کرنے کی دہائی درج ہے۔

یہ رپٹ درج کروانے والا شخص ایک مجاہد ختم نبوت تھا جس کی آہ وزاری پر یہ پرچہ درج ہوا اور ملزموں کی گرفتاری کے لیے قانون حرکت میں آ گیا۔ پھر ڈوبتے سورج نے ایبٹ آباد کے فوارہ چوک میں یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ شہر کے سرکردہ علماء نے شاہراہ ریشم بلاک کر کے چوک میں صفیں ڈال دیں۔ مغرب کی نماز ادا کی گئی اور پھر ملزموں کی گرفتاری کے لیے لمبی چوڑی تقاریر کی گئیں۔ جرم اور اس کی قباحت و کراہت واضح کی گئی۔ دلوں کے مجروح ہونے کی دکھی بپتا سنائی گئی۔ ایبٹ آباد سے سلہڈ تک اور مانسہرہ کی طرف میر پور تک ٹریفک کی لمبی قطاریں کسی ہولناک جرم کے سرزد ہونے کی نشاندہی کر رہیں تھیں۔

رات گئے مکرم عزت مآب جناب D.C صاحب، ایبٹ اباد کے سرکٹ ہاؤس میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جسے اگلی صبح کی تمام لوکل اخبارات نے Lead Story کے طور پر جگہ دی۔

آپ نے فرمایا تھا کہ آئندہ سے ضلع ایبٹ آباد کی حدود میں کسی قادیانی کو عبادت کرنے کا موقع نہیں دیا

جائے گا۔اس کے ساتھ ہی آپ نے 77 تنولی ہاؤس جس میں ملزمان آخری دفعہ عبادت کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے پائے گئے تھے کو سِیل کر دینے کے ارشادات فرما دیئے۔ اگلے چند گھنٹوں میں 77 تنولی ہاؤس کے تمام تالوں پر لاکھ سے لگی سیلیں اور دیوار پر سیل توڑنے کی سزا کے اشتہارات چسپاں نظر آرہے تھے۔

قانون اس قدر سرعت سے حرکت میں تھا کہ ابھی 24 گھنٹے بھی مکمل نہ ہونے پائے تھے کہ تمام ملزمان حوالات کی سلاخوں کے پیچھے پہنچ چکے تھے۔

اور پھر اُس رات میں نے کفر احمدیت پر بہت غور کیا

مبشر صاحب! جرم، فرد جرم، مدعیان، قانون، عدالت، حوالات اور زنداں کی روشوں کی داستاں سناتے رہے اور میں حیرت کے سمندر میں ڈوبا اس کہانی کی ڈور کو ماضی کے دور کے کسی گوشے سے توڑنے اور جوڑنے میں مصروف رہا۔اس وقت ان کا چہرہ ان اشعار کی سراپا تفسیر بنا نظر آرہا تھا۔

اب لفظ بیاں سب ختم ہوئے اب دیدہ و دل کا کام نہیں
اب عشق ہے خود پیغام اپنا اب عشق کا کچھ پیغام نہیں
زاہد ترے ان سجدوں کے عوض سب کچھ ہو مبارک تجھ کو مگر
وہ سجدہ یہاں ہے کفر جبیں جو سجدہ کہ خود انعام نہیں

زندان کے یہ مسافر لوہے کی ہتھکڑیاں پہنے نماز پڑھنے، آذان دینے اور کلمہ کا بیج لگانے کا جرم سینے پر سجائے کس شان سے موت کے اندھیروں کی طرف محوسفر تھے اور مجھے ان کے جرم کا سنہرا پن آسمان کی وسعتوں پر پھیلا نظر آنے لگا۔

یہ صحن درویش، یہ لالہ و گل، ہونے دو جو ویراں ہوتے ہیں
تخریب جنوں کے پردے میں تعمیر کے ساماں ہوتے ہیں
منڈلائے ہوئے جب ہر جانب طوفاں ہی طوفاں ہوتے ہیں
دیوانے کچھ آگے بڑھتے ہیں اور دست و گریباں ہوتے ہیں
تو خوش ہے کہ تجھ کو حاصل ہیں میں خوش کہ میرے حصے میں نہیں
وہ کام جو آساں ہوتے ہیں، وہ جلوے جو ارزاں ہوتے ہیں
آسودہ ساحل تو ہے مگر شاید یہ تجھے معلوم نہیں

ساحل سے بھی موجیں اُٹھتی ہیں، خاموش بھی طوفان ہوتے ہیں
یہ خون جو ہے مظلوموں کا، ضائع نہ ہوجائے گا لیکن
کتنے وہ مبارک قطرے ہیں جو صرف بہاراں ہوتے ہیں
جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقت شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

ظلم کی اس اندھی دوپہر کے خلاف مجھے کچھ لوگ سراپا احتجاج بھی نظر آئے چنانچہ ایک دل کی آواز یہ تھی:

''اس مرحلہ پر اینٹی احمدیہ آرڈیننس کو زیر بحث لانا یا اس پر تبصرہ کرنا میرے موضوع سے خارج ہے۔ ویسے بھی اس نوع کے جملہ آرڈیننسوں پر صحیح تبصرہ تاریخ ہی کرے گی۔ اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ الزام تو لگتا رہا ہے کہ مسلمانوں نے کافروں کو زبردستی کلمہ پڑھوایا البتہ کلمہ پڑھنے والوں کو بنوک شمشیر اس سے باز رکھنے کی کوئی مثال پہلے موجود نہیں تھی۔ کلمہ پڑھنے کا یہی مطلب ہے نا کہ اس ''کافر'' نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ جناب اکبرالہ آبادی کو شکایت تھی کہ:

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اُس زمانے میں شاید یہ شاعرانہ مبالغہ آرائی تھی۔ کافر انگریز حکومت میں خدا کا نام لینے پر کسی نے کوئی پابندی عائد نہیں کی تھی۔ کوئی رپٹ نہیں لکھوائی تھی یہ سعادت ''اسلامی'' حکومت کو نصیب ہوئی ہے کہ غیر مسلموں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی معبودیت کے اقرار کی اجازت نہیں۔

وہ مطمئن کہ سب کی زباں کاٹ دی گئی
ایسی خموشیوں سے مگر ڈر ہے لگے

(مذہب کا سرطان صفحہ 30 تا 33)

دو کہانیاں دو تصویریں اور دو انجام

حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کا قول ہے:

انسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ خوف، امید اور محبت۔ خوفِ خدا گناہ سے بچاتا ہے۔ امید اطاعت پر آمادہ کرتی ہے اور محبت میں محبوب کی رضا کو دیکھنا پڑتا ہے۔

انسان لاکھ خطا کار سہی لیکن فطرت کی آواز کسی بھی سانحہ پر چرکہ لگانے اور سائرن بجانے سے نہیں چوکتی۔

نماز کے قیدی سے ملاقات سے واپسی میرے جیسے بے نماز کے لیے ایسے ہی دلگداز لمحوں میں تبدیل ہوگئی تھی۔ رات کے ایک بجے تک میں ایک ''کافر نمازی'' اور بے عمل مسلمان کے تقابلی جائزہ میں مصروف تھا۔ بے چینی تھی کہ ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی آخر میں اس امید کے ساتھ خود کو پر سکون کرنے میں کامیاب ہوگیا کہ صبح ان کے عقائد کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کروں گا؟

ان کے اعمال کی خوبصورتی لاکھ سہی ان کے اعتقادات میں ضرور خامیاں ہوں گی؟ صبح ضرور میں ان کی نشاندہی حاصل کروں گا۔

- ہوسکتا ہے اوپر سے اور کلمہ پڑھتے ہوں اندر سے اور کلمہ پڑھتے ہوں؟
- ہوسکتا ہے ظاہری اعمال اور ہوں اور اندر منصوبے اور ہوں؟
- ہوسکتا ہے یہ انگریزوں کی تیار کردہ جماعت ہوں؟
- یا یہودیوں کے کسی خفیہ ایجنڈے پر عمل کر رہے ہوں؟
- ضرور یہ ختم نبوت کے منکر ہونگے تبھی تو علماء نے ان کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔
- یہ اسلام کے متوازی یا مخالف کسی تنظیم کا نام ہوگا۔
- یا اسلام کو دنیا میں نقصان پہنچانے کے لیے کسی سامراجی طاقت نے ان کو کھڑا کیا ہوگا۔

غرض ان کے کفر کی بہت سی وجوہات ہوں گی تبھی تو 72 کے 72 فرقے ان سے گھبراتے اور ان کے کفر اور دائرہ اسلام سے اخراج پر متفق ہیں۔

غرض رات گئے تک میں جماعت احمدیہ کے ''کفر'' کے بارے میں مفروضے قائم کرتا رہا اور پھر کسی پہر نیند نے یہ سلسلہ توڑ دیا۔

آنے والے دنوں میں میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا تفصیلی مطالعہ کیا علماء کے اعتراضات اور تاریخی وضاحتوں اور محاکموں کو سامنے رکھا۔ جہاں میں نے دعوۃ الامیر، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، احمدیت کا پیغام، تحقیق عارفانہ، راہ ھدی، نظام نو، زجاجہ، پاکٹ بک، آئینہ کمالات اسلام، نزول المسیح، شہادۃ القرآن، ازالہ اوہام جیسی مشہور احمدی کتب کا مطالعہ کیا۔ وہیں:

مرزائیت اور اسلام	از احسان الٰہی ظہیر
قادیانیت	از ابوالحسن ندوی
ختم نبوت کامل	از مفتی محمد شفیع

قادیانیت کے عقائد اور عزائم	از مودودی
ختم نبوت اور تحریک احمدیت	از غلام احمد پرویز
ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی سازشیں	از منظور احمد چنیوٹی
عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ	از مولوی خالد محمود
عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی	از پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری
مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے	از یوسف لدھیانوی
نزول عیسٰیؑ چند شبہات کا ازالہ	از یوسف لدھیانوی
خسوف و کسوف	از منظور احمد چنیوٹی
حنفیت اور مرزائیت	از عبد الغفور اتری
وہابیت اور مرزائیت	از محمد ضیاء اللہ قادری
زیر و زبر	از ارشد القادری
زلزلہ	از ارشد القادری
بریلویت	از احسان الٰہی ظہیر
تاریخ نجد و حجاز	از مفتی عبد القیوم قادری
مذہبی اور سیاسی باوے	از امیر حمزہ
الوہابیت	از محمد ضیاء اللہ قادری
تبلیغی جماعت	از ارشد القادری
جماعت اسلامی	از ارشد القادری
قہر حق بر صاحب ندائے حق	از حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی
امام پاک اور یزید پلید	از محمد شفیع اوکاڑوی
تبلیغی جماعت	از عبید الرحمن محمدی
پیر محمد کرم شاہ بھیروی کی صلح کلیت کا انجام	از سید بادشاہ تبسم بخاری

اقبال اور احمدیت	از شیخ عبدالماجد
مذہب کے نام پر خون	از حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ
القول المبین فی تفسیر خاتم النبین	از مولانا ابوالعطاء جالندھری
پاکستان کے مذہبی اچھوت	از تنویر احمد میر اور مرتضیٰ علی شاہ
مذہب کا سرطان	از کوثر جمال
قادیانیت کا سیلاب اور ہماری حکمت عملی	از اسرار احمد وڑائچ
زھق الباطل بجواب قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ	از حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ
فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے دس سوالوں کے جوابات	از مولانا جلال الدین شمس صاحب

جیسی کتب بھی وقتاً فوقتاً مطالعہ کی زد میں آئیں۔

جنوری 1992ء سے جس سفر کا آغاز ہوا تھا آج اگست 1996ء میں اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ان سارے سالوں کے دوران میں نے دعا عقل اور مطالعہ کے ساتھ ساتھ حضرت فرید الدین گنج شکر کے اس ارشاد مبارک کو ہمیشہ سامنے رکھا۔

خوف،امید اور محبت کے تحت دونوں طرف کے نقطہ نظر کا تفصیل سے مطالعہ کیا دونوں معاشروں کی تصویر تفصیل سے تیار کی اور دونوں کے نظریات اور عمل میں تضاد یا ہم آہنگی کو خاص طور پر لوح ذہن پر نقش کیا۔

دونوں طرف کی تصویروں کو میں نے بعینہٖ اصل الفاظ میں آمنے سامنے رکھوا دیا ہے اور حاصل وصول اپنی الجھنوں کو اپنی مشکلات کے نام سے الگ رقم کروا دیا ہے۔

دوستو!میں نے زندگی کے چار قیمتی سال تحقیق میں گزارے اور ان کے بعد جو مشکلات میرے سامنے آئیں۔ جو تضادات اور خامیاں میرے لئے پریشانی کا مسئلہ بنیں میں ان سب کو صفحہ قرطاس پر منتقل کروا کے تمام علماء دین کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میری اس مسئلہ میں مدد کریں اور میری ان مشکلات کو حل کرنے میں میری راہنمائی فرمائیں۔

میں آج اپنی اُن 85 مشکلات کو سپرد تحریر کروا کے اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں اور صلائے عام دیتا ہوں کہ کوئی ہے جو میری راہنمائی کرے؟

خاکسار

فریدون خان جدون

18/08/1996

وہ مینار پر چڑھا دہشت گرد
اور
اک برسوں پرانی داستان

صحرائے اعظم کی طرف جانے والی عظیم قدیمی شاہراہ کے کنارے ''برنی کونی'' کا ایک چھوٹا سا قصبہ روزانہ سینکڑوں یورپی سیلانیوں سے بھرا رہتا ہے۔ سیاح ایک لمبے تھکا دینے والے صحرائی سفر پر روانہ ہونے سے پہلے کچھ خریداری کرتے ہیں۔ گاڑیوں کے ٹینک فل کروانے کے ساتھ ساتھ اضافی کین بھی بھرتے ہیں اور پھر کچھ دیر آرام کر کے آغا دیس اور زینڈر کے دور افتادہ تاریخی صحرائی شہروں کو دیکھنے نکل پڑتے ہیں۔ بسوں کے اڈے سے چند قدم کے فاصلے پر واقع آبادی کے بیچوں بیچ احمدیہ مسجد کے مینار اور مشن ہاوس کے دروازے ہر ایسے اجنبی کا استقبال کرتے اور اسے ابدی زندگی کی لازوال حقیقتوں کی طرف جانے والی شاہراہ کی طرف راہنمائی کے لئے موجود نظر آتے ہیں۔

28 مئی 2010 کی صبح بھی خاکسار اپنے دفتر میں آئے ہوئے چند مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروانے میں مصروف تھا کہ اچانک گھر سے آنے والی چیخوں اور رونے کی آوازوں نے مجھے گھر کی طرف دوڑنے پر مجبور کر دیا۔ میں جب بھاگتا ہوا ڈرائینگ روم میں پہنچا تو دیکھا سب بچے ٹی وی کے سامنے کھڑے اپنی امی سے لپٹے رو رہے تھے۔ Dunya news چینل کے کیمرے گڑھی شاہو لاہور کی احمدیہ مسجد کے مینار پر چڑھے کلاشنکوف والے دہشت گرد کو بار بار دکھا رہے تھے جو کسی جانب ہاتھ اٹھا کر فتح کا نشان بنا رہا تھا۔ نیوز کاسٹر حضرات بڑی مہارت کے ساتھ تول تول کر لفظ بول رہے تھے کہ کہیں سینکڑوں سجدے میں سر کٹانے والوں کے لئے نمازی کا لفظ منہ سے نہ پھسل جائے۔ وہ قانونِ وقت کی لٹکتی تلوار کے نیچے خون مطہرہ سے تازہ تازہ غسل کی ہوئی چار میناروں والی

اس عمارت کو مسجد کی بجائے بار بار عبادت گاہ کہتے ہوئے کتنا گڑبڑا رہے تھے۔خون کی ہولی پر لائیو ٹرانسمیشن ختم ہوئی تو اینکر حضرات میزیں سجا کر بیٹھ گئے اور Table Talk پروگرام شروع ہو گئے۔ اور پھر پہروں پہر گزر گئے مگر نہ جلوس، نہ پتھر، نہ نعرے، نہ توڑ پھوڑ، نہ ہاؤ ہو کار۔حکومتی ارباب حل وعقد حیران اور مخالفین پریشان۔کون لوگ ہیں یہ اور کس مٹی سے بنے ہیں یہ؟ اتنے پرسکون چہرے ۔اتنی پرسکون آنکھیں۔کہاں سے سیکھے ہیں یہ آداب شہادت؟

مسجد کے اندر شہید ہوتا مربی۔درود پڑھنے اور صبر کی تلقین کا اعلان کر رہا ہے۔دوسرے کو بچانے کے لئے ہر کوئی آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جان پیش کر رہا ہے۔بم چل رہے ہیں۔کلاشنکوف کی گولیوں کی باڑ پہ باڑ آ رہی ہے۔نہ گلہ، نہ سسکیاں، نہ گالیاں، نہ دھاڑ۔شور ہے تو درود چیتی ٹوٹتی سانسوں کا۔اتنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔اتنی جانثاری۔کہاں سے سیکھے ہیں یہ آداب فدائیت؟

کہیں تاریخ کے جھروکے سے حضرت زید بن الدثنہ رضی اللہ عنہ کا مقتل اور اس سے اٹھتا ہوا نعرہ مستانہ تو نہیں لوٹ آیا؟ کیونکہ یہ پرسکون چہرے تو صرف اور صرف عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی میراث ہیں۔

فَلَستُ اُبَالِی حِینَ اُقتَلُ مُسلِمَاً
عَلٰی اَیِّ جَنبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصرَعِی
وَذٰلِکَ فِی ذَاتِ الاِلٰہ وَ اِن یَشَاءُ
یُبَارِک عَلٰی اَوصَالِ شِلوٍ مُمَزَّعٍ

رات ڈھلی تو صحرائی بھیگی ہوئی ہواؤں کے دوش پر میں بھی اپنے دیس واپس لوٹ گیا۔وہ دیس جس میں اللہ کا نام لینے پر دو دفعہ جیل کاٹی۔ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، ڈاڈر، جبوڑی، بالاکوٹ، کے بیسیوں اسیران راہ مولا کی دس سال خدمت کا موقعہ ملا۔یادوں کے دیپ جلے تو جلتے چلے گئے اور پھر اسی وادی ہزارہ کی برسوں پہلے کی سنی ہوئی اک داستان یاد آ گئی۔فریدون خان جدون کی داستان ۔جو ایسی ہی پرسکون آنکھوں کی کھوج میں نکلا تھا۔میں نے وہ داستان لکھی اور پھر بھول گیا مگر آج 14 سال بعد شہدائے لاہور نے ہر گرد کو دھو ڈالا اور ہر ایسی داستان کو زندہ کر دیا۔ہاں وہی عظیم شہدائے

لاہور جو ہر سوال کا جواب بن گئے۔جنھوں نے اپنے خون سے یہ انمٹ داستان لکھ دی کہ حسین کبھی نہیں مرتے اور پھر بھیگتی ہوئی رات کے اِس پہر میں دور سے آنے والے ایک دیوانہ کی آواز کے سحر نے جیسے پورے ماحول کو سوگوار کر دیا جو اونچے سروں میں گا رہا تھا

یہ کون لوگ ہیں حق کا علم اٹھائے ہوئے
جو راہ غم میں ہیں چپ چاپ سر جھکائے ہوئے
گواہی دینے کو جھکتا ہے آسمان جن کی
جو تاج سر پر شہادت کا ہیں سجائے ہوئے
زمین شوق سے سو بار چومتی ہے جنہیں
سفید پوش ہیں جو خون میں نہائے ہوئے
ہے ان کے پاس تو ان کے لیے بھی کلمہ خیر
کہ جن کی تیغ ستم کے ہیں یہ ستائے ہوئے
گِنوں تو کم ہیں جو سمجھو تو ان گنت ہیں یہ
کہ دو جہاں کی ہیں وسعتوں پہ چھائے ہوئے
کہ مقام بلند ان کا منتظر ہے کہیں
یہ جا رہے ہیں کہیں اور گھر لٹائے ہوئے
یہی تو لوگ ہیں مقبول بارگاہ رسول
یہی ہیں اب دو عالم کے آزمائے ہوئے

یوں تو یہ کہانی ان سینکڑوں ہزاروں متلاشیان حق میں سے ایک فریدون خان جدون کی کہانی ہے جو جب کسی احمدی کے قریب ہوتے ہیں اور پھر اس کے اخلاق اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متاثر ہو کر بے ساختہ بول اٹھتے ہیں کہ ”پھر یہ ہمارے مولوی آپ کو کافر کیوں کہتے ہیں؟“

فریدون خان جدون کا واسطہ بھی ایک ایسے ہی احمدی نماز کے ملزم سے پڑا تو وہ حیران ہو گیا اور اسی حیرانی میں تحقیق حق کی کھوج میں نکل کھڑا ہوا۔سالوں کتابوں کی گرد چھانتا اور اپنے مولا کے حضور

گڑگڑاتا رہا۔بعد میں اپنی اس داستان کا بوجھ میرے کندھوں پر ڈال کر پرسکون ہوگیا۔مگر میں نے اس امانت کو الفاظ اور حوالوں کا قالب پہنا کر ہر ایسے شخص کی آواز بنا دیا ہے جو تحقیق تو کرتا ہے اور منزل بھی پا لیتا ہے مگر الفاظ کو کاغذ کا سینہ نصیب نہیں کرتا میں یہ داستان سپرد تحریر کر کے سبکدوش ہوتا ہوں۔

ان میں سب سے پہلے تو برادرم مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے دن رات ایک کر کے نا صرف اس میں درستگی فرمائی بلکہ مفید مشوروں سے بھی نوازا۔اس کے علاوہ مکرم فرحان احمد فانی صاحب،مکرم رانا محمد ظفراللہ صاحب اور مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربیان کرام کا بھی دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مکرم حنیف محمود صاحب کے ساتھ مل کر اس مسودہ میں حسن پیدا کیا۔ان سب کے لئے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ کے مبارک الفاظ میں دعا پیش ہے۔

والسلام

اصغر علی بھٹی

مبلغ سلسلہ نائیجر،مغربی افریقہ

6/6/2010

عرض حال

1998 کی بات ہے خاکسار جب لاہور سے ٹرانسفر ہو کر پشاور گیا۔ وہاں خیبر پختونخواہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو مربیان تشریف لائے۔ ان میں ایک نوجوان مگر ہونہار، ہنس مکھ مربی برادرم مکرم اصغر علی بھٹی بھی تھے۔ جو مانسہرہ میں مقیم تھے۔ مجھے آپ سے کوئی واقفیت نہ تھی بلکہ نام سے بھی لاعلم تھا۔ آپ نے ایک رات میرے ساتھ بیت احمدیہ سول کوارٹر میں قیام کیا۔ اس دوران آپ نے اپنی علمی کاوشوں کا بھی تذکرہ کیا جس میں احمدیوں کی پاکستان کی خدمات کے حوالہ سے بھی ذکر تھا۔ یہ امر میرے دل کو لگا۔ مسودہ کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ اتنے میں میرا تبادلہ اسلام آباد ہو گیا۔ مکرم بھٹی صاحب نے اپنا رابطہ برقرار رکھا اور ایک دن فون کر کے اسلام آباد ہاتھ میں مسودہ تھامے ملنے کو آ گئے اس کو جستہ جستہ دیکھا تحریر بہت گُندھی ہوئی اور آداب کے زیور سے آراستہ پائی۔ انداز بیان بہت اچھوتا اور انوکھا تھا۔ میری درخواست پر موصوف نے اخبارات میں خط لکھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اسی دوران ان کا تقرر افریقہ کے لئے ہوا۔ فون پر، کبھی ربوہ ان کی آمد پر اور کبھی لندن میں ملاقات ہوتی رہی۔ گزشتہ سال 2012ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ملاقات کے دوران انہوں نے اپنی ایک نئی تحریر ''مسئلہ ختم نبوت مسجد سے قومی اسمبلی تک اور مسئلہ تحفظ ختم نبوت قرآن سے مولوی تک ''مسمیٰ بہ کل رات میں نے '' کفر احمدیت '' پر بہت غور کیا، کا ذکر کیا۔ چند دنوں بعد اس کا مسودہ مجھے تھما دیا اور ساتھ پیش لفظ لکھنے کی بھی فرمائش کر دی۔ خاکسار نے لندن میں ہی اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ابھی 60,50 صفحات ہی پڑھے تھے کہ جلسہ کے مبارک دن آ گئے ہم تمام وہاں مصروف ہو گئے۔ مگر جلسہ کے تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے آخری خطاب نے مجھے اس کتاب کے مطالعہ کی طرف میری رغبت کو بڑھا دیا، کیونکہ آپ کا خطاب ختم نبوت

پر جماعت احمدیہ کے موقف پر تھا۔

مجھے کتاب کا عنوان تو پہلی نظر سے ہی بہت پسند آچکا تھا۔ جوں جوں میں آگے بڑھا۔ایک مولوی کا اندرونہ ظاہر و باہر ہوتا گیا کہ یہ تحفظ ختم نبوت کا لبادہ اوڑھ کر کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔اسی زبان سے تحفظ ختم نبوت کا ذکر کرتے کرتے ان کی زبانیں نہیں تھکتی اور اسی زبان سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کے برعکس ایک دوسرے کو کفر کے فتوے دینا، گندی گالیاں نکالنا اور مزے لے لے کر انسانوں کے نفسانی جذبات کو ابھارنے کے لئے جتن کرنا ان کا شیوہ حیات بن چکا ہے۔

یہ نوجوان مربی نے جس کے بالوں میں اب چاندی کے آثار نظر آتے ہیں اپنی اس تاریخی کاوش میں ایک نو مبائع جناب فریدون خان جدون کے احمدیوں کے بارے میں علمائے اسلام کے خیالات ،جذبات ضبط تحریر میں لائے ہیں۔جنہوں نے ایک اسیر راہ مولا سے ملاقات کی جس کی پرسکون آنکھوں نے انہیں احمدیت کے بارے میں مزید سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اور ان کے اپنے اعمال غیر اسلامی ہیں۔ایک دوسرے کے خلاف نہ صرف گندی بلکہ لچر زبان استعمال کرتے ہیں۔ایسی لچر کہ اس کو تحریر میں لاتے انسان کے رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں۔خاکسار نے خود برادرم مکرم اصغر علی بھٹی سے مشورہ کر کے اکثر ایسی تحریرات علماء سوء کی زبانی اس مسودہ سے حذف کروا دیں جو اخلاقیات سے گری ہوئی تھیں اور جن کو ایک باغیرت مسلمان برداشت تو درکنار پڑھ بھی نہیں سکتا۔

جناب فریدون خان جدون نے اپنی تحقیق کے سفر میں احمدیت کو پہلے سے بڑھ کر سچا پایا اور ان کا اعتقاد احمدیت پر اس لئے بڑھتا گیا کہ یہ دوسرے 72 فرقوں کے مسلمانوں سے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے حوالے سے بہت بہتر ہیں۔

آپ کے اس قضیہ میں مجھے اپنے ساتھ بیتا ہوا ایک سچا واقعہ یاد آ رہا ہے۔میں لاہور میں بطور مربی ضلع خدمت بجالا رہا تھا۔ایک دن مجھے ایک ایسے گروہ کے جنرل سیکرٹری نے فون پر ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی جو جماعت اسلامی سے اختلاف کرتے ہوئے علیحدہ ہو گیا تھا۔اور اپنی تشہیر، رسالہ، کتب اور مرکز کی وجہ سے ایک نام پیدا کر چکا تھا۔یہ نومبر 1993ء کی بات ہے اب تو وہ انٹرنیشنل طور پر اپنا کردار نبھا رہے تھے۔وہ مجھ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب لینا چاہتے تھے۔صبح 10 بجے کا وقت مقرر

ہوا۔انہوں نے اپنے مکتبہ فکر کا تعارف کروایا۔اس کے جواب میں مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانا تھا جس کی خاکسار نے بھرپور تیاری کر رکھی تھی جب خاکسار آدھ گھنٹہ سے زائد وقت پر مشتمل جماعت احمدیہ کا تعارف کروا چکا تو مدمقابل 5 افراد پر مشتمل وفد کے امیر (جو اس مکتبہ فکر کے جنرل سیکرٹری بھی تھے) نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک وادھا (زیادتی ،خوبی) جو آپ لوگوں میں ہے وہ تو آپ نے بیان نہیں کیا ۔خاکسار نے پریشانی کے عالم میں پوچھا کہ وہ کون سا؟ کہنے لگے۔سرکاری دفاتر میں احمدیوں کا کردار اور ان کا اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونا۔وہ رشوت نہیں لیتے ،جھوٹ نہیں بولتے ،وہ وقت پر دفتر آتے ہیں اور دفتری وقت ختم ہونے پر وہ واپس جاتے ہیں۔نمازوں کے اوقات میں وہ نماز پڑھتے ہیں۔وغیرہ وغیرہ یہ کتاب اسی بات کی عکاسی کر رہی ہے۔کہ ایک احمدی سرکاری طور پر غیر مسلم کہلا کر بھی اسلامی عادات،حرکات کا حامل ہے اور ایک مسلمان سرکاری طور پر مسلمان کا لیبل لگا کر بھی غیر اسلامی حرکات و سکنات کے عادی نظر آتے ہیں جن کی آئے روز خبریں اخبارات کی زینت بنتی نظر آتی ہیں۔

مکرم اصغر علی بھٹی 29 دسمبر 1969ء کو سانگلہ ہل میں چوہدری محمد صدیق بھٹی صدر جماعت احمدیہ مرڑھ چک 45 کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم سانگلہ ہل سے حاصل کرنے کے بعد 1985ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1991ء میں شاہد کی ڈگری کے ساتھ جامعہ کی تعلیم مکمل کی۔جامعہ کے فوری بعد آپ کو مانسہرہ میں وادی ہزارہ کے پہلے مستقل مربی ضلع کے طور پر متعین کیا گیا۔یہاں آپ 10 سال تک متعین رہے۔اس دوران ایک دفعہ خود اسیر راہ مولا بن کر مانسہرہ،ایبٹ آباد کی حوالاتیں،جیلیں اور عدالتیں کاٹیں تو دوسری طرف بیسیوں اسیران راہ مولا کی خدمت کی توفیق پائی۔ہری پور میں وادی ہزارہ کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر میں خدمت کی توفیق پائی۔جس کی افتتاحی تقریب میں بھی شمولیت کا موقع ملا۔ابھی آپ کی واہ کینٹ میں تقرری کو چند ماہ ہی ہوئے تھے کہ مرکز کی طرف سے بینن Benin مغربی افریقہ کے لئے روانگی کا ارشاد ہوا۔10 جولائی 2001ء میں آپ دیگر 2 مربیان کے ہمراہ بینن کے شہر پورتونووو Porto novo میں وارد ہوئے۔اگلے ہی ماہ بینن کے نارتھ میں واقع نو مبائع صوبہ کولنز Collenes کی ذمہ داری آپ کو تفویض ہوئی جس کے لئے آپ نے ایک چھوٹے سے گاؤں توئی Toui کا انتخاب کیا اور پھر اس بجلی پانی سے آزاد گاؤں میں 3 سال تک دھونی رمائے بیٹھے رہے۔

2004ء کے بینن کے تاریخی دورہ کے موقع پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس گاؤں میں تشریف لائے تو ہزاروں احباب جماعت اور روائتی بادشاہوں کے ساتھ استقبال کی سعادت پائی۔ 2005 تا 2008 بینن، ٹوگو، نائیجر، غابون، سینٹرل افریقہ، ساؤتھ ہومے و پرنسپ کے امیر و مشنری انچارج کی حیثیت سے حضور کے دورہ بینن کے انتظامات کرنے اور استقبال کی سعادت ملی۔ کچھ عرصہ برکینا فاسو میں گزارنے کے بعد آپ کی تقرری نائیجر کے صحرائی شہر برنی کونی میں ہوئی۔ جہاں آپ مارچ 2009ء سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم برادرم کی اس علمی کاوش کو قبول فرمائے اس کتاب کو بہتوں کے لئے مفید بنائے۔ مخالفین احمدیت کو اپنی غیر اسلامی روش چھوڑ کر اسلامی تعلیم اپنانے پر نہ صرف مجبور کرنے والی ہو بلکہ جناب فریدون جیسا سوچ و افکار کا ملکہ پیدا کرنے والی ثابت ہو۔ تا یہ لوگ احمدیت کے زیور سے آراستہ ہو کر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے والے ہوں آمین

حنیف احمد محمود

26/09/2013

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ مصباح ربوہ کی رائے

رزم گاہِ ترک وتاز کی جلوہ آرائیوں سے بھرپور ایک حسین گلدستہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ایک داعی اللہ کو اپنے ماحول میں جن اعتراضات اور حالات سے واسطہ پڑتا ہے اور احمدیت کی مخالفت میں کن کن اعتراضات کو کئی قسم کے اشتعال انگیز عنوانات سے مختلف پیراؤں میں سادہ لوح عوام کے سامنے بیان کیا جاتا ہے نہایت اشتعال انگیز عنوانات سٹیکرز، بینرز کے ذریعہ ملک کی پرامن فضا میں فرقہ وارانہ منافقت اور فسادات کی آگ بھڑکائی جاتی ہے۔قرآن کریم کی تعلیم کو یکسر نظر انداز کرکے الفاظ کو خود ساختہ معنے پہنائے جاتے ہیں۔انبیاء کرام کے اُسوۂ حسنہ کی ان کے ذہن وقلب تک رسائی نہیں ہو پاتی۔قریش مکہ کی مخالفت اور مظالم کی منظر کشی پر مبنی یہ فلم ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار دہرائی جاتی ہے تا وہ اس سے بڑھنے کی فکر میں اپنے مظالم میں اضافہ کرتے چلے جائیں کہ کہیں ہم کفار مکہ سے کسی صورت پیچھے نہ رہ جائیں۔

کوئٹہ میں ختم نبوت کے ایک مجاہد نے مجسٹریٹ کی عدالت میں اس بات کو تسلیم کیا کہ ہمارا رویہ کفار مکہ جیسا ہے۔

”کل رات میں نے کفر احمدیت پر غور کیا“

مصنف نے احمدیت پر ہونے والے تقریباً تمام اعتراضات کو پیش کرکے ان کے

علمی، تاریخی، واقعاتی اور الزامی جواب دیا ہے۔ کہیں کہیں محاکمہ بھی ہے محاسبہ بھی۔ انداز تحریر سادہ سلیس دلچسپ بھی ہے اور دلکش بھی۔

انداز بیاں میرا اگر شوخ نہیں ہے
شاید ترے دل میں اتر جائے میری بات

اصغر علی بھٹی صاحب اس قابل قدر علمی محنت پر داد اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ مصنف کی دوسری کتاب ہے۔ مصنف کی پہلی کتاب ''دیتے ہیں یہ بازی گر دھوکہ کھلا کھلا ''(یعنی دیوبندی مولوی کی خفیہ مجبوری) ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تحریر اور علمی کاوش میں برکت دے اور اس کو بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

مرزا خلیل احمد قمر

ایڈیٹر ماہنامہ مصباح ربوہ

12 /09/ 2013

انڈکس

493	مولانا طاہر القادری قائد انقلاب نہیں خود غرض۔ جھوٹا۔ دولت کا پجاری۔ ناشکرا خود پرست اوران کی مذہب سے محبت محض ڈھونگ ہے	
494	مولانا اختر علی خاں ابن مولانا ظفر علی خاں پروانہ ختم نبوت نہیں بلکہ ناہنجار کا بچہ، بازار کا بچہ، غدار ابن غدار، بدکار کا بچہ، کمینہ ضمیر فروش، کذاب خائن کمہار کا کتا ہے	296
495	چوہدری غلام احمد پرویز مفکر اسلام نہیں دجال، دشمن دین، کافر، مرتد اسلام کے نام پر کلنک کا ٹیکہ، دین بیزار، نیچری ہے	297
496	مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی مبلغ اسلام نہیں، زبان دراز، مسخرۃ العلماء بدکلام اور خائن ہے	298
497	مولانا فضل الرحمن مولانا نہیں بکاؤ سیاستدان، مولانا ڈیزل، مولانا سپرے، ایک بدعنوان سیاستدان، یہودیوں کے شیرٹن ہوٹل میں عیاشیاں کرنے والا اور بل ادا کئے بغیر چابی سمیت رفو چکر ہو کر پاکستان کو بدنام کرنے والا شخص	
498	مفتی کفایت اللہ، مولانا ظفر علی خاں، سبحان الہند مولانا سعید احمد اور مولانا ثناء اللہ امرتسری علماء کرام نہیں مداری، اصلی ابلیس، شرافت سے بری بلکہ خبیث شیطان ہیں	299
499	مولانا احمد شاہ نورانی داعی نظام مصطفیٰ اور عالم دین نہیں رشوت دینے والا اور مولوی خریدنے والا مہرہ	300
500	مولانا ثناء اللہ امرتسری مبلغ اسلام نہیں، جھوٹا، شریر، مفسد، بے حیا ملحد، زندیق، پنجابی ڈھگہ، دھوکہ باز، ابلہ فریب، علم سے بے بہرہ بلکہ دجالوں میں ایک دجال	301
501	سعودی خاندان والی حرمین شریفین نہیں، امریکی پٹھو دہشت گرد، دشمنان اسلام کا سرپرست، قرآن وحدیث کا مخالف، اسلام کو مٹانے کے درپے، حرمین شرفین کو ان سے آزاد کرواؤ	302
502	مولانا مودودی ''نبض شناس رسول'' نہیں خبیث، مسولینی ہٹلر، گستاخ، گمراہوں کی جڑ، تنقیص شان رسول کرنے والا	303
503	پیر گوہر شاہی دلوں کو اللہ کے ذکر سے بھرنے والا نہیں لڑکیوں پر ہاتھ ڈالنے والا	304

720	اِدھر 70 شراب خانے اب تین سال بعد 109 میں بدل چکے ہیں یوں کراچی میں پانی مشکل اور شراب آسانی سے میسر ممتاز عالم دین احمد شاہ نورانی کی کراچی میں جاری ''عوامی اور سرکاری سبیل'' کے بعد اخبار نویسوں سے گپ شپ......سرراہے	416
722	اُدھر شہداد پور سندھ کے 3 قادیانیوں کی ایک اور مجرمانہ حرکت	419
723	قانون حرکت میں 298C اور 295C توہین رسالت کے تحت فوری F.I.R	
724	اِدھر	419
726	اُدھر گھر کے اندر سے آواز آئی کہ وضو جلدی کریں نماز کا وقت ہوگیا ہے اور نماز کے بعد درس قرآن بھی ہوگا۔	420
727	ایبٹ آباد، وادی ہزارہ کے 9 عمر رسیدہ قادیانیوں کی ایک اور ''مجرمانہ حرکت''......قانون حرکت میں 298C کے تحت 9 قادیانیوں کو پکڑ کر واصل زندان ڈھائی ماہ کے بعد ''عقل ٹھکانے'' آنے پر ہائی کورٹ سے رہائی	
728	اِدھر صرف لاہور کی ہیرا منڈی میں ہزاروں افراد روزانہ جسم خریدنے جاتے ہیں۔ بلکہ اب تو ہیرا منڈی ہی نہیں لاہور کے سارے ماڈرن علاقوں میں جسم بکتے ہیں	421
730	اُدھر ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں''	422
731	ضلع لاڑکانہ کے 2 قادیانی سرعام چوک میں سکوٹر پر قرآنی آیت کے سٹکر کے ساتھ پائے گئے۔	
732	بے باک جرم پر قانون حرکت میں 295A-298C اور 295C کے تحت گرفتار کرکے کال کوٹھڑی کی سلاخوں کے پیچھے بند۔	
733	موٹر سائیکل پر آیات قرآنی کا سٹکر چسپاں کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ	
734	اِدھر انسانی اعضاء کی سمگلنگ، عورتوں کی خرید و فروخت......بھوک و افلاس نے ڈیرے ڈال دیئے	425
735	افغانستان میں انسانی اعضاء کی سمگلنگ کا دھندہ عروج پر	

908	1925ء	
909	1926ء	
910	1929ء	502
911	1930ء	
912	1931ء	
913	1935ء	
914	1936ء	
915	1937ء	503
916	1938ء	
917	1939ء	
918	1940ء	
919	1941ء	504
920	1942ء	
921	1943ء	
922	1946ء	
923	1947ء	
924	1949ء	
925	1950ء	505
926	1951ء	
927	1952ء	
928	1954ء	
930	1955ء	506
931	1956ء	

باب نمبر1

تاریخ
کا
سوسالہ مقدمہ

تاریخ کا سو سالہ مقدمہ دعویٰ، جواب دعویٰ کی شکل میں

دوسو سال پہلے کی حالت

1- بلکہ ہم تو گمراہ ہو چکے ہیں۔

(مولانا الطاف حسین حالی۔ مسدس حالی)

2- بلکہ امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں۔

(علامہ اقبال بانگ دراصفحہ 222)

3- بلکہ دور جاہلیت کے طرف لوٹ چکے ہیں۔

(مولانا مودودی تجدید واحیائے دین صفحہ 37)

4- بلکہ کفار مکہ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست ہم سے زیادہ فاسداور ردّی عقیدہ نہ رکھتے تھے۔

(مولانا احسان الٰہی ظہیر البریلویۃ صفحہ 65)

5- ہمارے ہر فرقے کا اسلام وقرآن الگ ہے۔ایک اسلام تو وہ ہے جو 14 لاکھ حدیثوں کے بوجھ تلے دبا کراہ رہا ہے۔ دوسرا وہ جو مختلف فقہی سکولوں کے نرغے میں پھنسا بچ نکلنے کے لیے فریاد بھی نہیں کرسکتا۔ اور ایک تیسرا اسلام ہے حضرات اہل بیت کرام کے لکڑی اور کاغذ کے تعزیوں کے ساتھ بندھا ہوا کوچہ بازار میں سالانہ گردش کرتا نظر آتا ہے ایک چوتھا اسلام وہ ہے جو استخواں فروش مجاہدوں اور پیرزادوں کے حلقے میں حق ہو کے نعرے لگانے اور حال وقال کی بزم آرائی کے لیے مجبور ہے۔

(مولانا غلام جیلانی برق دو اسلام صفحہ 27)

6- ہماری مساجد آباد ہیں لیکن ہدایت سے خالی ہیں۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، علامات قیامت کے بارے آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں صفحہ 11)

7- ہمارے پیرزادے راہزن ہیں دجال ہیں کذاب ہیں خود بھی دھوکہ میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیاء دین از مولانا مودودی صفحہ 98)

8- ہمارے واعظ عابد اور خانقاہ نشین نے اباطیل کو اپنالیا ہے اور خلق خدا پر دائرہ تنگ کر دیا ہے۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیاء دین از مولانا مودودی صفحہ 99)

9- ہمارے امراء خوف خدا سے عاری دنیاداری میں ڈوب گئے ہیں علانیہ شرابیں پیتے ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیاء دین از مولانا مودودی صفحہ 99)

10- ہماری عوام عبادت سے غافل اور اللہ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیاء دین از مولانا مودودی صفحہ 100)

11- ہمارے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، علامات قیامت کے بارے آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 8)

12- ہمارے علماء سے ہی فتنے نکلتے اور انہیں میں لوٹ جاتے ہیں۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، علامات قیامت کے بارے آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 8)

13- ہمارے علماء نے قرآن کو ذریعہ معاش بنالیا ہے۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، علامات قیامت کے بارے آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 23)

14- آج دین اسلام پھر آغاز کی طرح اجنبیت کی طرف لوٹ چکا ہے۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، علامات قیامت کے بارے آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 15)

15- ہم یہود نصاریٰ کے قدم بقدم چل کر گمراہ ہو چکے ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیائے دین صفحہ 104)

16- سچ پوچھو تو آج ہر گروہ میں دین کی تحریف پھیلی ہوئی ہے۔

(حضرت شاہ ولی اللہ بحوالہ تجدید واحیائے دین صفحہ 104)

ختم نبوت

17- ان تمام برائیوں کے باوجود ہم میں سے کوئی ہادی پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نئی نبوت اب امت کے لئے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے۔

(فرمان مولانا مودودی صاحب)

18- اس لئے کہ ہمارے نبی خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت

کے مدعی کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

(فرمان سابق صدر پاکستان جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ)

19-لیکن ہمیں ایک ہادی کی شدید ضرورت ہے۔عالم اسلام کی بڑی ضرورت انبیاءؑ کے طریق پر دعوت کے مطابق امت کو ایمان اور عمل صالح اور صحیح اسلامی زندگی کی دعوت دی جائے۔

(فرمان مولانا ابوالحسن ندوی صاحب)

20-اس لئے کہ اس دور میں تنفیذ دین ایک نبی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی حضرت مہدیؑ علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہمارے دین کی تکمیل کے لئے نہیں دین تو بلاشبہ چودہ سو سالوں سے کامل ومکمل چلا آرہا ہے ان حضرات کی آمد دین کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ تنفیذ کیلئے ہوگی۔منشاء خداوندی یہ ہے کہ قیامت سے پہلے تمام ادیان کو مٹا کر انسانیت کو دین اسلام پر جمع کر دیا جائے۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

نوٹ: مکمل حوالجات آگے درج کئے جائیں گے

لیکن

21-امت میں نبی پیدا ہو نہیں سکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

22-ہاں نبی آسکتا ہے بلکہ ضرور آئے گا (یعنی دوسری امت سے مجبوراً مانگا جاسکتا ہے)۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

23-بلکہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کی طرح ہمارا عقیدہ ہے کہ امت ایک نبی کا منہ ضرور دیکھے گی۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

یوں

24-آخری نبی کے بعد بھی نبی آئے گا۔لیکن پھر بھی آخری نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

25-فوت ہونے کے لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ آخری ہیں۔

(فرمان مولانا یوسف لدھیانوی)

26- لیکن دل سب مسلمانوں کا چاہتا ہے کہ کاش ہم میں سے بھی کوئی امتی نبی پیدا ہو۔اکثر لوگ قامت دین

کی تحریک کے لیے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک شخص کے تصور کمال کا مجسمہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لیے تیار ہو جائیں مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم پر راضی نہیں۔

(ترجمان القرآن دسمبر 1942ء صفحہ 4 تا 6)

حیات مسیحؑ

27- حضرت عیسیٰؑ زندہ جسم سمیت آسمان پر موجود ہیں۔

(مولانا زاہد الراشدی روزنامہ اوصاف 4 جولائی 98ء)

28- جب یہود آپؑ کو گرفتار کرنے آئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک رومی سپاہی کافر کو آپؑ کی شکل دے دی۔

(شیخ محمود الحسن اور مولانا شبیر احمد عثمانی والا کی قرآن مجید صفحہ 132)

29- یہود نے غلطی سے اسی شخص کو پھانسی پر چڑھا دیا۔

(شیخ محمود الحسن اور مولانا شبیر احمد عثمانی والا کی قرآن مجید صفحہ 132)

30- اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی شکل ایک مخالف کافر کو دے دی۔

(شیخ محمود الحسن اور مولانا شبیر احمد عثمانی والا کی قرآن مجید صفحہ 132)

31- یہود آج تک سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیحؑ کو ہی صلیب دی۔

(شیخ محمود الحسن اور مولانا شبیر احمد عثمانی والا کی قرآن مجید صفحہ 132)

32- مسیحؑ کو اللہ نے اپنے پاس اٹھا لیا۔

(مودودی صاحب تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 419)

33- مسیحؑ اللہ کے پاس چوتھے آسمان پر موجود ہیں۔

34- مسیحؑ 2000 سال سے کچھ کھائے پیئے بغیر آسمان میں موجود ہیں۔

35- مسیحؑ 2000 ہزار سال بعد 33 سال کی عمر کے ہیں۔

36- آپؑ آسمان سے دو زرد چادریں پہنے دو فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ایک مینار پر جو دمشق کے مشرق میں ہے ایسے اُتریں گے کہ کسی آدمی کو شک نہیں رہے گا کہ یہی عیسیٰ بن مریم ہیں یا نہیں۔

(مولانا مودودی صاحب کتاب ختم نبوت صفحہ 65-67)

37- لیکن نیچے نہیں اُتریں گے بلکہ سیڑھی منگوائیں گے اور پھر اُتریں گے۔

(سید بدر عالم فاضل دیو بند الامام المہدی صفحہ 9)

امام مہدیؑ

38- زمین پر پہلے سے امام مہدیؑ موجود ہوں گے۔

(مولانا محمد عاشق الٰہی علامت قیامت صفحہ 108)

39- امامت امام مہدیؑ کرائیں گے آپؑ مقتدی ہونگے۔

(مولانا مودودی ختم نبوت صفحہ 69)

40- آپؑ جنگل میں جا کر سؤر ماریں گے۔

41- لکڑی اور لوہے کی صلیبیں توڑیں گے۔

42- امام مہدیؑ اتنا مال لٹائیں گے کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

(سید محمد بدر عالم فاضل دیو بند الامام المہدی صفحہ 26)

دجال

43- دجال ایک دیو ہیکل بہت گھنگھریالے بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا ہوگا گویا کہ اس کی آنکھ اوپر کو اٹھا ہوا انگور۔

(علامات قیامت کے بارے میں آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 99)

44- اس کے ساتھ پانی کا ایک بڑا ذخیرہ اور آگ کا بھی بڑا ذخیرہ ہوگا۔

45- وہ جنت اور دوزخ بھی ساتھ ساتھ لئے پھر رہا ہوگا۔

46- اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اوران پڑھ شخص بھی پڑھ لے گا۔

47- ایک گوشت کا پہاڑ اور ایک روٹیوں کا پہاڑ بھی ساتھ لئے پھر رہا ہوگا۔

48- پانی کی ایک نہر بھی ساتھ ساتھ لئے پھر رہا ہوگا۔

49- دجال زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اپنے اندر رکھتا ہوگا اسی لئے خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

50- بارہ ہزار افراد کے علاوہ سب انسان دجال کے تابع ہو جائیں گے اور اس کی خدائی کا اقرار کریں گے۔

51- دجال کو دیکھ کر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنا کیونکہ ان کا پڑھنا اس کے فتنہ سے امن وامان میں رکھے گا۔

52-40دن زمین پر رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر ایک دن مہینہ کے برابر ایک دن ہفتہ کے برابر اور باقی عام دن ہونگے۔

53- دجال اتنی تیز رفتاری سے سفر کرے گا جیسے بادل۔اسی طرح تیزی سے زمین پر پھرے گا۔

54- دجال آسمان کو برسنے کا حکم دے گا تو بارش ہونے لگے گی۔

55- زمین کو کھیتی اُگانے کا حکم دے گا تو کھیتیاں اُگ جائیں گی۔

56-دجال کھنڈر اور ویران زمین پر سے گزرتے ہوئے کہے گا کہ اندر سے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس طرح دجال کے پیچھے لگ جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے۔

57- دجال ایک جوان آدمی کے ٹکڑے کر کے پھینک دے گا اور پھر بلائے گا تو وہ آدمی ہنستا کھیلتا اس کی طرف آئے گا۔اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو جائیں گے۔

58-دجال حضرت عیسیٰؑ کے دیکھتے ہی پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔اگر قتل نہ کریں ایسے ہی چھوڑ دیں تو بھی دجال بالکل پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔

59-لیکن وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزہ میں اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔

60-دجال جس گدھے پر سوار ہوگا وہ کتنا بڑا ہوگا اس کا اندازہ یہ ہے کہ اس کے دو کانوں کے درمیان ستّر (70) باع کا فاصلہ ہوگا اور ایک باع دو گز یعنی 6فٹ کا ہوتا ہے۔

(علامات قیامت کے بارے میں آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں صفحہ 99 تا107)

یاجوج ماجوج

61-یاجوج ماجوج سے لڑنے کی طاقت کسی انسانی ہاتھ میں نہیں۔

62-کثرت اتنی ہوگی کہ تالابوں کے تالاب پانی پی جائیں گے۔

63-خمر پہاڑ کے قریب پہنچ کر کہیں گے کہ زمین والوں کو ہم نے قتل کر لیا اب آسمان والوں کو قتل کریں چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔

64-زمین میں خوب فساد مچائیں گے۔

65-یاجوج اور ماجوج سے بچنے کی خاطر حضرت عیسیٰ اپنے ساتھیوں کو لے کر طور پہاڑ پر چڑھ جائیں گے۔

66-اور خدا کے حضور گڑگڑا کر اس کی بربادی کے لیے دعائیں کریں گے۔

67-تب خدا ایک بیماری بھیجے گا جس سے وہ سب مر جائیں گے۔

(جواب استغاثہ)

☆1 تا 16... ہم دور جاہلیت کی طرف لوٹ چکے ہیں... علماء کرام کا دعویٰ

اگر چھوٹے چھوٹے فتنوں کے وقت مجدد آئے تو اس بڑے فتنے کے مقابل اللہ تعالیٰ نے کسی کو کیوں نہیں بھیجا؟... جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

"اسلام کی حالت اس وقت سخت نازک ہے اور مسلمان گرتے گرتے انتہائی ذلت کو پہنچ گئے ہیں۔ اگر آج بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ترقی کا کوئی سامان نہ ہوتا تو پھر اسلام اور دوسرے مذہبوں میں فرق کیا رہ جاتا؟ اس زمانہ سے پہلے بہت چھوٹے چھوٹے فتنوں کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجدد آتے رہے ہیں اور قریباً تمام مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ ان مجددوں اور ولیوں کے ذریعہ دین اسلام کی حفاظت ہوتی رہی۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی حضرت معین الدین چشتی حضرت سید احمد سرہندی رضوان اللہ علیھم اور ہزاروں لوگ ان فتنوں کے فرو کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں مگر تعجب ہے اس وقت کے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے جس کے مقابلے میں زمانہ ماضی کے فتنے بالکل بے حقیقت ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھی شخص نہیں بھیجا گیا۔ اور اگر کوئی شخص بھیجا گیا تو نعوذ باللہ من ذلک وہ ایک دجال اور مفتری انسان تھا اور پھر غضب یہ ہوا کہ اس نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان پر ایسے نشان بھی ظاہر کر دئے جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ کے لئے مقرر تھے۔ اگر یہ بات فی الواقع سچ ہو تو پھر ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا منشاء ہے کہ مسلمان گمراہ ہوں اور دین اسلام تباہ ہو۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ ایسا کرے پس حق یہی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف (سے) مامور ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے قیام اور اس کی مضبوطی کے لئے مبعوث فرمایا ہے"۔

(دعوت علماء، انوار العلوم جلد نمبر 6 صفحہ 549، 550)

☆17...لیکن تمام برائیوں کے باوجود بھی ہم میں نبی پیدا نہیں ہوسکتا...علماء کا دعویٰ

یہ بات فیضان محمد ﷺ کے خلاف ہے...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا۔اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں......مگر آنحضرت ﷺ کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔اسی لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اس نے اس عاجز کو بنایا''۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 389)

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جگا دیئے　　　اور محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیئے

☆18...اس لئے کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں...علماء کا دعویٰ

یہاں تو علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل کی نوید ہے...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''آپؐ میں اور پہلے نبیوں میں یہ فرق ہے کہ انکے شاگرد تو محدثیت تک ہی پہنچ سکتے تھے اور نبوت کا مقام پانے کے لئے ان کو الگ تربیت کی ضرورت ہوتی تھی مگر آنحضرت ﷺ کی شاگردی میں ایک انسان نبوت کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اور پھر بھی آپؐ کا امتی رہتا ہے اور جس قدر بھی ترقی کرے آپؐ کی غلامی سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس کے درجہ کی بلندی اسے امتی کہلانے سے آزاد نہیں کر دیتی بلکہ وہ اپنے درجہ کی بلندی کے مطابق آپؐ کے احسان کے بار کے نیچے دبتا جاتا ہے''۔

(دعوت الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 362)

☆19...لیکن ہمیں ایک ہادی کی شدید ضرورت ہے...علماء کا دعویٰ

یہ بالکل درست بات ہے...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''ہمارا عقیدہ ہے کہ جو نبی شریعت نہیں لاتے اور صرف پہلی شریعت کی تفسیر و تشریح کرنے کے لئے نازل ہوتے ہیں وہ ایسے زمانہ میں نازل ہوتے ہیں جب اختلافات، روحانیت سے بُعد، خدا تعالیٰ سے دوری، نیکی کا فقدان کلام شریعت کے صحیح معنیٰ کرنے کی قابلیت لوگوں سے مٹا دیتا ہے......اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نبی بھیجا جاتا ہے جو کلام الٰہی کی صحیح تفسیر جو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے لوگوں تک پہنچا دیتا ہے''۔

(جماعت احمدیہ کے عقائد، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 51،50)

☆20... کیونکہ تنفیذ دین ایک نبی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی... علماء کا دعویٰ

یہ بات تو سو فیصد درست ہے... جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''ہمارا یقین ہے کہ وہ موعود شخص ظاہر ہو چکا اور ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی ہدائیت اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق یقین رکھتے ہیں کہ آپ مسیح موعود تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی ہے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کا کام کرنا ہے اور وہ کر رہا ہے''۔

(جماعت احمدیہ کے عقائد، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 51،50)

☆21... لیکن امت میں نبی پیدا نہیں ہو سکتا... علماء کا دعویٰ

اس سے اللہ اور آپ ﷺ دونوں کی قوت قدسیہ کی ہتک ہوتی ہے... جماعت احمدیہ

''مسیح ناصری علیہ السلام کے دوبارہ واپس آنے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ پر بھی حرف آتا ہے کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی دوبارہ دنیا میں واپس آنا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلی تمام امتیں جب بگڑتی تھیں تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں میں سے ایک شخص کو کھڑا کر دیتا تھا مگر ہمارے آنحضرت ﷺ کی امت میں جب فساد پڑے گا تو اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ پہلے انبیاء میں سے ایک نبی کو واپس لائے گا۔ خود آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی فرد اس کی اصلاح کی طاقت نہیں رکھے گا''

(دعوت الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 351)

پاکستان کے مشہور احمدی شاعر جناب حسن رہتاسی فرماتے ہیں

فیضانِ خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند

جو بند کیا حق نے اسے کھول لیا ہے — نے شرکِ خفی بند ہے نے شرکِ جلی بند
القصہ ہر اک قسم کی سب راہیں کھلی ہیں — اک بند ہے ان پر تو فقط راہ نبی بند
ان سادہ مزاجوں سے کوئی اتنا تو پوچھے — فیضان خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند
جب آپ کو تسلیم ہے قرآں کی بدولت — صدیق ہیں شہداء ہیں نہ صالح نہ ولی بند
کیوں کوثر نبوی میں ہوا بند تموج — جب تشنہ لبوں کی ہی نہیں تشنہ لبی بند

کیوں مصطفوی فیض کو بند آپ ہیں کرتے — اب تک نہیں دنیا میں گر بولہبی بند
کافر پہ کشادہ ہیں اگر قہر کے کوچے — مومن پہ ہوئی کس لئے رحمت کی گلی بند
شیطان کی گر راہزنی باقی ہے اب تک — کس وقت ملائک کی ہوئی راہبری بند
مغضوب کی ضالین کی آمد ہے مسلسل — انعمت علیھم کی ہوئی کب سے لڑی بند

☆ 22، 23 ... ہاں آ سکتا ہے، ضرورت بھی ہے بلکہ ضرور آئے گا مگر دوسری امت سے ... علماء کا دعویٰ

یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریحاً ہتک ہے ... جماعت احمدیہ

''ہم کہتے ہیں کہ باہر سے کسی آدمی کے منگوانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے شاگرد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سے فیض یافتہ انسان امت کی اصلاح کا کام کر سکتے ہیں تو باہر سے کسی آدمی کے لانے کی کیا ضرورت ہے''

(جماعت احمدیہ کے عقائد، انوار العلوم جلد 9 صفحہ 53)

☆ 24 ... آخری نبی کے بعد بھی نبی آئیگا مگر مسیح ناصری ... علماء کا دعویٰ

یہ بات مسیحؑ کو خاتم النبین بنا دیتی ہے ... جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''پھر یہی علماء روحانی لحاظ سے بھی مسیح ناصری علیہ السلام کو ہی خاتم تسلیم کر رہے ہیں ...... دیگر نبیوں کے فیض تو پہلے ہی ختم ہو چکے تھے ایک مسیح ناصری زندہ تھے مگر افسوس ان کے فیض کی راہ بند نہ ہو سکی۔ یہی نہیں ان کی فیض رسانی کی قوت تو پہلے سے بھی بڑھ گئی اور اس وقت جبکہ امت محمدیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان قوت قدسیہ کے باوجود خطرناک روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو گی ...... تو براہ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ تو اس امت مرحومہ کو نہ بچا سکی ہاں بنی اسرائیل کے مسیحی دموں نے اسے موت کے چنگل سے نجات دلائی اور ایک نئی زندگی دی انا للہ و انا الیہ راجعون ...... غور فرمائیے کہ کیا جسمانی اور روحانی دونوں معنوں میں حضرت عیسیٰؑ کو خاتم النبیین نہیں تسلیم کیا جا رہا؟ کیا یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی نہیں؟

(محضر نامہ صفحہ 29، 30)

☆ 25، 26 ... پیدا ہونے کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فوت ہونے کے لحاظ سے مسیحؑ آخری نبی ہیں ... علماء کا دعویٰ

یہ آپ ﷺ کے فیضان جسمانی وروحانی دونوں کا انکار ہے... جماعت احمدیہ

’’تمام مخالف فرقے یہ متضاد ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ تو جسمانی لحاظ سے ختم فرما سکے نہ روحانی لحاظ سے۔ آپ ﷺ کے ظہور کے وقت ایک ہی دوسرا نبی جسمانی لحاظ سے زندہ تھے مگر افسوس کہ وہ آپ ﷺ کی زندگی میں ختم نہ ہوسکا۔ آپ ﷺ وفات پا گئے لیکن وہ زندہ رہا۔ اور اب تو وصال نبوی ﷺ پر چودہ سو برس گزرنے کو آئے لیکن ہنوز وہ اسرائیلی نبی زندہ چلا آرہا ہے...... بتائے جب وہ نازل ہوکر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد بالآخر فوت ہونگے تو ایک غیر جانبدار مؤرخ زمانی لحاظ سے کس کو آخری قرار دے گا‘‘۔

☆28 تا 32... مسیح علیہ سلام آسمان پر جسم سمیت موجود ہیں... علماء کا دعویٰ

یہ ہتکِ خدا ہے... جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

’’ہم (کیسے) اپنے خدا کی ہتک کریں؟ اور مسیحی پادریوں کو جو اسلام اور قرآن کے دشمن ہیں مدد دیں اور ان کو یہ کہنے کا موقع دیں کہ وہ جو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے کیا وہ خدا نہیں؟ اگر وہ انسان ہوتا تو کیوں باقی انسانوں کی طرح مر نہ جاتا‘‘۔

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 339)

جناب حسن روہتاسی اس صورتحال کو یوں منظوم بیان فرماتے ہیں

کہاں ہیں مدعی حب محمدؐ سامنے آئیں — سمجھتے ہیں جو اپنے آپ کو باریک بینوں میں
پڑا ہو آمنہ کا لال یثرب کی زمینوں میں — مگر مریم کا ہو نورِ نظر گردوں میں نشینوں میں
احمد میں جب احد ہے تو احمد اَحَد میں ہے — لا گر کوئی دلیل تری اس کے رد میں ہے
بن باپ کو چڑھاتا ہے تو آسمان پر — سارے جہاں کے باپ کو کہتا ہے لحد میں ہے

☆33... مسیح کو اللہ نے اپنے پاس اٹھالیا... علماء کا دعویٰ

یہ ہماری غیرت رسول ﷺ کے خلاف ہے... جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

’’ہمارے لئے یہ بات سمجھنا بالکل ناممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو زندہ آسمان پر چڑھا دیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کو زیرِ زمین مدفون سمجھیں۔ اور ساتھ یہ بھی یقین رکھیں کہ آپ ﷺ مسیح سے افضل ہیں۔ کس طرح ممکن ہے کہ وہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذرہ سا خطرہ دیکھ کر آسمان پر اٹھا لیا ادنیٰ درجہ کا ہو اور وہ جس کا دور دور تک دشمنوں نے

تعاقب کیا مگر خدا نے اسے ستاروں تک نہ اٹھایا''۔

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 341)

☆34...مسیح علیہ السلام چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں...علماء کا دعویٰ اگر کسی کو آسمان پر زندہ رہنے کا حق ہے تو وہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''میں جب یہ خیال کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو زیرِ زمین مدفون ہیں اور حضرت مسیح ناصریؑ آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں تو میرے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں......اگر کوئی شخص زندہ رہے اور آسمان پر جا بیٹھنے کا مستحق تھا تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اگر وہ فوت ہو گئے تو کل نبی فوت ہو گئے''

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 341)

☆35...مسیحؑ 2000 سال سے بغیر کھائے پیئے زندہ ہیں...علماء کا دعویٰ خدارا پادریوں کی مدد نہ کریں...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''ہمیں کفر کے خطاب نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں بنسبت اس کے کہ......خدا کے برابر مسیح ناصریؑ کو درجہ دیں اور یہ خیال کریں جس طرح وہ آسمانوں پر بلا کھانے اور پینے کے زندہ ہے مسیح ناصری بھی بلا حوائج انسانی کو پورا کرنے کے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں''۔

☆41،42...مسیح جنگل جا کر سؤر ماریں گے اور صلیبیں توڑیں گے...دعویٰ علمائے کرام سؤر بے حیائی کا سمبل ہے اور صلیب عیسائیت کا...جواب دعویٰ جماعت احمدیہ

''ایک مرسل کی شان سے بعید ہے کہ وہ محض ایک لکڑی کو توڑنے کے لئے مبعوث کیا جاوے۔کیا صلیب کی لکڑی توڑے جانے سے مسیح پرستی مٹ سکتی ہے یا اس سے ساری دنیا کی لکڑی ختم ہو جائے گی۔صلیب صرف اسی صورت میں مٹ سکتی ہے کہ مسیحی لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے صلیبی مذہب توڑ دیا جائے۔''

(تبلیغ ہدایت صفحہ 131)

☆45 تا63... یاجوج و ماجوج اور دجال اپنے گدھے پر سوار بعینہ ایک دن ظہور کریں گے ...کچھ علماء کا دعویٰ

یہ سب جھوٹی احادیث اور افسانے ہیں... دوسرے علمائے کرام کا دعویٰ

یہ سب درست احادیث مبارکہ ہیں جو مکاشفات رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبنی زبردست پیشگوئیاں ہیں... جماعت احمدیہ

☆دجال

''دجال کے معنی یہ بنے کہ ایک کثیر تعداد جماعت جو تاجر پیشہ ہو اور اپنا تجارتی سامان دنیا میں لئے پھرے۔ جو نہائیت مالدار ہو اور جو تمام دنیا کو اپنی سیر و سیاحت سے قطع کر رہی ہو۔ اور مذہباً ایک نہائیت ہی جھوٹے عقیدہ پر قائم ہو اور یہ تمام علامات مغربی اقوام کی مسیحی اقوام کے مذہبی راہنماؤں میں موجود ہیں۔''

(تبلیغ ہدایت صفحہ 102)

☆ خرِ دجال

''ان احادیث میں دجالی اقوام کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ ایسی تیز رفتار سواریاں ایجاد کریں گی جن میں لائٹس لگی ہونگی۔ جن پر بیٹھنے کے لئے نشستیں ہونگی۔ وہ سواریاں زمین پر بھی چلیں گی یعنی ریل گاڑیاں اور موٹریں وغیرہ اور فضا میں بھی اڑیں گی یعنی ہوائی جہاز اور سمندر میں بھی چلیں گی یعنی بحری جہاز۔ اور گدھے کے دو کانوں کے درمیان فاصلے سے مراد یہ کہ یہ قومیں ایسی ایجادات کریں گی جس سے پیغام رسانی کا کام بہت ہی کم وقت میں سرانجام دیا جاسکے گا جیسے ٹیلی فون، انٹرکام اور پیغام رسانی کی یہ تمام سہولتیں دجال کی ایجاد کردہ سواریوں میں بھی موجود ہونگی اور عملاً ایسا ہو رہا ہے''۔

☆''انکا یک چشم ہونا ان کی مادیت ہے جس نے ان کے دین کی آنکھ کو بند کر رکھا ہے''۔

☆''آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہونے سے ان کا بدیہی البطلان الوہیت مسیح کا عقیدہ مراد ہے جسے ہر سچا مومن خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ پڑھ سکتا ہے''۔

☆''ان کا زمین آسمان میں تصرفات کرنا خزانے نکالنا اور زندہ کرنا اور مارنا وغیرہ ان کے علوم جدیدہ اور سائنس وغیرہ کی طاقتوں اور سیاسی غلبہ کی طرف مجازی طور پر اشارہ ہے۔ ورنہ ازروئے حقیقت تو یہ سب امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور انکو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے''۔

☆''دجال کے ساتھ جنت دوزخ کا ہونا یہ ہے کہ جوشخص ان کے ساتھ ہوجاتا ہے اوران کی بات مانتا ہے اوران کے مذہب کواختیار کرتا ہے وہ ظاہراًایک جنت میں داخل ہوجاتا ہے گودراصل وہ دوزخ ہوتا ہے اور جوشخص ان کے بدخیالات سے الگ رہتا ہے اس کوظاہراًایک دوزخ برداشت کرنا پڑتا ہے گووہ دراصل جنت ہوتی ہے''۔

☆''گدھے کے کانوں کے درمیانی فاصلے سے مرادریل کے ڈرائیوراور گارڈ ہیں جوریل کے انتہائی کناروں پرمتعین ہوتے ہیں''

(تبلیغ ہدایت،ص103)

☆''یاجوج ماجوج سے مرادروس،انگریزاوران کی اتحادی حکومتیں ہیں کیونکہ قرآن وحدیث میں دجال اور یاجوج وماجوج دونوں کے غلبہ کاایک ہی زمانہ میں ذکرملتا ہے۔دراصل دجال اوریاجوج ماجوج ایک ہی قوم کے دو نام ہیں۔مغربی عیسائی قوموں کے مذہبی راہنماؤں کودجال کا نام دیا گیا ہے اوران ہی کا سیاسی وقومی نام یاجوج و ماجوج ہے''۔

(تبلیغ ہدایت،ص108)

☆''آسمان کی طرف تیرپھینکیں گےاس سے مراد ہے کہ یاجوج ماجوج قومیں آگ سے کام لیکرعلم ہئیت اورخلائی تحقیق میں بہت ترقی کریں گی اورجدیدقسم کی خلائی گاڑیاں اورمیزائیل وغیرہ ایجادکرکےمختلف سیاروں پر پہنچیں گی''۔

(خلاصہ تبلیغ ہدایت،ص107تا109)

”جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد“

جماعت احمدیہ کا مذہب

”ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اِس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام کو پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے“۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170)

جماعت احمدیہ کا کلمہ

”میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّ شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں“۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 67)

جماعت احمدیہ کا نبی

”نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔سوتم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ“۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14، 13)

جماعت احمدیہ کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند شان

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملایک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں

تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160، 161)

جماعت احمدیہ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق

محمد پر ہماری جان فدا ہے — کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

میرا دل اس نے روشن کردیا ہے — اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

میرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ — میرے دل کا یہی اک مدعا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود — میرا معشوق محبوب خدا ہے

(کلام محمود صفحہ 20)

جماعت احمدیہ کے نزدیک نجات کس کو ملے گی

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے"۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14)

جماعت احمدیہ کی شریعت

جمال و حسن قرآن نور جہاں ہر مسلماں ہے — قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا — بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

(درثمین)

جماعت احمدیہ کے مذہب اسلام کی بلند شان

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت — اُس سے یہ نور لیا بارِ خُدایا ہم نے

(درثمین)

جماعت احمدیہ کا اپنے دین کو پھیلانے کا شوق

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں — اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں
اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا — جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں
پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو — جائیں گے ہم جہاں پہ بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار — روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

جماعت احمدیہ کی دعا

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے — حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
حاکم رہے دلوں پر شریعت خدا کرے — حاصل ہو مصطفیٰ کی رفاقت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہاں میں قول رسولؐ کو — حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ — ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں — ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ — ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

جماعت کو کافر و دجال کہنے والوں کے متعلق جماعت کا اظہارِ خیال

ربط ہے جان محمدؐ سے میری جان کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں — نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو — رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جماعت احمدیہ کا کفر

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

جماعت احمدیہ کا مخالف فرقوں کے بارے نظریہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار — کآخر کنند دعوئے حبّ پیمبرم

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 182)

جماعت احمدیہ کی خواہش

جانم فدا شود برہ دین مصطفیٰ　　　ایں است کام دل گر آید میسرم

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 182)

جماعت احمدیہ کی ترقیات کا پر اسرار راز

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدادھم　　　یک قطرہ زبحر کمال محمدؐ است

باب نمبر 2

عقیدہ حیات مسیح
کی
کرشمہ سازیاں
اور
میری مشکلات

کیا میں پادری صاحب کی بات مان لوں؟

اونچے اونچے چیڑھ کے درختوں میں چھپی ٹاؤن ہال ایبٹ آباد کی لائبریری میں اس وقت شدید ٹھنڈ کا احساس ہو رہا تھا اور پھر عین اس لمحے مین دروازے کے پاس سے چوکیدار کی بھاری بھرکم آواز گونجنے لگی جو ہر روز کی طرح یہ اعلان تھا کہ وقت ختم ہو گیا ہے اور شام بھی ڈھل گئی ہے۔ مجھے لائبریری کا دروازہ بند ہونے سے پہلے پہلے باہر نکلنا تھا اسی لئے تمام نوٹس کو جلدی جلدی بیگ میں ٹھونسنا شروع ہو گیا۔ یوں آج چار سال کی طویل مسافت کا تھکا دینے والا سفر اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا۔

گھر پہنچنے سے پہلے مجھے اپنے سود وزیاں کا حساب بھی کرنا تھا۔ میں جو ایک ملزم نمازی کے پیچھے نکلا تھا اور جانے کہاں کہاں اور کتنی لائبریریوں سے گزر گیا مجھے آج ایک احمدی اور غیر احمدی کے درمیان حائل اخلاقی، روحانی اور معاشرتی بُعد کے نقطہ آغاز کو پکڑنا تھا۔

لائبریری سے باہر نکل کر میں گھر جانے کی بجائے کیہال کے پہاڑی نالے کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ جھرنوں کے اس صاف شفاف پانی کو دیکھ کر دل بے اختیار وضو کے لئے بے چین ہو گیا اور یوں میں اس ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے مغرب کی نماز کے لئے اپنے مولا کے حضور سربسجود ہو گیا۔

نماز سے فارغ ہوا تو ایسے لگا جیسے وہ سینکڑوں، آندھیاں، بے تابیاں، بے یقینیاں سب ختم ہو چکیں تھیں۔ چار سال کے سفر کا خلاصہ کتنا مختصر، آسان اور سادہ سی بات لگنے لگا تھا۔ تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ شریعت مکمل ہو گئی جس میں کسی تبدیلی کی کوئی صورت یا گنجائش نہیں۔ البتہ آخری زمانے میں امت شریعت پر عمل

چھوڑ دے گی اور تربیتی لحاظ سے یہود و نصاریٰ جیسے کام شروع کر دے گی۔ ایسے میں ان کی اصلاح کے لئے ایک مصلح تشریف لائیں گے۔یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہاں تک دونوں کا اتفاق ہے۔

اختلافی نقطہ صرف یہ ہے کہ آیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے انجیل لیکر آئے تھے وہی دوبارہ آئیں گے یا کسی امتی کو تشبیہی لحاظ سے ان کا نام اور مقام دیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے وہ ایک خاص قوم اور ایک خاص شریعت کے ساتھ ایک خاص وقت کے لئے ظہور پذیر ہوئے۔ اور پھر اپنا مشن اور اپنی طبعی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے ہیں اور نزول مسیحؑ کی پیشگوئی ایک امتی پر پوری ہوگی۔ جبکہ غیر احمدی کہتے ہیں امتی والی بات کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذات خود آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہی خود آسمان سے اتر کر اصلاح امت مسلمہ کا کام کریں گے۔ یوں جماعت احمدیہ،اور تحفظ ختم نبوت کی تحاریک کی 129 سالہ لڑائی وفات مسیحؑ یا حیات مسیحؑ ،صعود علی السماء یا کشمیر کی طرف ہجرت، آسمان سے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے مسیح علیہ السلام کی واپسی یا مثیل مسیح کی پیدائش، بندش نبوت یا فیضان نبوت۔ اسی طرح سے آمد امام مہدیؑ علیہ السلام، مسیح دجال، قتل خنزیر، کسر صلیب، یاجوج ماجوج، کانا دجال اور خر دجال، جیسے مضامین اور ان کی تفاسیر سے مزین ومعنون ہے۔ یوں ایک صدی پر پھیلی، اس لڑائی میں مندرجہ ذیل نعروں کی بازگشت بار بار سنائی دیتی ہے۔

امت مسلمہ بگڑ جائے گی...... امت بگڑ چکی ہے...... اک مصلح کی ضرورت ہے...... اک مصلح ضرور آنا چاہیے......صرف آنا نہیں چاہیے بلکہ قرآن وحدیث کے مطابق وہ ضرور آئے گا......اے اللہ اس کو جلد بھیج......موعود مصلح آسمان سے لٹکتا ہوا اترے گا......موعود مصلح امت میں پیدا ہوگا......نہیں، امت مسلمہ کا مصلح بنی اسرائیل سے آئیگا......نہیں، امت مسلمہ کا مصلح امت میں ہی پیدا ہوگا بلکہ پیدا ہو چکا اور جماعت احمدیہ اسی کی جماعت ہے...... ہمیں مصلح کی ضرورت تو ہے......نہیں، ہمیں کسی کی ضرورت ہی نہیں ......نہیں، ہمیں ضرورت ہے......نہیں، جو مصلح ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج اور جیل جائے گا۔

☆ دوستو یوں میرے لیے سوال یہ بن گیا کہ امت مسلمہ کے بگڑنے پر ان کی اصلاح بذریعہ اسرائیلی مسیح علیہ السلام ہوگی یا محمدی مسیح علیہ السلام؟

☆ اسرائیلی مسیح علیہ السلام کو زندگی کیسے ملے گی؟

☆ آسمان کیا ہوتا ہے اور اس میں زندہ رہنا اور پھر کیسے واپسی ہوگی؟

☆ ان سب کے درمیان میں ختم نبوت کی مختلف تفاسیر کی دیوار کیسے قائم رہے گی؟

☆ مسیح علیہ السلام کو مقام نبوت سے معزول کرنے یا منسوب کرنے کی کہانی کیسے سلجھے گی؟

☆ مسیح علیہ السلام کس شریعت کے مطابق کام کریں گے؟ اور پرانی شریعت سے معزول کیسے ہونگے؟ اور نئی سے بہرہ مند کیسے ہونگے؟

☆ وہ جنت دوزخ کیسی ہوگی جو دجال لیے پھر رہا ہوگا؟

☆ وہ دجال کا گدھا کتنا بڑا ہوگا جو سمندر میں داخل ہوگا تو پانی اس کے گھٹنے گھٹنے آئے گا؟

☆ سینکڑوں ہزاروں فرقے، اور لاکھوں ان کے تضادات کا حل آخر کیسے ہوگا؟

اسی پس منظر اور اس میں ابھرنے والے رنگوں کے ساتھ میں نے اپنے تحقیقی سفر کا آغاز کیا۔

عقیدہ حیات مسیح

عقیدہ حیات مسیحؑ کی اہمیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نزدیک

''حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ......نماز روزہ حج اور زکوۃ کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لیے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے''۔

(تعلیم القرآن نومبر 1966ء صفحہ 21)

عقیدہ حیات مسیحؑ کے منکر کی سزا

''ایسے شخص سے قرآن وسنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر وہ توبہ کرلے تو بہتر ہے ورنہ اُسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے''۔

کفر اور قتل کی وادیوں تک لے جانے والا مسئلہ کتنا بنیادی ہوگا اور قرآن وسنت اور ایمانیات میں اس کی اہمیت کتنی واضح ہوگی اس پس منظر کے ساتھ جو میں نے اپنا سفر شروع کیا تو مجھے کتنی اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں ایک جھلک پیش ہے۔

مشکل نمبر 1

ایک سرتا پیر بے حقیقت کہانی

کسی صحیح حدیث تو کیا کسی وضعی حدیث میں بھی مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر دکھا دو تو 20000 روپے انعام لو... سوسال سے جماعت احمدیہ کا چیلنج

''کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں......اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کا جلاس کے علاوہ ہوگا''۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225-226 حاشیہ)

آسمان والی حدیث تو موجود نہیں البتہ ایک بے ہودگی پیش ہے..........انور شاہ کشمیری صاحب کا جواب

مشہور دیوبندی مولوی محمد عبد الرحمٰن مظاہری صاحب اپنے استاد مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے کسی نامعلوم احمدی سے مناظرے کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''......(گالیوں کے بعد) مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ تھا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین ہی پر وفات پائے ہیں آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔اس قادیانی مناظر نے یہی دعویٰ دہرا دیا۔علامہ انور شاہ کشمیری نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ حالت میں جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور وہ آج بھی دنیاوی زندگی کے ساتھ آسمان پر باحیات ہیں۔

اس جواب پر قادیانی مناظر نے علامہ سے سوال کیا جب وہ زندہ حالت میں دنیاوی جسم و روح کے ساتھ موجود ہیں تو ان کے دنیاوی جسم کے لئے دنیاوی غذا و پانی کی ضرورت ہوگی؟ آسمانی غذا کافی نہیں۔علامہ انور شاہ صاحب نے جواب دیا بے شک انہیں دنیاوی غذا پانی کی ہی ضرورت ہے اور وہ ہر روز صبح و شام اللہ کے فرشتے انہیں زمین سے فراہم کرتے ہیں۔قادیانی مناظر نے پھر وہی سوال کیا جب وہ دنیاوی غذا و پانی استعمال کرتے ہیں تو انھیں پیشاپ و پاخانہ کی بھی ضرورت پیش آتی ہوگی۔علامہ نے جواب دیا بے شک۔انہیں دنیاوی غذا کے

تقاضے ضرور پیدا ہوتے ہوں گے۔ قادیانی مناظر نے پھر سوال کیا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا پیشاب پاخانہ جنت جیسی مقدس سرزمین پر کیسے گر سکتا ہے؟ جبکہ جنت نجاست سے پاک ہے۔ آخر وہ نجاست کہاں جاتی ہے؟ اس موقعہ پر علامہ انور شاہ کی ایمانی حرارت ابل پڑی برجستہ اپنا پستول قادیانی مناظر کے ہاتھ میں تھما دیا اور بلند آواز سے کہا ......فیصلہ آج ہو گیا ہے...... یہ گفتگو شہر قادیان (لاہور) ہی میں ہو رہی تھی چلو مرزا قادیانی کی قبر کھولو۔ سیدنا عیسیٰ کا پیشاب وہیں گر رہا ہے......لا الہ الا اللہ۔

جلسہ میں شور و پکار، قیامت خیز ہیجان پیدا ہو گیا۔ سارا مجمع غلام احمد قادیانی کی قبر کی طرف دوڑ پڑا۔ قادیانی مناظر اور اس کے چیلے چانٹے ایسے غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سینگ۔''

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حیات اور علمی کارنامے مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن مظاہری صفحہ 43،42 ناشر ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی نمبر 6)

قادیان (لاہور) یہ کون سا شہر ہے؟ قادیان اور لاہور کا فاصلہ کتنے کلومیٹر ہے؟ مناظر کون تھا؟ کس تاریخ کو یہ مناظرہ ہوا؟ کس نے کروایا؟ کس کتاب میں کوئی ذکر کوئی حوالہ اور دیگر تمام سوالات چھوڑ بھی دیئے جائیں تو بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ حدیث کا جواب بے ہودگی۔ آخر کیوں؟ دیوبندی حضرات مولوی انور شاہ کشمیری صاحب کو محدث العصر، شیخ الحدیث، فقیہ الزمان اور دیگر بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں اگر ان کا اس سوال پر یہ حال ہے تو باقی مولویوں کا کیا حال ہوگا؟ جماعت احمدیہ کا سوال بہت سادہ اور بنیادی تھا مگر میں حیران رہ گیا کہ اس سادہ اور بنیادی سوال کا جواب بھی آج تک کوئی عالم دین پیش نہیں کر سکا اور اس چیلنج کو قبول کر کے قرآن اور حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں دکھا سکا اور یہی بات میری پہلی مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 2

رنگارنگ قصے

میری دوسری مشکل مسیحؑ کو آسمان پر اٹھائے جانے والے واقعہ کی جزئیات وتفصیلات ہیں۔ اتنے اہم اور بنیادی عقیدے میں ہر عالم دین کی معلومات اور تفسیر ایک دوسرے سے کتنی مختلف ہے۔

1۔ مسیحؑ آسمان پر اور رومی سپاہی کی شکل مسیحؑ جیسی بن گئی چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

مولانا شیخ محمود الحسن اور جناب شبیر عثمانی والا عکسی قرآن مجید سامنے ہے فرماتے ہیں:

''جب یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا۔حق تعالیٰ نے ان کوتو آسمان پر اٹھالیااوراس شخص کی صورت حضرت مسیحؑ کی صورت کے مشابہہ کردی جب باقی لوگ گھر میں گھس آئے تو اس کو مسیحؑ سمجھ کرقتل کر دیا''۔

(زیرآیت ولکن شبہ لھم سورۃ النساء شائع کردہ پاک قرآن پبلشرز پوسٹ بکس 561،ریلوے روڈ،لاہور،صفحہ 132)

2۔رومی سپاہی کونہیں بلکہ ایک یہودی کوشکل دی گئی اوراسے مصلوب کیا گیا۔

تفسیر ماجدی کے مطابق اوپر درج کہانی غلط ہے اصل میں یہ واقعہ یوں ہوا تھا:

''جیل کے رومی سپاہیوں کے لیے سب یہودی اجنبی ہی تھے انہیں ایک اسرائیلی (یسوع مسیح ناصری)اور دوسرے اسرائیلی (شمون کرینی) کے درمیان کوئی نمایاں فرق ہی نہیں نظر آسکتا تھا۔شمعون نے یقیناواویلا مچایا ہوگا لیکن ادھر مجمع کا شور ہنگامہ ادھر جیل کے سپاہیوں کی اسرائیلوں کی زبان سے ناواقفیت اور پھر سولی پر لٹکا دینے کی جلدی اسی افراتفری کے عالم میں اسی شمعون کو پکڑ کرسولی پر چڑھا دیا گیا اور وہ چیختا چلاتا رہا۔حضرت مسیح قدرتاً اسی ہڑ بونگ میں دشمنوں کے ہاتھوں سے رہا ہو گئے''۔

(شائع کردہ تاج کمپنی صفحہ 228)

3۔نہ معلوم وہ کون شخص تھا جسے پھانسی دی گئی اور نہ معلوم اسے کیوں پھانسی دے دی گئی۔

مولانا مودودی صاحب کے مطابق اوپر والی دونوں تفاسیر من گھڑت ہیں اصل بات یہ ہے کہ:

''پیلاطوس کی عدالت میں تو پیشی آپؑ ہی کی ہوئی مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آنجناب کو اٹھالیا بعد میں یہودیوں نے جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ آپ کی ذات مقدس نہ تھی بلکہ کوئی اور شخص جس کو نہ معلوم کسی وجہ سے ان لوگوں نے عیسیٰ بن مریم سمجھ لیا''۔

(تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 419)

4۔اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دے کر پھر ان کی نعش آسمان پر اٹھا لے گیا اور سزا کے طور پر یہودا اسکریوطی کی شکل مسیح جیسی بنادی جسے یہود نے پھانسی دے دی۔۔۔مولانا جاوید الغامدی

مولانا جاوید الغامدی اس دور میں روشن خیال عالم دین اور جدید علوم سے بہرہ ور ہونے کے دعویدار گنے جاتے ہیں۔دوسرے علماء کے برعکس ننگے سر ہر ٹی وی پروگرام میں مذہب سمجھا رہے ہوتے ہیں۔آپ کو قرآن و حدیث میں کہیں بھی مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کا ذکر تو نہیں ملتا لیکن آپ جماعت احمدیہ کے مؤقف کو بھی درست نہیں ماننا چاہتے۔پھر آپ نے اس کا حل کیا نکالا ہے؟ آئیے سنتے ہیں انہی کی زبانی۔

''پہلی بات تو یہ کہ ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی کوئی صراحت قرآن مجید میں موجود نہیں ۔ بلکہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ اس سے انکار کرتے ہیں ۔ یہ وہی الفاظ ہیں جو کسی بھی شخص کی وفات کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ۔قرآن مجید نے پوری بات کی ہے اور کہا ہے کہ انی متوفیك و رافعك الی میں تجھے وفات دوں گا ۔ پھر اپنی طرف اٹھالے جاؤں گا ۔ اب ظاہر ہے کہ وفات کے بعد اپنی طرف اٹھالے جاؤں گا کے الفاظ ان کے جسم کے لئے ہی ہو سکتے ہیں ۔ اور یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے کیونکہ یہود نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ ان کی توہین کریں گے تو بظاہر جو بائبل سے معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جب یہودا اسکریوطی نے ان کی نشان دہی کی کہ وہ کوہ زیتون میں کہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت ان کو پکڑنے کے لئے ایک ہجوم حملہ آور ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو یہ سزا دی سیدنا مسیح علیہ السلام کو فرشتے لے گئے لیکن اس کی شبیہ بالکل سیدنا مسیح علیہ السلام کی سی ہوگئی ۔ اسی کو قرآن بیان کرتا ہے ولکن شبه لهم ان کو تو یہی خیال ہوا کہ انہوں نے معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو پھانسی چڑھایا ہے لیکن قرآن نے اعلان کیا کہ ما قتلوه وما صلبوه ۔ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا نہ صلیب دی ۔ تو اس وجہ سے جب قرآن نے متوفیك کے بعد جب یہ الفاظ استعمال کئے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عام قانون کے مطابق کسی اور کو تو ہاتھ نہیں لگانے دیئے گئے لیکن اللہ کے فرشتوں نے ان کو وفات دی اور اس کے بعد ان کو اٹھالے گئے ۔

اب فرض کر لیجئے کوئی شخص اس بات کو ایسے نہیں مانتا تو تب بھی یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس بات کو وہ مان رہا ہے کہ زندہ اٹھالئے گئے اس کے لئے بھی قران میں کوئی صراحت موجود نہیں ۔ خالی ہے قرآن اس سے ۔ موجود ہی نہیں ہے ۔ اچھا بالکل یہی معاملہ ہے حدیث کا ۔ کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس میں کوئی اس طرح کی صراحت ہو یعنی رسول اللہ نے یہ بات بیان فرمائی ہو ۔ حدیث کے پورے ذخیرے کو دیکھ لیجئے اس میں کوئی ایسی بات نہیں''

(یہ تقریر you tube پر ویڈیو کی شکل میں dr israr/javeed al ghamadi کے نام سے موجود ہے)

یقیناً جب قرآن و حدیث جیسے مآخذ اسلام میں جس واقعہ کا ذکر نہ ہو تو اس کی تفاصیل میں وہی کچھ ہوگا جو مذکورہ واقعہ میں ہو رہا ہے ۔ ہر کوئی اپنی طرف سے اپنی مرضی سے نئی تفصیل روایت کر رہا ہے اور یہی جانکاری میری دوسری مشکل بن گئی ۔

مشکل نمبر 3

میں نہ مانوں

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں زندہ جسم سمیت آسمانوں پر جانے کا تو ذکر نہیں مگر قرآن مجید کے ایک لفظ

سے اٹھائے جانے کا ذکر نکل سکتا ہے جیسے آپؑ کے لئے توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ''پورا پورا لے لیا'' یعنی ''آسمان پر اٹھالیا'' یعنی ''وفات دینا نہیں ہے''

میں نے قرآن مجید اور احادیث سے اس لفظ کو ڈھونڈا تو اس کا استعمال اور اسکی تفسیر ایک انوکھا سوال بن کر میرے سامنے آگئی ۔

ایک انوکھا سوال جو مجھ سے حل نہ ہو سکا

☆ حضرت مسیحؑ کی نسبت 2 دفعہ توفی کا لفظ استعمال کیا گیا۔

☆ یہ لفظ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے۔

☆ ایسا ہی حضرت یوسفؑ کی دعا میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابہ یا آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپ توفی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے ۔

☆ جب آنجنابؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وفات پائی تو صحابہؓ نے بھی توفی کے لفظ سے ہی آپ کی وفات ظاہر کی۔

☆ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کی وفات حضرت عمرؓ کی وفات غرض تمام صحابہ کی وفات توفی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی۔

☆ پھر مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزت قرار پا گیا۔

☆ احادیث مبارکہ میں 346 مرتبہ یہ لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، ازواج مطہراتؓ اور اولاد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے استعمال ہوا ہے۔قرآن مجید میں 23 دفعہ یہ لفظ استعمال ہوا۔

تو پھر

جب یہی لفظ مسیحؑ پر وارد ہوا تو کیوں اس کے معنیٰ وفات نہیں لئے جاتے بلکہ آسمان پر زندہ جسم سمیت اٹھا لئے جانے پر اصرار کیا جاتا ہے؟ یہ غیر مساویانہ سلوک کیوں؟ حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ یہ ناجائز اصرار کیوں؟ اور یوں یہی نہ سمجھ میں آنے والا اسرار میری تیسری مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 4

ایک نا قابل تردید حقیقت کا بچگانہ جواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعسی انی متوفیك ورافعك الیّ کہ عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تیرے درجات اپنے حضور بلند کروں گا۔

میری چوتھی مشکل عربی کا ایک مسلّمہ ناقابل تردید قاعدہ ہے جو چیلنج کی شکل میں جماعت احمدیہ 100 سال سے زائد عرصہ سے شائع کررہی ہے جس کا جواب کبھی کسی سے نہیں بن سکا آیئے وہ قاعدہ بھی دیکھیں اور اس قاعدے کو توڑنے کی جو کوشش کی گئی اس کو بھی دیکھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار وقصائد ونظم ونثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو ..... اور باب تفعّل سے ہو۔ سوائے قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنوں پر بھی اطلاق پا گیا ہے (ماسوائے نیند یارات کا قرینہ ساتھ ہو تو معنی نیند ہوگا) تو ایسے شخص کے لیے 1000 روپیہ انعام''۔

(ملخص ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 603)

ایک احمدی شاعر اس کو منظوم انداز سے یوں بیان کرتا ہے:

لا گر کوئی دلیل تری اس کے رد میں ہے	احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب احد ہے تو احمد اَحد میں ہے
سارے جہاں کے باپ کو کہتا ہے لحد میں ہے	بن باپ کو چڑھاتا ہے تو آسمان پر

اس کے باوجود بھی اصرار ہے کہ نہیں مسیحؑ کے لیے استعمال ہو تو معنی وفات نہیں ہوتے۔ جناب مودودی صاحب نے مندرجہ بالا چیلنج کو قبول کر کے جو شاندار جواب دیا ہے وہ بھی سنہری لفظوں سے لکھنے کے قابل ہے آپ فرماتے ہیں:

''بعض لوگ جن کو مسیحؑ کی طبعی موت کا حکم لگانے پر اصرار ہے سوال کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ قبض روح وجسم پر استعمال ہونے کی کوئی اور نظیر بھی ہے؟ لیکن جبکہ قبض روح وجسم کا واقعہ تمام نوع انسانی کی تاریخ میں پیش ہی ایک مرتبہ آیا ہو تو اس معنی پر اس لفظ کی نظیر پوچھنا محض ایک بے معنی بات ہے''۔

(تفہیم القرآن جلد اول حاشیہ نمبر 195 صفحہ 412 آخری پیرا گراف)

یقیناً اس چیلنج کا جواب میری مشکل کو کم کرنے کی بجائے کہیں بڑھا گیا ہے۔

مشکل نمبر 5

نئے علوم کا تازیانہ اور سینکڑوں گروپ

ہزاروں نئے علوم اور تحقیقی جستجو نے حیات مسیح کے عقیدے کو جڑ سے اکھیڑ کر ایک فرضی قصہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

☆ NASA جیسے تحقیقی ادارے کی مسیحؑ کے کفن پر سائنٹفک تحقیق۔
☆ بحیرہ مردار کے کنارے سے برآمد ہونے والے تاریخی کتبے اور سکرولز۔
☆ تبت کے شہر لیّہ، ہمس اور لداخ سے برآمد ہونے والی دستاویزات۔
☆ کشمیر کی ہسٹری۔
☆ اقوام افغان کی تحقیق پر مشتمل بیسیوں کتب۔
☆ ''واقعہ صلیب کا چشم دید گواہ'' جیسی شہرہ آفاق دستاویز۔
☆ ہندو و بدھ مذہبی اور تاریخی کتب کی گواہیاں۔
☆ طب اور بائیبل کی اندرونی شہادتیں۔

دوسری ہزاروں تحقیقات نے اس بات کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا ہے کہ مسیحؑ اپنے ''گم شدہ 10 اسرائیلی قبائل'' کی تلاش میں سنت انبیاء کے ماتحت فلسطین سے جہاں صرف 2 قبیلے آباد تھے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف آئے۔ یہاں شادی کی اور طبعی لمبی عمر پا کر 120 سال کی عمر میں فرمان نبوی ﷺ کے مطابق فوت ہوئے اور اب محلہ خان یار سری نگر میں حضرت بل کی درگاہ کے تہہ خانے میں آپ کا روضہ مبارک ہے۔

تحقیق کے نئے نئے ذرائع اور ہزاروں نئے علوم کی آمد جہاں کلیسا پر بجلی بن کر گری اور انہیں اپنے اس طلسمی عقیدہ کو سہارا دینے کے لئے ہزاروں جتن کرنے پڑ رہے ہیں وہیں حیات مسیح کے قائل مسلمان علماء دین کو بھی سراسیمگی کے بے رحم صحرا میں لا پٹخا ہے۔

نئے علوم کے اس تازیانے نے جماعت احمدیہ کے مخالف کیمپ کو کتنے بلاکس میں تقسیم کر دیا ہے یہی میری پانچویں پریشانی ہے۔

☆ کچھ اصحاب مضبوطی سے مسیحؑ کے زندہ آسمان میں موجود ہونے والے نظریے پر قائم و دائم ہیں جیسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔
☆ کچھ اصحاب کھل کر وفات مسیح کے قائل نظر آتے ہیں جیسے علامہ سرسید احمد خاں، علامہ مشرقی، علامہ جاوید الغامدی اور جامعہ ازہر کے اساتذہ کرام وغیرہ۔
☆ کچھ اصحاب مجبوراً وفات مسیح کے قائل ہو گئے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ نزول مسیح والی تمام احادیث کو

جھوٹ اور مجوسی روایات قرار دے کر نزول مسیحؑ کے سرے سے ہی منکر بن گئے ہیں۔ جیسے غلام احمد پرویز اور چکڑالوی صاحبان وغیرہ۔

☆ کچھ اصحاب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے تو بھی ٹھیک۔ زندہ ہیں تو بھی ٹھیک۔ نازل ہو جائیں تو بھی ٹھیک۔ نہ نازل ہوں تو بھی ٹھیک۔ کام ہمارا چل رہا ہے جیسے غلام جیلانی برق صاحب وغیرہ۔

☆ ان سب سے بڑھ کر ایسے عالم دین بھی منصّہ شہود پر آئے ہیں جو ایک محفل میں حیات مسیح کے قائل ہیں تو دوسری میں وفات مسیح کے۔ اور تیسری میں نہ منکر نہ قائل ایسے گروہ کے سرخیل جناب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب قرار پائے ہیں۔

پانچ بڑے بلاکس میں تقسیم یہ جماعت احمدیہ کا مخالف کیمپ ہی میری پانچویں مشکل بن گیا۔

مشکل نمبر 6

عقیدہ حیات مسیح رکھنے والوں کی جھنجھلاہٹیں

مولانا مودودی صاحب دور حاضر کے ممتاز علماء دین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت میں گزاری لیکن عقیدہ حیات مسیح رکھنے کے نتیجے میں انہیں کتنی بے قراریوں سے گزرنا پڑا۔ اسے پڑھ کر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عقیدہ کتنا ''Base Less'' ہے۔

مسیح زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ پہلا بیان

''پیلاطوس کی عدالت میں پیشی تو آپؑ ہی کی ہوئی مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آنجناب کو اٹھا لیا (آسمان) بعد میں یہودیوں نے جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ آپ کی ذات مقدس نہ تھی''۔

(تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 419)

مسیحؑ بالکل آسمان پر نہیں گئے قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسرا بیان

آپ نے 28 مارچ 1951ء کو اچھرہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''حیات مسیح اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا''۔

(ماخوذ از آئینہ مودودیت مصنفہ مفتی محمد فیض اویسی رضوی بہاولپور)

ختم نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا کہ تمام انبیاء کا فوت ہونا ہی ختم نبوت ہے۔

''پیغمبر روز روز پیدا نہیں ہوتے اور نہ ضروری ہے کہ ہر قوم کے لئے ہر وقت ایک پیغمبر موجود ہو...... پچھلے پیغمبر

مر گئے کیونکہ جو تعلیم انہوں نے دی تھی دنیا نے اس کو بدل ڈالا۔ جو کتابیں لائے ان میں سے ایک بھی آج اصلی صورت میں موجود نہیں ...... یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس زمانے میں پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ کیا کام کئے؟ کس طرح زندگی بسر کی؟ کن باتوں کی تعلیم دی اور کن باتوں سے روکا؟ یہی ان کی موت ہے۔''

(کتاب دینیات، مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 72، 73 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور، ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور طبع اول 1937)

قرآن مجید سے نہ مسیحؑ کی حیات کا ذکر ملتا ہے نہ وفات کا۔ 11 سال بعد تیسرا بیان

1962ء میں یعنی 11 سال بعد آپ کی طرف سے تیسرا اعلان سامنے آیا:

''قرآن کی رو سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی ......اس کی کفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح خود خدا نے مجمل چھوڑ دیا ہے''۔

(مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ مصنفہ مولوی محمد یوسف حصہ اول صفحہ 169)

ان تین بیانات کے مطالعہ کے بعد آگے چلیے چند ماہ بعد 1962ء میں ہی وطن عزیز میں الیکشن آنے والے ہیں۔ جماعت اسلامی بھرپور طریقے سے حصہ لے رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ووٹ لینے کے لیے اور خود کو سچی مذہبی جماعت اور جماعت احمدیہ کو دشمن اسلام ثابت کرنے کے لیے، اس سیاسی ماحول میں مولانا مودودی صاحب ایک رسالہ ''ختم نبوت'' تحریر کرتے ہیں اور اسے شہر شہر گاؤں گاؤں پھلا دیتے ہیں۔

گویا تیسرے بیان کے ایک ماہ بعد چوتھا بیان منظر عام پر آتا ہے یاد رہے کہ اب کی بار روئے مبارک خالصتاً جماعت احمدیہ کی طرف ہے۔

2 ہزار سال پہلے والے مسیحؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں ضرور نازل ہونگے۔ چوتھا بیان

''یہ تمام حدیثیں صاف اور صریح الفاظ میں اُن عیسٰیؑ کے نازل ہونے کی خبر دے رہی ہیں جو اب سے 2000 ہزار سال پہلے باپ کے بغیر حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے''۔

(ختم نبوت صفحہ 13)

پھر مزید دلائل دینے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس مسیح دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی مثیل مسیح کو نہیں بلکہ اُس اصلی مسیح کو نازل فرمائے گا جسے دو ہزار برس پہلے یہودیوں نے ماننے سے انکار کر دیا تھا اور جسے وہ اپنی دانست میں صلیب پر چڑھا کر ٹھکانے لگا

چکے تھے''۔

(ختم نبوت،طبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور،ناشرادارہ ترجمان القرآن،غزنی سٹریٹ اردوبازارلاہورصفحہ نمبر73)

حیرانگیوں کا سفر جاری ہے ابھی ختم نہیں ہوا کیونکہ عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔

الیکشن کا ہوا ہو گزر کر نعرہ بازی کی گرد بیٹھ چکی ہے چنانچہ اس گرد کے بیٹھتے ہی آپ کو قرآن وحدیث میں حیات مسیح کا عقیدہ نظر آنا بند ہو گیا چنانچہ اس پس منظر کے ساتھ آپ کا اگلا اور پانچواں اعلان ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید میں مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ پانچواں بیان

''میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کی صراحت قرآن مجید میں نہیں''۔

(ہفت روزہ ایشیا صفحہ 5 مورخہ 21 اپریل 1962ء)

مشکل نمبر 7

حیات مسیح کی بحث فرسودہ عقیدہ ہے

مولانا مودودی صاحب کے بعد جماعت احمدیہ کے شدید مخالف اور ایک عدد انتہائی مبسوط کتاب ''حرف محرمانہ'' کے مصنف مولانا غلام جیلانی برق صاحب سے ملتے ہیں۔

آپ بیسوں کتب کے مصنف ہیں۔''دو اسلام''اور اس کے بعد''دو قرآن'' جیسی کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ضخیم کتاب ''حرف محرمانہ'' کے نام سے لکھی جس میں گویا تمام اعتراضات کو نچوڑ کے پیش کر دیا۔

کتاب نے کافی شہرت حاصل کی۔ جناب حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری جو جماعت احمدیہ کے جید عالم دین اور ناظر اصلاح وارشاد تھے نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کو مورخہ 22 ستمبر 1964ء کو خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا:

''اولین فرصت میں ان دو باتوں کا جواب دے کر ممنون فرمائیں

اول: کیا آپ وفات مسیح کے قائل ہیں۔

دوم: کیا آپ نزول مسیح کی احادیث کو صحیح سمجھتے ہیں۔''

جناب برق صاحب نے اس کے جواب میں جو چھٹی بھیجی وہی میری ساتویں مشکل بلکہ ساتویں پریشانی بن گئی ہے۔

مسیحؑ آجائیں توبھی ٹھیک ہے نہ آئیں توبھی، ہمارا کام توچل ہی رہا ہے

''محترم السلام علیکم

1- یاد آوری کا شکریہ احادیث پر مفصل رائے میری تصنیف ''دو اسلام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

2- حضرت مسیح بن مریم کی وفات وحیات کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔ اگر مسیحؑ نے آنا ہے تو مسیح ہی آئے گا نہ کہ مثیل مسیح اگر نہیں آنا تو کام چل رہا ہے......حیات مسیح کی بحث بہت فرسودہ ہو چکی ہے اور اس کا کچھ حاصل نہیں۔

مخلص برق''

مولانا برق صاحب کا فرمان کہ ''کام تو چل رہا ہے'' یہ ان کی بے رخی کو ظاہر کرتا ہو یا ان کی بے بسی کو۔ مگر ان کے راہ فرار حاصل کرنے کی کوشش کی ضرور نشاندہی کرتا ہے اور حیات مسیح کے لئے دلائل کی یہی بے کسی میری ساتویں مشکل بن گئی ہے۔ یہ تو آغاز سفر ہے۔ ان سے بھی آگے جناب پرویز صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

مشکل نمبر 8

حیات مسیح، نزول مسیح سب جھوٹے قصے ہیں جسے دوسرے مذاہب کو دیکھ کر گھڑا گیا ہے

جناب غلام احمد پرویز صاحب اس دور کا ایک ایسا نام جو کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ جماعت احمدیہ کی افقی بلندیوں نے آنجناب کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کروائی چنانچہ آپ نے بھی ایک ضخیم کتاب نامے نامی ''ختم نبوت اور تحریک احمدیہ'' لکھی۔ یہ کتاب کیا ہے؟ اک حرف آخر؟ نہیں بلکہ آپ کے خیال میں ساٹھ ستر سال سے ہونے والی جنگ کا آخری باب۔ اسی لیے آپ اپنی تعریف خود بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چونکہ میں اس مسئلہ پر قرآنِ خالص کی روشنی میں گفتگو کرتا ہوں۔ روایات میں نہیں الجھتا اس لئے فریق مخالف (جماعت احمدیہ) کے پاس میرے دلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا''

(ختم نبوت صفحہ 15 طلوع اسلام اگست 1973ء صفحہ 48)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ اپنے ہی دعویٰ کی مزید پذیرائی کرتے ہوئے فرمایا:

''ساٹھ ستر برس سے میرزائیوں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے ہو رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ گرداب میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے مقام سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھا۔ اگر اس مسئلہ پر خالص قرآن کی روشنی میں بحث کی جاتی تو سارا قصہ چند منٹ میں طے ہو جاتا لیکن ہمارے ملاں قرآن خالص کو اس لئے نہیں سامنے لاتے کہ اس کی رو سے اگر مرزائیت ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ملائیت بھی ختم ہو جاتی ہے''

وہ کون سے دلائل ہیں جن کا جماعت احمدیہ کے پاس کوئی جواب نہیں؟ وہ کون سا حربہ جس نے ساٹھ ستر سال سے جاری اس جنگ کا اچانک پانسہ پلٹ کر رکھ دیا؟

آپ نے اپنی اس شاہکار کتاب میں ''آنے والے کا عقیدہ اور اس کی پیشگوئی'' کے نام سے ایک ذیلی عنوان جمایا ہے اور اس کے تحت جو گل افشانی کی ہے وہی میری آٹھویں مشکل بن گئی ہے۔

حیات ونزول مسیح کی بحث ایمان تو کجا یہ عقیدہ ہی ہم نے پارسیوں اور یہودیوں کو دیکھ کر گھڑ لیا ہے......غلام احمد پرویز صاحب

آپ فرماتے ہیں:

''یہودیوں نے کہا کہ ایک مسیحا آئے گا جو ان کی تمام مصیبتوں کو حل کر دے گا۔ عیسائیوں نے کہا کہ حضرت مسیحؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں وہ آخری زمانے میں آئیں گے......ہندو آخری زمانے میں کلگی اوتار کے منتظر ہیں۔ بدھ مت کے پیرو میتا بدھ کے منتظر۔ مجوسی بھی عیسائیوں کی طرح اپنے نبی متھرا کو زندہ آسمان پر تصور کرتے ہیں اور آخری زمانے میں اس کی آمد کے منتظر ہیں''۔

آپ مزید فرماتے ہیں کہ ان مذاہب کی دیکھا دیکھی ہم نے بھی ایک عقیدہ گھڑ لیا چنانچہ ان کا بیان خود پڑھئے۔

لیکن ہم نے دوسرے مذاہب کی طرح اپنے ہاں بھی آنے والے کا عقیدہ وضع کر لیا۔ ہر صدی کے آخر ایک مجدد آخری زمانہ میں امام مہدی اور ان کے ساتھ آسمان سے نازل ہونے والے حضرت عیسیٰؑ۔

جماعت احمدیہ کے خلاف یہ آخری دلیل کیسی ہے؟ جس کے لئے 1500 سو سالہ اسلامی لٹریچر کا یکسر انکار ضروری ہے۔ یہی جانکاری میری آٹھویں مشکل بن گئی۔

دوستو! اک نظر خدا کے لیے

دوستوں! یہاں کچھ دیر کے لیے رک کر اگر جماعت احمدیہ کے مخالف کیمپ کے موقف کو دوبارہ پڑھ لیا جائے تو اس کیمپ سے بھاگنے والوں کی جھنجھلاہٹ کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

''حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ......نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لیے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے''۔

(تعلیم القرآن نومبر 1966ء صفحہ 21)

ساتھ ہی ساتھ اس فتویٰ کو بھی پڑھ لیں تاکہ انتظامات کرنے میں آسانی ہو سکے کہ ہم نے اپنے ہی کیمپ کے کتنے ممتاز علماء اور کتنے کروڑوں مسلمانوں کو قتل کرنا ہے۔

''ایسے شخص سے قرآن وسنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے''

جماعۃ المسلمین کا طنزیہ چیلنج

مولوی مسعود احمد جو فرقہ جماعۃ المسلمین کے سربراہ ہیں ۔کسی زمانے میں غیر مقلدین کے فرقے غرباء اہل حدیث کے ممبر ہوا کرتے تھے اسی زمانے میں دو کتابیں تلاش حق اور التحقیق فی جواب التقلید لکھیں ۔شہرت ملنے پر 1395ھ میں اپنا علیحدہ فرقہ بنایا اور اس کا نام جماعۃ المسلمین رکھا۔آپ نے تمام فرقوں کو جو مقلدین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں غیر اسلامی قرار دے دیا۔ چنانچہ آپ نے دوسرے علماء کو 100 سوالوں کا ایک چیلنج دیا اور اس میں حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے یہ دو مشکل مطالبے بھی شامل کر دیئے۔

مطالبہ نمبر ۳ ''کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لانے کے بعد نزول من اللہ دین اسلام کی پیروی کریں گے یا مذاہب خمسہ میں سے کسی ایک کی۔''

مطالبہ نمبر ۴ ''کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لا کر مسلم کہلائیں گے یا اہل حدیث، حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، دیوبندی، بریلوی، سنی، شیعہ وغیرہ''

(فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ غیر مقلدیت کا نیا روپ صفحہ 62 مؤلف مولوی الیاس گھمن، ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

مشکل نمبر 9

جماعت احمدیہ کا موقف انتہائی معقول ہے

جماعت احمدیہ حضرت مسیحؑ کی وفات کے سلسلے میں اپنے ساتھ ۔قرآن وحدیث ۔بزرگان امت مسلمہ کے اقوال (حضرت امام حسنؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت امام ابن حزم، حضرت امام جبائی، شیخ سعید القمی، محمد عمر زمخشری، امام فخر الدین رازی، امام عبدالوہاب شعرانی، امام ابن جریر طبری، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، علامہ علاء الدین بغدادی خازن، امام ابن قیم، علامہ ابن خلدون، علامہ ابن حیان اندلسی، شیخ خواجہ محمد پارسا، سید علی ہجویری داتا گنج بخش، حضرت شمس تبریز، حضرت امام غزالی، حضرت امام عبدالوہاب نجدی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، سرسید احمد خان، مولانا محمد قاسم نانوتوی، سید علی الحائری شیعہ مجتہد، خواجہ غلام فرید، مولانا ابوالکلام آزاد، عنائیت اللہ مشرقی، مولانا عبید اللہ سندھی، حافظ محمد لکھوکے، مولانا مفتی محمد یوسف، شیخ محمد عبدہ مفتی مصر، علامہ محمد رشید

رضا مفتی مصر، شیخ محمود الشلتوت مفتی وڈائریکٹر جامعہ ازہر، شیخ مصطفٰی المراغی رئیس الازہر، علامہ عبدالوہاب نجار، محمد اسد، مختلف ممالک کی تاریخ، طب کی تاریخ، زمین سے برآمد ہونے والی دستاویزات، بائبل کی اندرونی گواہی اور اس کے ساتھ ساتھ نئے سائنسی علوم کے قوی دلائل رکھتی ہے۔ یہ سارے علوم ملکر جماعت احمدیہ کے موقف کو اتنا مضبوط کرتے ہیں جن سے تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا چنانچہ ڈاکٹر علامہ اقبال کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ:

''مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا۔ کسی حد تک معقولیت کا رنگ لئے ہوئے ہے''۔

(اخبار آزاد 6 اپریل 1950ء)

جب یہ نظریہ معقول ہے تو ختم نبوت حضوری باغ والوں کے عقیدے کا کیا بنے گا اور پھر اسی بناء پر کافر اور منکر کے آوازے کیوں؟ یہی بات میری نویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 10

زندہ آسمان پر جانا اور 2000 سال گزار کر واپس آنا بذریعہ لفظ نزول ایک لاحاصل اور جھنجلاہٹ آمیز کوشش

قرآن وحدیث میں کہیں لفظ آسمان کا ذکر نہ پانے کے بعد اور توفی کے معنی میں بھی آسمان کی گنجائش نہ پیدا ہونے کے سبب اگلی کوشش لفظ نزول پر کی گئی اور خیال کر لیا گیا ہے کہ نزول کے معنی آسمان سے اترنے کے ہیں اور پھر ساتھ یہ خود بخود لازم ہو گیا کہ زندہ آسمان سے وہی اترے گا جو چڑھا ہوگا اور یوں خود ہی نزول کے معنی آسمان سے اترنا اور خود ہی چڑھنا بنا لئے اور خود ہی اسے حیات مسیحؑ کے لیے دلیل بھی تجویز کر لیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا مخالف کیمپ جہاں جہاں مسیحؑ کے لئے نزول کا لفظ لکھا دیکھتے ہیں جھٹ سے دلیل پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھ لیں فلاں بزرگ بھی مسیحؑ کے آسمان پر چڑھنے کے قائل ہیں اور فلاں بھی اور ایک تم ہو کہ صاف منکر ہو۔

ایک خودساختہ کہانی کا خودساختہ انجام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ جناب یوسف لدھیانوی صاحب کو کسی دوست نے خط لکھا کہ بہت سے بزرگان امت وفات مسیحؑ کے قائل تھے اور دوسری بات یہ کہ آسمان پر جانے کا کہیں ذکر اسلامی لٹریچر میں نہیں ملتا۔

مولانا نے ''نزول عیسیٰ علیہ السلام چند شبہات کا جواب'' کے نام سے پورا رسالہ لکھ ڈالا اور آسمان سے جانے اور آنے کی دلیل کے طور پر لفظ ''نزول'' کا سہارا لیا اور ان تمام بزرگوں کا ذکر فرمایا جو نزول مسیحؑ کے قائل تھے چنانچہ آپ نے لکھا۔

1- ''آپ نے امام مالک اور امام ابن حزم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ وفات مسیح کے قائل تھے اور اس سے جناب نے یہ سمجھا کہ وہ ان کے نزول کے بھی منکر ہوں گے مگر یہ صحیح نہیں امام مالک اور امام ابن حزم دونوں اس اجماعی عقیدہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ آخری زمانہ میں نازل ہونگے''۔

(صفحہ 6)

2- پھر صفحہ 20 پر بہت بزرگوں کے نزول والے حوالے درج کرنے کے بعد بحث کو یوں سمیٹتے ہیں:

''آنجناب نے مجموعہ مکاتیب اقبال جلد اول صفحہ 194 کے حوالے سے مولانا سید سلیمان ندوی کا فقرہ نقل کیا ہے کہ ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے ساتھ نزول کے بھی اگر یہ صورت بھی تجویز کی جائے تب بھی ہمیں مضر نہیں......اصل بحث تو ان کے نزول ہی کی ہے''۔

(صفحہ 20)

مسیحؑ فوت بھی ہو گئے ہوں تب بھی لفظ نزول ان کو زندہ جسم سمیت آسمان سے اُتار لے گا

مولانا یوسف لدھیانوی یہاں پہنچ کر ایک حیرت انگیز انکشاف کرتے ہیں کہ لفظ نزول کی موجودگی اتنی ثقہ ہوتی ہے کہ یہاں موجود ہو وہاں لازماً معنی آسمان سے اُترنے کے ہی ہوتے ہیں۔ اگر مسیحؑ فوت بھی ہو گئے ہیں تو بھی مذائقہ نہیں اس لفظ نزول کی وجہ سے لازماً آپ کو آسمان سے اُترنا ہوگا۔ آپ کا یہ قیمتی انکشاف آپ ہی کی زبانی ملاحظہ کریں:

''اصل بحث تو ان کے نزول ہی کی ہے۔ حیات و وفات کا مسئلہ تو نزول یا عدم نزول کی تمہید ہے کیونکہ جو لوگ حیات کے قائل ہیں وہ ان کے نزول ہی کی خاطر قائل ہیں اور جو لوگ وفات کے منکر ہیں (غلطی سے اصل میں قائل۔ناقل) ہیں ان کی اصل دلچسپی بھی انکار نزول سے ہی وابستہ ہے پس جبکہ امام ابن حزم نزول عیسیٰؑ کے قائل ہیں تو گویا نتیجہ و مآل میں اجماع امت کے ساتھ متفق ہیں۔

(صفحہ 20)

اس اقرار کے بعد بتائیے کہ مآل اور نتیجہ کے اعتبار سے میرے عقیدے پر کیا زد پڑی۔ اور منکرین نزول مسیح کو ابن حزم کے موقف سے کیا نفع ہوا''۔

(صفحہ 21)

اگر نزول کے معنی آسمان سے اترنا ہے تو مندرجہ ذیل احادیث کے معنی امت کو سمجھا دیجئے:

1- آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت مدینہ کو بھی نزول سے ہی بیان کیا گیا ہے۔

قد خرج من مکۃ و نزل یثرب

(دجال کا بیان صفحہ 39 مشکوٰۃ جلد سوئم)

2-حضرت عمرؓ ایک دن چھوڑ کر دربار نبویؐ میں نازل ہوتے تھے اور آپ کا ہمسایہ انصاری بھی نازل ہوتا۔

وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ينزل يوما وأنزل يوما، فإذا نزلت جئته بخبر ذلك اليوم من الوحي وغيره، وإذا نزل فعل مثل ذلك، فنزل صاحبي الأنصاري يوم نوبته

(بخاری جلد اول کتاب العلم باب التناوب فی العلم باب 69 اردو ترجمہ صفحہ 135)

3-قرب قیامت میں میری امت نازل ہوگی۔ ينزل اناس من امتى بغائط يسمونه

(مشکوٰۃ جلد سوئم صفحہ 22)

4-مسلمانوں کا ایک بہت بڑا گروہ نازل ہوگا۔ حتى تنزلوا بمرج

(مشکوٰۃ جلد سوئم صفحہ 22)

5- آپؐ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نازل ہوئے۔

عن زيد بن ارقم قال كنا مع رسول الله فنزلنا منزلاً۔

(5354/21 مشکوٰۃ مترجم جلد سوئم صفحہ 80)

6- آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر رسول سے نازل ہوئے۔

حتى كادت ان تنشق فنزل النبى صلى الله عليه وآله وسلم

(5649/33 مشکوٰۃ مترجم جلد سوئم صفحہ 181 معجزات کا بیان)

7- بعد کے زمانہ میں میری امت کا ایک گروہ ایک نہر کے کنارے نازل ہوگا۔

حتى ينزلوا على شط النهر

(مشکوٰۃ جلد سوئم صفحہ 23)

8-قیامت سے پہلے بنو اسحاق کے 70 ہزار افراد نازل ہوں گے۔

قال صلى الله عليه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفاً من بنى اسحاق فاذا جاؤها نزلوا۔

(مشکوٰۃ جلد سوئم صفحہ 20)

9- اور تو اور اہل روم بھی نازل ہونگے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال رسول الله لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق

(5185/11 جلد سوئم صفحہ 11 لڑائیوں کا بیان)

10-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان خیبر میں نازل ہوئے۔

فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب

(5626/10 مشکوٰۃ جلد سوئم صفحہ 170 معجزات کا بیان)

11- جنگ خیبر میں آپ ﷺ نازل ہوئے۔

قال اللّٰہ اکبر خَرِبَتْ خیبر انا اذا نزلنا بساحۃِ قومٍ

12- واقعہ ایلاء کے بعد آپ ﷺ نازل ہوئے۔

فاقام فی مَشرَبۃٍ تسعًا وّعشرین لیلۃً ثُمّ نَزَل

(3110/11 عورتوں کے حقوق کا بیان جلد دوم صفحہ 94)

13- فتح مکہ میں آپ ﷺ نازل ہوئے۔

قال مثل ھذا ثلاث مرّاتٍ ثُمّ نَزَل ومشیٰ الی المرْوۃ

(مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 563 حجۃ الوداع کا بیان)

14- حضرت ابن عباس نازل ہوئے۔

مررتُ بین یدی بعض الصّف فنزلتُ وارسلتُ الاتان

مولانا لدھیانوی بتا سکتے ہیں کہ جب ایک لفظ

☆ فخر کائنات تاجدار مدینہ کے لیے

☆ خلفاء راشدین المہدین کے لیے

☆ قیامت تک پیدا ہونے والی مسلمان امت کے لیے

☆ صحابہ رضوان اللہ علیھم کے لیے

☆ حتیٰ عیسائی رومی لوگوں کے لیے

☆ لغت کی تمام کتب میں صدیوں سے ہر عام انسان کے لیے

استعمال ہو تو کسی بھی جگہ معنی آسمان سے اترنا نہیں لیکن جب مسیحؑ کے لیے استعمال ہو تو اس کا مطلب آسمان سے اترنا ہی ہوتا ہے۔ کیوں؟ اور آخر کس وجہ سے اور کس شوق سے اتنا بڑا ظلم؟ یہ کیوں ہی میری دسویں پریشانی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا ایک سوال؟

”اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں......نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لیے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں

اترے ہیں اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے''۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225 حاشیہ)

کہاں ہیں مدعی حب محمد سامنے آئیں — سمجھتے ہیں جو اپنے آپ کو باریک بینوں میں

پڑا ہو آمنہ کا لال یثرب کی زمینوں میں — مگر مریم کا ہو نورِ نظر گردوں میں نشینوں میں

مشکل نمبر 11

جو کام سردار انبیاء فخر کائنات نہ کر سکے وہ حضرت عیسیٰؑ کیسے کر گزرے؟ تو بڑا کون؟

کفار مکہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو نشانات طلب کئے ان میں سے ایک یہ بھی نشان انہوں نے طلب کیا اور سب سے آخر میں رکھا اور اپنے ایمانی فیصلہ کو اس پر ٹھہرایا وہ نشان کیا تھا۔

او ترقی فی السماء کہ آسمان پر چڑھ کر دکھا

جواب تھا قل سبحان ربی ھل کنتُ الا بشرًا رسولا (بنی اسرائیل ع 11) یعنی کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں جس کو ہم پڑھ کر آپ پر ایمان لائیں۔ آپؐ کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ تو ان سے کہہ دے میرا رب جہتوں سے پاک ہے۔ اور میں بندہ اور رسول ہوں۔

خاتم النبین اور رحمۃ للعالمین کی غلامی کرنے والوں بھائیو! جہاں ہماری دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم کچھ دیر کے لیے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا۔

i- میں جہتوں سے پاک ہوں یعنی آسمان پر بیٹھا ہوا نہیں ہوں۔

ii- آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بشر ہیں۔

iii- بشر آسمان پر چڑھا نہیں کرتے۔

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ آسمان پر اپنے پاس اٹھا لے گیا تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں حضرت عیسیٰ کے لیے۔

i- اللہ تعالیٰ دور کہیں آسمان پر بیٹھا ہوا ہے اور جہتوں سے پاک نہیں ہے۔

ii- حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے اور اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

iii- آپ پھر بشر نہیں کوئی اس سے بڑی ہستی تھی۔

iv- حضرت عیسٰی کے لیے اللہ نے وہ کام کیا جو آپؐ کے لیے نہیں کیا پیارا کون؟ یا بڑا کون؟

غیرت کی جا ہے عیسٰی زندہ ہوں آسماں پر   مدفون ہوں زمین میں شاہ جہاں ہمارا

اور یوں یہی آگہی میری گیارہویں مشکل بن گئی ۔

مشکل نمبر 12

ساری دنیا کا نبی ہونا صرف اور صرف میری خصوصیت ہے اور شرف ہے......فرمان نبویؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں یہ شرف حضرت عیسٰیؑ کو بھی حاصل ہے......ہم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے 5 ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے گزرے ہوئے کسی نبی کو نہیں دی گئیں یہ صرف اور صرف خدا نے مجھے امتیازی شرف عطا کیا ہے اس میں پہلا کوئی نبی حصہ دار نہیں وہ 5 خصوصیات کیا آپؐ کی زبان سے سنیئے۔

عن جابرٍ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطیتُ خمسًا لم یُعطھُنّ احد" قبلی ۔۔۔ وکان البنی یُبعَثُ الی قومہ خاصۃً وَبعِثُ الی الناس عامۃ۔

(مشکوٰۃ 5500/9 جلد سوئم صفحہ 122 آپؐ کے فضائل)

خدا تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں یہ ٹائٹل صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے اور یہ بات ہر مسلمان مومن کا زیور ایمان ہے۔

وما ارسلنٰک الا کافۃً للنّاس بشیراً ونذیرا

(سبا:28)

لیکن جب حضرت عیسٰی علیہ السلام واپس آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپؑ بھی قرآن کریم کو ہاتھ میں تھام کر تمام اقوام اور تمام مذاہب کو مخاطب کریں گے تو:

سوال نمبر 1   آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ یہ شرف صرف اور صرف مجھے عطا کیا گیا ہے مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

سوال نمبر 2　　کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹائیٹل رسول العالمین کسی پرانے نبی کے ساتھ share ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر 3　　بلکہ حضرت عیسیٰ تو اس طرح نعوذ باللہ آپ سے آگے بڑھ جائیں گے یعنی رسولاً الی بنی اسرائیل نیز رسولاً الی العالمین کیا خیال ہے؟

مشکل نمبر 13

خدا تعالیٰ نے صرف تاجدار مدینہ کو رحمۃ للعالمین بنایا ...قرآن مجید
نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی رحمۃ للعالمین ہیں... ہم

ہر نبی و رسول امت کے لیے رحمت ہوتا ہے اور جب حضرت عیسیٰ بھی رسولاً الی العالمین ٹھہرے تو اس طرح سے رحمتہ للعالمین بھی ٹھہرے۔

سوال نمبر 4　　رحمۃ للعالمین صرف اور صرف تاجدار مدینہ ہیں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے بعد اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

سوال نمبر 5　　کیا حضرت عیسیٰؑ امت مسلمہ کے لیے رحمت نہ ہونگے؟ اور ساری دنیا کے لیے؟

سوال نمبر 6　　کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب رحمۃ للعالمین کسی سابقہ نبیؑ سے share ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر 7　　بلکہ آپ تو رحمت میں بھی بڑھ جائیں گے۔ پہلی دفعہ رحمۃ لنبی اسرائیل اور دوسری دفعہ رحمۃ للعالمین

مشکل نمبر 14

بڑا کون؟

ہم مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے سب سے مقرّب نبی تھی اسی لیے صرف آپ ؐ کو معراج نصیب ہوا اور آپؐ ایک رات میں ہفت افلاک کی سیر کر کے واپس تشریف لے آئے۔

اب ہم ایک رات کی آسمانی سیر کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان میں زندہ ہونے کے واقعہ کو ملا کر دیکھتے ہیں۔

سوال نمبر 8　　اگر ایک رات کی سیر آپؐ کو شرف امتیاز بخشتی ہے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جو

734380 دنوں سے آسمان پر ہی بیٹھا ہوا ہے؟ یہی بات میری چودھویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 15

خدا تعالیٰ کہاں ہے؟

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ ''بل رفعه الله اليه'' کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ چلیں مان لیا۔ معراج کی رات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپؑ کو حضرت یحییٰؑ کے ساتھ چوتھے آسمان پر دیکھا اور یہیں آپؑ سے ملاقات ہوئی۔ اب

سوال نمبر 9 خدا تعالیٰ نے مسیحؑ کو اپنی طرف اٹھایا تھا جبکہ مسیحؑ تیسرے آسمان پر ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ چوتھے آسمان پر ہے؟ دوستو! یہ میری پندرھویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 16

اسرائیلی مسیحؑ کی آمد ثانی اور قرآنی حقائق

(آج سے اگر) حضرت عیسیٰؑ بن مریم جو کہ قرآنی ارشاد کے مطابق 2 ہزار سال قبل بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے بعینہ دوبارہ واپس تشریف لے آئیں اور امت محمدیہ کی بذریعہ قرآن خدمت کرنے لگیں تو قرآنی حقائق کو نعوذ باللہ از سرِ نو مرتب کرنا پڑے گا۔

☆ کہیں تاریخی غلطی بن رہی ہوگی۔

☆ کہیں واقعاتی تخالف و تضاد بن رہا ہوگا۔

☆ کہیں خدا تعالیٰ کے واضح فرامین تبدیل یا منسوخ کرنے پڑیں گے۔

☆ بلکہ بعض آیات ہمیں مزید قرآن مجید میں داخل کرنا پڑیں گی۔ نعوذ باللہ من ذلک

مندرجہ بالا سطور میں درج بیان کی دستاویزی شہادتیں ملاحظہ کرنے کے بعد ہر قاری پر یہ بات کھل جائے گی کہ وہ ایسا عقیدہ رکھ کر قرآنی تعلیم سے کیا سلوک کر رہا ہوگا؟

آیئے دیکھئے کہ اگر بعینہ حضرت عیسیٰ تشریف لے آئیں تو قرآن مجید کیا کہہ رہا ہوگا اور زمین پر کیا صورت حال ہوگی۔

1

دور ثانی	دور اول
آپ انجیل کا نام بھی نہ لیں گے بلکہ قرآن مجید کی تبلیغ کریں گے۔	آپ کو انجیل عطا فرمائی گئی۔

1- اتینٰہ الانجیل فیہ ھدی و نور (مائدہ:47)

2- واٰتینٰہ الانجیل

3- بلکہ جب حضرت عیسیٰ کی پیدائش مقصود تھی اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ حضرت مریمؑ کے پاس بھیجا کہ وہ بشارت دے کہ آپ حاملہ ہونگی۔ آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ وہ بیٹا نبی ہوگا۔ اور اس نبی کو ہم تورات اور انجیل دیں گے۔

یعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل (آل عمران50)

زمین پر صورت حال	قرآنی حقائق
آپؑ توراۃ و انجیل کا نام بھی نہ لیں گے بلکہ قرآن مجید کی اشاعت کریں گے۔	حضرت عیسیٰ پیدا ہو کر صرف توراۃ اور انجیل کی تعلیم دیں گے۔

سوال نمبر 10 قرآن مجید کی یہ آیات کیا نعوذ باللہ منسوخ ہو جائیں گی؟

سوال نمبر 11 کیا قرآن مجید میں مزید آیات داخل کی جاسکتی ہیں جن میں آپؑ کے صاحب قرآن ہونے کا ذکر ہو؟

سوال نمبر 12 کیا خدا تعالیٰ کا علم نعوذ باللہ ناقص تھا جس میں بشارت کے وقت صرف توریت اور انجیل کا ذکر کیا قرآن کا نہیں؟

دور ثانی	دور اول
آپ پوری دنیا کے لیے نبی ہونگے۔	آپؑ صرف بنی اسرائیل جیسی 12 قبائل پر مشتمل قوم کے نبی تھے۔

1- ورسولاً الی بنی اسرائیل (آل عمران:50)

2- یا بنی اسرائیل انی رسولُ اللّٰہ الیکم و مصدقالما بین یدی من التوراۃ (الصّف:7)

قرآنی حقائق	زمین پر صورت حال
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے نبی ہیں جو 12 قبائل پر مشتمل ایک چھوٹی قوم ہے۔	آپؑ فرما رہے ہونگے کہ یہ حکم پرانا ہو چکا ہے یعنی out of date ہے۔ اب میں ساری دنیا اور سارے مذاہب کا نبی ہوں۔

سوال نمبر 13 کیا حضرت عیسیٰؑ کو محدود المکاں اور محدود الزماں نبی قرار دینے والی یہ 2 آیات بھی منسوخ ہو جائیں گی؟

سوال نمبر 14 کیا قرآن مجید میں مزید 2 آیات داخل کی جائیں گی کہ آپ تمام دنیا کے نبی ہیں؟

دور اول	دور ثانی
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں کچھ نشان لے کر وہ یہ ہیں کہ پرندے پیدا کر سکتا ہوں۔ اندھوں اور برص والوں کو صحیح کروں گا اور یہ بھی بتا دوں گا کہ تم نے کل کیا کھایا اور تم نے کیا ذخیرہ کیا۔	سؤر قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے دجال سے مقابلہ کریں گے۔ لہٰذا پہلے دور والے نشان اس دور میں نہیں دکھائیں گے۔

اِنّی قدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ اِنّی اَخۡلُقُ لَکُمۡ من الطین کھیئۃ الطیر فانۡفُخُ فیه فیکون طیراً باذن اللّٰہ... وابری الاکمه... ان کنتم مومنین۔ (آل عمران:50)

قرآنی حقائق	زمین پر صورت حال
حضرت عیسیٰؑ کے 5 کام ہیں جو اوپر درج ہیں۔	دور ثانی میں نہ یہ معجزات ہونگے اور نہ کام بلکہ صلیب توڑنا، سؤر مارنا وغیرہ ہونگے لہٰذا اس وقت یہ حکم انی قد جئتکم بایۃ من رب out of date ہوگا ایسے معجزات کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 15 کیا دور ثانی میں آل عمران:50 یہ آیت بھی منسوخ ہو جائے گی۔

مشکل نمبر 17

ایک پادری صاحب کی للکار

☆ دوستو! میں نے سورہ بنی اسرائیل ع ۱۱ میں آپ ﷺ سے کفار کی آسمان پر چڑھنے والی demand اوراس کے جواب کو بھی چھوڑ دیا۔

☆ سورہ سبا:25 آپ ﷺ کے لئے وماارسلنک الاکافۃللناس، اوروماارسلنک الا رحمۃ للعالمین کا عظیم ٹائٹل اوراسی کے ساتھ ساتھ سورہ مائدہ: 47 وسورہ حدید: 28 حضرت مسیحؑ کے لئے انجیل ان کی شریعت اورسورہ صف وسورہ آل عمران: 50 بنی اسرائیل ان کی قوم کا اعلان کی بھی توجیہات ڈھونڈنا شروع کردیں تا کہ آخری زمانے کی امت مسلمہ کی گمراہی کے دور میں جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا اسلام کا صرف نام اورقرآن کے صرف حروف رہ جائیں گے، علماء دنیا کے بدترین مخلوق اورفتنوں کے بانی مبانی قرار پا جائیں گے مساجد خوبصورت اور ہدایت سے خالی ہو جائیں گی تاوہ حضرت مسیحؑ جوصدیوں سے زندہ آسمان پر بیٹھے اس دن کا انتظار کررہے ہیں فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے اترسکیں۔ میں مولانا کی یہ بات مان جاتا لیکن ایک پادری صاحب کی للکار نے مجھے اس غیر اسلامی، غیر حقیقی، غیر سائنسی غیر تاریخی اورغیر فطری سمجھوتے سے روک دیا۔ میری دینی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ شاہ جہاں، فخر کائنات، تاجدار حرم، سرکار دوعالم، رحمت للعالمین، صاحب طٰہٰ اور یٰسین، خاتم النبیین ''پیوند خاک'' قرار دیئے جائیں، ''مردہ'' اعلان کئے جائیں اور'' زندہ وجاوید ابدی زندگی'' مسیحؑ کے حصے میں آئے۔

کیا میں یہ سمجھوتا کرلوں؟ کیا میں پادری صاحب کی بات مان لوں؟

حیات مسیحؑ کے عقیدے نے مجھ سے اک قربانی مانگی۔ اک سوال کیا۔ میں نے اپنے آپ کوٹٹولا۔ اپنے ایمان اورضمیر کے ساتھ ساتھ اپنی غیرت کو پکارا۔ سوال کو دہرایا۔ باربار دہرایا۔ اپنے آپ سے باربار پوچھا کہ مسلمان ہوتے ہوئے، حب مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ ہوتے ہوئے بھی کیا میں پادری صاحب کے اس دعویٰ کوقبول کرسکتا ہوں جواب ہر بارنفی میں ملا اوریہی نفی میری سترہویں مشکل بن گئی ہے۔

مکرم پادری اسلم صاحب ''مسیح کی شان از روئے قرآن'' نامی اپنی کتاب میں اپنا دعویٰ اوردلیل یوں پیش کرتے ہیں:

''باقی سب پیوند خاک ہو گئے۔مگر وہ زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہے گا۔اہل اسلام کے مسلمات کی بناء پر وہی ایک زندہ جاوید ہے۔اور قرآن کہتا ہے وما یستوی الاحیاء والاموات یعنی زندہ اور مردے برابر نہیں پس لاریب وہ افضل ہے تمام کائنات سے......اس کے سوا جی کر آسمانوں پر بلند کوئی نہیں ہوا اور اس کے سوا کوئی نہیں جو زندہ آسمان پر رہتا ہو''۔

(اخوت اندر یا سیہ پنجاب لاہور مکتبہ جدید پریس 3 وارث روڈ، اپریل 1980)

غیرت کی جا ہے عیسیٰؑ زندہ ہوں آسماں پر مدفون ہوں زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

دوستو! میں اس سمجھوتے سے انکار کرتا ہوں اور یہی انکار میری ستر ہویں مشکل بن گئی ہے۔

باب نمبر 3

محافظین ختم نبوت

کی

عظیم الشان تفسیر

سازیاں

اور

میری مشکلات

مسئلہ ختم نبوت قرآن
سے
قومی اسمبلی تک

میں تمھیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ یاد کروگے

مولوی عبداللہ مرحوم لال مسجد اسلام آباد کے امام اور مولوی عبدالعزیز المعروف مولانا برقعہ پوش کے والد ماجد تھے۔ بلاشبہ دیوبندی حضرات میں ان کا بڑا نمایاں مقام تھا۔ جبکہ دوسری طرف مولوی محمد موسیٰ بھٹو سکہ بند دیوبندی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عدد ماہنامہ ''بیداری'' کے اڈیٹر بھی تھے۔ دونوں میں ایک بات پر جھگڑا ہوگیا۔ مولانا عبداللہ کو اس مسئلہ میں ہار محسوس ہوئی تو آپ نے ایک حیرت انگیز دھمکی لگا دی۔ آیئے دیکھتے ہیں وہ لڑائی کیا تھی اور اسپر دھمکی کیا تھی؟

مولانا محمد موسیٰ بھٹو اس دلچسپ لڑائی کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب لال مسجد مرحوم ہمیشہ یزید کی حمایت کرتے اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے۔ وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آں مرحوم پر الزام نہیں بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا خود انہیں کے خطوط اور تحریرات سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے ماہنامہ حق چار یار میں حتمی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں۔ اسی طرح محمد عظیم الدین صدیقی نے ایک کتاب بنام...... ''سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ''......شائع کی اور مولانا کو بھیجی۔ کتاب ملنے پر آپ نے انکو درج ذیل خط

لکھا جو تقریظ کی صورت میں اس کتاب میں شامل ہے۔

محترم السید الاستاد المکرم محمد عظیم الدین صدیقی صاحب

سلام مسنون

خط ملا۔آج ہی شیخ القرآن (مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی) سے بات کی کتاب حیات سیدنا یزید ان کو ابھی تک نہیں ملی۔تبصرہ اور رائے کی درخواست بھی کی۔انہوں نے قبول فرمالیا۔ویسے بھی وہ حضرت امیر یزیدؒ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے۔لیکن وہ بھی میری ہی طرح برملا اظہار بوجوہ نہیں کرتے......نہ معلوم ہماری کب چلے گی؟ کوئی آنے والا نہیں ورنہ دستی کتب منگواتا۔

والسلام

محمد عبداللہ

خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد''

یہ تھا وہ اختلاف اور جھگڑا......ان دو بلند قامت دیوبندی علماء کے درمیان۔اب مولوی عبداللہ صاحب امام لال مسجد نے اپنے آپ کو دبتے دیکھا تو انہوں نے ایک انوکھا داؤ لگایا اور پینترا بدل کر اس ساری بازی کو پلٹ کر رکھ دیا۔مولانا محمد موسیٰ خود اس کشتی کا حال سناتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ کو ان کے مؤقف (یعنی یزید) کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کئے تو وہ ناراض ہو گئے اور آں مرحوم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے۔اور پھر واقعی مولانا عبداللہ نے مولانا بھٹو کو اس دلدل میں پھنسا دیا۔کس طرح پھنسایا؟ ان پر احمدی ہونے کا الزام لگا دیا۔

''بس اس کے بعد جہاں میرا ذکر ہوتا تو فرماتے میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے۔''اور''کبھی کبھی یہ کہتے کہ بھئی لوگ کہتے ہیں ان کے قادیانیوں سے تعلقات ہیں''

اور پھر کیا تھا مولوی محمد موسیٰ صاحب بیچارے کو اپنی ہی پڑ گئی۔ہر محفل میں وضاحتیں کرتے نظر آتے کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔میں الحمدللہ یہ ہوں۔میں الحمدللہ وہ ہوں۔یوں پھر یزید کے خلاف بات کیا کرنا تھی اپنے ہی مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لینے کے لئے تڑپتے نظر آنے لگے۔''

(ماہنامہ بیداری ص 52 شمارہ مئی 2010 مضمون نگار محمد موسیٰ بھٹو لاہور)

یہی وہ کہانی ہے جو ذرا سے کردار بدل کر مجھے وفات مسیحؑ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال میں نظر آتی ہے۔

مسئلہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ بعینہ تشریف لائیں گے اور فوت ہو گئے ہیں تو کوئی معنوی طور پر آئے گا۔ مگر کردار پلٹ دیئے گئے منکرین حیات مسیح فی السماء کو منکرین ختم نبوت کا نام دے دیا گیا۔ حامیان فیضان نبوت کو گستاخ رسول اور منکرین لا نبی بعدی بنا دیا گیا۔ اگر آمد امام مہدیؑ ہو گی (ویسے تو تیسری ترمیم کی موجودگی میں ہمیں ضرورت نہیں) تو ایک جدید لیڈر کی صورت میں ہو گی جسے خود بھی نہ پتہ ہو گا کہ وہ امام مہدی ہے اور یوں کہانی کا عنوان محافظین ختم نبوت اور منکرین ختم نبوت قرار پا گیا۔ اس طرح وفات وحیات مسیحؑ سے شروع ہونے والی کہانی تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر آئی اور پھر قومی اسمبلی کی طرف موڑ دی گئی۔ اس ہاری ہوئی کہانی کا حال ایک دیوبندی مولانا کی زبانی سننا ہی میری اگلی مشکل بن گیا۔

مشکل نمبر 18

ہمارے شدید مقابلے کے باوجود قادیانیت مستحکم اور وسیع ہوگئی

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف عالم مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر لائل پور کی زبانی ان لمحوں کی کہانی سنیے۔

ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع تر ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔

سید نذیر حسین دہلوی، مولانا انور شاہ دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم اشخاص ایسے ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں ...... اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لیے تکلیف دہ ہوں گے ...... لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر (نور اللہ مراقدھم ومضاجعھم) کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس، امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں ...... اور دوسری

جانب 1953ء کے عظیم تر ہنگامے کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 1956-57ء کا بجٹ 25 لاکھ روپیہ کا ہو۔

1953ء کے وسیع ترین فسادات کے بعد جن لوگوں کو یہ وہم لاحق ہو گیا ہے کہ قادیانیت ختم ہو گئی یا اس کی ترقی رک گئی انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ بلدیاتی اداروں میں بلکہ (بعض اطلاعات کی بناء پر) مغربی پاکستان اسمبلی میں قادیانی ممبر منتخب کئے گئے ہیں"۔

(المنیر 23 فروری 1956ء صفحہ 10)

پہاڑوں جیسے علماء ہونے کے باوجود ہم ہار گئے یہی جانکاری میری 18 ویں مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 19

آخری حل ہاں اب ہم مذہبی دلائل کی بجائے سیاسی مار ماریں گے

90 سال بعد جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقیات، وسیع ترین تبلیغی نظام، خدا کی راہ میں بے تحاشا خرچ کرنے والے نفوس، مضبوط ترین دلائل اور بے لوث کارکنان کے آگے بند باندھنا بہت اہمیت اختیار کر گیا تھا۔

تب اس وقت کے علماء دین نے ہمت کر کے وطن عزیز کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کو مجبور کر دیا کہ قادیانی جماعت کو دائرہ اسلام سے ہی خارج قرار دے دیا جائے گویا "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"

دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے نعرے کے ساتھ ہی جو پہلی ہڈی گلے میں اٹکتی محسوس ہوئی کہ آخر کس بات کو بنیاد بنایا جائے؟ قرآن وسنت وحدیث سمیت ایمان مجمل اور ایمان مفصّل سمیت جماعت احمدیہ اسلام کی ہر ہر جزئیات پر پورے صدق دل سے ایمان رکھتی ہے اور عمل پیرا ہے اور ختم نبوت کے معانی وتشریح میں بھی ہمارے ہی بزرگوں کے مسلک پر ہے تو پھر آخر کیا کیا جائے؟ شاید زندگی میں ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے۔ تو آخر کیا کیا جائے؟

"آخر کیا کیا جائے" اور وقت کی کمی نے ایک نیا فلسفہ ضرورت پیدا کیا ٹھیک اسی لمحے علم کلام نے ایک نیا موڑ لیا۔ روشیں بدل دی گئیں اور نیا اسلحہ زیب تن کر کے جنگ کو بالکل نئے محاذ کی طرف موڑ دیا گیا۔

تاریخ کے ایسے ہی نازک لمحوں کی کہانی اس تنظیم کے اپنے آرگن کی زبانی سنیے:

"جب حجۃ الاسلام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ ہم رحمہم اللہ کے علمی اسلحہ فرنگی کی اس کاشتہ و داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے تو مجلس احرار اسلام کے مفکرا کابر نے جنگ کا رخ بدل دیا۔ نئے ہتھیار لئے اور علمی بحث ونظر کے

میدان سے ہٹ کر سیاست کی راہ سے فرنگی سیاست کے شاہکار پر حملہ آور ہو گئے۔"

(اخبار آزاد 30 اپریل 1951ء صفحہ 17)

علمی بحث ونظر کے میدان سے ہٹ کر سیاست کی راہ سے حملہ ہی میری انیسویں مشکل بن گیا ہے۔

مشکل نمبر 20

ختم نبوت کا نیا، سرکاری اور دفتری امور کے لئے مذہبی مفہوم

"وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے"۔ ڈاکٹر علامہ اقبال کا فتویٰ

(زندہ رود صفحہ 649)

سیاسی حملہ کے سیاسی پروگرام میں ختم نبوت کی بھی ایک نئی اور سیاسی تعریف تیار کی گئی یوں قانون پاکستان میں دفعہ نمبر 260 میں ایک نئی شق نمبر 2 کے نام سے اضافہ کر دیا گیا جسے عرف عام میں آئین کی تیسری ترمیم کا نام دیا گیا ہے۔ نظریہ ضرورت کے تحت مذکورہ ترمیم کے ذریعہ ختم نبوت کی مندرجہ ذیل سیاسی تعریف منصۂ شہود پر لائی گئی۔

"کوئی شخص جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کو تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے"۔

کیا معلوم ہوا یہی ناں کہ آنحضور ﷺ کے بعد

☆ کسی بھی معنوں میں

☆ کسی بھی مفہوم میں

☆ کسی بھی پیرائے میں

☆ کسی بھی تعریف کے مطابق کوئی بھی نبی نہیں ہے۔

☆ نہ امتی نبی

☆ نہ تابع نبی

☆ نہ ریٹائرڈ نبی

☆ نہ معزول نبی

☆ یہی نہیں بلکہ کوئی مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا اور جو 'ایسی گستاخی کرے' وہ قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج یہ سیاسی تعریف ہی میری بیسویں مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 21

ختم نبوت کا پُرانا اور گھریلو استعمال کے لئے مذہبی مفہوم

جماعت احمدیہ کی مخالفت Not a full time job مطلب یہ کہ صرف ایک دشمنی کی خاطر عقائد تو نہیں بدلے جاسکتے اس لئے مندرجہ بالا تعریف کو صرف سیاسی پس منظر کے ساتھ لکھا پڑھا اور سمجھا جائے۔ گھروں میں دینی عقائد کے طور پر ہم اپنے بچوں کو ختم نبوت کا مندرجہ ذیل مفہوم پڑھاتے ہیں۔

شروعات اسی پلیٹ فارم سے کرتے ہیں جس نے قومی اسمبلی میں تیسری ترمیم پاس کرانے کی سرتوڑ کوشش کر کے اسے کامیابی کی منزل تک پہنچایا یعنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے۔

1- ختم نبوت یعنی مطلق آخری نبی کے باوجود امت محمدیہ میں ایک نبی ضرور آئے گا اور ایسا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر......کیسا لگا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کا شائع کردہ رسالہ ''نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ'' میرے سامنے ہے جسے جماعت کے اشد مخالف مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

مولوی صاحب پر کسی نے اعتراض کیا کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے بعد امت میں مطلق کسی نبی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جواب تھا:

''آپ کا یہ ارشاد کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی میں انقطاع نبوت کا ذکر ہے۔ لا نبی بعدی میں لا نفی جنس ہے چونکہ نکرہ پر داخل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا نبوت ہر قسم کی بند ہے''۔

آپ کا جواب غور سے پڑھیے اور ذہن میں سیاسی تعریف کو بھی رکھیے۔

☆ ''جناب کو اس جگہ متعدد غلط فہمیاں ہوئی ہیں اول یہ کہ جس طرح ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نبی اللہ) کے دوبارہ آنے کی حدیث بھی متواتر ہیں''۔ (صفحہ 41-42)

☆ ''یہ عقیدہ نماز روزہ اور حج کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لئے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ اپنے رسالہ ''الاعلام بحکم علیہ السلام'' میں ایک معترض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں...... تجھے دو سے ایک صورت لازم آئے گی یا یہ کہ نزول عیسیٰ کی نفی کر دیا بوقت نزول ان سے نبوت کی نفی کر و اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں''۔ (صفحہ 5-6)

☆ پھر اسی صفحہ پر علامہ سفارینی کو بھی مزید اپنے موقف پیش کر کے لکھتے ہیں۔

''وہ نازل ہوکر شریعت (قرآن مجید) کے مطابق عمل کریں گے اگرچہ ان کے ساتھ نبوت قائم ہوگی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہونگے''۔

(نزول مسیح چند شبہات کا ازالہ، صفحہ 5)

☆ صفحہ 12 پر حضرت حافظ ابن حزم کو نقل کیا گیا۔

''آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰؑ جن کے نازل ہونے پر احادیث صحیح موجود ہیں''۔

(الفضل فی الملل والاھواء والنحل ج1 صفحہ 77)

مزید آگے چلتے ہیں:

2-امت میں ایک نبی تو کیا حضرت ابراہیمؑ۔اسمعیل سمیت خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے......اہل تشیع بھائیوں کا مذہبی عقیدہ

اہل تشیع بھی آئین کی تیسری ترمیم پاس کروانے میں آگے آگے تھے۔آیئے دیکھتے ہیں گھر میں بچوں کے لئے کون سا مذہبی عقیدہ بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اے لوگو تم میں سے کوئی حضرت ابراھیمؑ اور اسمعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراھیم و اسمعیل ہوں۔اگر تم میں سے کوئی موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ اور شمون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰ اور شمعون میں ہی ہوں۔اگر تم میں سے کوئی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین حضرت علیؓ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفی ﷺ اور امیر المومنین میں ہی ہوں''۔

(بحار الانوار از علامہ باقر مجلسی ناشر سلامیہ تھہران خیابان بوذرجمہری شرقی تلفن چاپ اسلامیہ 1357 شمسی)

3-عام نبی تو کیا ایسا نبی آئے گا جو ختم نبوت کی غیر معمولی پاور اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا......دیوبند کا مذہبی عقیدہ

دیوبندیوں کے ہی سرخیل امام قاسم نانوتوی کے نواسے اور مدرسہ دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب جی ہاں وہی دیوبندی جو تیسری ترمیم کے خالق ہونے کی دعویدار ہے اپنے بچوں کے لئے الگ سے فرماتے ہیں:

''لیکن پھر یہ سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لیے نہ حضور کا دوبارہ دنیا تشریف لانا مناسب نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایان شان، نہ زمانہ نبویؐ میں مقابلہ ختم کرا دیا جانا مصلحت اور ادھر ختم دجالیت کے استقبال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی۔

عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے تھے۔ جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے۔ بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک موثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو۔تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہوسکتی تھی اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لیے امت میں ایک ایسا خاتم المجد دین آئے جو خاتم النبین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبین کا مقابلہ ہو۔مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کرسکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو۔محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کرسکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔ نہیں بلکہ اس انعکاس کے لیے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔تا کہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے......اس کی صورت بجز اس کے اور کیا ہوسکتی تھی کہ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کو جو ایک حد تک خاتمیت کا شان رکھتا ہو اس امت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے''۔

(تعلیمات اسلامی اور مسیحی اقوام صفحہ 228-229 از قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند پاکستانی ایڈیشن اول مطبوعہ مئی 1986ء شائع کردہ نفیس اکیڈیمی)

4۔صرف نئی شریعت لانے والی نبوت بند ہوگئی۔مگر امتی نبی تجدید شریعت کے لیے آسکتا ہے......اہل سنت بریلوی مکتبہ فکر کا مذہب

پاکستان کی مشہور پبلشر کمپنی فیروز سنز نے ''ابن عربی'' کے نام سے اہل السنۃ بریلوی مکتبہ فکر کے مسلمہ بزرگ عالم حضرت محی الدین ابن عربی کے بارے میں کتاب شائع کی ہے۔اس کتاب کے صفحہ 39 پر ''ختم نبوت وختم رسالت'' کے حوالے سے درج ذیل ختم نبوت کی تفسیر و مفہوم درج ہے:

''ابن عربی نبوت و رسالت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم سمجھتے ہیں مگر صرف بحیثیت نبوت تشریعی ،یعنی اب ان کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی مگر ایسا نبی آسکتا ہے جو ان کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔اس نبی کا اکتساب ذاتی اور بلاواسطہ نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ کے واسطے ہوتا ہے''۔

چند صفحے آگے چل کر صفحہ 51 پر مزید فرمایا:

''نبوت غیر تشریعی رسول اللہ کے بعد جاری رہے گی بلکہ رسول اللہ کی امت میں اولیاء اللہ کو بھی الہام ہوتا رہا ہے''۔

(مصنفہ ابو جاوید نیازی شائع کردہ فیروز سنز پاکستان)

5۔ ''مطلق آخر نبی'' کے بعد بھی نبی اللہ تشریف لائیں گے اور اس کا منکر پکا کافر......مکتبہ غیر مقلدین اہل حدیث کا مذہبی عقیدہ

بقول غیر مقلد مولوی مولانا عبدالوہاب امیر و بانی جماعت غرباء اہل حدیث غیر مقلدین مزید 9 چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں تقسیم ہیں یعنی

1۔ جماعت غرباء اہل حدیث 2۔ کانفرنس اہل حدیث 3۔ فرقہ ثنائیہ

4۔ امیر شریعت صوبہ بہار 5۔ فرقہ حنفیہ عطائیہ 6۔ فرقہ شریفیہ

7۔ فرقہ غزنویہ 8۔ جمیعت اہل حدیث 9۔ محی الدین لکھوی فرقہ

(فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ ص 10 ناشر مکتبہ اہل السنۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

غیر مقلدین کے یہ تمام ونگز تیسری ترمیم کے پاس کروانے میں پوری طرح پیش پیش تھے مگر ان کے بھی اپنے گھر میں اپنے بچوں کے لئے کیا ترجمہ ہے وہ کچھ یوں ہے:

اہل حدیث کے ممتاز عالم دین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب **حجج الکرامۃ** میں اہل حدیث مکتبہ فکر کی مفہومِ ختم نبوت کی یوں ترجمانی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے اور وہ نبی اللہ ہونگے اور جو

''مَنْ قالَ بسلْبِ نُبوتِہٖ فقد کفر حقًّا کما صرّح بہ للسیوطی''

(حجج الکرامۃ صفحہ 13)

6۔ ''مطلق آخری نبی'' کے بعد ''مامور من اللہ'' معصوم عن الخطا ''بولتا قرآن'' اور امام حاضر ہر وقت موجود رہے گا......اسمعیلی فرقے کا مذہب

اسماعیلی فرقہ شیعوں کی ہی ایک شاخ ہے۔ پرنس کریم آغا خان ان کے موجودہ سربراہ ہیں۔ انڈیا اور انڈیا سے باہر افریقہ تنزانیہ میں خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات گلگت، ہنزہ، چترال وغیرہ ان کے خاص گڑھ ہیں۔ سینٹ وقومی اور صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی ہے۔ تیسری ترمیم میں انہوں نے بھی حصہ بقدر جثہ ڈالا۔ مگر مذہبی عبادات کے لئے ان کے ہاں ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے۔

سوال: پیغمبر یعنی ''ناطق'' اور ''اساس'' یعنی امام میں سے کس کا درجہ بڑا ہے؟

جواب: اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہوسکتا تھا وہ اساس کرتے ہیں۔ پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا حضرت ابراہیمؑ کے لئے ہوا تھا۔

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ **امام (حضرت علی) کا ظہور اللہ کا ظہور ہے**

''امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے''۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالی جاہ سلطان 5 نور محمد یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی ص54)

☆ **قرآن سے بڑا ہے اب ناطق قرآن۔امام کا چہرہ خدا کا چہرہ**

''امام حاضر قرآن ناطق یعنی بولتا قرآن ہے۔اس کے فرمانوں پر عمل کرنا چاہیے......امام کا ہاتھ خدا کا ہاتھ کے برابر ہے۔امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کر رہا ہے''۔

(درسی کتاب شھن مال برائے نائٹ اسکولز ریلیجئس یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی سبق نمبر ۱۱ ص ۸)

☆ **قرآن تو 1300 سال پرانی کتاب صرف عرب کے لئے ہے اب تمہارے لئے نئی شریعت گنان ہے**

''آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو 1300 ہو چکے وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔گنان کو 700 سال ہوئے سو تم لوگوں کے لئے اب گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا''

(فرمان نمبر 13 ص 81 کلام امام مبین آغا خان ۳ کے فرامین کا مجموعہ یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ **قرآن خلیفہ عثمان کے وقت بدل دیا گیا اصل خلاصے ہمارے پاس ہیں**

''توریت، انجیل زبور، اور قرآن یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ سے نازل ہوئیں۔قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے۔اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے''

(کلام امام مبین ص 96 حصہ اول فرمان نمبر 38 یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ صرف چند مثالیں نمونہ کے طور پر درج کی گئی ہیں۔قارئین کرام! اگر ذہن پر بار نہ ہو تو سرکاری تعریف کو ایک دفعہ پھر پڑھ جایئے۔ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہاں یہ فرمان کہ

☆ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق نبی تو کجا مذہبی مصلح بھی نہیں آسکتا اور کہاں یہ کہ شدت سے ایک سالم تشریعی نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے منتظر ہیں اور یہی نہیں کہ خود بلکہ 1500 سو سالہ آئمہ کرام وعلماء دین کو بھی گواہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔بلکہ مزید طرّہ یہ بھی کہ جو نہ مانے اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔اسے کہتے ہیں کہ ہاتھی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور۔

دوستو مذہبی دنیا میں مذہب کے نام پر اتنا بڑا اختلاف یاد ھوکہ ہی میری اکیسویں مشکل بن گئی ہے۔

مشکل نمبر 22

ختم نبوت قرآن سے قومی اسمبلی تک...

بقول شاعر۔ رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی

دوستو اس منزل پر پہنچ کر ایک Drmatic Situation پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ

☆ **قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔**

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ و بچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں ضمیر کی عدالت نے Practicaly یا واقعاتی طور پر 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

☆ کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔

☆ کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔

لیکن ظلم یہ ہو گیا کہ اس دوغلی کہانی اور واضح تضاد کی وجہ سے کچھ لوگوں نے ان دونوں ہی کشتیوں میں سوار ہونے سے انکار کر کے ایک تیسری لانچ بنالی جواب بڑھتی ہوئی سواریوں کے سبب لانچ سے ایک بڑے بحری بیڑے میں تبدیل ہو چکی ہے۔

آیئے دشمنی اور نفرت سے پیدا ہونے والے اس حیرت انگیز طلسّم کدے کی سیر کرتے ہوئے اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب مسجد کے کام اور منصب کو قومی اسمبلی کے سیاسی دنگل میں ڈالا جاتا ہے تو پھر اہل مسجد کو کیسے کیسے پینترے بدلنا پڑتے ہیں۔

جب مسجد کے مدرس قومی اسمبلی کے سیاسی اکھاڑے میں اترے تو دونوں گروپوں کے سرخیل علماء کے مذہبی دلائل ملاحظہ کرتے ہیں۔

1- ہمیں وہ پانچویں وجہ بتائی جائے جس کے تحت کوئی نبی آسکتا ہو...... ختم نبوت آف چنیوٹ کا نقطہ نظر

مولانا منظور احمد چنیوٹی مبلغ ختم نبوت اور سفیر ختم نبوت کے نام سے اندرون و بیرون ملک پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کے ادارے دعوت وارشاد نے ''قرآن مجید اور ختم نبوت'' کے نام سے مولانا ابراہیم خادم صاحب کا ایک رسالہ شائع کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید میں اگر ابتداء سے لیکر انتہاء تک نگاہ ڈالیں تو پتہ چلتا کہ چار ایسے اسباب اور وجوہات ہیں کہ جن کے ماتحت دنیا میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول آتا رہا لیکن حضور ﷺ کے تشریف لانے کے بعد یہ چاروں اسباب اور وجوہات منقطع ہو چکے ہیں اب قیامت تک کوئی شخص نئی نبوت کے ساتھ نہیں آ سکتا۔ اور آپؐ کے بعد نبوت و رسالت قیامت تک منقطع ہو چکی''۔

ان اسباب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

i- اگر سابقہ نبی کی لائی ہوئی شریعت اور دی ہوئی تعلیم دنیا سے بالکل ناپید اور مٹ چکی ہو اور پھر اس شریعت اور تعلیم کو تازہ کرنے کے لیے نئے نبی اور رسول کی ضرورت ہوتی ہے...... اب اس سبب کے تحت آپؐ کے بعد کوئی مدعی نبوت نہیں آ سکتا۔

ii- سابقہ نبی اور رسول کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں کوئی خامی اور کمی رہ گئی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب وہ کونسی خامی اور کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ایک نئے نبی کی ضرورت ہے۔

iii- تیسری وجہ دنیا میں کسی نبی کے آنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ سابقہ نبی اور رسول کسی خاص قوم، علاقہ، شہر بستی یا ملک کے لیے ہو تو پھر دوسری قوم اور علاقہ کے لیے ایک نبی رسول کی ضرورت ہے مگر اب اس سبب...... کے ماتحت بھی حضور اکرمؐ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

iv- چوتھی وجہ کسی دوسرے نبی کے آنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ جو نبی موجود ہو اس کی زندگی میں اس کی امداد کے لیے دوسرا نبی معبوث کیا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ ان کے بھائی حضرت ہارون کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔

اب ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کون سی پانچویں وجہ ہے جس کے تحت حضور اکرم ﷺ کے بعد ایک نئے نبی کی ضرورت ہے''۔

(قرآن مجید اور ختم نبوت، صفحہ 3 تا 7 شائع کردہ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد رجسٹرڈ چنیوٹ)

2- آنحضور ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی رحمت نہیں لعنت ہے۔ اگر نبی آ بھی گیا تو میں اس کا انکار کر دوں گا...... ختم نبوت آف منصورہ یعنی جماعت اسلامی کا نقطہ نظر

جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب کو ''نبض شناس رسول'' جیسے عظیم ٹائیٹل سے یاد کرتی ہے۔ آپ نے بھی ایک عدد کتاب ''ختم نبوت'' کے نام سے مرقوم فرمائی ہے جس میں اوپر درج مولانا ابراہیم صاحب کی چار وجوہات کو من وعن درج کرنے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ اب کسی نبی کے آنے کی پانچویں وجہ مجھے بھی بتائی جائے۔
(قرآن مجید اور ختم نبوت، ملخص صفحہ 43)

پھر آپ نے اس صفحے پر موٹا عنوان لگایا ہے کہ **"نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے"**۔
(ختم نبوت، صفحہ 43)

آپ نے ایک عدد سنہری اعلان بھی اس کتاب کی زینت بنایا ہے وہ یہ کہ:
"اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو بھی ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے"۔
(ختم نبوت، صفحہ 40 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

3-وہ پانچویں وجہ تنفیذ دین ہے اور اس تنفیذ دین کی ضرورت کے تحت نبی کے آنے کا منکر زندیق ہے...... ختم نبوت آف حضوری باغ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان جس کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حال امیر مولانا خان محمد صاحب آف کندیاں ہیں۔ مذکور ادارے کے مبلغ مولانا یوسف لدھیانوی صاحب جناب چنیوٹی صاحب کے مطالبہ کو یکسر رد کرتے ہوئے بلکہ اسے زندیق مطالبہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:
"حضرت مہدیؑ علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہمارے دین کی تکمیل کے لیے نہیں۔ دین بلاشبہ چودہ سو سال سے کامل ومکمل چلا آ رہا ہے ان حضرات کی آمد دین کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ تنفیذ کے لیے ہوگی۔ منشاء خداوندی یہ ہے کہ قیامت سے پہلے تمام ادیان کو مٹا کر انسانیت کو دین اسلام پر جمع کر دیا جائے"۔
(ختم نبوت، صفحہ 45)

مولانا چنیوٹی جیسے لوگ جو نبی آنے کی پانچویں وجہ دریافت کر رہے ہیں ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کی

☆ انبیاء علیہم السلام کی
☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
☆ صحابہؓ وتابعینؒ کی
☆ آئمہ دین
☆ مجددد دین امت کی
☆ اکابر ملت کی

تجہیل وتکذیب لازم نہیں آئے گی''۔

(نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

دوستو! یہی ڈرامائی تفاوت میری بائیسویں پریشانی ہے۔

مشکل نمبر 23

مقام نبوت سے مزین یا معزول...

پہلے گروپ میں شامل علماء دین جو ختم نبوت کے سرکاری اور سیاسی مفہوم کے ترجمان ہیں۔آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امت محمدیہ میں دوبارہ نازل ہونے کے تو قائل ہیں لیکن سرکاری تعریف کے مطابق چونکہ اب مطلق کوئی نبی نہیں آسکتا لہٰذا حضرت عیسیٰؑ بھی زمین پر قدم رکھتے ہیں اس تعریف کی تیز قینچی کی زد میں آئیں گے اور ان کو متعلقہ عہدے سے Degrade کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس گروپ کا نقطہ نظر ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب کی زبانی سنیئے:

حضرت عیسیٰؑ واپس تو آئیں گے لیکن نبوت سے معزول ہو کر:

''حضرت عیسیٰؑ کا یہ دوبارہ نزول نبی مقرر ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا۔نہ ان پر وحی نازل ہوگی۔

☆ نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے۔

☆ نہ وہ شریعت محمدیؐ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے۔

☆ نہ ان کو تجدید دین کے لیے دنیا میں لایا جائے گا۔

☆ نہ آ کر وہ لوگوں کے اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔

☆ اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے''۔

(ختم نبوت مصنفہ مولوی مودودی صاحب، رناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور صفحہ 64-65)

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰؑ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر:

دوسرے گروپ میں اہل حدیث علماء دین کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان بھی شامل ہے۔اہل حدیث کے ممتاز عالم دین نواب صدیق حسن خاں صاحب اس گروپ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''من قال بسلب نبوّتہ فقد کَفَرَ حقًّا کما صرّح بہ للسیوطی''

(حج الکرامۃ صفحہ 131)

کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت مسیحؑ نزول کے وقت نبی اللہ نہیں ہونگے بلکہ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر ہے۔

دوستو! آپ بتائیں کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں اور کیوں نہ مانیں؟ اور یہی کیوں میری تیئسویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 24

آپ دونوں کا ہی ختم نبوت کا ترجمہ غلط ہے...

''مطلق آخری نبی'' کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''نبی اللہ'' کی حیثیت سے آمدِ ثانی یا نبوت سے معزول آمدِ ثانی جیسے موقف سے مایوس ہو کر ایک تیسرا گروپ ختم نبوت کی ایک بالکل نئی تعریف کے ساتھ وارد ہوا۔

مذکور علماء دین کے نزدیک آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اور قرآن مجید کے دنیا میں آنے کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ وحی، کشف کا دعویٰ کرنے والے سب جھوٹے ہیں۔ آخری وحی یا الہام خدا تعالیٰ قرآن مجید کی شکل میں بھیج چکا ہے۔ اب جو ہدایت کی راہ حاصل کرنا ہو وہ قرآن مجید پڑھ لے۔ تفصیل کے لیے کچھ حوالے درج ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی آمد تو کجا الہام و کشف کا دعویدار بھی دنیا میں نہیں آسکتا...... ختم نبوت آف طلوع الاسلام

جناب غلام احمد پرویز صاحب پڑھے لکھے لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ باقی سب لوگ جعلی اور روایات والا اسلام پیش کر رہے ہیں صرف میں قرآن خالص کے ذریعہ اصلی اسلام دنیا میں متعارف کروا رہا ہوں۔ چنانچہ ''ختم نبوت'' کے متعلق آپ قرآنی نقطہ نظر یوں بیان فرماتے ہیں:

''جن بزرگان سلف نے الہام و کشوف کا دعویٰ کیا وہ عملاً منکر ختم نبوت تھے''۔

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت بحوالہ احمدیت کی امتیازی شان صفحہ 9)

☆ ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں...... ختم نبوت آف اقبال اکیڈیمی

ڈاکٹر علامہ اقبال جب 1935ء میں جماعت احمدیہ سے بعض وجوہات کی بناء پر ناراض ہو گئے تو آپ نے چند مضامین جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات میں لکھ ڈالے جس میں آپ نے ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرمایا:

''اور اگر ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا عقیدۃً یہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعویٰ کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے علم کا تعلق کسی مافوق الفطرت سرچشمہ سے ہے لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم ہے''۔

(ماہنامہ مہارت، لاہور 13 فروری 1992ء)

☆ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی معلم، کسی الہام، کسی کشف کی کوئی ضرورت نہیں......ختم نبوت آف ندوہ

مولوی ابوالحسن ندوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف قادیانیت کے نام سے ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائی ہے جسے انگریزی میں ترجمہ کر کے اندرون و بیرون ملک وسیع پیمانے پر پھیلایا گیا ہے۔آپ ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرماتے ہیں:

''عقیدہ ختم نبوت دراصل نوع انسانی کے لیے ایک شرف امتیاز ہے وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سنّ بلوغ کو پہنچ گئی ہے......اب انسان کو کسی نئی وحی کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں اب آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے......زمین کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان ہمیشہ تذبذب اور غیر اعتمادی میں رہے گا۔وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کی بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا۔وہ ہمیشہ اپنے مستقبل کی طرف سے غیر مطمئن ہوگا۔''

(قادیانیت صفحہ 182-185)

دوستو! اگر ایک منٹ کے لیے محمل رک جائے اور مندرجہ بالا مشہور اور مسلم علماء دین کی ختم نبوت کی تعریف کے ساتھ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف پلیٹ فارم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کو بھی ملا کر پڑھ لیا جائے تو ہمیں اپنے گھر کی بدحواسیاں سمجھ میں آسانی سے آجائیں گی۔

''آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لانبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو اس سے کیا خدا تعالیٰ کی

☆ انبیاء علیہم السلام کی

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

☆ صحابہؓ و تابعینؒ کی

☆ آئمہ دین کی

☆ مجددین امت کی

☆ اکابر ملت کی

تجہیل و تکذیب لازم نہیں آئے گی''۔

(نزول عیسیٰؑ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

دوستو! اس منزل پر پہنچتے پہنچتے میری دلی حالت اتنی کرب سے مہمیز ہو چکی ہے کہ اگر اسے فیض صاحب کی زبان میں ادا کروں تو یہ ہو گی۔

میخانوں کی رونق ہیں کبھی خانقاہوں کی — اپنالی ہوس والوں نے جو رسم چلی ہے

دلداری واعظ کو ہمیں باقی ہیں ورنہ — اب شہر میں ہر رند خرابات ولی ہے

اور یہی بدلتی روشیں میری چوبیسویں مشکل تھیں۔

مشکل نمبر 25

ہم صرف دو آدمی ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کی ختم نبوت کے صحیح ترجمان ہیں غلام احمد پرویز صاحب اور میں سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان صاحب

☆ سابق وفاقی وزیر صاحب کی تفسیر ختم نبوت

سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف ''تحریک احمدیہ'' نامی ایک مسبوط کتاب رقم فرمائی جس میں درج فرمایا:

''ہمارے علم میں پاکستان کے اہل علم حلقوں میں محترم غلام احمد صاحب پرویز تنہا وہ شخص ہیں جنہوں نے بظاہر علامہ اقبال کے نظریے کا تتبع کیا ہے......اقبال کا مطالعہ پرویز کا خاص موضوع رہا ہے''۔

(تحریک احمدیہ، صفحہ 358)

مگر افسوس میرے سوا غلام احمد پرویز کی ختم نبوت کا ترجمہ بھی غلط ہے

''ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ترجمان اقبال (پرویز صاحب) نے اس معاملہ میں اقبال کے فکر کی پوری ترجمانی نہیں کی۔''

(تحریک احمدیہ، صفحہ 363)

گویا جعفر صاحب کے نزدیک جعفر صاحب کے علاوہ ایک بھی صاحب علم ایسا نہیں جو اقبال کے تصور ختم نبوت کا صحیح طور پر قائل ہے۔

اقبال کے تصور ختم نبوت کی ترجمانی کرتے ہوئے ان دو عظیم ترجمانوں میں بھی کیا فرق ہے؟ مفکرین و محققین کی دلچسپی کے لیے ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

☆ اور آپ دونوں ہی کا ختم نبوت کا ترجمہ غلط......تیسرے گروپ کے دو عظیم ترجمانوں کی بھی مزید لڑائی

جعفر صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی کتاب تحریک احمدیہ میں لکھتے ہیں:

''(اقبال کی ترجمانی کرتے ہوئے۔ناقل) پرویز صاحب کے نزدیک ختم نبوت کے بعد ہماری احتیاج فقط یہ ہے کہ شاہراہ زندگی میں جہاں جہاں دوراہے آئیں وہاں وہاں نشان راہ (Sign Post) نصب ہوں جن پر واضح اور بیّن الفاظ میں لکھا ہو کہ یہ راستہ کدھر جاتا ہے اور دوسرا راستہ کس طرف۔اب صورت یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے ہم ایک دوراہے سے دوچار ہیں sign post یعنی نشان راہ سے پرویز صاحب کی مراد ''قرآنی آیات'' ہیں لیکن کیا ان نشان راہ (Sign Post) پر کوئی واضح اشارہ موجود ہوتا ہے؟ اس پر ہم متفق ہیں کہ قرآنی آیات میں جو ہدایات درج ہیں وہ واضح اور بیّن ہے خود قرآن کا یہی دعویٰ ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ پیشتر آیات کے جو معانی پرویز صاحب کرتے ہیں وہ آج تک کسی نے نہیں کئے اور قرآن کی ظاہری عبارت، سیاق وسباق اور تاریخی پس منظر کے سراسر خلاف ہیں اس صورت میں اگر پرویز صاحب کے معانی درست ہیں تو قرآنی آیات ایک ایسا Sign Post ہیں جن کی عبارت سمجھنے کے لیے ہر وقت ایک مذہبی راہنما کی ضرورت رہے گی بلکہ اس صورت میں بہتر یہی ہوگا کہ یہ راہنمائی ایک نبی کے ذریعہ کی جائے تاکہ اگر قرآن کے معنی ہماری عقل کے مطابق نہیں تو کم از کم یہ تو تسلی ہو کہ ان معانی کی تائید وحی سے کی گئی ہے''۔ہمارے نزدیک درست صورت یہ ہے کہ ختم نبوت کی تکمیل پر انسانی مکمل طور پر آزاد ہے۔جس طرح راستے پر چلنا اس کے اختیار میں ہے اسی طرح Sign Post مقرر کرنا بھی اس کا اپنا کام ہے جو خیال اس صورت حال کے خلاف ہے وہ لازماً اس حد تک (اقبال ناقل) نظریہ ختم نبوت کے خلاف ہے''۔

(احمدیہ تحریک صفحہ 377)

جناب! آپ کی تفسیر ختم نبوت بھی غلط...... پہلے گروپ اور تیسرے گروپ کے علماء کی مزید لڑائی

پہلے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب جعفر صاحب کے ساتھ ساتھ پرویز صاحب اور علامہ اقبال بلکہ اس تیسرے گروہ کے سب علماء کو ہی غلط سمجھتے ہیں۔

نوٹ: یہ الگ بات ہے کہ یہ بات آپ نے 1952ء میں تب کہی تھی جب آپ پہلے گروہ میں شامل تھے لیکن 10 سال بعد 1962ء میں آپ بھی تیسرے گروہ میں شامل ہو گئے بلکہ تیسرے گروہ کے ممتاز عالم دین لیڈر قرار پائے۔

اس پس منظر کے ساتھ جناب مودودی صاحب کا درج ذیل بیان پڑھیئے آپ کو دوہرا مزہ یا دوہری تکلیف ہوگی۔

تیسرے گروہ والوں کی ختم نبوت کا مفہوم ''قادیانیت کے ساتھ ساتھ'' اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے......مودودی صاحب

''ہمارے نزدیک ختم نبوت کے لیے یہ استدلال اپنے مقدمات کے لحاظ سے بھی غلط ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی۔ انسانی ذہن کا ارتقاء جس پر اس پورے استدلال کی بناء رکھی گئی ہے صرف عالم زمانی، مادی وطبعی کی معلومات تک محدود ہے۔ رہا دینی واخلاقی شعور، تو اس معاملہ میں ذہن انسانی کا ارتقاء کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے۔ آغاز انسانیت سے لے کر آج تک پاکیزہ ترین تصور ایمان واخلاق رکھنے والے انسان اور بدترین عقائد واخلاق رکھنے والے انسان ہر دور اور ہر زمانے میں پہلو بہ پہلو پائے گئے ہیں نوع انسانی نے تاریخ وزمانی تدریج کے لحاظ سے اخلاق وایمان میں ترقی کے کوئی مدارج طے نہیں کئے......اس لیے ختم نبوت کے حق میں یہ دلیل سرے سے غلط ہے اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ پہلے انبیاء کی ضرورت اس لیے تھی کہ انسان بچہ تھا اور اب ان کی ضرورت اس لیے نہیں کہ اب انسان سن شعور کو پہنچ چکا ہے تو اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ اب انسان کو سرے سے ہدایت بذریعہ نبوت کی حاجت ہی نہیں رہی یہ ایک ایسا تیر ہے جس نے بیک وقت احمدیت اور اسلام دونوں کو مجروح کر دیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ انسان جوان ہو جانے کی وجہ سے آئندہ ''نئے سہاروں'' سے مستغنی ہو گیا ہے تو پھر آخر اس بلوغ ذہنی کے بعد ''پرانے سہاروں'' کی بھی کیا ضرورت ہے''؟

(ترجمان القرآن لاہور اکتوبر 1952ء صفحہ 141)

لیکن 10 سال بعد نئے سہاروں کے متمنی جب تیسرے گروہ میں داخل ہوئے تو آپ کا کیا نظریہ تھا؟

اب اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو تو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے''۔ ختم نبوت صفحہ 40-43 پر آپ نے مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بتایا جائے کہ آخر اب کسی نبی (آسمانی سہارے) کی کیا ضرورت باقی ہے۔

پھر اسی صفحہ پر موٹا عنوان لگایا:

''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے'' (صفحہ 43)

اور جناب آپ کی تفسیرِ ختم نبوت تو سرے سے ہی غلط......دوسرے گروہ کے ممتاز عالم دین کی تیسرے گروہ کے علمائے دین سے مزید لڑائی

دوسرے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے مودودی صاحب کو خصوصاً اور تیسرے گروہ کے علماء دین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے فرمایا:

''مودودی صاحب تو رسول خدا کے بعد اور کسی بھی انسان کو معیار حق ماننے کے لیے تیار نہیں لیکن قرآن وسنت کا فیصلہ ہے کہ رسول خدا کے بعد قیامت تک معیاری شخصیات آتی رہیں گے''۔

پھر مزید فرمایا:

''مودودی صاحب کا کتاب وسنت کا بار بار ذکر کرنا محض ڈھونگ ہے وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو بلکہ بخلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب تیار کر رہے ہیں اور وہ اسی پر چلا کر لوگوں کو دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں''۔

(مودودی دستور صفحہ 46)

اور سرکار آپ کی تفسیرِ ختم نبوت توٹوٹل غلط......تیسرے گروہ کے علماء دین کی دوسرے گروہ کے علماء دین سے جوابی لڑائی

تیسرے گروہ کے ممتاز لیڈر جناب پرویز صاحب دوسرے گروہ کے علماء دین کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے امام مہدیؑ اور نزول مسیح کے منتظر علماء دین کو یہ جوابی پیغام پہنچاتے ہیں۔ زوروں کی اس لڑائی کا اگلا سین ملاحظہ ہو۔

''ساٹھ ستر برس سے مرزائیوں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے ہو رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ گرداب میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے مقام سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھا۔ اگر اس مسئلہ پر خالص قرآن کی روشنی میں بحث کی جاتی (اور امام مہدیؑ اور نزول مسیح کو مجوسی یہودی نظریہ سمجھا جاتا۔ ناقل) تو سارا قصّہ چند منٹ میں طے ہو جاتا لیکن ہمارے ملّاں قرآن خالص کو اس لیے سامنے نہیں لاتے کہ اس کی رو سے اگر مرزائیت ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ملائیت بھی ختم ہو جاتی ہے''۔

گویا حاصل وصول یہ کہ پہلا گروہ بھی غلط، دوسرا بھی غلط اور تیسرا بھی غلط تو صحیح کون؟ یہی جانکاری میری پچیسویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 26

میٹھی میٹھی چوری یا میٹھا میٹھا فریب

پہلا گروہ یعنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کا موقف کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلق آخری بھی ہیں لیکن آپ کے بعد حضرت عیسیٰؑ بھی نبی ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے؟ اس گتھی کا حل انہیں سے دریافت کرتے ہیں۔

☆ خاتم النبین یعنی آخری نبی کا صرف مطلب پیدائش میں آخری ورنہ نبی آپ کے بعد بھی آئیں گے۔

مولانا یوسف لدھیانوی فرماتے ہیں:

''آپؐ کا ارشاد مقدس لا نبی بعدی بالکل برحق ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد اب کسی کو نبوت نہ ملے گی اور جو شخص آپؐ کے حصول نبوت کے بعد حصول نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب شمار ہوگا۔اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کون کہتا ہے کہ ان کو آپؐ کے بعد نبوت ملے گی ان کو نبوت آپ سے پونے چھ سوسال پہلے مل چکی''۔(نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ صفحہ 43)

ضمیر کا فیصلہ:

بھائیو! میں نے اپنے دل سے اور اپنی ایمانی غیرت سے پوچھا

''کیا واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے نبی بنائے گئے اور تاجدار مدینہ بعد میں نبی بنے؟ کیا ہر غیرت مند مسلمان کا یہ ایمان نہیں کہ آپؐ کے لیے ہی تو زمین آسمان بنایا گیا۔فخر کونین نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کی یہ حدیث مبارکہ کس مسلمان بھائی کو یاد نہیں لولاک لما خلقتُ الافلاک۔

(حدیث قدسی)

خدا فرماتا ہے کہ اے محبوب میں نے تجھے نہ بنانا ہوتا تو ان زمین وآسمان کو ہی پیدا نہ کرتا۔کیا ہمارا زیورِ ایمان نہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس وقت بھی خاتم النبین تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا پُتلا ابھی گارے اور مٹی میں لوٹ پوٹ لگا رہا تھا یہ بھی تو رحمۃ للعالمین کا اپنا ہی فرمایا ہوا فرمان ہے جو ہر مسلمان بچے بوڑھے اور جوان کے دل کی تختی پر اس طرح سے کندھا ہے کہ وہ سانس لینا تو بھول سکتا ہے مگر اس فرمان نبویؐ کو نہیں۔

کنتُ عند اللّٰہ خاتم النبین وان اٰدم لمنجدلٌ بین لماء والطین

(مسند احمد جنبل جلد 6 صفحہ 112)

میں نے ایک لمحہ کے لیے رک کر احمدی وغیر احمدی دشمنی کو بھول کر مولوی یوسف لدھیانوی صاحب کے اس فرمان کو پھر سے پڑھا

''حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کون کہتا ہے کہ ان کو آپؐ کے بعد نبوت ملی ان کو تو نبوت آپؐ سے پونے چھ سو سال پہلے مل چکی ہے''۔

اور پھر عین دوپہر کے اجالے کی طرح روشن سرکار دو عالم فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی جواب کو ملاحظہ کیا

قالوا متی وَجبتْ لک النبوۃ قال وادم بین الروح والجسد

(ترمذی جلد 2 ابواب مناقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ جس فرقے کے ساتھ بھی منسلک ہوں میں آپ کی نیت پر حملہ نہیں کروں گا ہو سکتا ہے آخرت کا شوق ہی

آپ کواس طرف کھینچ کر لے گیا ہولیکن کیا ایک لمحے کیلئے آپ یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ آخر

☆ آخر ہم نے اتنے ڈھیروں تضادات کو کیوں سینے لگایا ہے؟

☆ اتنی ڈھیروں ہاں اور ناں کو کیوں گلے کا ہار بنایا ہے۔؟

☆ کتنے متوازی اور متضاد عقیدوں کو ایک وقت ہی کیوں اپنایا ہے۔؟

☆ جو ٹائیٹل صرف اور صرف تاجدار مدینہ کے لیے مخصوص ہیں اس میں کسی کو Share کرتے جا رہے ہیں؟

☆ جو بات ہم فخر کائنات کے لیے پسند نہیں کرتے اسے حضرت عیسیٰ کے لیے پسند کرتے جا رہے ہیں۔؟

☆ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین کی تاویل کرتے جا رہے ہیں؟

آخر کیوں اور کس قیمت پر؟......کیا صرف اس لیے کہ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو محدود الزماں اور محدود المکاں رسولاً الی بنی اسرائیل نبی ہیں کو امت محمدیہ کا رہبر اور محسن ثابت کر سکیں؟

اب خوف الٰہی اور غیرت رسول کو درمیان میں ڈال کر میں ہر مسلمان بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ نبی کریمؐ سے یہ بلند شان چھیننے کی کوشش کیوں؟

میری غیرت اور حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات میری چھبیسویں مشکل بنا دی۔

مشکل نمبر 27

مذہبی تاریخ کا انوکھا مذاق

معزز قارئین کرام ابھی تک آپ ختم نبوت کے متعلق تین گروہوں کی کھٹ کھٹ سن رہے تھے۔ابھی آپ سے چوتھے گروہ کی ملاقات کراتے ہیں جو اس سارے کھیل سے باہر کھڑے حیرانگی کی سراپا تصویر بنے ہوئے ہیں۔

☆ میرے سوا آپ سب کی تفسیر ختم نبوت غلط...... بریلوی مکتبہ فکر کا پریشانی میں اعلان

کہتے ہیں کہ بے جا محبت اور بے جا نفرت دونوں اندھی ہوتی ہے۔کچھ نظر نہیں آنے دیتی۔دیوبندی حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کا گردوغبار اتنا اڑایا گیا کہ ہر آنکھ چھپ گئی۔ہر سوچ معطل ہوگئی۔ لیکن یہ آندھی کبھی تو تھمنی تھی۔کبھی تو یہ گردوغبار بیٹھنا ہی تھا۔

اور آج جب یہ گردوغبار تھوڑا سا کم ہونے لگا ہے اور ہلکا ہلکا افق نظر آنے لگا ہے تو بریلوی بھائی چیخ رہے ہیں۔ اور حیران و پریشان مبہوت کھڑے ہیں اور حیران ہو ہو کر اپنے آپ سے سوال کرتے جا رہے ہیں کہ جس عقیدے کی بناء پر ہم سے دیوبندیوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دلوالیا اسی عقیدے کی بناء پر وہ خود کیوں غیر مسلم نہیں؟ آیئے

مذہبی تاریخ کا یہ انوکھا مذاق مطالعہ کرتے ہیں۔

☆جس عقیدے کی بناء پر قادیانی غیر مسلم ہیں اسی عقیدے کی بناء پر دیوبندی کیوں نہیں...... بریلوی احتجاج

بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز عالم دین جناب ارشد القادری جو ہندوستان کے شہر جمشید پور سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ماہنامہ ''جام نور'' کے ایڈیٹر اور بیسیوں کتب کے مصنف ہیں۔آپ ہی کی تصنیف ''زیر وزبر'' میرے سامنے ہے۔ تفصیلی اقتباس درج ہے۔

''قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ وہ حضور اکرمؐ کے خاتم النبین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انہیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے''۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبین کا وہ کون سا معنیٰ ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنی کا انکار کس نے کیا ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف مولانا قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کی سازش بالکل بے نقاب ہو جاتی ہے۔

ایک قادیانی مصنف مسئلہ زیر بحث میں ان کے موقف کی تحسین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین ہیں کیوں کہ قرآن مجید کی نص ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضورؐ کے لیے لفظ خاتم النبیین بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔

یقیناً اس کے معنی ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آنحضرت ﷺ کی فضیلت اور مدح ثابت ہو''۔

اسی بناء پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔

(رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معٰنی صفحہ 4 شائع کردہ قادیان تحذیر الناس صفحہ 3)

اب قادیانی جماعت کی طرف سے وہ خراج عقیدت ملاحظہ فرمائیے جسے اپنے مسلک کے پیش رو اور مقتدا کی حیثیت سے انہوں نے مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے حضور پیش کیا ہے۔

جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے مضمون کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔

(افادات قاسمہ صفحہ 6)

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی مخالف کے مسلک پر قائم رہنے کا ہرگز عہد نہیں کرسکتا پیچھے چلنے کا یہ پرخلوص اعتراف اسی شخص کے حق میں متصور ہوسکتا ہے جسے ہم سفر اور مقتدا سمجھا جائے۔

ایک ہی تصویر کے دورخ

اتنی تفصیل کے بعد اب مذکورہ بالا عبارتوں کا تجزیہ کیجئے تو بہت سی حیرت انگیز باتیں معلومات کے اجالے میں آجائیں گی۔

☆ پہلی بات تو یہ کہ مولانا قاسم نانوتوی کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے لفظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا معاذ اللہ یہ ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔امت کا سمجھدار طبقہ خاتم النبین کے لفظ سے کچھ اور ہی معنی مراد لیتا ہے۔انہی سمجھدار لوگوں میں ایک سمجھدار مولانا نانوتوی بھی ہیں۔

☆ دوسری بات یہ کہ خاتم النبیین کے اجماعی معنیٰ کو مسخ کر کے حضور کے آخری نبی ہونے کا انکار سب سے پہلے مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے کیا ہے کیوں کہ قادیانیوں نے اگر انکار میں پہل کی ہوتی تو وہ ہرگز یہ اعتراف نہ کرتے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلے میں جماعت احمدیہ مولانا نانوتوی کے مسلک پر ہے۔

☆ تیسری بات یہ کہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے انکار کے پس منظر میں مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی دونوں کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔

چنانچہ قادیانیوں کے یہاں بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کو مسخ کرنے کے لیے حضور اکرمؐ کی عظمت شان کا سہارا لیا گیا ہے اور نانوتوی صاحب بھی مقام مدح کہہ کر حضورؐ کی شان عظمت ہی کو بنیاد بنا رہے ہیں۔وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضورؐ کو آخری نبی سمجھنا، یہ معنیٰ عام مسلمانوں میں رائج ہے اور یہاں بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ معنیٰ عوام کے خیال میں ہیں۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے دنیا سے

انصاف اگر رخصت نہیں ہو گیا ہے تو اب اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند ایک تصویر کے دو رخ ہیں۔ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں کوئی پہنچ گیا ہے کوئی رہ گزر میں ہے۔

پس......اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

غور فرمایئے!جب دیوبندی جماعت کے ہاں بھی بغیر کسی قباحت کے حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے تو قادیانی جماعت کا اس سے زیادہ اور قصور ہی کیا ہے کہ جو چیز اہل دیوبند کے نزدیک جائز و ممکن تھی اسے انہوں نے واقع بنالیا۔

اسلامی دنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام دیوبندی جماعت پر بھی عائد کیا جائے''۔

(دیوبندی ادارے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،تبلیغی جماعت۔سپاہ صحابہ)

(زیروز برصفحہ 122 تا126 شائع کردہ رومی پبلیکیشنز38اردو بازار لاہور)

مذہب میں مرے شیخ کے اتنا ہی فرق ہے میں ہاتھ میں رکھوں تو وہ آستیں میں بت

بریلوی بھائیوں کے حالیہ چیخ وپکار میری مشکلات کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہی ہیں وہ اس طرح سے کہ

☆ایک طرف دیوبندی علماء دین نے باوجود اس علم کے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کے مفہوم میں انہیں کے بزرگوں کے موقف پر ہیں، پر منکر ختم نبوت کا جھوٹا الزام لگایا اور تقریر وتحریر سے خوب پروپیگنڈہ کیا اور اسی بنیاد پر انہیں قومی اسمبلی سے غیر مسلم قرار دلوایا۔

☆دوسری طرف بریلوی علماء دین باوجود اس علم کے کہ دیوبندی جھوٹ بول رہے ہیں اور جماعت احمدیہ اور دیوبندیوں کا ختم نبوت کا مفہوم یکساں ہے خاموش رہے۔اور نہ صرف خاموش رہے بلکہ اسی الزام کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کو''غیر مسلم'' قرار دینے والی مہم میں دیوبندی لیڈروں کی ماتحتی میں شانہ بشانہ کام کیا۔اور آج بیسوں سال بعد خود اپنے آپ سے بڑبڑا رہے ہیں کہ

''اگر قادیانی جماعت کو منکر نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت قرار نہ دیا جائے''۔

(زیروز برصفحہ 126)

مذہبی دنیا میں حالات سے اتنا بڑا سمجھوتا یا اتنا بھیانک مذاق ہی میری ستائیسویں مشکل بن گیا۔

مشکل نمبر 28

آہستہ بولو کہیں احمدی قادیانی سن نہ لیں

تیسری ترمیم کے یہ دونوں خالقین آپس میں زوروں سے لڑ بھی رہے ہیں مگر لڑتے لڑتے ایک دوسرے کو نصیحتی رنگ میں اشارے بھی کرتے جارہے ہیں کہ آہستہ ذرا آہستہ بولو کہیں اندر کی بلی چورا ہے میں ہی باہر نہ آجائے اور احمدی سن نہ لیں۔

تفصیل یہ ہے کہ دیوبندیوں کے سرخیل مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے ایک کتاب......تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس......لکھی جس پر بریلویوں کے سرخیل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب نے......المعتمد المستند کے نام سے پکڑ کی۔ بعد میں اسی کتاب میں مکہ کے مفتیان کرام کے فتاویٰ کفر بھی شامل کر لئے گئے اور یوں اس کو حسام الحرمین کا نام دے دیا گیا۔ جواب میں دیوبندیوں کی طرف سے 6 کتب سامنے آگئیں۔

1۔المھند علی المفند

2۔الشہاب الثاقب علی مسترق الکاذب

3۔حسام الحرمین اور عقائد علماء دیوبند

4۔فیصلہ کن مناظرہ

5۔انکشاف حق (یہ اک بریلوی عالم نے لکھی ہے اور احمد رضا کی تردید میں کمال کر دیا ہے)

6۔عبارات اکابر وغیرہ ذالک

پھر کیا تھا دوسری طرف سے بھی جواب میں بیسیوں کی گنتی تھی۔ اور یوں یہ جواب الجواب کی کہانی اندر کھاتے آج بھی جاری وساری ہے مگر ہر کتاب کے ساتھ دراصل ایک ہی مشورہ لکھا ہوتا ہے کہ آہستہ بولو کہیں احمدی سن نہ لیں۔

اس کتاب کی وجہ تنازعہ صفحہ 3، صفحہ 14 اور صفحہ 28 کی یہ تحریرات ہیں:

"بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی ﷺ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو کہ تقدم یا تاخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔

(حسام الحرمین بحوالہ فیصلہ کن مناظرہ 1933 مؤلفہ محمد منظور نعمانی ص 37 ناشر دار النفاس کریم پارک راوی روڈ لاہور)

اکتوبر 2012ء میں سرگودہا کے مشہور دیوبندی مولوی محمد الیاس گھمن صاحب نے ایک اور کتاب کا اس ذخیرے میں اضافہ کیا اور یوں صدی پر پھیلی اس کہانی کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔مگر خلاصہ وہی کہ آہستہ بولو کہیں قادیانی سن نہ لیں۔میں اس کتاب کے صفحہ نمبر 129 تا 136 کو پورا درج کر رہا ہوں۔

اعتراض نمبر 6

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

"قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی۔آخری نبی کا معنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔جملہ آئمہ کرام مفسرین ومحدثین نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔اور اسی پر تواتر ثابت ہے۔اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل وتخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا"۔

(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ 23)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: "انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لیے بہت مفید ہے"۔

(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ 337)

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔

2۔ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

3۔اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا،انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں ہوسکتی۔

القصہ دیکھیے: "بریلویت بانی فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف وتوصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے"۔

(دیکھیں: الکلام الاوضح ص ز)

اسی میں لکھا ہے: "جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو۔مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔اور آپ کے

سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں''۔

(الکلام الاوضح صفحہ 797)

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا۔ بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع اُمت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔لہٰذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا فاضل بریلوی بھی گیا۔اس لیے تبسم صاحب ذرا قدم پھونک پھونک کے رکھیے۔آگے دیکھیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

''جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپکے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی''۔

(افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 379)

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قصوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف و تحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر جا ٹھہرا۔آگے آیئے:

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے:

''ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت وابدیت رسالت ہے۔یعنی نبوت اس کارگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے''۔

(الجامعہ نومبر دسمبر 1983ء، جلد نمبر 37، شمارہ نمبر 4، ص 39)

کیا مولانا ذاکر صاحب خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے تھے۔ وہ قادیانی نواز ہیں۔کیا انہیں آپ کافر کہیں گے؟ اگر نہ کہیں پھر بھی جاتے ہیں اور اگر کہیں تو پھر بھی۔سوچ لیں۔مشورہ کر کے جواب دیں آپ کو قیامت تک کی مہلت ہے جو الزامات جناب آپ مولانا نانوتوی پر لگا رہے تھے وہ سب کے سب آپ کے گھر میں ملتے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی فکر کیجئے۔ پھر باہر کی۔

اعتراض نمبر 7

کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ''ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نبی کی نبوت میں دوسرے نبی کی نبوت کے بالمقابل کوئی فرق نہیں پایا جاتا نہ کسی نبی کا وصف نبوت کسی دوسرے نبی کے وصف سے کم وبیش ہوسکتا ہے''۔

(ختم نبوت اور تحذیر الناس ص383)

اب دیکھیے قارئین کرام!

جتنے بریلوی لوگ اور اکابرین اُمت ہم پیش کر چکے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصل اور حقیقی نبی سمجھتے ہیں تو فرق کے تمہارے بریلوی قائل ہو گئے اب آپ اپنے دام میں خود پھنس گئے ہیں۔ پتہ نہیں بریلویت کے کفر پر ایک کتاب تبسم صاحب کب لکھیں گے۔

اعتراض نمبر8

غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: ''بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا:

انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وآدم لمنجدل فی طینتہ

اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آجائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا''۔

(تحقیقات صفحہ 393،394)

اس سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ اگر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔

2۔ اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے تو پھر مولانا نانوتوی کا کلام درست ہو جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس کا اور مولانا نانوتوی کا نظریہ ایک جیسا ہوگا۔

3۔ آخری نبی کا مطلب یہ ہے آپ کو نبوت سب کے بعد ملے۔

4۔ مفتی عبد المجید خان سعیدی نے غلام نصیر الدین سیالوی کے متعلق لکھا ہے کہ بیٹا اور اس کے توسط سے مولنا

نا درست اور موید عقیدہ کفریہ نانوتو یہ بتا رہا ہے۔

(مسئلہ نبوت صفحہ 30)

یعنی یہ کہنا کہ اب جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدک عقیدہ کفریہ کا موید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے موید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔ پہلی اور تیسری بات تقریباً اک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔

جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا۔ تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور مؤیدین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1۔ خلاصۃ الکلام — مولوی عطا محمد نقشبندی

2۔ نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ — پروفیسر عرفان قادری

3۔ نبوت مصطفی اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت — مفتی نذیر احمد سیالوی

4۔ تنبیہات — مولوی عبد المجید خان سعیدی

5۔ اہم شرعی فیصلہ — پیر محمد چشتی

6۔ تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی — مفتی محمود حسین شائق

7۔ توضیحات — قاضی محمد عظیم نقشبندی

8۔ نبی الانبیاء والمرسلین — سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

یہ سب کے سب اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔ اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں:

''حضور نے فرمایا! میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب وگل میں تھے''۔

(مسند احمد ج4، صفحہ 372۔ دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 61)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ

''احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا۔ میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔''

(مشکوۃ ورسائل نعیمیہ صفحہ 84)

مولوی عبدالاحد قادری لکھتے ہیں کہ:

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔''

(رسائل میلاد مصطفی ص716)

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق و ایجاد سے پہلے نبوت و رسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔''

(ملخصاً تنویر الابصار صفحہ 77، بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ''حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا''۔

(مسئلہ نبوت عند الشیخین صفحہ 73)

سیالوی صاحب! آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ مولانا نانوتوی کے موافق تمہارے بزرگ ہوئے یا نہ اب ان کے کفر و ایمان کا مسئلہ نہ رہا۔ بلکہ تمہارے ایمان کا مسئلہ بن گیا اب بھی ان کو بزرگ مانتے ہو تو تم بھی گئے اور اگر ان کو بھی کافر مانو تو یہ تم سے ہو نہ سکے گا کہ باپ کو بھی کافر کہو۔

(کتاب حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 123 تا 136 مولفہ الیاس گھمن مطبع دار الایمان پرنٹر فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

اعتراض نمبر 11

جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کود کر میدان میں آٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔

(حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ صفحہ 371)

ابو کلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ:

''تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں''۔

(افتخار اہلسنت صفحہ 71)

الجواب بعون الملک الوہاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے:
ویسے تو وہ صفحہ 14 کی ہے۔" بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین صفحہ 29)

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

" چار پیغمبر یعنی حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاس کے بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے"۔

(سرور القلوب صفحہ 771)

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں:

" چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی تک اک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خضر علیہ السلام"۔

(صفحہ 472 ملفوظات مشتاق بک کارنر لاہور)

مولوی محمد اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے:

"حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس علیہم السلام ظاہری حیات کے ساتھ زندہ موجود ہیں"۔

(کوثر الخیرات صفحہ 29)

یہ سب بریلوی کہہ رہے ہیں کہ اب بھی یہ چار نبی موجود ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر تو یہ کہہ کر یہ سب کافر ہوئے یا نہیں؟ اور آپ پڑھ چکے ہیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے تو پھر دنیا جہان کے بریلوی بشمول فانی صاحب اور تبسم صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ یا تو وہ اس عقیدے کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔ اگر مانتے ہیں تو پھر بھی ان دو فتوؤں کی وجہ سے کافر نہیں مانتے تو احمد رضا کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں

(کتاب حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص 139 تا 140 مولفہ الیاس گھمن مطبع دار الایمان پرنٹر فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور مکتبہ اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

بریلوی کہہ رہے ہیں کہ احمدیوں اور دیوبندیوں کی ختم نبوت کی تفسیر ایک ہے تو جواباً دیوبندی ان کو آئینہ

دکھارہے ہیں کہ تمہارے بزرگوں کی اور احمدیوں کی تفسیر بھی تو ایک سی ہے اور پھر دونوں قومی اسمبلی پہنچ کر اور تیسری ترمیم پاس کرواتے ہوئے سمجھوتہ کر لیتے ہیں ۔تم اپنی تحذیر الناس کو چھپا لو ہم اپنی حسام الحرمین کو بھول جاتے ہیں۔ بند دروازے کے پیچھے چار چار نبیوں کے زندہ موجود ہونے کا درس اور جلسے میں قطعی آخری کی رٹ ۔یہی بھول بھلیاں اور سمجھوتے اور آہستہ بولو کہ کہیں احمدی سن نہ لیں ہی میری اٹھائیسویں مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 29

بھائی آپ کی ختم نبوت کی تفسیر غلط کیوں نہیں اور آپ کافر کیوں نہیں؟

آپ کی ختم نبوت کی تفسیر تو کجا کلمہ،وضو،نماز،آذان،روزہ،حج،زکواۃ،نکاح،طلاق تک الگ ہے پھر آپ کافر کیوں نہیں؟

چاروں گروپ کے علماء کا پانچویں گروپ سے دردمندانہ سوال

مولانا یوسف بنوری جماعت احمدیہ کے مخالفین میں ایک اور بڑا نام آپ ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ البیّنات تھے ساری عمر جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتے گزاری مگر دل کا کرب چھپائے نہیں چھپا آپ امت مسلمہ سے اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

’’قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔اس سے باخبر حضرات واقف ہیں......اور خود ہندوستان میں جو قریباً نصف صدی سے اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا۔تحریری اور تقریری مباحثے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں......پھر ان کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

لیکن اثنا عشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ:

☆ ان کا کلمہ الگ ہے۔

☆ ان کا وضو الگ ہے۔

☆ ان کی نماز اور آذان الگ ہے۔

☆ زکواۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆ نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆ حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆ مضمون کے آخر میں حضرات علماء کرام سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اثنا عشری شیعوں کے کفر کے بارے میں اپنی ذمہ داری کب نبھائیں گے۔

(ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

یہ کیا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے... شیعہ علماء کا جوابا ٹکا سا جواب

جاؤ جاؤ سرکار، آپ سب تو 1400 سال سے ہی غلط ہو...

ہمارے اسی امتیاز سے تم نے قومی اسمبلی میں ہماری منتیں کر کے فائدہ اٹھایا اور قادیانیوں کو کافر دلوایا اور آج ہمیں کافر بنانے کی باتیں کرتے ہو... شیعہ علماء کا چاروں گروپوں کو جوابی یاددہانی

اگر ہمارا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ بھی تمہاری اور قادیانیوں کی طرح ایک سا ہوتا تو قومی اسمبلی میں قادیانی کبھی تم سے not muslim قرار نہ پاتے۔ یاد کرو جب مرزا ناصر نے تمہاری تمام کتابیں اٹھا کر تمہارے منہ پر دے ماری تھیں اور پھر تم قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں سر جوڑ کر بیٹھے تھے کہ قادیانی تو ہر مسئلہ میں ہمارے اکابر کے ہی افکار پر چل رہے ہیں پھر ان کو کافر کیسے قرار دلوایا جائے اور پھر تم سب نے فیصلہ کیا کہ شیعہ علماء کو ڈھونڈا جائے کیونکہ ان کا نماز، روزہ، حج، زکوۃ تفسیر سب الگ ہے اور پھر ہم نے یہ مسئلہ حل کیا اور احمدیوں کو not muslim قرار دلوایا۔

وہ جو 40 تھے اور 40 سے اوپر کے تھے...

مشہور شیعہ عالم دین جناب عرفان حیدری حالیہ دور میں علماء کے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے مطالبے پر تبصرہ کرتے ہوئے ستمبر 1974ء کی قومی اسمبلی اور اس کی روئیداد علماء کو یاد دلاتے ہیں:

''میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ سزا ہے باب علوم رسالت سے دوری کی کہ 1400 برس کے بعد بھی تمہیں مسلمان کہلوانے کے باوجود بھی اپنے مذہب کی وضاحت کرنا پڑ رہی ہے۔ اگر 1400 برس پہلے مومن بن کر علی کے دروازے پر آجاتے تو نہ مذہب کی وضاحت کی ضرورت رہتی نہ ولدیت کی سند کی پہچان کی ضرورت تھی...... مذہب کے خانے میں اضافے کی جوبات کی جا رہی ہے تو اس کے لئے مسلسل وضاحتیں بھی کی جا رہی ہیں کہ یہ صرف چونکہ قادیانیوں کے نام بھی عام مسلمانوں کی طرح ہوتے ہیں اور انہیں قومی اسمبلی منارٹی ڈیکلیر کر چکی ہے اس لئے کفر

اور اسلام کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے لئے اب مذہب کا اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ پہچان ہو سکے کہ کافر کون؟ اور مسلمان کون؟ تو میری جان دو قدم آگے بڑھ کر چہرے سے نقاب کیوں نہیں الٹے :

☆ ان کا طریق نماز بھی وہی ہے جو سارے مسلمانوں کا ہے۔

☆ ان کا روزہ کھولنے کا وقت بھی وہی ہے۔

☆ ان کی نماز بھی ویسی جو سارے مسلمانوں کا طریقہ نماز ہے۔

☆ ان کے قرآن پڑھنے کا انداز بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا انداز قرات۔

☆ ان کا روزے کھولنے کا وقت بھی ویسا جو سارے مسلمانوں کا وقت ہے۔

☆ ان کے ارکان حج بھی وہی جو سارے مسلمانوں کے ہیں۔

☆ ان کا نصاب زکوٰۃ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا ہے۔

☆ ان کی توحید بھی وہی۔ان کا لاالہ الا اللہ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا۔

☆ ان کا خدا بھی تخت پر بیٹھتا ہے۔

☆ ان کا خدا بھی مسکراتا ہے ان کا خدا بھی روتا ہے۔

تو جب مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کوئی نیا فقہ نہیں دیا اسی فقہ پر چل رہا ہے وہ بھی مقلد ہے۔ وہی شریعت دے رہا ہے کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ وہی طریقہ نماز دے رہا کوئی نئی طریقہ نماز نہیں لایا۔ وہی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی نیا قرآن لیکر نہیں آیا۔ اسی آیت سے استدلال کر رہا ہے جس سے تمام مسلمان خاتم النبیین کا استدلال کرتے ہیں۔ اسی سورۃ سے استدلال کرتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ مرزا غلام احمد یہی کہتا ہے کہ میں کب خاتم النبیین کا انکار کر رہا ہوں۔ میں تو تمہارے ہی بتائے ہوئے طریقوں سے استدلال کر رہا ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اگر انگوٹھی ہیں اس انگوٹھی کا نگین، خاتم میرا رسول ہے وہ میں بھی مانتا ہوں...... دنیا کی کوئی طاقت سارے علماء ملکر بھی قادیانیوں کو کافر قرار نہ دے سکتے تھے اگر علی والے وہاں موجود نہ ہوتے...... 80 گھنٹے تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں آرڈیننس پاس کرنے کے لئے...... **خلیفہ نے سارے مسلمان علماء کو پانی پانی پلا پلا کر مارا۔ پانی پلا پلا کر مارا** اور جب فیصلہ نہ ہو سکا تو قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر سارے علمائے اسلام نے اجتماع کیا۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا۔ 80 گھنٹے ہو گئے۔ ہم اسے شکست نہیں دے سکے۔ جو دلیل لاتے ہیں وہی دلیل یہ پیش کر دیتا ہے......ہم نے یہ دلیل دی کہ نبی معصوم ہوتا ہے مرزا ناصر احمد نے علمائے دیوبند کی ساری کتابیں انکے منہ پر دے ماریں...... آپس میں مشورے کر رہے ہیں کہ کیا

کریں؟؟اسے کیسے قابو کریں؟؟80 گھنٹے ہو گئے ہیں ہمیں بحث کرتے ہوئے ہم اسے قائل نہیں کر سکے۔ان علماء میں سے ایک بزرگ عالم نے کہا یہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے یہ ہم سے طے نہیں ہوگا کسی علی والے کو بلاؤ۔40 کے 40 علماء سر جھکا کر کہنے لگے کہ یہ ہماری توہین ہو جائے گی...... بڑی سبکی ہوگی......ہم 40 ہیں اور سب 40 سے اوپر کے ہیں 40 ویں نے کہا اس میں سبکی کی کیا بات ہے کہ اگر ہم علی والوں کو بلا رہے ہیں تو کوئی پہلی بار تو نہیں بلا رہے۔

مبلغ اسلام مولانا اسمٰعیل قبلہ کو خط لکھا گیا اس وقت تبلیغی دورے پر تھے۔لیکن جب دیر ہوتی رہی تاخیر ہوتی رہی۔میں نے خود ان سے سنا یہاں کراچی کی بارگاہ میں کہ ایک دن جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو درس آل محمد فیصل آباد کے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے جو دروازہ کھولا تو دیکھا کہ درس آل محمد کے دروازے پر 40 کے 40 علماء نہیں پورا نظام مصطفیٰ، پوری کٹ میں کھڑا ہے۔وہی عبا، وہی چوغا، وہی تسبیح، وہی ڈنڈا، مولانا فوراً ہی دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔ کہنے لگے سارے علماء وہ بھی اکھٹے غریب خانہ پر۔کوئی اور کفر کا فتویٰ تو نہیں لائے۔سارے علماء آگے بڑھ کر مولانا سے بغلگیر ہو گئے کہ مولانا آپ کیسی بات کرتے ہیں؟ کفر کا کیسا فتویٰ؟ آپ تو ہمارے چھوٹے بھائی ہیں بلکہ اس وقت تو بڑے بھائی ہیں۔مولانا! ہمارا اللہ ایک تمہارا اللہ ایک۔آپ کا رسول ایک ہمارا رسول ایک۔آپ کا قرآن ایک ہمارا قرآن ایک۔ ہمارا کعبہ ایک آپ کا کعبہ ایک۔مولانا نے کہا کہ یہاں تک تو مان لوں گا آپ کے خلفاء مختلف میرا علی ایک۔

کہنے لگے اسلام پر برا وقت آ گیا۔پوچھا کیا ہوا اسلام پر کیسے برا وقت آ گیا؟......کہا ختم نبوت کا مسئلہ خلیفہ قادیانی مانتا نہیں۔کہا مجھے تو آپ کے اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ہاں میں ایک شہزادی کا فقیر ہوں اس کے باپ کی عزت مجھے بہت عزیز ہے۔ یہ علماء فوراً مولانا اسمٰعیل کو لیکر قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا پہنچے اور مرزا ناصر سے تعارف کروایا۔مرزا ناصر نے کہا کہ ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ میں انہیں خوب جانتا ہوں۔علماء نے کہا کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔مرزا ناصر نے کہا کہ 1400 برس سے تو ہمیں بھی تو اپنا بھائی کہہ رہے تھے۔مرزا ناصر نے کہا کہ نہ میں ان سے ملوں گا اور نہ ان سے مقابلہ کروں گا۔اے مولویو میں تم سے مقابلہ کروں گا کیونکہ میرا دعویٰ مسلمانوں سے ہے مومنوں سے نہیں......ان سے مقابلے کی ضرورت اس لئے نہیں......کہ یہ تو 1400 برس پہلے ختم نبوت پر دلیل دے چکے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اللہ ولی اللہ''

(مولانا عرفان حیدری صاحب کی یہ مکمل ویڈیو تقریر برموضوع ''شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے'' you tube پر 8040 hours debate with qadiyani molvi how qadiyanis were defetedmolvi and decleared kafir/PART 1 .3.2 AND presented by shiamajlis اس تقریر کو شبیر کیسٹ ہاؤس نے

ریکارڈ کیا ہے)

شیعہ حضرات کے بارے میں علماء کی چیخ و پکار اور شیعہ علماء کی جوابی چڑھائی ہی میری انتیسویں مشکل ہے۔

مشکل نمبر 30

غلط، غلط، سارے غلط، غلط ہی غلط...

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور... کیا یہ محاورہ واقعی درست ہے... جی ہاں بالکل درست ہے۔ اگر یقین نہیں تو آیئے میرے ساتھ

وہابی، دیوبندی، پنج پیری، چکڑالوی، رافضی، غیر مقلد، خاکساریہ، احراریہ، جٹادھاریہ، آغاخانیہ، پرویزی، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت والوں کا کفر جماعت احمدیہ کے کفر سے بھی زیادہ بڑا اور خطرناک ہے...... ہیں ں ں...... یہ کیا؟

دیوبندی... احمدیوں سے بھی بُرے

بریلویوں کے سرتاج عالم دین جناب مولانا احمد رضا خان نے فتویٰ دیتے ہوئے فرمایا:

''اگر ایک جلسہ میں آریہ، عیسائی، اور دیوبندی، قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد ہونا چاہیے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے ہیں مرتد ہو گئے ہیں اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے''۔

(ملفوظات احمد رضا خان صفحہ 325،326)

وہابی، دیوبندی، پنج پیری، چکڑالوی، رافضی، غیر مقلد، خاکساریہ، احراریہ، جٹادھاریہ، آغاخانیہ...... احمدیوں سے بھی بُرے

بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب مزید فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ ''ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، پنج پیری، چکڑالوی، یہ سب مرتدین ہیں۔ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہو، مسلم ہو یا کافر۔ اصلی ہو یا مرتد۔ انسان ہو یا حیوان۔ محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔ اور اولاد ولد الزنا ہوگی''۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆ ''مرتد مرد ہو یا عورت مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے اس کی صحبت ہزاروں کافروں سے زیادہ مضر ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔خصوصاً وہابیہ، دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خالص اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں، حنفی کہتے ہیں، چشتی، نقشبندی کہتے ہیں۔نماز روزہ ہم سا کرتے ہیں۔ہماری کتابیں پڑھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔یہ سب سے بدتر زہر ہے''۔

(احکام شریعت حصہ اول ص61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆'' رافضی ، غیر مقلد، پنج پیری، وہابی، دیوبندی، ان سب کے ذبیحے محض نجس، مردار اور حرام ہیں۔ لاکھ بار اللہ کا نام لیں یہ سب مرتد ہیں''

(احکام شریعت حصہ اول ص61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند ص 11 مولف نثار خان مفتی)

☆وہابیہ، دیوبندیہ وقادیانیہ وروافض وخاکساریہ وچکڑالویہ واحراریہ وجٹادھاریہ (حسن نظامی اور ان کے مرید) آغاخانیہ وغیر مقلدین ووہابیہ نجدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر بحکم شریعت قطعاً اسلام سے خارج اور کافر ومرتد ہیں۔جو مسلمان ان میں سے کسی کی یقینی اطلاع رکھتے ہوئے ان کو مسلمان کہے یا ان کے کافر ومرتد ہونے میں شک کرے یا کافر ومرتد کہتے ہوئے توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر اور مرتد ہے اور اگر مرا توبے توبہ مرا مستحق نار ابد۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند ص453 مولف نثار خان مفتی)

جماعت اسلامی...احمدیت سے بھی بُری

دیوبندیوں کے سرخیل عالم دین اور سہارن پور کے مفتی صاحب جماعت اسلامی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے''

(کشف حقیقت مصنفہ مولوی سعید احمد مفتی سہارنپور ص 88 واستفتائے ضروری ص34)

پرویزی...احمدیوں سے بھی بُرے

مولانا امین احسن صلاحی جماعت اسلامی کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ صریح کفر ہے اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید ہے''

(مولانا امین احسن اصلاحی روزنامہ تسنیم لاہور 5 اگست 1952 ص 12)

شیعت ...احمدیت سے بھی بُری

دیو بندی عالم دین مولانا بنوری شیعہ اور احمدی اسلام کے فرق کو یوں دیکھتے ہیں:

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔اس سے باخبر حضرات واقف ہیں......پھران کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

لیکن......اثناعشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ:

☆ ان کا کلمہ الگ ہے۔

☆ ان کا وضوالگ ہے۔

☆ ان کی نماز اور اذان الگ ہے۔

☆ زکواۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆ نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆ حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ

پرویزیت...احمدیت سے بھی بری

وکیل ختم نبوت جناب مولانا یوسف لدھیانوی صاحب پرویزیت اور جماعت احمدیہ کا تقابلی جائزہ کرنے کے بعد یہ اعلان کرتے ہیں:

''انگریز کے عہد نحوست میں جو تحریکیں اسلام کو مسخ ومحرّف کرنے کے لیے اٹھیں انمیں سب سے پہلی تحریک نیچریت کی ہے۔پھرایک طرف قادیانیت۔دوسری طرف چکڑالویت نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس کے بعد ''خاکسار تحریک'' نے سراٹھایا اور پھران سب تحریکوں کا سڑا ہوا ملغوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب بیزاری۔نیچریت کی مادہ پرستی۔قادیانیت کا انکار۔چکڑالویت کا انکارِ سنت۔خاکساروں کی تحریف وتاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کی روانی نے ان غلاظتوں میں اوراضافہ کردیا۔مسٹر غلام احمد پرویز بدقسمتی سے ہم وطن بھی اور الحادوزندقہ میں اس کا ہم مسلک بھی''۔

(ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992 صفحہ 13)

جماعت اسلامی۔۔۔احمدیت سے بھی بری

مشہور بریلوی عالم دین مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کے محاسن کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ اعلان فرماتے ہیں

''جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑنے کے باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہرحال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 104 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج)

پرویزیت۔۔۔احمدیت سے بھی بُری

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مولوی شیخ الحدیث عبدالمالک صاحب پرویزیت اور احمدیت کا تقابلی جائزہ اس طرح سے پیش کرتے ہیں:

"غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکار قادیانیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔اس لئے کہ وہ اپنا مرکز مسجد کے نام سے بناتے ہیں اور نمازوں اور جماعتوں کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن یہ لوگ تو مسجد اور نمازوں سے بھی دور ہیں اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس طرح دور کر رکھا ہے جس طرح خبیث طیب سے الگ ہوتا ہے اور ابھی تک ان کے پاس کسی بھی شہر میں کوئی مسجد نہیں جو ان کا مرکز صلاۃ واجتماع ہو"

(فتنہ پرویزیت ملت اسلامیہ کے خلاف استعماری سازش ص 187، شیخ الحدیث عبدالمالک جامعہ مرکز اسلامیہ منصورہ لاہور)

غیر مقلدیت۔۔۔احمدیت سے بھی بُری

جماعت احمدیہ کے ابتدائی شدید مخالف مولوی غیر مقلد مولوی ثناءاللہ صاحب فرماتے ہیں

"اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطعہ محمدیت پر جو درجہ والذین معہ کا ہے سب شریک ہیں اس لئے گو ان مین سخت باہمی شقاق ہے مگر اس نقطعہ محمدیت کے لحاظ سے ان کو رحماء بینھم ہونا چاہیئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطعہ محمدیت کی وجہ سے ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں"

(اخبار اہل حدیث امرتسر 16 اپریل 1915 بحوالہ الھدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے مولفہ مفتی محمد اسمٰعیل طور وشعبہ نشر واشاعت وشعبہ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر کامران مارکیٹ راولپنڈی ص 140)

جاوید غامدی۔۔۔احمدیوں سے بھی برے

جماعت اسلامی میں مولوی جاوید غامدی کے سابقہ دوست اور بچپن کے قریبی ساتھی ان کے علم کلام کا جائزہ

یوں پیش کرتے ہیں:

"مغرب سے مرعوبیت کے زیر اثر ہمارے ہاں تجدد پسندی(modrenism)اور انکار حدیث کا فتنہ ڈیڑھ سو سال سے پھیلایا جا رہا ہے اس کا آغاز تو سر سید احمد خان سے ہوا تھا پھر چند اور حضرات اسے آگے لے کر بڑھے پھر غلام احمد پرویز نے اسے خوب پروان چڑھایا اور اب جاوید احمد غامدی نے اسے ضلالت اور گمراہی کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے...... یہ فتنہ فتنہ ہزار رنگ ہے جو قادیانیت، پرویزیت، مغربیت، تجدد، اور اعتدال پسند روشن خیالی جیسے عنصر کا مرکب ہے"

(جاوید احمد غامدی اور انکار حدیث مولفہ مولوی رفیق احمد ص9 مکتبہ قرآنیات یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور اہتمام حافظ تقی الدین)

جماعت احمدیہ کے پس منظر میں دیوبندیوں کا اعتراض شیعہ پر اور شیعہ کا جواب دیوبندیوں کو، بریلویوں کا اعتراض دیوبندیوں پر اور جماعت اسلامی کا اعتراض پرویزیوں پر اور بریلویوں کا اعتراض جماعت اسلامی پر۔ اگر یہ سب بھی درست ہے تو پھر تقویٰ کہاں گیا؟ اور ڈھٹائی سے جھوٹ بولنا کس چڑیا کا نام ہوا؟ مذہبی دنیا کی یہی اندھی مخالفت ہی میری تیسویں مشکل بن گئی ہے۔

مشکل نمبر 31

اسلام سیاسی حربے کے طور پر

علامہ اقبال کا فتویٰ

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا پردہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔

(زندہ رود صفحہ 649)

جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینا ایک دینی پروگرام کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ سیاسی عزائم کی خاطر ہوا اور یہ جانچ میری 31 ویں مشکل بن گئی۔

1953ء اسلام سیاسی حربے کے طور پر:

پاکستان سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس جناب جاوید اقبال اپنی تازہ کتاب ''یادیں'' میں اس سیاسی کھیل کا آنکھوں دیکھا حال یوں درج فرماتے ہیں:

''1953ء میں (تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران۔ ناقل) علماء نے ایک مرتبہ پھر سیاسی طور پر قوت یا اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ اینٹی احمدیہ موومنٹ تھی۔ اس کے پیچھے بعض سیاسی عناصر تھے جن کا مقصد یہ تھا

کہ کسی نہ کسی طریقے سے خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ کو ختم کیا جائے۔ پنجاب میں ایسے سیاستدان تھے جو اس کوشش میں تھے کہ مولویوں کو اکسا کر خواجہ ناظم الدین کو ختم کیا جائے۔ اس موقعہ پر پہلی مرتبہ (وطن عزیز میں ناقل) ہم نے اسلام کو بطور سیاسی حربے کے استعمال کیا''۔

(صفحہ 142)

1974ء اسلام پھر سیاسی حربے کے طور پر:

جناب حسین نقی روزنامہ ''دی نیوز'' کے سابق ایڈیٹر اور ممتاز اخبار نویس 1974ء کی تحریک ختم نبوت کا تجزیہ یوں پیش کرتے ہیں:

''ختم نبوت تحریک میں احراریوں نے ایک سیاسی حکمت عملی کے ماتحت قادیانیوں کو ہدف بنایا۔ پیپلز پارٹی اور بھٹو مرحوم دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے سوسالہ پرانا (قادیانی مسئلہ) حل کر دیا۔ انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ مسئلے کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب پاکستان میں ہر فرقے کے لیے یہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور ہر فرقہ اس بناء پر ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے۔

(قومی ڈائجسٹ لاہور مارچ 95ء)

74ء کی ختم نبوت تحریک میں اسلام حربے کے طور پر:

74 کی تحریک ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرزند اقبال فرماتے ہیں:

''(74ء میں) ساری اپوزیشن نے بھٹو کو ہٹانے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ اسلام کو خطرے میں ڈال دیا۔ حالانکہ آج تک اسلام خطرے میں نہیں ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ بھٹو نے گھوڑ دوڑ اور شراب بند کر دی۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا سو انہوں نے اپنی طرف سے یوں اسلام نافذ کیا وہ اپنا اقتدار بچانے کی خاطر سب کچھ کرتے چلے گئے...... آپ دیکھ لیں کہ اسلام کو کیونکر حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے''۔

(یادیں صفحہ 146)

74ء کی ختم نبوت تحریک بادشاہ وقت نے خود سیاسی فوائد کے لیے اٹھائی:

جناب الطاف حسین قریشی مدیر اردو ڈائجسٹ جیسے کہنہ مشق صحافی اس تحریک کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

''ذوالفقار علی بھٹو نے (1974ء) میں یہ اقدام سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لیے اٹھایا تھا۔ کچھ باخبر حلقے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف ہنگامہ آرائی کے مواقع مسٹر بھٹو نے ہی فراہم کئے''۔

(اردو ڈائجسٹ مارچ 1976ء)

مشکل نمبر 32

محافظین ختم نبوت کا طرز تبلیغ

سیاسی حربے کے ساتھ ساتھ جو عملی طور پر ''تبلیغ کا راستہ'' اختیار کیا گیا تاکہ جلد سے جلد تمام احمدی بھائی ''حلقہ بگوش اسلام'' ہو جائیں وہ بھی شاید بڑا ''پاکیزہ'' تھا۔ ماضی میں اس کی مثال کہاں اور کس صدی میں ملتی ہے اس کی تحقیق کرنا ہر صاحب ایمان اور رحمۃ للعالمین کے غلاموں پر فرض ہے۔ سرِ دست اس ''شاندار اسلامی تبلیغی خدمت'' کی صرف چند جھلکیاں۔

1974ء

1- ترجمان اہل سنت (کراچی) تحریک ختم نبوت 1974ء کا فخریہ ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''جون 1974ء میں قومی اسمبلی......کا اپنا کام جاری رہا اور اسی دوران ایک وقت آیا کہ جب مسلمانوں نے احمدیوں کا ایسا زبردست سوشل بائیکاٹ کیا کہ بعض مقامات پر کئی کئی دن تک ان کو ضروریات زندگی تک سے محروم رکھا۔ تحریک کی اس کفیت کا خاصا اثر رہا''۔

(شمارہ اکتوبر 74ء صفحہ 7)

2- آغا شورش کاشمیری مندرجہ بالا اقدام کی ترجمانی کرتے ہوئے فخریہ فرماتے ہیں:

''ربوہ کی ناکہ بندی ہو چکی ہے۔ مسلمان کسی قادیانی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہیں کرتے اور نہ ان سے کوئی چیز لیتے ہیں''۔

بلکہ مزید اطلاعاً فرماتے ہیں:

تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل نے (احمدیوں کے خلاف) تحریک میں توانائی پیدا کر دی ہے (یعنی ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ) کوئی سرکاری یا غیر سرکاری شخص مرزائیت کی بلاواسطہ تو کیا بلواسطہ حمایت کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔ کراچی سے پشاور تک (ان کے خلاف) جلسہ ہائے عام منعقد کئے جا رہے ہیں۔

(روزنامچہ 29 جولائی 74ء بحوالہ چٹان 7 ستمبر 74ء) (روزنامچہ یکم جولائی 74ء)

گویا احمدیوں کے خلاف قومی اسمبلی کا فیصلہ کسی آزاد ماحول میں نہیں شدید دباؤ کے تحت کیا گیا نیز اسلام کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا گیا۔

3- شاندار تبلیغ کا سفر مسلسل جاری ہے۔اس وقت ہم 1997ء میں وادی ہزارہ کے ایک گاؤں داتہ میں کھڑے ہیں۔علماء دین حضرات بہت غصے اور طیش میں ہیں۔ہوسکتا ہے کہ گاؤں میں کسی نے نماز نہ پڑھی ہو چوری کی ہو۔زنا یا ڈاکہ مارا ہو۔کسی کا مال ضبط کیا ہو گینگ ریپ یا کوئی گھناؤنی واردات ہوگئی ہو۔شراب پی ہو رشوت یا سمگلنگ کی ہو۔نشہ ہیروئین چرس بیچتا ہو۔یا کہیں بے گناہ بچوں کو مسجد میں نماز پڑھتے بم پھینک کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر دیا گیا ہو لیکن؛

لیکن ایسی وارداتیں تو وطن عزیز کے روزمرہ پروگرام میں تسلسل کے ساتھ ہوتی رہتی ہیں۔روزانہ کے اخبارات ہمیں ایسی معلومات فراہم کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی کسی گاؤں ،شہر یا محلہ کے علماء دین کو اتنا برہم نہیں دیکھا پھر کیا ہوسکتا ہے؟ یا اس سے بھی بڑی گھناؤنی اور مکروہ حرکت سرزد ہوگئی ہے جی ہاں حرکت ہی ایسی ''قابل شرم'' ہے اس لیے علماء کا غصے میں آنا فطری بات ہے۔آیئے ''دھماکہ خیز قابل شرم'' واقعہ کا پتہ لیتے ہیں۔

واقعہ یوں ہوا کہ ضلع مانسہرہ میں داتہ گاؤں جو دور دراز پہاڑی سلسلے کے اندر شاہراہ ریشم سے کوئی 8 کلومیٹر دور واقع ہے۔اس میں موجود چند احمدی گھروں کا علماء دین نے مکمل سوشل بائیکاٹ کروادیا کہ آئندہ نہ کوئی شخص انہیں گاڑی پر بٹھائے گا اور نہ سودا سلف دے گا اور نہ بات چیت کرے گا اور نہ کوئی دوسرا لین دین کرے گا۔

یہ سلسلہ کئی سال تک چلتا رہا۔چھوٹے چھوٹے بچے میلوں پہاڑی سفر پیدل طے کر کے سکول آتے جاتے رہے۔بوڑھے ضعیف والدین تمام ضروریات زندگی اپنی کمروں پر لاد کر پہاڑوں کے اونچے نیچے راستوں پر رواں دواں رہے۔گاؤں کے باقی مسلمان لوگ ان پیدل ضعیف لوگوں کے پاس سے گاڑیوں میں سوار گزرتے مذاق اڑاتے رہے۔

وقت کا بے رحم پہیہ یونہی 4 سال تک چلتا رہا۔آخر ایک دن ضلعی انتظامیہ کو خبر ہوئی۔علاقے کا تھانیدار گاؤں میں آیا اس نے لوگوں کو بلا کر سمجھایا کہ ایسا ظلم نہ کرو یہ غیر اسلامی حرکت ہے اور تم تو رحمۃ للعالمین کے ماننے والے ہو جو انسانوں تو کجا جانوروں کے لیے بھی رحمت ہے۔

پس علماء دین بگڑ گئے اور اس ''عظیم دینی کام'' میں مداخلت ہی آپ کے غصے اور طیش کا موجب بن گئی۔

ایبٹ آباد میں شائع ہونے والا 11 مئی 97ء کا اخبار ''روزنامہ شمال'' میرے سامنے ہے۔علماء دین کے مذکورہ واقعہ کے خلاف بیانات ملاحظہ ہوں۔

داتا میں مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ ختم کرانے کی کوشش ناکام بنادی گئی۔

مرزائیوں کو سوزوکیوں میں بٹھایا جائے ان سے لین دین کیا جائے ایس۔ایچ۔او تھانہ صدر مانسہرہ کے فرمودات

داتا کی پُرامن فضا کو جان بوجھ کر خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔غیر دانشمدانہ طرزِ عمل روا رکھنے والے ایس ایچ او کی مذمت۔

مانسہرہ (شمال نیوز) داتا میں مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ ختم کروانے اور شہر کے پرامن ماحول کو خراب کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی۔تفصیلات کے مطابق موضع داتہ میں چار سال سے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ جاری ہے مگر گزشتہ روز سوزوکیوں کے چند ڈرائیور حضرات غلط فہمی میں پورے گاؤں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بعض مرزائیوں کو سوزوکیوں میں بٹھا کر ایک تقریب میں لے گئے جس سے کسی وقت بھی ناخوشگوار صورت حال پیدا ہوسکتی تھی......شام اچانک 5 بجے کے قریب ایس۔ایچ۔او تھانہ صدر مانسہرہ اپنی نفری کے ہمراہ گاؤں میں آدھمکے......اور دھمکیاں دینا شروع کردیں کہ تم لوگوں نے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کیوں شروع کررکھا ہے اسے ختم کیا جائے اور مرزائیوں کو سوزوکیوں میں بٹھایا جائے اور ان سے لین دین کیا جائے کیونکہ وہ بھی پاکستانی ہیں۔ان کی باتوں سے عوام میں اشتعال پھیل گیا شہر کے عوام اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنماؤں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا جس پر ایس۔ایچ۔او دو مساجد کے خطیبوں اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس داتا کے راہنماؤں کو مانسہرہ تھانہ لے آئے اور انہیں D.S.P کے دفتر لے گئے۔داتا کے عوام کثیر تعداد بھی علماء کے ساتھ آئی۔نیز تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ اباد کے راہنما اور مانسہرہ کی مساجد کے خطیب بھی دفتر پہنچ گئے جنہوں نے داتہ میں ناموس رسالت کے تحفظ کا عزم کا اظہار کیا......اہالیان داتہ اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس داتا کے راہنماوؤں نے مرزائی نواز ایس۔ایچ۔او کے رویّہ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ ایس۔ایچ۔او نے دیدہ دانستہ......جان بوجھ کر لوگوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی ہے......انہوں نے مطالبہ کیا کہ...... پرامن حالات کو خراب کرنے والے ایس۔ایچ۔او کو معطل کیا جائے۔

(روزنامہ شمال اتوار 11 مئی 97ء فرنٹ پیج)

''امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی'' کرنے والا ایس۔ایچ۔او مانسہرہ کا ایک ''فحش قدم''

اسی مذموم واقعہ کے متعلق ''ختم نبوت ایبٹ آباد'' کے صدر کا بیان ''روزنامہ شمال'' کے پہلے صفحہ پر نمایاں سرخیوں کے ساتھ تین کالمی خبر کے ساتھ یوں شائع ہوا۔

مرزائیوں کے پشت پناہ ایس۔ایچ۔او کو معطل کیا جائے۔اس نے کس کے ایماء پر مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ ختم کرنے کے لیے مسلمانوں پر دباؤ ڈالا۔وقار گل۔ساجد اعوان

''ایبٹ (نمائندہ خصوصی) داتہ ضلع مانسہرہ کے غیور مسلمانوں نے ایک عرصہ سے گستاخان نبی قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کررکھا ہے۔گزشتہ روز ایس۔ایچ۔او تھانہ صدر مانسہرہ اچانک داتہ جیسے حساس علاقہ میں یہ حکمنامہ لیکر پہنچے کہ قادیانیوں کا بائیکاٹ ختم کیا جائے ان خیالات کا اظہار تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے صدر وقار گل

جدون اور جنرل سیکرٹری ساجد اعوان نے کرتے ہوئے ڈی آئی جی پولیس ہزارہ ڈویژن اور کمشنر ہزارہ ڈویژن سے مطالبہ کیا کہ اس سرکاری اہل کار کی پشت پر شر پسند عناصر کو بے نقاب کریں اور ایس ایچ او تھانہ صدر مانسہرہ کو فوری طور پر معطل کریں۔ وقار گل اور ساجد اعوان نے واضح کیا کہ ایس۔ ایچ۔ او کو ایسی تعلیمات دینے کا کوئی حق نہیں ہے جس سے کسی بھی طرح قادیانیوں کی خیر خواہی کا کوئی بھی پہلو نکلتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایس۔ ایچ۔ او تھانہ صدر مانسہرہ کا یہ فحش اقدام مسلم امہ کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے جسے کسی بھی طور برداشت نہیں کیا جا سکے گا''۔

(روزنامہ شمال ایبٹ آباد 11 مئی 1997ء صفحہ 1)

واقعی یہ قدم ''بڑا فحش'' اور ''امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی'' کرنے والا ایک انتہائی ''گھناؤنا'' اور مکروہ فعل ہے۔ اگر ایس۔ ایچ۔ او کے کہنے سے بائیکاٹ ٹوٹ جاتا تو یقیناً یہ اس صدی کا سب سے ''غلیظ فعل'' ہوتا۔ اور امت مسلمہ کو ایک ''اہم اور نیک کام سے روکنے کی ''جسارت'' ہوتی۔

دوستو! محافظین ختم نبوت کی یہ ''شاندار تبلیغ'' ہی میری 32 ویں مشکل بن گیا ہے۔

مشکل نمبر 33

محافظین ختم نبوت اور مشرکین مکہ

داتا ضلع مانسہرہ میں ہونے والی ''اسلامی خدمت'' اور ایس۔ ایچ۔ او مانسہرہ کے ''فحش'' اور ''امت مسلمہ کے زخموں پر نمک چھڑکنے والے'' واقعہ کے بارے میں غور کر رہا تھا کہ ان ''عظیم کارناموں کا سرا'' ماضی میں کہاں اور کن لوگوں سے جوڑوں تاریخ وسیرت کی کتب کے حوالے سے جو نام ذہن کی سکرین پر آ رہے تھے قلم اس کے اظہار سے کانپ رہی تھی۔

میں اسی گومگو کی حالت میں تھا کہ مولانا تاج محمد صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے میری مشکل حل کر دی اور ایک فخریہ اعلان 21 دسمبر 1985ء کو مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کی عدالت میں داخل کیا۔

ہم ''محافظین ختم نبوت'' احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں جو مشرکین مکہ مسلمانوں سے کرتے تھے...... جناب ناظم اعلیٰ صاحب ختم نبوت

کوئٹہ ائیرپورٹ پر آئے ہوئے دو احمدیوں کو جنہوں نے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائے ہوئے تھے تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا بعد میں جب مقدمہ شروع ہوا تو جناب ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت نے درج

ذیل بیان عدالت میں داخل کیا۔

''یہ درست ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا، اذان دیتا تھا، یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جواب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں''۔

(مصدقہ نقل بیان گواہ استغاثہ 5 نمبر 2 تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ 23 دسمبر 1985ء)

دوستو محافظین ختم نبوت کا یہ سنہری کارنامہ اور مشرکین مکہ کے نقش قدم پر چلنے والا فخریہ اعلان میری 33 ویں مشکل قرار پایا۔

باب نمبر 4

ختم نبوت
اور
اسلامی وحدت

قومی اسمبلی اور ختم نبوت کی سیاسی برکات

سیاسی قاضیوں نے سیاسی فیصلے کرتے ہوئے جب ختم نبوت کی سیاسی برکات لکھیں...

جنرل ضیاء الحق صاحب نے اپنی نام نہاد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کے ممبران کو ساتھ ملا کر جماعت احمدیہ کے خلاف دیگر مظالم کے ساتھ ساتھ ایک عدد قرطاس ابیض ''قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ'' بھی شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا۔ اور اس میں اپنے ہی وضع کردہ ختم نبوت کے معنوں کی برکات بھی درج کیں۔ فرمایا گیا کہ

''اس نظریہ (یعنی ختم نبوت یا یہ کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا) نے مختلف ادوار مختلف نسلوں اور مختلف رنگ وروپ کے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر ایک امت بنایا ہے''

شہنشاہ وقت اقتدار کے نشے میں کچھ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن عملاً کیا صورت حال بنی اسی کا مشاہدہ میری 34ویں مشکل بن گیا۔

مشکل نمبر 34

ایک بریلوی کی شیعہ سے اتحاد کی کوشش

بریلوی مولوی طاہر القادری صاحب کو شوق ہوا کہ شیعہ سنی اتحاد کیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک کتاب لکھی اور عملی طور پر ایک امام بارگاہ میں امام خمینی کی تعزیت کے لئے چلے گئے مگر پھر کیا ہوا:

طاہرالقادری بریلوی بمقابلہ مفتی اعظم اشرف القادری بریلوی

طاہرالقادری اجماع امت کو پھاڑنے والا ہے، فاسق ہے، یہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے؟ اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔ اہل سنۃ والجماعۃ میں سے ہرگز نہیں۔ سنیوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ عقائد کفریہ ہیں۔ بدترین گمراہ ہے۔ بدترین بدمذہب ہے۔ واضح گمراہ آدمی ہے۔ کفریہ کلمات منہ سے نکالنے والا ہے...... مفتی اعظم مفتی محمد اشرف القادری آپ نے فتویٰ دیتے ہوئے فرمایا:

اجماع امت کی مخالفت کرنا اور اس سے مقصود تھا جدت زدہ ماڈرن سیکولرزدہ لوگوں سے شاباش لینا مقصود تھا۔ تو اس نے اجماع امت کو پھاڑا۔ تو اجماع امت کو پھاڑنے والا جو ہے وہ فاسق ہے۔ کم از کم فاسق ہے...... اسی طرح جس وقت خمینی مرگیا۔ خمینی کون تھا اثناعشریہ شیعہ تھا...... یہ اس کے تعزیتی پروگرام کے لیے ایک امام واڑے کے اندر کالا جبہ پہن کر گیا۔ ماتمی لباس پہن کر گیا۔ اور اس نے جاکر بڑی تقریر کی اور دو باتیں انتہائی قابل گرفت ہیں۔ ایک بات تو یہ کہی کہ یہ تو ایک خمینی فوت ہوا ہے مگر فکر نہ کرو پاکستان کا بچہ بچہ خمینی ہوگا۔ نعوذ باللہ نعوذ باللہ۔ جو شخص پاکستان کے بچے بچے کو کافر بنانا چاہتا ہے تو وہ خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟ اور پھر یہ کہا کہ خمینی کا جینا علی کی طرح تھا اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ نعوذ باللہ ناپاک اور کافر اور متفقہ علیہ کافر جس کو ساری امت سارے اجماع سے کافر قرار دیتی ہے تو اس شخص کی زندگی کو مولا علی سے تشبیہ دیتا ہے...... پھر شیعہ کا ایک امام واڑہ ہے اسلام آباد میں ...... وہاں جاکر اس نے تقریر میں بکواس کی اور تقریر میں کہا کہ شیعہ اور سنی دونوں مذہبوں کو ملا کر اسلام مکمل ہوتا ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ...... تو جو شخص شیعہ کے کفر کو شامل کئے بغیر اسلام کو مکمل نہیں سمجھتا وہ شخص خود مسلمان کیسے؟ اہل سنت والجماعۃ میں سے ہرگز نہیں۔ دھوکہ دیا ہوا ہے سنیوں کو۔ اور یہ شخص بدترین گمراہ ہے۔ بدترین گمراہ ہے۔ بدترین گمراہ ہے دھوکہ دیا ہوا ہے سنیوں کو۔ ابھی اس کی اور گمراہیاں واضح ہونے والی ہیں...... اتنے کفریہ عقیدے جو طاہر القادری کے منہ سے نکلے اور اس کے بدترین بدمذہب ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹ بولتا ہے اور آپ ﷺ پر بہتان باندھتا ہے۔ یہ واضح طور پر گمراہ آدمی ہے۔ اور کئی مرتبہ کفریہ کلمات اپنے منہ سے نکال چکا ہے اور کم از کم حد یہ ہے کہ سخت ترین گمراہ ہے۔

(مفتی اعظم کا یہ بیان utube پر ویڈیو کی شکل میں اس عنوان کے ساتھ موجود ہے۔ Dr Tahir ul Qadri Ki
(Asliyat By Mufti ye Azam Muhmmad Ashraf ul Qadri

عرفان قادری بریلوی بمقابلہ طاہرالقادری

شیخ الاسلام نہیں شیخن فی الاسلام ہے۔ ہیجڑا ہے۔ دیوث۔ بے غیرت، دلّا تے مسلماناں دا شیخ الاسلام ھون

دے قابل نئیں......عرفان شاہ قادری

اہل سنت والجماعۃ کے خطیب جناب مولانا عرفان شاہ قادری نے 9 نومبر 2007 بعد نماز عشاء بروز جمعۃ المبارک بزم رضا راولپنڈی کے تحت ہونے والے جلسے سے پنجابی میں خطاب کرتے ہوئے طاہر القادری کی شیعہ بریلوی اتحادی کی کوشش پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

(ترجمہ) شیخ الاسلام ہونے کے لئے تو اندر ایمان ہونا چاہیئے۔ یہ تو شیخن فی الاسلام ہے۔۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ کافروں پر شدت کرو۔ شدت کرنے کے لئے تو طاقت کی ضرورت ہوتی ہے جو ہیجڑوں کے پاس تو نہیں ہوتی۔ اگر تیرے پاس طاقت نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں جائز نہیں......آگے سے طاہر القادری جواب دیتا ہے کہ نہیں نہیں ہم تو ہر حال میں نرمی کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ رحماء بینھم مسلمانوں کے لئے ہے۔ کفار (شیعہ) سے نرمی کرنا بے غیرتی ہے۔ اور کافروں میں سے بھی وہ کافر جو گستاخ ہوں......لیکن اگر کتا کافر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھونکتا جائے اور تو کہتا جائے کہ ان سے خلق کرو ان سے خلق کرو۔ جو گستاخوں سے خلق کرے اور ان کی گردن نہ کاٹے وہ سب سے بڑا دیوث ہے، بے غیرت ہے، دلّا ہے وہ مسلمانوں کا شیخ الاسلام ہونے کے قابل نہیں۔

(عرفان شاہ قادری کی یہ تقریر utube پر بعنوان Irfan shah calls Dr Tahir ul Qadri a Dalla موجود ہے یہ ریکارڈنگ ہے مہریہ ساؤنڈ ڈھوک کھبہ راولپنڈی۔ منجانب محمد عامر، ندیم چشتی، محمد شفیق قادری اراکین بزم رضا راولپنڈی)

ایک اہل حدیث غیر مقلد کی بریلوی مکتبہ فکر سے اتحاد کی کوشش

علامہ احسان الٰہی ظہیر اہل حدیث فرقہ کے مستند اور سرخیل علماء دین میں شمار ہوتے تھے۔ اندرون و بیرون ملک بہت مشہور تھے عربوں کو عربی پڑھانے والے اس عالم دین نے بریلوی مکتبہ فکر کے بارے میں ایک کتاب بزبان عربی ''البریلویۃ'' تحریر فرمائی اور اس میں اتحاد کی دعوت دینے والوں اور یہ نعرہ لگانے والوں کو کہ ختم نبوت نے ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے کو اپنی عالمانہ نظر سے یوں دیکھا:

وحدت امت کا نعرہ لگانے والے بیوقوف اور احمق ہیں

''میں جانتا ہوں کہ وحدت واتحاد اور اسلامی فرقوں کو قریب کرنے کے احمق اور بیوقوف داعیوں کی پیشانیوں پر بل پڑ جائیں گے لیکن میں کئی دفعہ یہ کہہ چکا ہوں کہ عقائد وافکار کے اتحاد و اتفاق کے بغیر اتحاد و اتفاق نہیں ہوسکتا کیونکہ اتحاد کا مطلب ہی یہ ہے کہ بنیادی امور میں اتفاق ہو''۔

(البریلویۃ صفحہ 11)

جبکہ دوسری جگہ بریلوی عقائد کا ذکر یوں کرتے ہیں:

”کفار مکہ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردّی عقیدہ والے نہیں تھے“۔

(البریلویہ صفحہ 65)

جماعت اسلامی اور مجلس احرار کے اتحاد کی کوشش

1953ء کے عظیم ہنگاموں میں جماعت اسلامی اور مجلس احرار نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم ڈھائے اور یوں مولانا مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی اور عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر جماعت احرار ملی وحدت اور سالمیت کے علمبردار بن کرابھرے۔ مگر جب یہ ہنگامے ختم ہوگئے اس کے بعد وحدت اور سالمیت کے یہ علمبردار کہاں کھڑے تھے وہ اندازہ آپ کو درج ذیل بیانات پڑھ کر کافی وشافی ہو جائے گا۔

احراری تحریک ”تحفظ ختم نبوت“ کے لیے نہیں نام اور سہرے کے لیے تھی......مودودی صاحب کے نزدیک احرار کا اصل چہرہ

”احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان ومال کو اپنی اغراض کے لیے جوئے کے داؤں پر لگانا چاہتے ہیں۔ اپنی اغراض کے لیے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے“۔

(روزنامہ تسنیم لاہور 2جولائی 1955ء)

میں مودودی نہیں کہ بددیانت ہو جاؤں اس سے تو کافر اچھا......عطاء اللہ بخاری صاحب کے نزدیک مودودی صاحب کا اصل چہرہ

”میں مودودی نہیں کہ بددیانت ہو جاؤں......آج وہ (مودودی) کہتے ہیں کہ میں تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں شامل تھا۔ اگر مودودی شامل نہیں تھا تو میں ان سے حلفیہ بیان کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ لڑکوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر اعلان کریں کہ میں شامل نہیں تھا......کیا کروں علم اور ادب کو ......میرا کلیجہ پھٹتا ہے ارے تم سے تو کافر گلیلیو ہی اچھا تھا جس نے زہر کا پیالہ پی لیا“۔

(حیات امیر شریعت مطبوعہ 1969ء) (بحوالہ فکر اقبال اور تحریک احمدیہ صفحہ 332)

اہل حدیث اور اہل تشیع کے اتحاد کی کوشش

1982ء میں تہران میں عالمی سیرت کانفرنس میں اہل تشیع اور دوسرے فرقوں کے اتحاد کا موضوع بھی زیر بحث

آیا۔کسی طرح سے اتحاد کی کوئی صورت نہ بن پا رہی تھی آخر گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے ایک اہل حدیث عالم دین نے اہل تشیع اور اہل حدیث بھائیوں کے درمیان اتحاد کی راہ نکال لی۔''ختم بنوت ہی وحدت امت کی علامت'' کا نعرہ لگانے والوں کے لیے ایک دیدہ عبرت واقعہ۔

اہل حدیث اور اہل تشیع کے درمیان اتحاد کا ایک ہی راستہ ہے ہم بخاری جلا دیتے ہیں تم اصول کافی۔

''اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے، قابل عمل نہیں۔ اختلاف ختم کرنا ضروری ہے مگر اختلاف ختم کرنے کے لیے اسباب اختلاف کو مٹانا ہوگا۔ فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز تر کر رہی ہے۔ کیوں نہ ہم ان اسباب کو ہی ختم کر دیں۔

اگر آپ صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں تو ان تمام روایات کو جلانا ہوگا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم ''بخاری'' کو آگ میں ڈالتے ہیں آپ ''اصول کافی'' کو نذر آتش کر دیں۔ آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ صاف کر دیں گے''۔

(آتش کدہ ایران مصنفہ اختر کشمیری صفحہ 109 ندیم بک ہاؤس لاہور 84) (بحوالہ البریلوہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ مصنفہ عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 81-82)

بریلوں کا اہل نجد سے اتحاد کی کوشش

اہل نجد کے ممتاز عالم دین شیخ عطیہ محمد سالم نے البریلویۃ کتاب پر چھ صفحے کی تقدیم تحریر کی۔ اسی تقدیم کے حوالے بریلوی عالم دین اور نجدی علماء دین اتحاد کے کسی پلیٹ پر کھڑے ہیں کی ہلکی سی جھلک ہمیں یوں نظر آتی ہے۔

اتحاد امت کے نعرے صرف ایک فیشن کی حد تک ہیں عملاً ممکن نہیں

البریلویۃ کا جواب کنندہ جناب عبدالحکیم شرف قادری صاحب فرماتے ہیں:

''آج کل یہ فیشن بن چکا ہے کہ الفاظ کی دنیا میں اتحاد اور یک جہتی کی تلقین کی جاتی ہے اور جیسے ہی کسی مخالف کا ذکر آیا ہر قسم کی احتیاط بالائے طاق رکھ کر شدید سے شدید تر فتویٰ صادر کر دیا جاتا ہے۔

شیخ عطیہ محمد سالم نجدی نے البریلویۃ کی تقدیم میں بڑی خوبصورت خواہش کا اظہار کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

وفی ھذا لوقت الذی نحن احوج ما نکون الی وحدۃ الکلمۃ وتوحید الصف اس حسین آرزو کے باوجود چھ صفحے کی تقدیم میں سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے وہ اس آرزو کے یکسر منافی اور قول وفعل کے تضاد کی واضح مثال ہے۔ مقام حیرت ہے کہ وحدت واتحاد کو ایک ضرورت قرار دینے والا دنیا بھر کے عامتہ المسلمین کو کس بے دردی سے کافر ومشرک قرار دے رہا ہے''۔

(البریلوۃ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ مصنفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 55-56)

بریلوی دیوبندی اتحاد کی کوشش

مولوی عبدالستا نیازی صاحب جو کسی زمانے میں پاکستان کے مذہبی امور کے وزیر تھے انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ دیوبندی بریلوی اتحاد کی کوشش کی جائے آخر دونوں فقہ حنفی کے ماننے والے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایک عدد کتاب لکھ ڈالی اور اتحاد کی کوشش شروع کر دی۔ کتاب میں فارمولا بھی لکھ دیا کہ اتحاد کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ پھر کیا ہوا جواب کیا ملا ۔

مشہور دیوبندی مولوی الیاس گھمن صاحب اس اتحاد کا آپریشن کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" آج سے کچھ عرصہ قبل مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جو بریلوی مسلک کے مقتدر رہنما تھے نے اک آواز اُٹھائی کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ ایک کتاب لکھتے بھی نظر آتے ہیں۔ ''اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت'' مگر پڑھ کر افسوس ہوا کہ نام تو کیسا خوبصورت اور اندر سراسر بریلویت کی ترجمانی۔ بہرکیف......انہوں نے چارنکاتی فارمولا پیش کیا تھا کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے۔ہم ترتیب سے ہرشق کو لاتے ہیں پھر اس پر کچھ گفتگو عرض کریں گے۔

کہ اس فارمولے کے مخالف بھی بریلوی ہیں جو کہ امن و اتحاد و اتفاق نہیں چاہتے جو امریکہ سے ڈالر ہی اس بنیاد پر لے رہے ہوں کہ لڑائی اور فساد ڈلوانا ہے وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ حاجی فضل کریم جیسے بریلوی زعماء ختم نبوت کے مقدس عنوان پر تحریک چلے تو اس کا ساتھ بھی نہیں دیتے تو پھر کب یہ اتفاق و اتحاد کریں گے؟ نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد ملت کے چار نکات

پاکستان کی تمام جماعتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے افکار ونظریات پر اصولاً متفق ہیں لہٰذا ہم اپنے تمام متنازعہ فیہ امور ان کے عقائد ونظریات کی روشنی میں حل کریں۔

(اتحاد بین المسلمین ص 33)

تبصرہ:

نیازی صاحب انتہائی حیرت اور افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی دھرم میں ان حضرات کی تحریرات پر کفر اور ان پر گستاخ رسول ہونے کے فتاویٰ درج ہیں اور ان میں سے بعض تو آپ کے قلم کی زد میں بھی آ گئے اب

آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو ثالث مانا جائے: بغل میں چھری منہ میں رام رام...... والی بات ہی ہوگی کیونکہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاویٰ جات:

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں صاحب دیوبندی مذہب لکھتے ہیں:

سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین وعبدالقادر ہیں...... وہی مولوی احمد الضدان یجتمعان کا حیرت انگیز ہیولیٰ تھے اول سنی پھر نجدی۔

(معرکۃ الذنب ص2 تا6)

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ نے ہگا شاہ عبدالعریز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

(معرکۃ الذنب ص6)

آگے لکھتے ہیں:

قرآن مجید کا فارسی و اردو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد ملقب بہ شاہ ولی اللہ

(معرکۃ الذنب ص31)

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی درثمین نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ ولی اللہ کو بھی اس کی درثمین نہیں بچا سکتی۔

(ریحان المقربین ص17)

اور جن بزرگوں کو نیازی صاحب ثالث مان رہے تھے ان میں سے اک شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی ہیں۔

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں:

یہ سارے مترجمین ترجمہ قرآن سے قطعاً نابلد ہیں ورنہ جان بوجھ کر کفریات کے پھنکے لگائے ہیں۔

(نجوم شہابیہ ص82 تا86)

اسی طرح کے کئی فتاویٰ پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جو ہم آگے نقل کریں گے۔

سوال یہ ہے نیازی صاحب جس شخصیت پر آپ کو خود اعتماد نہیں ہے لوگوں کو کیوں بتا رہے ہیں کہ معتمد ہے نیازی صاحب کو اتنا قرارا جواب ملا کہ دوبارہ ان بیچاروں نے کبھی اتحاد کا نام نہیں لیا۔

(کتاب حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص23 تا26 مولفہ الیاس گھمن مطبع دارالایمان پرنٹر فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور مکتبہ اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

سب بے غیرت بن گئے ہیں۔سب اپنی روٹیاں سیدھی اور پیسہ کمانے میں لگے ہوئے ہیں

پیر نصیر الدین آف گولڑہ مولویوں کے ایک پلیٹ فارم پر اتحاد نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دل کے دکھ کا اظہار درج ذیل گالیاں دے کرتے ہیں:

"مشائخ کا اور کیا کام ہے۔ نذرانے بٹورنا۔ دست بوسی کروانا۔ پراپرٹی اور جائیداد بنانا۔ ہمارے باپ دادوں کا کیا کام تھا کہ جو بچھڑے ہوئے لوگ ہیں جو آپس میں ٹوٹ گئے ہیں ان کو جمع کرنا۔۔۔اگر آج یہ آواز اٹھائی جائے کہ شیعہ کو دیوبندی کو، بریلویوں کو، سپاہ صحابہ کو، سپاہ محمد کو، لشکر طیبہ کو، اور تبلیغی جماعت کو جو کلمہ گو ہیں ان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے تو کہتے ہیں یہ آدمی کیوں یہ بولی بول رہا ہے۔ہم مخالفت میں ایک دوسرے کو کافر کہہ کر جتنا پیسہ بٹور سکتے ہیں اکٹھا کرنے میں بٹور نہیں سکتے۔ ہمیں بریلوی کون کہے گا اگر ہم سب کو کافر نہیں کہیں گے۔ یہ تو اپنی اپنی روٹیاں سیدھی کرنے کے لئے۔صرف پیسہ کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔اسی طرح دیوبندیوں کا بھی یہی حال ہے وہ اپنے اس پنجرے میں بند ہیں۔ یہ ان کو کافر کہتے ہیں وہ ان کو کافر کہتے ہیں تو یہ باہمی تکفیر کا سلسلہ کب تک چلے گا۔کیا کوئی آواز نہیں اس دنیا میں؟ پاکستان میں انڈیا میں؟ کوئی ایسا آدمی نہیں؟ نہ علماء میں، نہ مشائخ میں؟ سب خاموش ہیں......سب بے غیرت بنے ہوئے ہیں۔ بے غیرتی کی روٹیاں کھا رہے ہیں"۔

(پیر صاحب کا یہ ویڈیو بیان utube پر بعنوان shut up call to irfan shah by Hazrat pir naseer naseerud deen موجود ہے)

72 فرقوں میں کبھی بھی اتحاد ممکن نہیں

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف عالم دین ایڈیٹر المنبر مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب وحدت امت بذریعہ ختم نبوت کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہم نے متعدد مراحل پر اتحاد امت کے تصور کو پیش کیا اور سب سے زیادہ قادیانیوں کے خلاف مناظرہ کے سٹیج سے ڈائریکٹ ایکشن کے ویرانے تک ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کے تمام فرقے یکجان ہیں۔لیکن کیا حقیقتاً ایسا تھا کیا حالات کی شدید سے شدید تر نامساعدت کا باوجود ہماری تلوار تکفیر نیام میں داخل ہوئی؟ کیا ہولناک سے ہولناک تر واقعات نے ہمارے فتاویٰ کی جنگ کو ٹھنڈا کیا؟ کیا کسی مرحلہ پر بھی ''ہمارا فرقہ حق پر ہے اور باقی تمام جہنم کا ایندھن ہیں'' کے نعرہ سے کان نامانوس ہوئے اگر ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تو بتایئے اس سوال کا کیا جواب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس کفر اور جہنم سے نکال کر

اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے"۔

(المنیر 9 مارچ 1956ء صفحہ 5)

"حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے"۔ احادیث اسی کا نام تو امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام بتاتی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اسی کی ہی دعویدار ہے اگر یہی کڑوا سچ ہے تو پھر جماعت احمدیہ پر کفر کے فتاویٰ کیوں؟

باب نمبر 5

"تحفظ ختم نبوت" کی برکت سے "آزادیاں"

اور
میری مشکلات

مسئلہ تحفظ ختم نبوت مسجد
سے
مولوی تک

مشکل نمبر 35

خاصے مشکل غیر مسلم

کافر...... پکے کافر...... غلیظ کافر...... خبیث کافر...... کالے کافر...... کمینے کافر اور مردود کافر جیسی عام فہم اصطلاحیں تو ہمارے علمائے کرام کے روزمرہ کے معمولات میں، زیر استعمال رہتی ہیں جس سے وہ اپنے مخالفین کے قلعوں پر سنگ باری کرکے ان کا جنت کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کرتے رہتے ہیں مگر ''مشکل کافر'' یا ''مشکل

غیر مسلم'' کی مذہبی اصطلاح روحانی بستی میں ابھی بالکل نووارد ہے بلکہ نوزائیدہ اور نومولود ہے مگر اس کا پس منظر بڑا دلچسپ ہے:

''قادیانی جماعت کو غیر مسلم بنانا خاصہ مشکل تھا'' یہ الفاظ ممتاز قانون دان اور'' آمریت کے سائے'' جیسی متداول کتاب کے خالق جناب ممتاز حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ کے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

''یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کو غیر مسلم بنانا خاصہ مشکل کام تھا اس لئے کہ مسلمان کی تعریف تو صرف یہ تھی جو شخص توحید و رسالت پر ایمان لے آئے وہ مسلمان ہے یعنی جو شخص بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے ادا کرے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ایک مسلمان کے لئے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری تھا ان میں توحید رسالت۔فرشتوں،آسمانی کتابوں،خیر و شر کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا اور حیات بعد الموت شامل ہیں قادیانی جماعت ان جملہ باتوں پر ایمان رکھتی ہے''۔

(صفحہ 374-373)

مشکل کام کا آسان حل

اگر جماعت احمدیہ بھی مسلمان Qualification پر پوری اترتی ہے تو اسے پھر کیسے ''غیر مسلم بنایا جائے''؟ ہے ناں مشکل سوال مگر ایک پاکستانی بادشاہ یعنی جنرل ضیاء الحق صاحب نے یہ مسئلہ بھی دومنٹ میں حل کر دیا آپ نے ''امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کرتے ہوئے لفظ ''مسلم'' کی تعریف ہی نئی دریافت فرمادی......
یاد رہے کہ اس سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو نے جماعت احمدیہ کو قانون کی اغراض کے لئے not muslim قرار دیا تھا مذہبی طور پر نہیں ...... چنانچہ ممتاز حسین شاہ صاحب 1400 سوسال بعد سر انجام پانے والے اس اہم دینی فریضے کی نشاندہی کرتے ہوئے اگلی لائن میں فرماتے ہیں۔

''اس لئے ضیاء الحق نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے لفظ مسلم اور'' غیر مسلم کے مندرجہ بالا (ذیل ناقل) معنی متعین کئے۔

(صفحہ 374)

مسلمان کی نئی تعریف

جنرل ضیاء الحق صاحب نے آئین کے آرٹیکل نمبر 260 میں ترمیم کر کے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف اس طرح کی:

(ا) مسلم

جو شخص اللہ کی وحدانیت اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔آپ ؐ کو آخری نبی مانتا ہو۔اور آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو نبی یا مصلح تسلیم نہ کرتا ہو وہ مسلم ہے۔

(ب) غیر مسلم

جو شخص مسلم نہ ہو یا جس کا تعلق عیسائی یا ہندو، سکھ، بدھ، یا پارسی فرقوں سے ہو، وہ غیر مسلم ہے''۔

(آمریت کے سائے 373)

نئی تعریف کی نئی برکات

''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' نافذ کر کے ہزاروں احمدی نوجوانوں کو اسلامی شعائر کے استعمال کے جرم میں دفعہ نمبر 298c کے تحت جیلوں میں بند کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ نے ''قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ'' کے نام سے ایک White Paper بھی شائع کیا جسے خطیر سرمایہ خرچ کر کے دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا گیا اِس میں گورنمنٹ پاکستان ''مسلمانوں کی نئی تعریف'' کی برکات درج کرتے ہوئے فرماتی ہے کہ:

''اس نظریہ (یعنی ختم نبوت یا یہ کہ اب کوئی نبی ہادی مہدی مصلح نہیں آئے گا) نے مختلف ادوار۔مختلف نسلوں اور مختلف رنگ وروپ کے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر ایک امت بنا دیا ہے''۔

جماعت احمدیہ کو کافر سمجھیں اور باقی جو چاہے عقیدہ رکھیں......

مولانا مودودی صاحب وہ ''عظیم شخصیت'' جنہوں نے تو گویا ''کفر احمدیت'' کے تابوت میں آخری میخ ہی ٹھونک دی ہے یا مخالفت کی ''حد'' ہی کر دی ہے۔بالالفاظ دیگر آپ نے مندرجہ بالا نظریے کی ''مزید برکات'' گنواتے ہوئے تمام علماء دین کی طرف سے یا دیگر تمام فرقوں کو اپنے ساتھ ملا کر وہ ''نظریہ ضرورت'' وضع فرمایا ہے جو رہتی دنیا تک احمدی غیر احمدی نزاع کے تجزیہ نگاروں کو انگشت بدنداں کرتا رہے گا۔

تحفظ ختم نبوت کی مزید برکات

آپ جناب اپنی کتاب ''ختم نبوت'' میں زیر عنوان ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے'' کے تحت فرماتے ہیں:

''ختم نبوت امت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بڑی رحمت ہے جس کی بدولت ہی اس امت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے جو ان کے اندر

مستقل تفریق کا موجب ہوسکتا ہے"۔

(صفحہ 44)

یعنی امتی نبی۔امام مہدی، یا کسی بھی آسمانی مصلح کے انکار کی برکت سے ہی یہ تحفہ امت کو مل سکتا تھا۔اور اگر یہ دروازہ بند نہ کیا جاتا تو یہ آزادی کیسے ممکن تھی۔کہ جو چاہے عقیدہ رکھو اور جو چاہے فرقہ بنالو۔چنانچہ آپ مزید فرماتے ہیں:

"یہ وحدت امت کو کبھی نصیب نہ ہوسکتی تھی اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوجاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی"۔

(صفحہ 44)

کسی امتی نبی کی آمد سے امت مسلمہ کو کیا فائدہ ہوگا؟ سوائے اس کے کہ تفرقہ سازی جیسی مکروہ رسم کو ہی مزید ہوا ملے گی......

آپ مزید غور کرنے کے بعد اس نکتے پر پہنچتے ہیں کہ کسی بھی نئے مصلح کی آمد کا کوئی مفید حاصل تو ہو نہیں سکتا ماسوائے اس کے کہ وہ تفرقہ سازی میں مزید اضافہ کرنے والا ہوگا۔اور ہمارے موجودہ فرقوں اور ہمارے موجودہ عقائد کے خلاف ردعمل ظاہر کرنے کی وجہ سے ہم اہل ایمان کی وحدت کو توڑنے والا ہی ہوگا۔اس لیے آپ فرماتے ہیں:

"آدمی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی نبوت کا دروازہ بند ہوجانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہوکر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے (تمام فرقوں کے ناقل) اہل ایمان کی ایک ہی امت بن سکے۔اور بلاضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس امت (بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، اہل قرآن، اہل تشیع وغیرہ) میں بار بار تفرقہ برپا نہ ہوتا رہے"۔

(صفحہ 45)

کفر و ایمان کی کشمکش سے مکمل آزادی

یوں آپ آخری فیصلہ کے طور پر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر صرف کہیں امتی نبی یا واجب الاطاعت مصلح کی آمد کا انکار کر دیا جائے تو حتمی طور پر ایک Long life رحمت کے طور پر یہ بات بھی ہاتھ آجاتی ہے کہ اس طرح سب فرقوں کے سب عقائد مشرف بہ اسلام ہوجائیں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں ایک امت نہ بننے دے"۔

(صفحہ 45)

قصہ مختصر خلاصہ کلام یہ کہ اگر احمدیت کا انکار کر دیا جائے تو فرقے 72 بنیں یا 72 سو کوئی خطرہ نہیں، وہ مزاروں پہ سجدے کریں یا احادیث کا انکار، وہ قرآنی آیات کو منسوخ کریں یا توہین صحابہ وامہات المومنین۔ ان کے پکے مسلمان ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ وہ ختم نبوت کے پاکستانی معنوں پر دستخط کرتے اور جماعت احمدیہ کو کافر گردانتے ہیں۔

ایک حسین خواب اور اس کی خوفناک تعبیر

کسی بھی آسمانی مصلح کی آمد آئندہ کے لیے ''لعنت'' اور اس کا انکار ''رحمت'' اور اس نظریے نے مسلمانوں کو ''ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہوسکتا ہو'' اور اس نظریے کی بدولت ہی ''امت کو ایک دائمی اور عالمگیر برداری بنناممکن ہوا ہے۔ یہ وہ ''سنہری خواب'' یا سنہری سمجھوتہ ہے جو ہمیں اکابر علماء نے احمدیت کو کافر ''بنانے'' کے لیے آخری ہتھیار کے طور پر عنایت فرمایا تھا۔

تحقیق کے اس سفر میں جب میں نے اکابر علماء دین کے خیال میں دوسرے فرقوں کے ''مذعومہ عقائد'' یا خود ان کے اپنے اعلانیہ، ڈھیروں ڈھیر عقائد کا جائزہ لیا تو حاصل وصول الجھنیں میری اگلی مشکل بن گئیں۔

مذہبی دنیا کے اس افسانوی سمجھوتے کی داستان ملاخطہ کیجئے:

اگر کسی دیوبندی بھائی کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں آج سے یہ عین اسلامی عقائد قرار دیئے جاتے ہیں۔

(بریلوی علماء دین عرصہ دراز سے دیو بند مکتبہ فکر سے شدید ناراض تھے اور انہیں ' کافر، مرتد، ان کا ارتداد کفر سخت درجے پر، جو ان کے ارتداد کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، خبیث سردار فاسق، فاجر پر خبیث اور مفسد سے بڑھ کر ہٹ دھرم۔ کمینے تر کافر، باطن میں خباثتیں، اسلام کے دشمن، ان سے شادی زنا، نماز جنازہ پڑھنا حرام، ان کے جنازے کو کندھا دینا بھی حرام، اسلام کے سب سے بڑے دشمن۔ ان سے کھانا پینا حرام۔ عبادت حرام۔ جنازے کی مشایعت حرام مسلمان قبرستان میں دفن کرنا حرام دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام۔ ان کا قتل ہر مسلمان پر لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ابلیس۔ قذاق۔ زانی۔ لوطی شرابی۔ خارجی بے حیائی کی پوٹلی۔ بے حیاء جھوٹے۔ تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو' وغیرہ وغیرہ جیسے شرعی فتاوی سے یاد کرتے تھے۔

مگر اب الحمدللہ چونکہ آج کے بعد ''تحفظ ختم نبوت کی نئی برکت'' سے تمام فرقوں کو ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہو گیا ہے۔ اور ہر بنیادی اختلاف اور تفریق سے محفوظ' ہو کر تمام فرقوں کا مسلمان بننا ممکن ہو گیا ہے۔ اس لیے دیوبندی بھائیوں سے یہ فرقہ وارانہ جنگ ختم کی جاتی ہے اور آج 24 اپریل 1984ء کے بعد سے دیوبندی

بھائیوں کے درج ذیل عقائد عین اسلامی اور مومنانہ قبول کئے جاتے ہیں یا اور بھی جو چاہیں اب عقیدہ رکھیں ہمیں سروکار نہیں یادر ہے کسی ایسے عقیدہ کی بناء پر آئندہ انہیں مندرجہ بالا القابات سے یاد کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی اور نہ فتاویٰ دینے کی۔

دیوبندی عقائد، اعمال اور افعال ماضی میں دوسرے علماء کی نظر میں

☆میں اللہ کا سؤر ہوں......فرمان سید عطاء اللہ شاہ بخاری

''ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے ایک اسٹیشن پر ایک ادھیڑ عمر وضع دار شخص اس ڈبے میں داخل ہوا...... گاڑی چل پڑی تعارف کے لئے شاہ صاحب نے کہا کیا اسم گرامی ہے؟ اس نے کہا میرا نام کلب حسین ہے (حسین کا کتا) اب اس نے پوچھا جناب کا اسم گرامی؟ شاہ صاحب نے فوراً کہا خنزیر اللہ (میں اللہ کا سؤر ہوں)''۔

(بخاری کی باتیں ص172)

☆عوام کا عقیدہ بھی گدھے کے عضو....... جیسا ہے......فرمان اشرف علی تھانوی

''عوام کا اعتقاد ہے ہی کیا چیز۔ عوام کے عقیدوں کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو......۔ بڑھے تو بڑھتا ہی جائے۔ اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں چلے۔ واقعی عجیب مثال ہے''۔

(ملفوظات حکیم الامت ج3 ص62)

☆اشرف علی تھانوی صاحب کے پاؤں دھو کر پینے سے جنت ملتی ہے

''واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے''۔

(تذکرۃ الرشید جلد نمبر1 ص113)

☆اندرا گاندھی میری بیٹی ہے......فرمان سید عطاء اللہ شاہ بخاری

''بھائی پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی کو میرا اسلام کہنا کہ میری بیٹی ہے''۔

(کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری سوانح نگار شورش کاشمیری ص298)

☆قرآن کا ترجمہ پڑھنا عوام کے لئے خطرناک ہے......فرمان اشرف علی تھانوی

''میں اس واقعہ کو دیکھ کر فتویٰ دیتا ہوں کہ تم کو ترجمہ دیکھنا حرام ہے۔ جس طرح طب کی کتابیں مفید تو ضرور ہیں مگر طبیب کے لئے مفید ہیں مریض کے لئے مفید نہیں۔ ایسے ہی قرآن شریف کے ترجمہ کا مطالعہ علوم دینیہ کے واقف کے لئے تو بہت مفید مگر جاہل کے لئے مضر''۔

(ملفوظات حکیم الامت ص 124 عنوانات محترم صوفی محمد اقبال قریشی ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان)

☆مولوی غلام غوث ہزاروی نے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے منہ میں شیطان کا عضو...... ڈال دیا

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حاذق — جو کہ بیمار سے کم فیس لیا کرتے ہیں

اب یہ معلوم ہوا ہے کہ بخاروں میں حضور — کشتۂ خایہ ابلیس دیا کرتے ہیں

شان ورود۔اس کے متعلق خود فرمایا:

''انہی دنوں جنوری 1946 کی بات ہے۔میں مجلسِ احرار اسلام پشاور کے دفتر میں پڑا ہوا تھا کہ اتنے میں مولانا غلام غوث آئے اور پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے میں نے کہا بخار ہے۔کہنے لگے میرے پاس کرنجوا ہے وہ کھا لیجئے ......جب میں دوا کھا کر پانی پی چکا تو نہایت متانت سے کہنے لگے آپ کو معلوم ہے اسے فارسی میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا نہیں۔کہنے لگے خایہ ابلیس (شیطان کا عضو.......)......اس پر ایک زور کا قہقہہ لگا''اس پر آپ نے یہ قطعہ لکھا'' فرمایا آپ کی تعریف لکھی ہے تا کہ بیماروں کو آپکے علاج اور دواؤں کا بھی پتہ چل جائے۔کہ آپ کیا کچھ کرتے اور کیا کچھ کھلاتے ہیں''۔

(سواطع الالہام نتیجہ فکر سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاری ناشر مکتبہ نادیۃ الادب الاسلامی پاکستان کچہری روڈ ملتان ص 93،92)

☆عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے ہمیں ماں بہن کی گالیاں دیں

''تین چار دوستوں نے سازش کی عطاء اللہ شاہ بخاری کو چڑایا جائے۔چنانچہ سب سے پہلے صوفی اقبال احمد شاہ جی کے سامنے پہنچے اور پوچھا شاہ جی آپ کے پاس پن ہوگی۔شاہ جی نے کہا نہیں بھائی میرے پاس پن نہیں ......(کئے دوستوں کے بار بار پوچھنے پر) شاہ جی کے مزاج کا پارہ چڑھنے لگا۔باہر نکل آئے اور کہنے لگا کیا تم سب کے ٹانکے ادھڑ چکے ہیں۔اس کے بعد جو ہر طرف سے شاہ جی پن ہی کے سوالات شروع ہوئے تو شاہ جی اتنے غصے میں آئے کہ مادر وخواہر (ماں بہن) کی مغلظات تک سنا دیں''۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ سوانح افکار از شورش کاشمیری ص 85)

☆سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا دوسرا نام پنڈت کرپارام برہم چاری

بہت سے قیدی جیل سے بے وجہ سنسر شپ کی وجہ سے پکڑے جاتے اور ان کی سزا کا موجب ہوتے۔شاہ جی نے اس کا توڑ پیدا کیا پنڈت کرپارام برہم چاری کے نام سے اپنے احباب کو دیناج پور جیل سے اکثر خط لکھتے رہے''۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ سوانح افکار از شورش کاشمیری 86)

☆مولانا قاسم اور مولوی رشید احمد کی شادی اور وظیفہ زوجیت

''ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک دفعہ ایک خواب دیکھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔جس طرح زن وشوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے''

(تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 289)

☆آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تشریف لا کر ایک دن دیوبندی مہمانوں کے لئے کھانا پکایا

اشرف علی صاحب تھانوی اپنے اعلیٰ حضرت، حضرت حاجی امداد اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا''۔

(امداد المشتاق ص 20،امداد السلوک ص 40،تاریخ مشائخ چشت ص 248 تالیف مولانا محمد زکریا ناشر مجلس نشریات کراچی نمبر 18)

☆تقویۃ الایمان کے مطابق درج ذیل کام شرک اور کرنے والے مشرک

1۔جو کوئی کشف اور استخارہ کا دعویٰ کرے جھوٹا دغاباز اور مشرک ہے۔

2۔جو کوئی اللہ کے نام کے علاوہ کسی کے نام کا ختم پڑھے وہ بھی مشرک۔

3۔محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا شرک ہے۔

4۔محرم کے مہینے میں لال کپڑے نہ پہننا شرک ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص 22،ص 50 باب توحید وشرک کے بیان میں)

☆دیوبندی مولوی کی نظر کہاں کہاں

''ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (رشید احمد گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی پوچھ بیٹھا کہ حضرت عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ چیں بہ جبیں نہ ہوئے۔بلکہ بے ساختہ فرمایا۔جیسے گیہوں کا دانہ''

(تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 100)

☆میں ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی.....کنجریوں کے کوٹھے پر ایک کنجری کا دیوبندی مولوی کو جواب

''حضرت حافظ ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے۔ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی

کی سہارن پور میں بہت سی رنڈیاں مرید تھیں۔ایک بار کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔سب مریدنیاں اپنے میاں کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا ہم نے اس سے بہتیرا کہا وہ کہتی ہے میں بہت گنہگار ہوں۔میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں؟......میاں صاحب نے کہا کہ جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں۔جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا تم کیوں نہیں آئی؟ اس نے کہا اپنی روسیاہی کی وجہ سے۔شرماتی ہوں۔میاں بولے بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والے کون اور کروانے والے کون۔وہ تو وہی ہے۔رنڈی یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی اور خفا ہو کر ولا حول ولا قوۃ پڑھتے ہوئے بولی میں گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی''۔

(تذکرۃ الرشید جلد نمبر 2 ص 242 مرتبہ عاشق الٰہی ٹائیٹل امیر المطابع میرٹھ میں باہتمام اصغر حسین چھپا)

1۔ خدا تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر سمجھتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ 19 دیوبندی مذہب از مولانا غلام مہر علی شاہ گولڑوی)

2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم بچوں، مجنونوں اور جانوروں کے علم کے برابر سمجھتے ہیں۔

(حفظ الایمان مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مطبوعہ دیوبند صفحہ 9)

3۔ شیطان کا علم حضورؐ سے وسیع تر تھا۔

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد مصدقہ رشید احمد گنگوہی صفحہ 51)

4۔ حاجی امداد اللہ صاحب کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ از مولانا اشرف علی تھانوی جلد نمبر 11 صفحہ 105)

5۔ دیوبندیوں نے معاذ اللہ حضورؐ کو جہنم میں گرنے سے بچایا۔

(بلغۃ الحیران بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ 26)

6۔ آنحضرتؐ اردو سیکھنے میں دیوبندیوں کے شاگرد ہیں۔

(براہین قاطعہ بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ 26)

7۔ آنحضرتؐ کا گنبد خضراء ناجائز اور حضرت امام حسین اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے روضے ناجائز اور حرام ہیں۔

(فتاویٰ دیوبند جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 26)

8۔ دیوبندی ختم نبوت کے منکر ہیں۔

(رسالہ تحذیر الناس از مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی)

9۔ دیوبندی خانہ کعبہ میں بھی گنگوہ کا راستہ تلاش کرتے ہیں۔

(مرثیہ از مولانا محمود الحسن)

10۔ مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام کے ثانی ہیں۔

(مرثیہ تحریر کردہ مولانا محمود الحسن)

11۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کی توہین کرتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 37)

12۔ رضی اللہ اور امیر المومنین کی مقدس اصطلاحات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

(رسالہ تبیان دادولی شریف فروری 1954ء صفحہ 9)

13۔ دیوبندیوں کا کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور درود اللھم صلی علی سیدنا و نبینا ومولانا اشرف علی۔

(رسال امداد مولانا اشرف علی بابت ماہ صفر 1376ھ، صفحہ 45)

14۔ ماں کے ساتھ عقلاً زنا جائز سمجھتے ہیں۔

(افاصات الیومیہ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جلد 2)

15۔ دیوبندی انگریز کے وفادار ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ)

اکثر حوالے ''دیوبندی مذہب'' از مولانا مہر علی شاہ صاحب سے لئے گئے ہیں۔

16۔ نماز میں حضورؐ کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔

(صراط مستقیم صفحہ 97 مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کتب خانہ اشرافیہ راشد کنی دیوبند)

17۔ ہر مخلوق بڑا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 13 مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی راشد کنی دیوبند)

18۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 48)

19۔ حضورؐ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 52)

20۔ حضورؐ کا یوم میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کے طرح ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ 152)

21۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 50)

22۔ مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کوا اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 145 جلد 2)

23۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔

(افاضات الیومیہ صفحہ 273 جلد 4)

24۔ عیدین میں معانقہ بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 99 جلد 2)

25۔ بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و نادرست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 460)

26۔ دفع ظلم کے واسطے رشوت دینا درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 201)

27۔ کچہری میں جھوٹ بولنا احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 201)

28۔ منی آرڈر درست نہیں، ہنڈی درست نہیں دونوں میں معاملہ سود کا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 179 بحوالہ الوہابیت 135)

29۔ سیدنا حسن حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پروا نہ کرتے تھے اور بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کر گزرتے تھے۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 204)

30۔ حضرت حسین تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر عقبیٰ کے وقت 5 سال کے معصوم بچے تھے ان کو جلیل القدر صحابی کہنا غلط ہے۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 156)

31۔ امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لئے سیدنا حسین معاویہ کی وفات کے منتظر تھے جونہی انہیں سیدنا معاویہ کی رحلت کی خبر ملی تو اپنے دلی مقصد کی برآوری کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی

خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا وہی دراصل اس تمام مسئلہ کی روح رواں ہے جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین با آسانی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیدنا حسین نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے جو بالا آخر واقعہ کربلا پر منتج ہوئے۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 186)

32۔ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بہتر تھی

سیدنا حسین کوفی تفرقہ بازوں کے سہارے سرکردہ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے کوفہ روانہ ہوگئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہ اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔

33۔ خلافت کا جھگڑا

"اہل حق قارئین! حقیقت سورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا اور خلافت کی آرزو میں کربلا کا حادثہ پیش آیا۔"

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 238)

34۔ یزید صالح تھا اور دنیائے اسلام میں اس کا کردار بہت بلند تھا

"وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے عربوں کے دل جیت کر بہادر ترین عرب کا خطاب حاصل کیا اس بہادر صالح امیر یزید کے بارے میں تو دنیا کو یہاں تک غلط راہ پر ڈال دیا گیا ہے کہ آج اس اسلام کے سپوت کا نام لینا بھی بڑی جرات اور صبر آزمائی کا کام ہے۔ میری دانست میں دنیا اسلام کے اس بہادر ترین عرب امیر یزید کا کردار بہت بلند تھا"۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 354)

35۔ امیر المومنین یزید مظلوم شخصیت ہے۔

(معارف یزید صفحہ 3،4 حصہ دوم)

36۔ یزید خلیفہ برحق ہے۔

(معارف یزید حصہ دوم)

37۔ حضرت حسین نے بے موقعہ افتراق وعداوت پیدا کر کے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیر دیا۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 235)

38۔ کربلا کا واقعہ مذہبی جنگ نہ تھی بلکہ سیاسی تھا۔

(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 231)

39۔ امیر المومنین یزید کی تکفیر کرنا غلط ہے۔

40۔ بتاؤ وہ کونسا اسلام ہے جو حضرت امام حسین کی شہادت سے زندہ ہوا۔؟؟

(معارف یزید جلد 1 صفحہ 13)

41۔ واقعہ کربلا نے اسلام کو مردہ کر دیا۔

(معارف یزید جلد 1 صفحہ 15)

42۔ امام حسین نے خلیفہ برحق یزید کے خلاف خروج کیا۔

(معارف یزید جلد 1 صفحہ 13)

43۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17)

44۔ رشید گنگوہی کی وفات پر مرثیہ محمود الحسن:

حوائج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم یارب　　گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

45۔ وفات کے بعد مولانا قاسم نانوتوی جسمانی طور پر مدرسہ دیوبند میں تشریف لائے اور مدرسہ کے صدر مدرسین میں جھگڑا حل کیا۔

(ارواح ثلٰثہ صفحہ 242)

46۔ مولوی محمود الحسن فرماتے ہیں کہ:

''پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک دیوبندی سادہ سے عالم دین میں اور تیز طرار بریلوی مولوی میں مناظرہ جاری تھا۔ دیوبندی مولوی ہارنے لگا کہ اچانک عالم برزخ سے مولانا قاسم نانوتوی ان کے پہلو میں جسمانی طور پر پہنچ گئے اور جواب بتانے لگے جو یہ صاحب بریلوی عالم کو دیتے جاتے۔ یوں جلد ہی بریلوی عالم قدموں میں گر گیا۔''

(سوانح قاسمی جلد 1 صفحہ 332)

47۔ ممتاز دیوبندی قاضی عبدالغنی کو علم ''مافی الارحام'' حاصل تھا اور کئی سال پہلے بتا دیتے تھے۔

(ماہنامہ برہان دہلی اگست 1952ء صفحہ 68)

48۔ شاہ عبدالرحیم دیوبندی کو ''علم مافی الارحام'' حاصل تھا۔

(ارواح ثلٰثہ صفحہ 163)

49۔ دیوبندیوں کے سرکردہ عالم دین دیوان جی کی قوت کشف اور غیب کا علم اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ دیواروں

کے باہر سڑک پر ہر آنے جانے والا ان کو نظر آتا تھا۔

(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 73)

50۔ **ایک عجیب واقعہ**

''(1857ء میں) انگریزوں کے مقابل میں جو لوگ لڑ رہے تھے ان میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادیؒ بھی تھے اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چودھری کا نام لیکر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔

(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 103)

51۔ 1857ء میں خدا تعالیٰ نے حضرت خضرؑ کو حکم دیا کہ انگریز کے گھوڑے کی باگ تھام کر چلے چنانچہ حضرت مولانا فضل الرحمن کے پوچھنے پر بتایا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہی یہی ہے۔

(حاشیہ سوانح قاسمی صفحہ 103)

52۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی اپنے ایک شاگرد کو جو کسی لڑکے پر عاشق تھا اور اس سے تنگ تھا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے ساتھ رگڑا۔ وہ راوی کہتا ہے کہ: خدا قسم! میں نے بالکل عیاناً (کھلی آنکھوں سے) دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چہار طرف نور اور روشنی نے میرا احاطہ کر لیا گویا میں دربار الٰہی میں حاضر ہو گیا۔

(ارواح ثلٰثہ صفحہ 247)

53۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی دلوں کے بھید جانتے تھے۔

54۔ آپ کے ساتھ شیعہ لوگوں نے مذاق کیا اور ایک زندہ لڑکے کو رکھ کر نماز جنازہ پڑھنے کا کہا۔ جب جنازہ ختم ہوا تو واقعی مر چکا تھا آپ نے غصے کی حالت میں فرمایا اب یہ قیامت تک نہیں اٹھ سکے گا۔

(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 71)

55۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی قبر کسی نبی کی قبر میں ہے۔

(مبشرات صفحہ 36 از مولانا انوار الحسن ہاشمی)

56۔ دیوبندی قبرستان جس میں محمود الحسن، مولانا حبیب الرحمن وغیرہ دفن ہیں کے بارے میں عقیدہ ہے کہ ''اس حصے میں جو بھی دفن ہوگا انشاء اللہ مغفور ہے۔''

(مبشرات صفحہ 31)

57۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے قلب پر وہی بوجھ آتا تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر وحی کے وقت آتا تھا۔ اس بوجھ کے بارے دیوبندی عقیدہ یہ ہے کہ ''تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔''

(سوانح قاسمی جلد نمبر 1 صفحہ 259)

58۔ تحقیق کی غلطی ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔

(فتویٰ اشرف علی تھانوی فتاویٰ امدادیہ جلد 2 صفحہ 62)

59۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد (گنگوہی) کی زبان سے نکلتا ہے بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17)

60۔ لوگو! کیا کہتے ہو؟ میں مولوی رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 322)

61۔ مولانا (رشید احمد گنگوہی) کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہے۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 219)

62۔ مولانا رشید احمد گنگوہی ایک بیمار شیعہ کو دیکھنے گئے اور اس کے جسم کے کچھ حصے پر ہاتھ پھیرا بعد میں وہ خواب میں آئے اور بتایا کہ ''جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے''۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 324)

63۔ مولانا رشید احمد گنگوہی۔ گنگوہ میں موجود ہوتے ہوئے روزانہ صبح مکہ معظّمہ میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ لکھا ہے:

''جن ایام میں قیام میرا مکہ معظّمہ میں تھا روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لایا کرتے ہیں''

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 212)

64۔ مولانا اشرف علی تھانوی بھی جسمانی طور پر اپنے گھر تھانہ بھون میں موجود ہونے کے کئی کئی دور دراز جگہوں پر بھی جسمانی طور پر موجود ہوتے تھے چنانچہ بیان ہے:

''گو دیکھنے میں حضرت والا یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کیا خبر اس وقت کہاں پر ہوں۔ کیونکہ ایک بار میں خود حضرت والا کو باوجود کہ تھانہ بھون میں ہونے کے علی گڑھ دیکھ چکا ہوں جبکہ وہاں نمائش تھی اور اس کے اندر سخت آگ لگی ہوئی تھی۔

چونکہ میں اکیلا تھا اور بکس بھاری بھی تھے اس لیے میں سخت پریشان ہوا کہ یا اللہ! دکان سے باہر کیونکر لے

جاؤں۔اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دفعتاً حضرت والا نمودار ہوئے اور بکسوں میں سے ایک بکس کے پاس تشریف لے جا کر فرمایا جلدی سے اٹھاؤ''۔

(اشرف السوانح از خواجہ عزیز الحسن شائع کردہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر جلد 3 صفحہ 71)

65۔ مولانا اشرف علی تھانوی اپنے پڑدادا محمد فرید صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ'' آپ ایک حادثہ میں شہید ہو گئے مگر شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گو مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم کسی پر ظاہر نہ کرو گی تو اس طرح روز آیا کریں گے۔لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لیے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے''۔

(اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 12)

66۔ مُردوں کا ظاہر جسم سے گھر میں واپسی

مولانا اسمٰعیل دہلوی کے قافلے میں ایک شخص شہید ہو گیا جن کا نام بیدار بخت تھا یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر آ چکی تھی۔ان کے والد حشمت علی خاں حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات تہجد کے لیے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی۔انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے بیٹے بیدار بخت ہیں۔بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالا کوٹ میں شہید ہو گئے تھے یہاں کیسے آ گئے۔

بیدار بخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ بچھایئے حضرت مولانا اسمٰعیل اور سید احمد صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔حشمت خاں نے فوراً ایک بڑی چٹائی بچھا دی اتنے میں سیّد صاحب اور مولانا شہید اور چند دوسرے رفقاء بھی آ گئے۔حشمت خاں نے محبت پدری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے کہاں تلوار لگی تھی؟

بیدار بخت نے سر سے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے باپ کو دکھایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔حشمت خاں نے کہا یہ ڈھاٹا پھر سے باندھ لو۔مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا۔تھوڑی دیر کے بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔صبح کو حشمت خاں کو شبہ ہوا کہ یہ کہیں خواب تو نہیں تھا مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے اس کے والد نے دیکھے تھے۔

(ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ 409 مطبوعہ پاکستان بحوالہ ہفت روزہ چٹان 24 دسمبر 1962ء)

67۔ مولوی حسین احمد مدنی بارش روکنے کی طاقت رکھتے تھے۔

(روز نامہ الجمیعہ دہلی کا شیخ الاسلام نمبر صفحہ 147 روایت مولوی جمیل الرحمن سیوہاروی مفتی دارالعلوم دیوبند)

68۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور

مولوی حسین احمد مدنی کے ایک مرید آسام کی پہاڑیوں میں کار پر جارہے تھے راستہ صرف گاڑی کے چلنے کا تھا اچانک سامنے سے ایک تیز رفتار گھوڑ سوار نمودار ہوا خطرہ تھا کہ گھوڑا گاڑی پر چڑھ جائے گا۔آگے کا واقعہ سنیے:

''اس شخص نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر پیرومرشد (مولوی حسین احمد مدنی) ہوتے دعا کرتے۔ابھی اتنا سوچا ہی تھا کہ حضرت شیخ گھوڑے کی لگام پکڑ کہیں غائب ہو گئے۔''

(انفاس قدسیہ از دیوبندی رہنما مفتی عزیز الرحمن بجنوری شائع کردہ مدینہ بک ڈپو بجنور)

69۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور

حضرت شاہ حاجی امداداللہ کے آخری دنوں کا واقعہ سنیے آپ کے دو مریدوں نے یوم عرفات کے دن سوچا کہ مراقبہ سے پتا چلایا جائے کہ آج حضرت شاہ صاحب کہاں ہیں آگے کا واقعہ درج ہے۔

''انہوں نے مراقب ہوکر دیکھا کہ حضرت جبل عرفات کے نیچے تشریف رکھتے ہیں۔ہم لوگوں نے بعد عرض کیا کہ آپ یوم عرفات میں کہاں تھے حضرت نے فرمایا کہ کہیں بھی نہیں مکان پر تھا۔ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضرت آپ تو فلاں جگہ تشریف رکھتے حضرت نے فرمایا کہ یااللہ لوگ کہیں بھی چھپا نہیں رہنے دیتے۔''

(کرامات امدادیہ شائع کردہ کتب خانہ ہادی دیوبند صفحہ 20)

70۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور

ایک دیوبندی بھائی کسی سمندری جہاز میں سفر کررہے تھے کہ طوفان آگیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہوجاتا آگے کا واقعہ خود راوی کی زبانی سنیے:

''انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے روشن ضمیر پیر (حضرت مولانا شاہ حاجی امداداللہ) کی طرف خیال کیا۔اس وقت سے زیادہ اور کون سا امداد کا وقت ہوگا۔اللہ سمیع وبصیر اور کارساز مطلق ہے۔اسی وقت آ گبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔

ادھر تو یہ قصہ پیش آیا ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے خادم نے دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیوں چھلی ہوئی ہے فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا آپ خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔فرمایا:

ایک آ گبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔اس میں ایک تمہارا دینی اورسلسلے کا بھائی تھا۔اس کی گریہ زاری نے مجھے بے چین کردیا اورآ گبوٹ کو کمر کا سہارادے کر اوپر کو اٹھایا جب آ گے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔"

(کرامات امدادیہ صفحہ 18)

نوٹ: مندرجہ حوالے 3 کتب سے لیے گئے ہیں۔

1- زلزلہ مصنف مولانا ارشد القادری مدیر جام نور جمشید پور مکتبہ نبویہ لاہور

2- الوہابیت مصنفہ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

3- تبلیغی جماعت مصنف مولانا ارشد القادری مکتبہ نبویہ لاہور

شیعہ مذہب

اگر اہل تشیع بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں آج سے یہ عین اسلامی عقائد قرار دیئے جاتے ہیں۔

(دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور جماعت اسلامی سمیت جمہور مسلمان کے تمام علماء دین شیعہ مذہب کو اسلام اور مسلمانوں سے نہ صرف خارج بلکہ ان کا اسلام سے دور کا بھی تعلق ماننے کے لیے تیار نہیں چنانچہ یہ علماء اہل تشیع بھائیوں کو رافضی، تبّرائی، کفار، مرتدین، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار، ان سے مناکحت نہ صرف حرام بلکہ زنا، اولادولدالزنا، خبیث، عورت نہ ترکہ کی مستحق نہ مہر کی کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں، ماں باپ کا ترکہ بھی نہیں ملے گا، ان سے کلام گناہ کبیرہ اور اشد حرام، جوان کو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر و بے دین، خارج از اسلام، اسلام کے اشد دشمن۔" بادشاہ اسلام بلکہ تمام انسانوں پر ان کا قتل کرنا ان کے مکانوں کو تباہ کرنا اور مال واسباب لوٹ لینا جائز ہے۔" وغیرہ سمجھتے تھے۔)

مگر الحمدللہ چونکہ آج کے بعد ختم نبوت کی نئی برکت سے

1۔ تمام فرقوں کو "ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوگیا ہے اور ہر بنیادی اختلاف اور تفریق سے محفوظ" ہوکر تمام فرقوں کا مسلمان بننا بھی ممکن ہوگیا ہے۔اس لیے اہل تشیع سے بھی یہ فرقہ وارانہ جنگ ختم کی جاتی ہے اور آج 24 اپریل 1984ء کے بعد شیعہ مذہب کے درج ذیل عقائد عین اسلامی اور مومنانہ ہیں یا اور بھی جو چاہیں عقیدہ رکھیں ہمیں سروکار نہیں۔یادرہے کسی ایسے عقیدہ کی بناء پر آئندہ انہیں مندرجہ بالا القابات سے یاد کرنے کی اجازت نہیں۔

اہل تشیع کے عقائد اعمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

1۔ حضرت علیؓ خدا ہیں۔(معاذاللہ)

(تزکرۃ الائمہ صفحہ 91)

2۔ حضرت علیؓ خدا ہیں اور محمدؐ اس کے بندے ہیں۔(معاذ اللہ)

(مناقب مرتضوی حیات القلوب جلد 2 باب 49)

3۔ خدا تعالیٰ نے تمام کائنات آئمہ تشیع کے تصّرف اور اطاعت پر مامور کر دی ہے۔

(ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ 348)

4۔ حضرت علیؓ فرزند خدا ہیں۔(معاذ اللہ)

(رسالہ نورتن صفحہ 26)

5۔ ہم امیر المومنین کو حلّال اور کاشف الکروب مانتے ہیں۔

(شیعہ مذہب میں وہابیت کی روک تھام کے لیے دوسرا مقالہ ظہور علی بمقام قاب قوسین صفحہ 15، 16)

6۔ جب تک کوئی شخص ایک تیسرے جز یعنی اولوالامر کی اطاعت کا اقرار نہیں کرتا اس وقت تک وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

(معارف اسلام لاہو فاطمہ نمبر اکتوبر 1968ء صفحہ 74)

7۔ قرآن دراصل حضرت علیؓ کی طرف نازل ہوا تھا۔(معاذ اللہ)

(رسالہ نورتن صفحہ 37)

8۔ حضرت علیؓ جمیع انبیاء سے افضل ہیں۔(معاذ اللہ)

(غنیۃ الطالبین اور حق الیقین مجلسی باب 5)

9۔ اگر حضرت علیؓ شب معراج میں نہ ہوتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرہ قدر بھی نہ ہوتی۔(معاذ اللہ)

(جلاء العیون مجلسی از خلافت شیخین صفحہ 17)

10۔ اصل قرآن امام مہدی کے پاس ہے جو 40 پارے کا ہے موجودہ قرآن بیاض عثمانی ہے جس میں کامل 10 پارے کم ہیں۔

(اسباق الخلافت تفسیر لوامع التنزیل جلد 4 مصنفہ سید علی الحائری لاہور تفسیر صافی جز 22 صفحہ 411)

11۔ حضرت عزرائیل حضرت علیؓ کے حکم سے ارواح قبض کرتے تھے۔

(تذکرۃ الائمہ صفحہ 91)

12۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت فاطمہؓ کے جمال پر فریفتہ تھے اور اسی سبب ہجرت کی۔(معاذ اللہ)

(کتاب کامل بھائی اور کتاب خلافت شیخین صفحہ 91)

13۔ حضرت عمرؓ (کے متعلق نہایت گندے الفاظ)

(الزہرا بحوالہ شیعہ سنی اتحاد صفحہ 4)

14۔ حضرت ابوبکرؓ سے مسجد نبوی میں منبر نبوی پر سب سے اول بیعت خلافت شیطان نے کی۔(معاذ اللہ)

(کتاب امالی امام اعظم طوسی شیلعی و خلافت شیخین صفحہ 25)

15۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں وقال الشیطان آیا ہے وہیں ثانی (عمر) مراد ہے۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ مقبول قرآن امامیہ صفحہ 512)

16۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کافر فاسق تھے۔(معاذ اللہ)

(حیات القلوب مجلسی باب 51)

17۔ شیطان حضرت علیؓ کی شکل پر متمثل ہو کر مارا گیا۔

(تذکرۃ الائمہ صفحہ 91)

18۔ سوائے چھ اصحاب کے باقی جمیع اصحاب الرسول مرتد اور منافق تھے۔(معاذ اللہ)

(کتاب وفات النبی سلیم ابن قیصر الہلال مجالس المؤمنین مجلس سوم قاضی نور اللہ حیات القلوب باب 51 صفحہ 11)

19۔ حضرت عمرؓ (کے متعلق نہایت گندے الفاظ)

(کتاب عیسائیت اور اسلام مسلمان بادشاہوں کے تحت صفحہ 242)

20۔ حضور اقدس پر انتہائی ناپاک الزام۔(معاذ اللہ)(انتہائی ظالمانہ الفاظ)

(خلاصۃ المنہج تلمی جلد اول زیر آیت سورۃ النساء)

21۔ حضرت علیؓ اور ان کے باقی ائمہ جمیع انبیاء سے افضل ہیں۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین مجلسی باب 5)

22۔ ہمارے گروہ کے علاوہ تمام لوگ اولاد بغایا ہیں۔

(الفروع من الجامع الکافی جلد 3 کتاب الروضۃ صفحہ 135)

23۔ اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑھے تو بعد چوتھی تکبیر کہے اے اللہ تو اس کو آگ کے عذاب میں داخل کر۔

(تحفۃ العوام صفحہ 217,216 باب چہارم)

نوٹ: مندرجہ بالا اکثر حوالے قاطع انف الشیعۃ الشیعہ اور شیعہ سنی اتحاد کی مخلصانہ اپیل سے ماخوذ ہیں۔

درج ذیل حوالے مولانا حق نواز جھنگوی کی تقاریر سے اخذ کر کے جناب عبد القدوس نے ہفت روزہ مہارت لاہور 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء میں شائع کئے ہیں۔

24۔ شراب خور خلفائی کی خاطر قرآن تبدیل کر دیا گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

(مقبول حسین دہلوی ترجمہ قرآن پارہ نمبر 12 رکوع نمبر 16)

25۔ جب تک امام مہدی نہ آئے ہم یہی غلط قرآن پڑھیں گے۔ (معاذ اللہ)

(مقبول حسین دہلوی ترجمہ قرآن پارہ نمبر 12 رکوع نمبر 16)

26۔ عمر بن خطاب اصل کافر اور زندیق تھا۔ (معاذ اللہ)

(آیت اللہ خمینی اپنی کتاب تذکرہ اسرار میں)

27۔ متعہ کرنے کے بعد جب جوڑا غسل کرتا ہے تو اس کے جسم سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے 70 فرشتے جنم لیتے ہیں اور اس کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 14)

28۔ جناب آیت اللہ خمینی کا فتویٰ:

''میں اس رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمان بن عفان اور معاویہ بن سفیان جیسے بدقماشوں کو حکومت دی۔'' (معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 13)

29۔ جتنے رسول آئے معہ محمد رسول اللہ کے سب ناکام واپس گئے۔ (معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 13)

30۔ رب نے جو قوم، جو رضا کار، جو ساتھی، جو جوان مجھے دیئے ایسے ساتھی محمد رسول اللہ کو بھی نہیں دیئے۔ (معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 14)

31۔ ایک دن حضرت علی کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت علی نے کہا کہ تو بڑا مردود ہے لعین ہے۔ بے ایمان ہے اور جہنمی ہے۔ شیطان نے کہا علی تجھے مغالطہ ہے اور یہی مغالطہ مجھے بھی تھا۔ میں نے رب سے پوچھا کہ اللہ میں بڑا کمینہ ہوں تیری مخلوق میں۔ تو رب نے کہا نہیں تجھ سے دو اور بڑے کمینے ہیں۔ میں نے کہا میں وہ بڑے بے ایمان دیکھنا چاہتا ہوں جن سے میں بھی چھوٹا ہوں۔ اللہ نے کہا جاؤ داروغہ جہنم سے میرا سلام کہنا کہ تجھے وہ دونوں دکھائے۔ شیطان داروغہ جہنم کے پاس گیا جو اسے اس طبقہ میں لے گیا جہاں وہ دو بڑے جہنمی آگ میں جل رہے تھے۔ وہاں شیطان نے دیکھا کہ ایک ان میں ابوبکر تھا ایک عمر۔ (معاذ اللہ)

(علامہ باقر مجلسی کتاب حق الیقین بحوالہ مہارت صفحہ 14)

32۔ حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی بحوالہ مہارت صفحہ 14)

33۔عمر بن العاص کی والدہ کے متعلق نہایت گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(بغاوت بنوامیہ از جعفر حسین نجفی بحوالہ مہارت صفحہ 15)

34۔جن انبیاء نے 12 اماموں کو نہیں مانا اللہ تعالیٰ نے انہیں سزادی۔یونس کو بھی اسی جرم میں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا۔(معاذ اللہ)

(بغاوت بنوامیہ از جعفر حسین نجفی بحوالہ مہارت صفحہ 15)

35۔ کفر کے تین اصول ہیں پہلی اصل شیطان میں اور دوسری حضرت آدم میں پائی جاتی ہے۔(معاذ اللہ)

(اصول کافی از علامہ محمد بن یعقوب کلیمی بحوالہ مہارت صفحہ 12)

شیعہ عقائد توحید وتوہین باری تعالیٰ

36۔ "نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اُس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو"۔(معاذ اللہ)

(الانوار النعمانیہ جلد 2 صفحہ 278 طبع ایران)

37۔ "کسی نبی کو اُس وقت تک نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا جب تک اُس نے اللہ کے لئے صفت بداء (جھوٹ) کا اقرار نہیں کرلیا"۔(معاذ اللہ)

(اصول الکافی جلد 1 صفحہ 265 طبع ایران)

38۔ "چہاردہ معصومین اللہ کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں"۔

(چودہ ستارے صفحہ 2 طبع لاہور)

39۔ "اللہ کو حاضر وناظر کہنا بے دینی ہے"۔

(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 85 طبع لاہور)

40۔ "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں یہ انہیں کی صفت ہے نہ کہ اللہ کی"۔(معاذ اللہ)

(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 85 ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور)

41۔ "خدا جب رحمت کی بات کرتا ہے تو فارسی میں کرتا ہے اور عذاب کی بات کرتا ہے تو عربی میں"۔

(تاریخ اسلام صفحہ 163 طبع لاہور مؤلفہ غلام محمد بشیر انصاری)

42۔"شیعہ کلمہ: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل"۔

(تحفہ نماز جعفریہ صفحہ 10 طبع لاہور)

43۔"قرآن نے جس کو رب کہا وہ علیؑ ہیں"۔(معاذ اللہ)

(جلاء العیون جلد 2 ص 85 ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور)

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن مجید

44۔ "اصل قرآن ظہور امام مہدی تک نظر نہیں آئے گا"۔

(الانوار النعمانیہ جلد 2 صفحہ 360 طبع ایران)

45۔ "جامعین قرآن نے سورہ احزاب سے جو سورہ البقرہ کی طرح طویل تھی اہل بیت کے فضائل نکال دیئے"۔

(حق الیقین صفحہ 66 طبع ایران)

46۔ "عثمان نے سورہ رحمٰن سے منکم کا لفظ نکال کر تحریف کی"۔

(حق الیقین صفحہ 525 طبع ایران)

47۔ "قرآن سے الیٰ اجل مسمیٰ کا لفظ نکال دیا گیا"۔

(متعہ اور اصلاح الدین صفحہ 60 طبع کراچی)

48۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؓ کے پاس تھا جو وہ ابوبکرؓ کے پاس لائے مگر ابوبکر نے اُسے ٹھکرا دیا جس کی وجہ سے اُمت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہوگئی"۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ صفحہ 138 طبع کراچی)

49۔ "موجودہ (غلط) قرآن میں تو پاکستان کا ذکر نہیں ہے جبکہ ہمارے (اصلی) قرآن میں تو پاکستان کا ذکر بھی ہے"۔ (معاذ اللہ)

(ہزار تمہاری اور دس ہماری صفحہ 554 طبع کراچی)

شیعہ اور عقیدہ رسالت وتوہین انبیاء علیہم السلام

50۔ "علیؓ اور تمام آئمہ معصومین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا تمام انبیاء سے افضل ہیں"۔

(حق الیقین صفحہ 70 طبع ایران)

51۔ "امام مہدی جب غار سے باہر آئے گا تو مادر زاد ننگا ہوگا اور سب سے پہلے مہدی کے ہاتھ پر جو ہستی بیعت کریں گے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہوگی"۔

(حق الیقین صفحہ 347 طبع ایران)

52۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان عظیم۔ (اصل الفاظ بہت گندے ہیں)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 119 طبع ایران)

53۔ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقیہ کرتے تھے"۔ (معاذ اللہ)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 118 طبع ایران)

54۔(الفاظ نہایت گندے ہیں)

(جلاء العیون جلد 1 صفحہ 251 طبع ملتان)

55۔حضرت آدم کی توبہ محمد ﷺ علیؓ، فاطمہؓ، حسن اور حسینؓ کے توسط سے قبول ہوئی۔

(کلید مناظر صفحہ 92 طبع لاہور)

56۔نبی کا گھر۔(الفاظ نہایت گندے ہیں)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 63 طبع لاہور)

57۔آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 63 طبع لاہور)

58۔آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 64 از علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن طبع لاہور)

شیعہ اور توہین اہل بیت وخاندان نبوت

59۔علیؓ کی امامت کے متعلق نہایت گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(آثار حیدری صفحہ 557 طبع لاہور)

60۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 64 طبع لاہور)

61۔حضرت حفصہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 124 طبع لاہور)

62۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 347 طبع ایران)

63۔عائشہ اور اہل بیت نے بھی متعہ کیا۔(معاذ اللہ)

(جواز متعہ صفحہ 78 طبع بھکر)

64۔عائشہ کی طبیعت میں حسد نفرت وکدورت رواں دواں تھی۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 40 مؤلف فروغ کاظمی)

65۔عائشہ نبی کریم ﷺ کی بے ادبی، مخالفت، آواز پر آواز بلند کرتیں، بحث اور بہتان تراشی

کرتیں۔ (معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 70 مؤلف فروغ کاظمی)

66۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 88 مؤلف فروغ کاظمی)

67۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 53 مؤلف فروغ کاظمی)

68۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 54 مؤلف فروغ کاظمی)

69۔شیخین، حفصہ اور عائشہ نے نبی کو زہر دیا۔ (معاذ اللہ)

(ترجمہ قرآن مقبول حسین دہلوی پارہ 28 ص 894)

70۔حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی صفحہ 69 طبع لاہور)

نوٹ: مندرجہ بالا تمام حوالوں کی فوٹو کاپی مشہور دیوبندی ویب سائٹ حق چار یار پر بھی موجود ہے۔

شیعہ اور عقیدہ امامت

71۔امام مہدی حضرت شیخین کو قبروں سے زندہ کریں گے اور درخت سے لٹکا کر سزا دیں گے۔ (معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 361 طبع ایران)

72۔امام مہدی جب ظاہر ہونگے تو کفار سے پہلے سنیوں اور سنی عالموں کو قتل کریں گے۔

(حق الیقین صفحہ 527 طبع ایران)

73۔اماموں کا حمل پیٹ سے نہیں بلکہ والدہ کے پہلو سے ہوتا ہے۔

(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 474 طبع لاہور)

شیعہ اور توہین خلفاء راشدین

74۔حضرت عمر نے شیطان سے کہا کہ میں نے علی کی خلافت کو غصب کیا۔ (معاذ اللہ)

(الانوار النعمانیہ جلد 1 صفحہ 81 ایران)

75۔حضرت جعفر صادق اُس وقت تک جائے نماز سے نہیں اُٹھتے تھے جب تک وہ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ، حفصہ، ہند اور اُم الحکیم پر لعنت نہیں بھیج لیتے تھے۔ (معاذ اللہ)

(عین الحیوٰۃ صفحہ 599 طبع ایران)

76۔صحابہ کی سند صحابیت اُن کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی۔(معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی صفحہ 79 طبع لاہور)

77۔صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مصداق نہیں تھے۔(معاذ اللہ)

(حق چار یار صفحہ 68 طبع کراچی)

78۔صحابہ میں بعض فسق و فجور کرتے۔ان سے چوری زنا کذب وغیرہ جیسے کبائر کا ارتکاب ہوا۔(معاذ اللہ)

(حق چار یار صفحہ 64 طبع کراچی)

79۔عائشہ عثمان کو ایک یہودی سے تشبیہ دیتی تھیں اور کہتی تھی کہ اسے قتل کر دو۔(معاذ اللہ)

(چودہ ستارے صفحہ 584 طبع لاہور)

80۔خلفائے ثلاثہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 72 طبع لاہور)

81۔صحابہ نے رسول اللہ کے بعد دین میں بدعات پیدا کیں۔اسلام کا کچومر نکال دیا اور شریعت کا قیمہ کر دیا۔

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 59 طبع لاہور)

82۔بعض صحابہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 59 طبع لاہور)

83۔ابوبکر،عمر،عثمان جہنم کے خاص دروازے سے داخل ہونگے۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 500)

84۔ابوبکر،عمر،عثمان،معاویہ،عائشہ اور حفصہ دنیا کی بدترین مخلوق ہیں۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 519)

85۔رسول اللہ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھنے والا ابوہریرہ ہے۔(معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ صفحہ 442 طبع لاہور)

86۔ابوبکر اور شیطان کا علم مساوی ہے۔(معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ صفحہ 93 طبع لاہور)

87۔معاویہ کی ماں اور نانی فاحشہ عورتیں تھیں۔(معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ مؤلفہ سید برکت علی شاہ گوشہ نشین وزیر آبادی ناشر مینجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور صفحہ 301)

88۔زبیر بن العوام متعہ کی پیداوار تھے۔(معاذ اللہ)

(متعہ اورصلاح الدین صفحہ 24 کراچی)

89۔عمرو بن العاص عیار تھے۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 339 طبع کراچی)

90۔عمرو بن العاص کی ماں بہت جھوٹی تھی۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 146 طبع کراچی)

91۔عمرو بن العاص نے اپنے آپ کو برہنہ کر دیا۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 148 طبع کراچی)

92۔ابوموسیٰ اشعری، منافق اور غدار تھے۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 474 طبع کراچی)

93۔خلفائے ثلاثہ کی تاریخ جہالت، حماقت، ظلم، رشوت خوری اور بدکرداریوں سے بھری پڑی ہے۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 252 طبع کراچی)

94۔مغیرہ بن شعبہ ایمان اور اسلام سے بے بہرہ اور اسی بدترین کردار کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 775 طبع کراچی)

95۔مغیرہ بن شعبہ کے والد ملعون تھے۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 285 طبع کراچی)

96۔صحابہ کی صحابیت سے دیہاتیت بہتر تھی۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 432 طبع کراچی)

97۔دنیا کے چند ایک انتہائی افسوسناک اور شرمناک کرداروں میں سے ایک کردار زبیر بن العوام کا تھا۔ (معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 48 طبع کراچی)

98۔عثمان نے جو بویا وہی کاٹا۔(معاذ اللہ)

(نعثل کو قتل کر دو صفحہ 108 طبع کراچی)

99۔عثمان کی والدہ زنا کار تھیں۔(معاذ اللہ)

(نعثل کو قتل کر دو مؤلفہ علی اکبر شاہ ص 18 حمائیت حق پبلی کیشنز)

100۔میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے دور کی حجازی قوم (صحابہ) سے بہتر ہے۔ (معاذ اللہ)

(صحیفہ انقلاب صفحہ 46 خمینی کا وصیت نامہ)

101۔ابوبکر کو گالیاں دینے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ صفحہ 148 طبع کراچی)

102۔ابوبکر کی زبان پر گالیاں چڑھی ہوئی تھیں۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 12)

103۔ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 8)

104۔ابوبکر ہلاکو اور چنگیز خان جیسے تھے۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ صفحہ 10 طبع کراچی)

105۔ابوبکر کو خلافت میں صرف لوٹ مار سے غرض تھی۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 142)

106۔معاویہ نے عائشہ کو قتل کیا۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 32)

107۔عمر کو بنت رسول اور نبی بھی محبوب نہ تھے۔ (معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 94)

(یادرہے اس کتاب کے ٹائیٹل پر کتے کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ لکھا ہوا ہے شیخ سقیفہ حضرت ابوبکر کی حیات و کردار مؤلفہ علی اکبر شاہ) (معاذ اللہ)

108۔عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر کہا کہ یہ بکواس کر رہا ہے۔ (معاذ اللہ)

(واقعہ قرطاس اور کردار عمر صفحہ 67)

109۔حضرت عمرؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(زاد المعاد صفحہ 404 طبع ایران)

110۔حضرت عمر اور حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ)

(زاد المعاد صفحہ 43 طبع ایران)

111۔عمر کی اِس دنیا سے جاتے آخری غذا شراب تھی۔ (معاذ اللہ)

(سہم مسموم صفحہ 241 طبع لاہور)

112۔عمر اُس خاندان سے تعلق رکھتا ہے جس میں مجوسیوں کی طرح ماں، بہن کو بیوی بنایا جاتا ہے۔(معاذ اللہ)

(سہم مسموم صفحہ 306 طبع لاہور)

113۔عمر جہنم کا تالا ہے بہتر ہوتا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا۔(معاذ اللہ)

(سہم مسموم صفحہ 430 طبع لاہور)

114۔حضرت عمر اور حضرت ولید بن مغیرہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(سہم مسموم صفحہ 246 طبع لاہور)

نوٹ: حوالہ نمبر 36 تا 114 کی فوٹو کاپی اور اصل مشہور دیوبندی ویب سائٹ حق چار یار پر بھی موجود ہے۔ یہ تمام حوالہ جات وہیں سے لئے گئے ہیں۔

1۔الانوار النعمانیہ تالیف سید نعمۃ اللہ الموسوی الجزائری المتوفی 1112ھ بنفقہ الحاج محمد باقر کتابچی حقیقت شارع تربیت تبریز مطبع شرکت چاپ

2۔اصول الکافی تالیف محمد بن یعقوب الکلینی الرازی من منشورات المکتبہ الاسلامیہ طہران

3۔جلاء العیون تالیف ملا باقر مجلسی مترجم علامہ سید عبد الحسین نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ مولوی سید ظہور الحسن کوثر خطیب شیعہ ملتان حمائیت اہل بیت وقف وقف رجسٹرڈ شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

4۔حق الیقین تالیف ملا باقر مجلسی در اسول دین و معارف از انتشارات کتابفروشی سلامیہ تھران خیابان بوذر جمہری شرقی تلفن چاپ اسلامیہ 1357 شمسی

5۔چودہ ستارے مؤلفہ السید نجم الحسن کراروی ناظم اعلیٰ پاکستان مجلس علماء ممبر حج کمیٹی ناشران امامیہ کتب خانہ متصل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور 8

6۔جوازِ متعہ مؤلفہ شہید علامہ اثیر جارودی فاضل قم ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع بھکر

۞ اہل حدیث غیر مقلدین

اگر اہل حدیث بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں۔آج سے یہ عین اسلامی عقائد ہیں:

مقلد علماء دین عرصہ دراز سے اہل حدیث بھائیوں سے بھی شاکی تھے اور انہیں دشمن اسلام، فتنہ پرور، مکار، دغاباز، گستاخ، دشمن وطن، عیار، غلامان رسول کے قاتل، جاہل، بے باک، دین کے راہزن، کافر مرتد، فاسق،

شیطانی وجود،فریب کارسخت متعصب اور غالی سمجھتے تھے۔

(الوہابیت صفحہ 18 تا 50)

مگر الحمدللہ آج کے بعد ''کفر احمدیت'' کی برکت سے یہ جنگ بھی ختم کی جاتی ہے۔آج کے بعد اہل حدیث بھائیوں کے تمام عقائد عین اسلامی ہیں اور انہیں مندرجہ بالا ناموں سے کوئی یاد نہیں کرے گا۔

اہل حدیث کے عقائد اعمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

1۔انگریزوں کے خلاف جہاد کو غدر اور حرام سمجھتے ہیں۔

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد 9 نمبر 10 صفحہ 308 حیات طیبہ صفحہ 296 مصنفہ حیرت دہلوی)

2۔قرآن پر حدیث کو مقدم جانتے ہیں۔

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد 13 نمبر 10 صفحہ 296)

3۔کروڑوں محمدؐ پیدا ہوسکنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(تقویت الایمان صفحہ 42)

4۔کئی خاتم النبین کے قائل ہیں۔

(ردقول الجاھلین فی نصر المومنین صفحہ 4،6۔1291ھ مولانا محمد صدیق منشاپوری)

5۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مجرم ہیں۔

(صراط مستقیم مترجم صفحہ 201 ناشر شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

6۔پنڈت نہرو کو رسول السلام اور گاندھی کو امام مہدی اور بالقوہ نبی سمجھتے ہیں۔

(تاریخ حقائق صفحہ 59 تا 63 مولانا محمد صادق صاحب خطیب زینۃ المساجد گوجرانوالہ ماہ طیبہ مارچ 1957ء)

7۔ختم نبوت کے منکر ہیں۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ 162)

8۔سلسلہ وحی والہام کو جاری سمجھتے ہیں۔

(اثبات الالہام والبیعہ صفحہ 148 وسوانح مولوی عبداللہ غزنوی مصنفہ مولوی عبدالجبار غزنوی)

9۔ہمیشہ انگریز کی خوشامد کرتے رہے۔

(ترجمان وہابیہ صفحہ 121،122)

10۔1857ء کو جنگ آزادی کی بجائے غدر کہتے ہیں۔

(الحیات بعد الممات صفحہ 125 مولفہ حافظ عبدالغفار)

11۔حکومت برطانیہ ان کے نزدیک اسلامی سلطنتوں سے بہتر ہے۔

(اشاعۃ السنۃ جلد 9 نمبر 7 صفحہ 195، 196)

12۔سلطنت برطانیہ کے دائمی غلام ہونے کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

(اشاعۃ السنۃ جلد 9 صفحہ 205، 206)

13۔انگریز کا خود کاشتہ پودا۔

(رسالہ طوفان 7 نومبر 1962ء)

14۔انگریز اولوالامر ہیں۔

(داستان تاریخ اردو مصنفہ حامد حسن قادری صفحہ 98)

15۔ہندوستان سے باہر بھی انگریزوں کی ایجنٹی کرتے رہے۔

(ترجمان وہابیہ صفحہ 121، 122)

16۔ترکی کی حکومت کو پارہ پارہ کیا۔

(تاریخی حقائق صفحہ 78 تا 81 از مولانا مسعود احمد ندوی)

17۔جہاد کے خلاف فتویٰ دے کر جہالت حاصل کی۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ 29 از مولانا مسعود احمد ندوی)

18۔ان کے بڑوں کا مقولہ ہے کہ معاذ اللہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ہم اس سے کسی کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 47 سطر 6 تا 12 مطبوعہ دیوبند از حسین احمد مدنی)

19۔منی پاک ہے۔

(الروضۃ الندیہ صفحہ 13 جلد وبدور الاھلہ صفحہ 15)

20۔منی کا کھانا جائز ہے۔

(فقہ محمدیہ کلاں جلد 1 صفحہ 41)

21۔بنک کا سود جائز ہے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 12، 23 اپریل 1937ء)

22۔شراب کا سرکہ پینا جائز ہے۔

(اخبار اہل احدیث امرتسر صفحہ 2، 20 جولائی 1945ء)

23۔خنزیر اور کتے کا جوٹھا پاک ہے۔

(ہدایۃ المہدی جلد 3 صفحہ 37)

24۔خون خنزیر اور شراب پاک ہے۔

(الوہابیت مصنفہ ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری صفحہ 90)

25۔گناہ کا خطرہ ہو تو مشت زنی واجب ہے۔

(عرف الجادی صفحہ 207 بحوالہ محمد ضیاء اللہ قادری صفحہ 95)

26۔مجبور ہو تو زنا جائز ہے۔

(عرف الجادی صفحہ 215 از مولانا نورالحسن بھوپالوی)

27۔سگی دادی اور سگی نانی سے نکاح جائز ہے۔

(اخبار اہل حدیث 4 / 11 رمضان 1328ھ از الوہابیت صفحہ 104)

28۔داڑھی والے مرد کو پستان منہ میں ڈالکر دودھ پلا دیا جائے تو حرمت واقع ہو سکتی ہے۔

(الدرر البہیہ صفحہ 34 از وہابیت صفحہ 108)

29۔چار عورتوں سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے۔

(عرف الجادی صفحہ 115 از نواب صدیق حسن خاں)

30۔لولاک لما خلقت الافلاک یہ حدیث نہیں۔افتراء ہے اور گھڑی ہوئی کوئی بات ہے۔

(اہل حدیث امرتسر صفحہ 13، 10 جولائی 1936ء)

31۔یا محمد۔یا رسول اللہ نعرہ شرکیہ ہے۔

(صحیفہ اہل حدیث کراچی صفحہ 3 ذوالقعدہ 1382ھ)

32۔حقہ اور نسوار کی نہ حرمت ملتی ہے نہ کراہت۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 12، 7 اپریل 1916ء)

33۔نبی پاکؐ کا ''روضہ مبارک ہر لحاظ سے بت ہے۔'' (معاذاللہ)

(شرح الصدور بر حاشیہ صفحہ 20 از محمد بن عبدالوہاب)

34۔نبی اکرمؐ کا قبہ شرک والحاد کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔(معاذاللہ)

(فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 208 از عبدالرحمن، مطبوعہ مصر)

35۔نبی اکرمؐ کا مزار پر قبہ بہت بڑی جہالت ہے۔(معاذاللہ)

(تطہیر الاعتقاد صفحہ 26 از امام محمد بن اسماعیل یمنی) وبدایۃ السائل صفحہ 319)

36۔ نبی پاکؐ کے روضے کو گرانا مسلمانوں پر واجب ہے۔ (معاذ اللہ)

(عرف الجادی صفحہ 61 از نور الحسن بھوپالوی)

37۔ نبی پاکؐ اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے۔ (معاذ اللہ)

(فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 215 از عبد الرحمن)

38۔ نبی پاکؐ کے روضہ پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔

(ہدایۃ المستفید صفحہ 811 جلد 1)

39۔ نبی پاکؐ کی قبر مبارک کے نزدیک دعا مانگنا بدعت ہے۔ (معاذ اللہ)

(نہج المقبول فارسی صفحہ 43 مطبوعہ بھوپال از نواب صدیق حسن بھوپالوی)

40۔ اہل حدیث کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 11 کالم 3، 5 اپریل 1912ء)

41۔ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ سیاسی اور حفظ و ناموس کے لیے تھا۔

(اخبا اہل حدیث امرتسر صفحہ 11 یکم فروری 1946ء از مولانا ثناء اللہ امرتسری)

42۔ حضرت امام حسین کا مقابلہ یزید سے صرف حکومت و ریاست کے حصول کی غرض سے ہوا۔

(اہل حدیث امرتسر صفحہ 14، 24 ستمبر و یکم اکتوبر 1909ء)

43۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مزار گرادینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہو گیا تو گرادوں گا۔

(محمد بن عبد الوہاب اوضح براھین بحوالہ قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی از مولانا قاری رضائے المصطفٰے مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

44۔ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے۔

(ماخوذ حسین احمد مدنی الشہاب الثاقب صفحہ 43 کتب خانہ اعزازیہ دیوبند بحوالہ قرآن شریف کے غلط ترجموں)

(ان میں سے اکثر حوالے الوہابیت مصنفہ ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ سے لیے گئے ہیں)

۞ جماعت اسلامی

اگر جماعت اسلامی کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں۔ آج سے یہ عین اسلامی عقائد قرار دیئے جاتے ہیں۔ جمہور مسلمان علماء تقریباً نصف صدی پہلے پیدا ہونے والی تحریک ''جماعت اسلامی'' کو بھی دشمنان اسلام کا شاخسانہ قرار دیتے اور اسے اسلام کے خلاف زبردست سازش سے تعبیر کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ وہ جماعت اسلامی کو:

نبی کریمؐ کی گستاخ، ضال مُضِلّ، 30 دجالوں میں سے ایک دجال۔ مودودی صاحب کو، گمراہ، کافر، خارج از اسلام، ان کے پیچھے نماز حرام، ان سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت، امریکہ اور سرمایہ داروں کے ایجنٹ، یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائیوں) سے بھی زیادہ ضرر رساں، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کاٹنے والی، مسلم امۃ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی، خبیث باطن، دین کے قصر کو ڈھانے والے، گمراہوں کی جڑ۔

مودودی تحریک مہلک زہر قاتل۔ گمراہ مثل معتزلہ، خوارج، روافض، قادیانی، چکڑالوی، مشرقی، نیچری مہدوی اور بہائی ہے۔ وغیرہ وغیرہ قرار دیتے رہے ہیں مگر الحمد للہ۔ آج کے بعد ''کفر احمدیت'' کی برکت سے 72 مسلمان فرقوں کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر صرف ایک فرقے کو کافر قرار دینے کے بعد یہ جنگ بھی ختم کی جاتی ہے۔ آج کے بعد جماعت اسلامی کے درج ذیل عقائد عین اسلامی اور مومنانہ ہیں۔ یا اور بھی جو چاہیں عقیدہ رکھیں۔ کسی ایسے عقیدہ کی بناء پر آئندہ انہیں مندرجہ بالا القابات سے یاد نہیں کیا جائے گا۔

جماعت اسلامی کے عقائد و عمال و افعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

حضرت عثمانؓ حضرت شیخین کی پالیسیوں سے دور ہٹ گئے

''لیکن ان (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کے بعد عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ اس پالیسی (شیخین) سے ہٹتے چلے گئے''۔ (معاذ اللہ)

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 106 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت عثمان نے بلاشبہ غلط کام کئے اور غلط کام غلط ہوتا ہے

''حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہوتا ہے خواہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے''۔ (معاذ اللہ)

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 116 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت علیؓ نے بھی ایک ایسا غلط کام کیا جس کو غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں

''حضرت علی کی ایک چیز ایسی ہے کہ جس کی مدافعت میں مشکل ہی سے کوئی بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ کہ جنگ جمل کے بعد انہوں نے قاتلین عثمانؓ کے بارے میں اپنا رویہ بدل لیا۔ حضرت علیؓ کے پورے زمانہ خلافت میں ہم کو یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں''۔

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 142 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت عائشہؓ نے غیر قانونی، غیر آئینی بلکہ غیر شریعتی کام کیا جبکہ حضرت معاویہؓ نے ٹھیٹھ جاہلیت قدیمہ والا

''حضرت عثمان کے خون کا مطالبہ جسے لیکر دو فریق اٹھے ایک طرف حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ وزبیرؓ اور دوسری طرف معاویہ...... یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ دونوں کی پوزیشن آئینی حیثیت سے کسی طرح درست نہیں مانی جاسکتی...... پہلے فریق نے غیر آئینی طریقہ کار اختیار کیا جسے شریعت الٰہی تو درکنار دنیا کے کسی آئین وقانون کی رو سے بھی جائز کاروائی نہیں مانا جاسکتا۔ اس سے بدرجہا زیادہ غیر قانونی طرز عمل دوسرے فریق کا یعنی حضرت معاویہؓ کا ہے......انہوں نے ٹھیٹھ جاہلیت قدیمہ کے طریقہ پر عمل کیا''۔

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 124 تا126 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

1۔قرآنی سورتوں کے نام جامع نہیں۔

(تفہیم القرآن حصہ اول صفحہ 44)

2۔اسلام فاشزم اور اشتراکیت سے مماثل نظام ہے جس میں خارجیت اور انا کترم تک کی گنجائش ہے۔

(اسلام کا سیاسی نظام بحوالہ طلوع اسلام 1963ء صفحہ 13)

3۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔

(حقیقت جہاد صفحہ 65)

4۔فرشتے تقریباً وہی چیز ہیں جس کو ہندوستان میں دیوی دیوتا قرار دیتے ہیں۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 10 حاشیہ طبع چہارم)

نوٹ: نئے ایڈیشنوں میں تحریف کر کے یہ عبارت حذف کر دی گئی ہے۔

5۔قرآن مجید میں نہ تصنیفی ترتیب پائی جاتی ہے نہ کتابی اسلوب۔

(تفہیم القرآن دیباچہ صفحہ 25)

6۔حضرت ابوبکر صدیقؓ سے غلطیاں صادر ہوئیں۔

(ترجمان القرآن جلد 33 نمبر 2 صفحہ 99)

7۔حضرت عمرؓ کے قلب سے جذبہ اکابر پرستی محو نہ ہوسکا۔

(ترجمان القرآن جلد 12 عدد 4 صفحہ 295 بحوالہ مودودیت کا پوسٹمارٹم صفحہ 38)

8۔حضرت خالد بن ولید غیر اسلامی جذبہ کے حدود کی تمیز نہ کر سکے۔

(ترجمان القرآن جلد 12 عدد 4 صفحہ 295 بحوالہ مودودیت کا پوسٹمارٹم صفحہ 38)

9۔اسلامی تصوّف کے بنیادی نظریے میں بڑی بھاری غلطی موجود ہے۔

(ترجمان القرآن جلد 37 عدد 1 صفحہ 10)

10۔بخاری شریف کی حدیثوں کو بلا تنقید قبول کر لینا صحیح نہیں۔

(ترجمان القرآن جلد 39 صفحہ 117)

11۔آنحضرتؐ سے لیکر مصطفٰے کمال تک کی تاریخ کو اسلامی کہنا مسلمانوں کی غلطی ہے۔

(ترجمان القرآن جلد 2 نمبر 1 صفحہ 7)

12۔اہل حدیث۔حنفی۔دیوبندی۔بریلوی۔شیعہ۔سنی جہالت کی پیدا کی ہوئی امتیں ہیں۔

(خطبات صفحہ 76 از مودودی صاحب)

13۔مسلمان قوم میں 999 ہزار افراد حق و باطل سے نا آشنا ہیں۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ 115)

14۔امام مہدی ایک نیا مذہب فکر پیدا کرے گا۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 52 تا 54)

15۔جمہوری اصول پر مبنی اسمبلیوں کی رکنیت بھی حرام اوران کے لیے ووٹ ڈالنا بھی حرام ہے۔

(رسائل ومسائل حصہ اول صفحہ 374)

16۔پاکستان۔ناپاکستان۔جنت الحمقاء اور مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہے جو مسلمانوں کی مرکب حماقت سے قائم ہوئی۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش صفحہ 29 تا 36 طبع اول حصہ سوم)

17۔قائداعظم رجل فاجر۔

(ترجمان القرآن فروری 1946ء صفحہ 140 تا 154)

18۔جہاد کشمیر ناجائز۔

(نوائے وقت 30 اکتوبر 1948ء و ترجمان القرآن جون 1948ء)

(اکثر حوالے مودودی شہ پارے میں درج ہیں)

19۔امام مہدی جدید ترین لیڈر ہوگا جو نہ ہی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا بلکہ اسے اپنے امام مہدی

ہونے کا علم بھی نہ ہوگا۔ اس کے مرنے کے بعد دنیا کو معلوم ہوگا کہ وہ یہی تھا۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 55)

20۔حضرت مجدد الف ثانی سے لیکر حضرت شاہ ولی اللہ اوران کے خلفاء تک نے مسلمانوں کو غلط غذا دی بلکہ وہ غذا دی جس سے پرہیز ضروری تھا۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 73)

21۔حضرت امام غزالی کی تبلیغ میں 3 قسم کے نقائص تھے۔

اول: حدیث میں کمزور علم تھے۔

دوم: ان کے ذہن پر عقلیات کا غلبہ تھا۔

سوئم: تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ قائل تھے۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 45)

22۔تقلید ناجائز گناہ بلکہ اس سے بھی شدید تر چیز ہے۔

(رسائل ومسائل جلد 1 صفحہ 244)

23۔امام غزالی فلسفہ یونانی کے چکر سے آخر تک نہ نکل سکے انہوں نے حقیقت نبوت سمجھنے میں غلطی کی امام غزالی کی شہادت ہم کو کیا مطمئن کرسکتی ہے۔

(ترجمان القرآن جلد 78 صفحہ 334)

24۔قدیم کتابیں (اصول فقہ۔حکمت قرآنیہ۔اسلامی معاشیات پر لکھی گئیں) اب درس وتدریس کے لیے کارآمد نہیں۔

(تنقیحات صفحہ 213)

25۔فقہاء کا قانون اپنی سختیوں کی وجہ سے عورتوں کی زندگیوں کو تباہ کرنے والا اور انہیں مرتد بنانے والا ہے۔

(ترجمان القرآن مئی 1949ء بحوالہ جماعت اسلامی صفحہ 31 ارشد القادری)

26۔صحابہ کرام ابتدائی لڑائیوں میں جہاد فی سبیل اللہ کی اصلی سپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کرتے تھے۔

(ترجمان القرآن ربیع الثانی 57ھ از جماعت اسلامی)

27۔حضرت عثمان جن پر خلافت کا کار عظیم رکھا گیا تھا پہلے خلفاء کی خصوصیات کے حامل نہ تھے اسی وجہ سے جاہلیت اسلامی نظام میں گھس آئی۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 33)

28۔قرآن مجید نجات کے لیے نہیں ہدایت کے لیے کافی ہے۔

(تفہیمات جلد 1 صفحہ 213)

29۔ جہاں معیار اخلاق پست ہو وہاں زنا اور قذف کی حدود جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہے۔

(تفہیمات جلد 2 صفحہ 281)

30۔ نبی پاکؐ کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی موادمل گیا (آپ کا اپنا کمال نہ تھا نعوذ باللہ) اگر خدانخواستہ آپ کو بودے۔ کم ہمت۔ ضعیف الارادہ اور نا قابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ 17)

31۔ ''صحابہ کے بعد سے آج تک سوائے مودودی صاحب کے کسی شخص کو کامل الایمان نہیں سمجھتا''۔

(جماعت اسلامی ہند کا ترجمان زندگی اکتوبر 49ء رامپور بحوالہ دیوبندی نشریات)

32۔ جو امور آپؐ نے عادۃً کئے ہیں انہیں سنت بنا دینا یہ دین میں تحریف ہے۔

(رسائل ومسائل جلد 2 صفحہ 300 بحوالہ منصب رسالت نمبر)

33- انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر۔ خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بلا عمد واختیار طوعاً وکرہاً خدا کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔

(تفہیمات جلد 1 صفحہ 43)

34۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ خدائے واحد کے قائل ہو گئے مگر انہوں نے انبیاء۔ اولیاء۔ شُہداء۔ صالحین۔ مجاذیب۔ اقطاب۔ ابدال۔ علماء۔ مشائخ۔ ظل اللہوں کی خدائی کو عقائد میں پھر بھی جگہ دی۔ اور جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنالیا۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 11)

ان میں سے اکثر حوالے ''جماعت اسلامی'' از علامہ ارشد القادری نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی بلاول گنج لاہور سے لئے گئے ہیں۔

۞ بریلویت

اگر بریلوی بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں آج سے یہ عین اسلامی عقائد ہیں۔

دیوبندی اہل حدیث اور دیگر علماء دین عرصہ دراز سے بریلوی بھائیوں کو قبر پرست، مشرک اور دیگر القابات سے

یادفرماتے تھے مگرآج کے بعد کفراحمدیت کی برکت سے یہ جنگ بھی ختم۔اورانہیں عقائدکوعین اسلامی قراردیا جاتا ہے۔

بریلویوں کے عقائد اعمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر

1۔آنحضرتؐ کوخدا کا درجہ دیتے ہیں۔

(شمع توحید صفحہ 5 مولانا ثناءاللہ امرتسری صاحب)

2۔خدا کے علاوہ بزرگوں کو مشکل کشا سمجھتے ہیں اور مدد مانگتے ہیں۔

(انوارالصوفیہ لاہوراگست 1915 صفحہ 32)

3۔علی پورسیداں کوسیدالقریٰ سمجھتے ہیں۔

(انوارالصوفیہ جون 1915ء صفحہ 19)

4۔ختم نبوت زمانی کے منکرہیں۔

(انسان کامل باب 36 مولفہ سیدعبدالکریم جیلی)

5۔سلسلہ وحی والہام کوجاری سمجھتے ہیں۔

(میخانہ درد صفحہ 134،135 فتوحات مکیہ جلد 4 صفحہ 196)

6۔اصطلاحات اسلامی مثلاً آنحضرت۔ام المومنین۔رضی اللہ کا خطرناک استعمال اپنے بزرگ کے لیے کرتے ہیں۔

(اشارات فریدیہ۔قلائدالجواہر)(نظم الدررفی سلک ایسرمولفہ ملاصفی اللہ صاحب)

7- انگریزوں کے خلاف جہادکوحرام قراردیتے ہیں۔

(نصرت الابرارصفحہ 129 مطبوعہ 1888ء)

8- انگریزکے خودکاشتہ پودے ہیں۔

(چٹان 15 اکتوبر 1962ء)

9- انگریزوں کے جاسوس ہیں۔

(چٹان 5 نومبر 1962ء صفحہ 8)

10۔سیدجماعت علی شاہ کوہادی اورشافع سمجھتے ہیں۔

(انوارالصوفیہ لاہورستمبر 1913ء صفحہ 32)

11۔سیدجماعت علی شاہ کوحضور کے برابرسیدوں کے سید۔مظہرخدا۔نورِخدا شاہ لولاک اورہادی کل قراردیتے ہیں۔

(انوارالصوفیہ ستمبر 1912ء صفحہ 15،ستمبر 1911ء صفحہ 17،جولائی 1912ء صفحہ 8)

12۔آنحضرتؐ کوعرش تک حضرت سید عبد القادر جیلانی نے پہنچایا۔

(گلدستہ کرامات صفحہ 18)

13۔حضور کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر جانتے ہیں۔

(رسالہ العقائد صفحہ 24 مولفہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری)

14۔جبرائیل قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

(دلائل السلوک صفحہ 127 مولفہ مولانا اللہ یار خاں چکڑالہ ضلع میانوالی)

15۔حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کی توہین کرتے ہیں۔

(ارشاد رحمانی و فضل یزدانی از مولوی محمد علی مونگیری صفحہ 51، 52 گلدستہ کرامات صفحہ 94)

16۔بریلویوں کا عرش۔کرسی۔قلم۔حضرت ابراہیم۔حضرت موسیٰ اور خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایزید بسطامی ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت مصنفہ عبد الغفور اثری صفحہ 155)

17۔فضیل بن عیاض کو عرش۔کرسی۔لوح۔قلم۔جبرائیل۔میکائیل۔اسرافیل۔عزرائیل موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 156)

18۔بریلوی کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ ہے۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 159)

19۔بریلوی کا ایک کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 159)

20۔پردے کے پیچھے سے حضورؐ بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

(پیش لفظ عرفان شریعت صفحہ 3)

21۔احمد رضا خاں اپنے متعلق شعر میں کہتے ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر آج تک اس دنیا میں بڑے بڑے لوگ (انبیائے کرام) تشریف لا چکے ہیں میں ان سب کے آخر میں آیا ہوں لیکن وہ چیزیں لے کر آیا ہوں جو مجھ سے پہلے کوئی نہ لا سکا۔ایک شخص (احمد رضا خاں) میں سب جہان کے کمالات جمع کرنا خدا کے نزدیک کوئی اچنبا نہیں۔

(حسام الحرمین اردو بمعہ تمہید ایمان حنفیت اور مرزائیت صفحہ 178، 179)

22۔احمد رضا حشر کے دن ساقی کوثر ہوں گے۔

(حسام الحرمین اردو بمعہ تمہید ایمان حنفیت اور مرزائیت صفحہ 48)

23۔ بریلویوں کا ایک اور کلمہ لا اِلٰہ الا للہ محکم الدین رسول اللہ۔

(تذکرہ غوثیہ صفحہ 108)

24۔ آنحضورؐ نے دوسرا جنم منڈیر سیداں میں احمد حسین صاحب کی شکل میں لیا ہے۔

(السیرت محبوب ذات صفحہ 107 سید مسعود السید)

25۔ منڈیر سیداں والے احمد حسین صاحب شاھداً ومبشراً ونذیراً تھے۔ اور نوراً مبیناً تھے۔

(السیرت محبوب ذات صفحہ 10، 11)

26۔ علی پور مدینہ منورہ کی مطہر ہے۔

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی ‌ ‌ ‌ ‌ اُدھر جائیں تو اچھا ہے اِدھر جائیں تو اچھا ہے

(مقامع الحدید علی الکذاب العنید صفحہ 92 رضا خانی دین صفحہ 70)

27۔ حضرت عیسیٰؑ ناکام نبی تھے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔

(جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت حصہ نہم صفحہ 38)

28۔ ابوالحسن خرقانی خدا سے دو سال چھوٹے ہیں۔

(فیوضات فریدیہ صفحہ 78)

29۔ محکم الدین شاہ کے خدائی دعوے کو مانتے۔

(تذکرہ غوثیہ صفحہ 114 مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی۔ بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 215)

30۔ السید حسین احمد منڈیر سیداں مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

(السیرت محبوب ذات صفحہ 88، 89)

31۔ قرآن مجید کی بیسوں آیات میں تحریف کرتے ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 231 تا 242)

۞ فرقہ اسمعیلی و آغاخانی

فرقہ اسمعیلی و آغاخانی کے عقائد و اقوال ماضی میں علماء کی نظر میں

اسمعیلی فرقے کا کلمہ

''سبق نمبر 1: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انّ محمد رسول اللہ واشھد ان علی اللہ امیر المؤمنین''

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

نماز کے لئے قبلہ ضروری نہیں اور نہ پانچ نمازیں ہیں

''نماز کے لئے قبلہ ضروری نہیں۔ نماز پانچ وقت نہیں ہیں کیونکہ اللہ نے کہا واسجدوا اور وارکعو مع الراکعین

روزہ اصل میں کان آنکھ کا ہے کھانے سے نہیں ٹوٹتا

''روزہ دراصل کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا''۔

گناہوں کی معافی

''گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے''۔

روزمرہ معمولات کی مختلف دعائیں اور سلام

''سبق نمبر 2: ہمارا سلام...... یا علی مدد۔ جواب...... مولیٰ علی مدد۔

سبق نمبر 11: رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے ہی مولا علی سے مدد مانگنا چاہیے۔

سبق نمبر 17: کوئی چیز ہاتھ سے گر جائے۔...... پیر شاہ...... بولنا چاہیے۔ اسی طرح بیماری کے وقت بھی پیر شاہ بولتے رہنا چاہیے۔

سوال پیغمبر یعنی ''ناطق'' اور ''اساس'' یعنی امام میں سے کس کا درجہ بڑا ہے؟

جواب: اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس کرتے ہیں۔ پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا حضرت ابراہیمؑ کے لئے ہوا تھا۔

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

امام (حضرت علی) کا ظہور اللہ کا ظہور ہے

''امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔ اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔ جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے''۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالی جاہ سلطان 5 نور محمد یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی صفحہ 54)

قرآن سے بڑا ہے اب ناطق قرآن۔ امام کا چہرہ خدا کا چہرہ

''امام حاضر قرآن ناطق یعنی بولتا قرآن ہے۔ اس کے فرمانوں پر عمل کرنا چاہیے...... امام کا ہاتھ خدا کا ہاتھ

کے برابر ہے۔امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کر رہا ہے"۔

(درسی کتاب شکشھن مال برائے نائٹ اسکولز ریلیجئس یکےاز مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی سبق نمبر 11 ص 8)

قرآن تو 1300 سال پرانی کتاب صرف عرب کے لئے ہے اب تمہارے لئے نئی شریعت گنان ہے

"آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو 1300 سال ہو چکے وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔گنان کو 700 سال ہوئے سو تم لوگوں کے لئے اب گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا"۔

(فرمان نمبر 13 ص 81 کلام امام مبین آغا خان 3 کے فرامین کا مجموعہ یکےاز مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

قرآن خلیفہ عثمان کے وقت بدل دیا گیا اصل خلاصے ہمارے پاس ہیں

"توریت، انجیل زبور، اور قرآن یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ سے نازل ہوئیں۔قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رُدبدل کر دیا گیا آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے۔اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے"۔

(کلام امام مبین ص 96 حصہ اول فرمان نمبر 38 یکےاز مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

قرآن کتابی شکل میں گونگا ہے جبکہ آغا خان بولتا قرآن ہے

"قرآن پاک کتابی شکل میں صامت ہے یعنی گونگا اور بہرہ ہے۔جبکہ امام آغا خان قرآن ناطق ہے۔لہذا آغا خان کے فرامین کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے قرآن پاک کی"۔

(کتاب آغا خانی کی مذہبی کہانی از علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی باہتمام مولانا فضیل رضا قادری عطاری)

۞ مولوی طاہر القادری کے عقائد و الہامات ماضی میں علماء کی نظر میں

مولوی طاہر القادری بریلوی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اسی فرقے کے ایک اور عالم جناب بشیر قادری صاحب نے ان کی تقاریر کی سیڈیز اور کسیٹیں سن کر اس کو تحریری رنگ میں شائع کر دیا ہے وہی پیش خدمت ہے۔

☆"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر انور سے نکلے اور میرے گلے ملے۔دیر تک مجھے اپنے دونوں بازوؤں کے زور سے خوب بھیچا"۔

☆"میں نے خود آذان دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں"۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک گر گئی تھی میں نے بنایا اور پلستر کر دیا"۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سند لکھ کر دے دی اور پاکستان میں اپنا خصوصی نمائندہ مقرر کر دیا"۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گود میں بٹھالیا جبکہ تمام صحابہ کرام موجود تھے''۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے میں نے منایا اوران کے پاکستان آنے کے لئے ٹکٹ کا انتظام بھی میں نے کیا''۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام (مولوی اسحٰق سے بدل کر) طاہر خود تجویز فرمایا''۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام علماء اور اداروں پر ناراض ہیں فقط مجھ پر اور منہاج القرآن پر راضی ہیں''۔

☆ میری موت کا وقت آ گیا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرشتہ کو واپس بھیج دیا تو فرمایا طاہر کو 31 سال کی عمر مزید دی''۔

☆ دوستو اب میری عمر میں 15 سال باقی ہیں لیکن کام بہت کرنا ہے''۔

☆ اللہ نے مصطفوی انقلاب کی کامیابی مجھے دکھادی جن جن مراحل میں سے گزرے گی''۔

(مرکزی دفتر منہاج الفرقان بلدیہ ٹاؤن نمبر 3 داتاری جامع مسجد از مولانا محمد بشیر القادری)

طاہر القادری صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاکستان بلایا اور ٹکٹ کا بندوبست کیا

علامہ بشیر قادری صاحب مولوی طاہر القادری کی ایک لمبی چوڑی خواب درج کرتے ہیں:

''آقا پاکستان تشریف لے آئے۔ ناراض ہیں خفا ہیں۔ لوگوں کو زیارت نہیں کرا رہے۔ سارے لوگ واپس چلے گئے۔ فقط میں تنہا کھڑا رہا۔ حضور مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ کمرے میں خود آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں طاہر میں پاکستان کے دینی مدارس اور علماء کی دعوت پر پاکستان آیا تھا۔ لیکن انہوں نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے۔ میں ان سب سے دکھی ہو کر واپس جا رہا ہوں۔ انہوں نے میری کوئی قدر نہیں کی۔ بس میں پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ پھر میں حضور کے قدموں پر گر پڑا۔ قدمین شریفین پکڑ لیتا ہوں۔ چومتا ہوں روتا ہوں۔ چیختا ہوں۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں آقا ذرا دیر کے لئے فیصلہ بدل دیجئے۔ حضور بار بار فرماتے ہیں میں بہت دکھی ہوں...... دیر تک التجا کے بعد آقا کے مزاج میں شگفتگی آتی ہے۔ مجھے شفقت سے فرماتے ہیں کہ طاہر تم مجھے پاکستان میں مزید ٹھہرانا چاہتے ہو تو اس کی ایک شرط ہے۔ میں نے عرض کی وہ شرط کیا ہے۔ فرمایا وہ شرط یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں مزید پاکستان میں ٹھہروں تو تم میرے میزبان بن جاؤ تو میں مزید سات روز پاکستان میں قیام کروں گا لیکن میرے ٹھہرنے کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا۔ پاکستان جہاں کہیں جاؤں گا۔ آؤں گا ٹکٹ اور آمدورفت کا انتظام بھی تمہارے ذمہ ہوگا''۔

(مولوی طاہر القادری کے الہامات اور شیطانی وساوس از علامہ بشیر قادری صفحہ 9، 11 مرکزی دفتر منہاج الفرقان بلدیہ ٹاؤن نمبر 3 داتاری جامع مسجد لاہور)

۞ فرقہ مسعودیہ

فرقہ جماعۃ المسلمین کا تعارف،عقائد اور اعمال ماضی میں علماء کی نظر میں

مولوی محمد الیاس گھمن صاحب نے فرقہ جماعۃ المسلمین کے بارے میں علمائے اہل سنت کی طرف سے ان کا تعارف اور تنقید پر مبنی ایک ضخیم کتاب بنام نامی فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ غیر مقلدیت کا نیا روپ مسعودی نام نہاد جماعۃ المسلمین'' تحریر فرمائی ہے وہی اس وقت خاکسار کے سامنے ہے۔آپ فرقہ مسعودیہ کے عقائد کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

فرقہ مسعودیہ کے عقائد

☆ جو شخص خدا کو مانتا ہے مگر مسعود احمد کو حاکم و امیر نہ مانے وہ مسلم نہیں بن سکتا۔

☆ جو شخص رسول کریم ﷺ پر ایمان رکھے مگر مسعود احمد کو مفترض الطاعت نہ مانے وہ مسلم نہیں۔

☆ جو دین اسلام 1400 سال سے چلا آ رہا ہے جو اس کو مانے مگر مسعود احمد کے لٹریچر پر ایمان نہ لائے وہ مسلم نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جس کا نام مسلم رکھا یہ ان کو مسلم نہیں مانتے صرف اسی کو مسلم مانتے ہیں جن کا نام 1395ھ میں مسعود احمد نے رکھا۔

☆ ان کے ہاں محبت کی بنیاد صرف مسعودی فرقے میں داخل ہونا ہے۔جو مسلمان مسعودی فرقہ میں داخل نہ ہوں نہ ان کو سلام کرتے ہیں نہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

قرآن و اسلام کے بارے عجیب طنزیہ تبصرے

1۔'' قرآن ہر لحاظ سے ایک مکمل کتاب ہے یہ ایک خوش نما جملہ تو ضرور ہے مگر حقیقت کچھ بھی نہیں۔نہ نماز کا طریقہ اس میں ہے نہ کسی اور عمل کا اور پھر وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے یہ عجیب بات ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 226 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

2۔'' قرآن کا اسلام تو بڑا آسان ہے۔صلوٰۃ میں ریح خارج ہو جائے وضو سلامت رہتا ہے۔ناچ و رنگ کی محفلیں قائم کرو کوئی ممانعت نہیں،قحبہ خانے کھولو کوئی ممانعت نہیں''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 232 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

3۔'' قرآن میں عریانیت کا درس ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 226و247 بحوالہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

4۔ ’’قرآن میں بھی ایسی آیات پائی جاتی ہیں جن سے بظاہر رسول اللہ کی قدر ومنزلت کو بڑا دھکا لگتا ہے‘‘۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 247و248 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

5۔ ’’کیا ان آیات سے دشمنان اسلام کو اسلام پر ہنسنے کا موقعہ نہیں ملتا‘‘۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 248 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ سفحہ 37)

6۔ ’’قرآن کی قطعیت پر تو قرآن کی آیات سے بھی چوٹ پڑتی ہے۔ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں ملاحظہ ہوں‘‘۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 255 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ سفحہ 37)

7۔ ’’وہ مسلم رہ کر بھی قرآن کا انکار کر سکتے ہیں۔مسلمانوں کا جم غفیر تحریف فی القرآن پر ایمان رکھتا ہے۔‘‘

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 269 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38)

8۔ ’’سطحی نظر سے حدیث کا مطالعہ غلط فہمی اور گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔اور نہ حقیقت میں اس کے رموز پا لیتی ہے۔سطحی نظر سے تو قرآن کا مطالعہ بھی گمراہ کن ہوسکتا ہے۔‘‘

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 135 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38)

9۔ ’’اگر ان مذاہب خمسہ میں سے ہر ایک مکمل دین ہے تو کیا رسول اللہ پر پانچ اسلام نازل ہوئے تھے‘‘۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 68 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38 مؤلف مولوی الیاس گھمن ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

۞ غلام احمد پرویز

غلام احمد پرویز اور بزم طلوع اسلام کے نظریات ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

جسمانی معراج کا انکار

”اگر آج سائنس کی کوئی ایجاد اس بات کا امکان بھی پیدا کر دے کہ کوئی شخص روشنی کی رفتار سے مریخ یا چاند کے کرّوں تک پہنچ جائے پھر چند ثانیوں میں وہ واپس بھی آجائے تو پھر بھی میں حضور اکرم ﷺ کے معراج جسمانی کو قبول نہیں کروں گا“۔

(معارف القرآن جلد 2 صفحہ 241 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 41 مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبر لین روڈ لاہور ترتیب واشاعت عبدالخالق بھٹی کویت پی او بکس نمبر 1093 کوڈ نمبر 83001)

حضرت آدم کے وجود کا انکار

”جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا جس کی ذریت سے مراد تمام بنی نوع انسان ہے نہ کہ کسی فرد واحد کی نسلی اولاد“

(آدم وابلیس صفحہ 57 فتنہ پرویزیت صفحہ 42)

حضرت عیسیٰ کے بن باپ ہونے کا انکار

"حضرت مسیح حضرت داؤد کی نسل سے تھے اور یہ سلسلہ یوسف نجار کی وساطت سے حضرت داؤد تک پہنچتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان نسب ناموں کی رو سے حضرت مسیح یوسف کے بیٹے ہی قرار پاتے ہیں۔قرآن کریم کی طرف سے اس میں کوئی تصریح کہیں بھی نہیں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی"۔

(معارف قرآن جلد 2 صفحہ 47 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 42)

انکار حدیث

"اگر حدیثیں بھی دین کا جزو تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہیئے تھا کہ جس طرح آپ نے امت کو قرآن دیا تھا اسی طرح اپنی احادیث کا ایک مستند مجموعہ بھی امت کو دے جاتے لیکن رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا"۔

(مقام حدیث پیش لفظ ص س بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 43)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان سے مفہوم اس کی ذات پر ایمان نہیں......رسالت محمدیہ پر ایمان سے مقصود اس کی کتاب پر ایمان ہے۔جو حضور کی وساطت سے دنیا کو ملی"۔

(فردوس گم گشتہ ص 393 بحوالہ فتنہ پرویزیت ص 44)

دعا کے اثرات کا انکار

"آج آدھی دنیا کو پیٹ بھر کے روٹی نصیب نہیں ہو رہی لہذا انسانوں کے خود ساختہ مذہب کے پیدا کردہ خدا پر ایمان لانے اور اس سے دعاؤں پر توکل کرنے سے وہ یقین کسی طرح پیدا نہیں ہوسکتا جو انسانوں کی احتیاج کی فکر سے بے خوف کر دے"۔

(سلیم کے نام چودھواں خط صفحہ 226 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

توبہ استغفار کا انکار

"اگر کسی فرد سے لغزش ہو جائے تو مسجد کے گوشے میں استغفر اللہ کہنے سے معافی نہیں مل سکتی بلکہ اس فرد کو خود چل کر مرکزی اتھارٹی کے پاس آنا ہوگا"۔

(مجلہ طلوع اسلام جولائی 1963 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

خدا اور رزق کی ضمانت

"مذہب نے جس خدا کو کائنات سے ماوراء عرش پر بٹھا رکھا ہے وہ واقعی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں

دے سکتا"۔

(سلیم کے نام چودھواں خط تحریر غلام احمد پرویز صفحہ 226 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

حقوق اللہ کا انکار

"قرآن میں حقوق العباد کا ذکر تو آیا ہے لیکن حقوق اللہ کا کہیں ذکر نہیں آیا"

(مجلہ طلوع اسلام 1965ء صفحہ 34 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 45)

ملائکہ اور جنات کے بارے نظریہ

"انس شہروں کی مہذب آبادی اور جن صحرا کے بادیہ نشین جو شہری آبادی کی نگاہوں سے اوجھل اور بیابانوں میں رہتے ہیں...... یہ دونوں انسانوں کی ہی جماعتیں ہیں"۔

(آدم وابلیس صفحہ 108 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 45)

"ملائکہ ہماری اپنی داخلی قوتیں ہیں۔یعنی ہمارے اعمال کے اثرات جو ہماری ذات پر مرتب ہوتے رہتے ہیں"۔

(آدم وابلیس صفحہ 162 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

عبادت کے بارے میں نظریہ

"اس نے ہمیں پیدا کیا...... کہ ہم اُس کی عبادت کرتے رہیں خدا کے لئے یہ تصور صحیح نہیں"۔

(طلوع اسلام ستمبر 1962ء بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

نماز پنجگانہ کی فرضیت والی حدیث کا انکار

"یہ حدیث وضعی ہے اور کسی یہودی کی گھڑی ہوئی ہے"۔

(قرآنی فیصلے صفحہ 15 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کا انکار

"حاجیوں کی وہ قربانیاں جو وہ آج کل کرتے ہیں محض ایک رسم رہ گئی ہے"

(قرآنی فیصلے غلام احمد پرویز صفحہ 57 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 48)

عرش وجنت کے بارے میں نظریہ

"جس طرح مسلمانوں نے اللہ کو عرش پر بٹھا رکھا ہے اسی طرح انہوں نے جنت کو بھی دوسری دنیا کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے"۔

(سلیم کے نام گیارھواں خط صفحہ 159 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 49)

والدین کی اطاعت ضروری نہیں

"ماں باپ کی اطاعت کو فرض سمجھنے والی اولاد ساری عمر عقلی طور پر اپاہج رہ جاتی ہے"۔

(قرآنی فیصلے صفحہ 129 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 49)

سید محمد یوسف بنوری اور مفتی اعظم مولوی ولی حسن ٹونکی نے غلام احمد پرویز کے باطل عقائد کے نام سے انکی کتابوں سے ان کے عقائد کو جمع کر کے کتابی شکل میں علماء کے سامنے پیش کر کے ان سے فتاویٰ کفر لئے۔

1۔ قرآن میں جہاں اللہ اور رسول کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز ملت ہے۔

2۔ جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر ہے۔ مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے۔

3۔ قرآن میں اولی الامر سے مراد افسران ماتحت ہیں۔

4۔ رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

5۔ رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کو انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

6۔ رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت مرکز ملک آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

7۔ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

8۔ قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

9۔ شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے۔ بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

10۔ مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادت، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق، غرض ہر چیز جس میں چاہے ردّ و بدل کر سکتی ہے۔

11۔ مرکز ملت اپنے اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی شکل میں ردّ و بدل کر سکتی ہے۔

12۔ حدیث عجمی سازش ہے۔

13۔ جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

14۔ جبرائیل انکشاف حقیقت کا نام ہے۔

15۔ تقدیر کا مسئلہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

16۔ ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

17۔ انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے مطابق ہوئی۔

18۔ نماز پوجا پاٹ، روزہ برت اور حج یاترا ہے۔ اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے اور نہ عقل سے کچھ واسطہ۔

19۔نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے۔قرآن نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہتا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے۔

20۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے یہ 2اوقات فجر عشاء متعین تھے۔

21۔آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ۔قیصر اور خدا میں تفریق اسلامی ہے۔

22۔صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ تک پہنچ جائیں۔

23۔حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملّی کانفرنس ہے۔

24۔قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

25۔تلاوت قرآن عہد سحر یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

26۔دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

27۔قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے ہیں۔اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(فتنہ پرویزیت زیر عنوان غلام احمد پرویز کے باطل عقائد ص 51 تا 54 مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبرلین روڈ لاہور ترتیب واشاعت عبدالخالق بھٹی کویت پی او بکس نمبر 1093 کوڈ نمبر 83001)

۞ انجمن سرفروشان اسلام

پیر گوہر شاہی کی جماعت انجمن سرفروشانِ اسلام کو دوسرے علمائے کرام کافر، زندیق، ملعون، سلام اور شعائرِ اسلام کا دشمن، متوازی اور خود ساختہ مذہب کا بانی، بدترین سازشی، بدفطرت، دشمن اسلام، مرتد، ملحد، یہ گناہ اور معصیت کی زندگی میں تھا، اس کے دعاوی مضحکہ خیز، ان لوگوں کا ذبیحہ مردار وغیرہ وغیرہ کے القاب اور مذہبی فتاویٰ سے یاد فرماتے ہیں۔

جبکہ پیر ریاض احمد گوہر شاہی نے 1975ء میں اپنی نئی جماعت رجسٹرڈ کروائی اور تبلیغی جلسوں کا کام شروع کیا۔ان کے مریدوں کا حلقہ پاکستان اور بیرون پاکستان تک پھیلا ہوا ہے۔آپ شہر شہر جلسے کرتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ دلوں میں اللہ کا ذکر جاری کر دیتے ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ ان سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے

مسلمان ہونا ضروری نہیں۔آپ اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"15 رمضان 1977ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ بھی ہوا۔ مرتبہ بھی ارشاد ہوا۔ چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق 15 رمضان سے ہے اس لئے اس خوشی میں جشن شاھی اسی روز منایا جاتا ہے۔

آپ کے مریدان کا دعویٰ ہے کہ چاند، سورج، حجر اسود، شیو مندر اور کئی دوسرے مقامات پر پیر گوہر شاہی کی تصویر نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کلگی اوتار اور مسیحا ہے۔"

تصانیف پیر ریاض احمد گوہر شاہی

1۔ مینارہ نور ناشر سرفروش پبلی کیشنز

2۔تحفۃ المجالس حصہ اول دوئم سوئم ناشر سرفروش پبلی کیشنز

3۔ رہنمائے طریقت واسرار حقیقت ناشر سرفروش پبلی کیشنز

4۔ روشناس ناشر سرفروش پبلی کیشنز

5۔ گوہر سالانہ ناشر سرفروش پبلی کیشنز

6۔صدائے سرفروش حیدر آباد (15 روزہ) ناشر سرفروش پبلی کیشنز

7۔ دین الٰہی ناشر سرفروش پبلی کیشنز

8۔ روحانی سفر ناشر سرفروش پبلی کیشنز

9۔حق کی آواز ناشر سرفروش پبلی کیشنز

پیر گوہر شاہی کے عقائد واعمال ماضی میں دیگر علمائے کرام کی نظر میں

گدھے پر معراج

آج عصر کی نماز کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میری بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا......وہ مجھے دیکھ کر ہنستا......میں پریشان ہو گیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے۔اب وہ مجھ کو آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے۔ اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جاؤ۔ میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں پھر گدھے کے ہونٹ ہلے جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے اس کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بخود اس پر سوار ہو گیا وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اُڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی چناب کے دریا عبور کئے۔یعنی اِس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرادی۔ میں نے منزل پالی۔اب واپس چلتے ہیں"۔

(روحانی سفرتحریر پیر گوہرشاہی ریاض احمد ص 7 صفحہ 8 بحوالہ گوہرشاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 26)

20،30 سال نہ نماز اور نہ روزہ

"اس (گدھے کی سواری کے) دن کے بعد یعنی 20 سال کی عمر سے 30 سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہوسکتی۔ پیروں فقیروں عالموں سے چڑھ ہوگئی...... فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے حلال وحرام کی تمیز جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا"۔

(روحانی سفرتحریر پیر گوہرشاہی ریاض احمد صفحہ 7،8 بحوالہ گوہرشاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 27)

گوہرشاہی کے پیٹ میں کتا

"ایک دن ذکر کی ضربیں لگا رہا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعہ سے باہر نکلا اور بڑی تیزی سے بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا۔ اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہوگیا ......دوران ذکر ناف کی جگہ سے بچے کی طرح رونے کی آواز آنا شروع ہوگئی......ناف کی جگہ دھڑکن رہتی ہے جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو...... کچھ ماہ بعد اس کی شکل بکرے کی بن گئی۔ وہ بکرا میرے ساتھ باتیں کرتا میرے ساتھ نمازیں پڑھتا۔"

(روحانی سفرتحریر پیر گوہرشاہی ریاض احمد صفحہ 21،22 بحوالہ گوہرشاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 228،229)

بھنگ پینے کا الہامی حکم

"مستانی نے کہا قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے ہیں اور کہتے ہیں ریاض کو آج گھر کی یاد بہت ستا رہی ہے......اِس کو ایک گلاس بھنگ کا پلاؤ......اِس کے بعد مستانی بھنگ کوٹنا شروع کرتی ہے......میں چلہ گاہ میں گیا۔ وہیں خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ سامنے آئے اور ناراض ہیں کہ بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا کہ شریعت میں حرام ہے اُس نے کہا کہ شرع اور عشق میں فرق ہے...... جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے وہ مباح اور جائز ہے۔ اگر بات صرف نشے کی ہے تو پان میں بھی نشہ ہے، تمباکو میں نشہ ہے۔ اناج میں بھی نشہ ہے۔ عورت میں بھی نشہ ہے۔ دولت میں بھی نشہ ہے۔ تو پھر سب نشے ترک کردو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتا ہے اور میں پی جاتا ہوں سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہا۔

جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہا رات کو بھٹ شاہ والے آئے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو

چکھ لیا ہوگا یہی شراباً طہورا ہے۔

مستانی نے کہا بھٹ شاہ جی والے کہہ گئے ہیں اِس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پئوں یا نہ پئوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ پئوں یا نہ پئوں۔ کچھ بزرگوں کے حالات پڑھے تھے ان کی ولائت مسلم تھی لیکن بظاہر اُن سے کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے۔ جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا۔ لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں کا لباس پہننا۔ اور نماز نہ پڑھنا۔ امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا۔ سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کھیلنا۔ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ کہ رقص کرنا۔ رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک قلیہ کا ننگے گھومنا، لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے...... خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا ہے کہ بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ لذت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ ہوا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراباً طہورا ہی ہوگا۔"

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 33، 34 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 35، 36)

مستانی کے ساتھ شب باشی

اپنے روحانی سفر صفحہ 30۔ 31 پر مستانی کے ساتھ ایک بارش والی رات میں اس کی جھونپڑی میں جانے اور ایک بستر پر رات گزارنے کا ذکر ہے۔ تفصیل انتہائی ناموزوں ہے۔

مستانی کا عشق

"اس واقعے کے بعد میں اور مستانی پہلے سے زیادہ قریب ہو گئے...... لڑکیوں کی طرح اتراتی...... کبھی میرے ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگاتی۔ اور کبھی ناچنا شروع کر دیتی۔"

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 37 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 38)

ایک عورت کے ساتھ ہم آغوشی

"ایک دوپہر چشموں کی طرف چلا گیا۔ راستے میں نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی...... بانہوں سے لپٹ گئی ...... میں بانہوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن گرفت سخت تھی"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 31 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 40)

قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں

"یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے۔ جس طرح ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا خواص کے لئے جو سینہ

بہ سینہ عطا ہوتا ہے......اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں۔جب ہم نے سہون شریف میں ذکر وفکر اور مجاہدات کئے......پھر وہ 10 پارے سامنے آ گئے۔

(حق کی آواز صفحہ 54 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلا لپوری صفحہ 59)

ظاہری قرآن اور باطنی قرآن میں تضاد ہے

پھر یہ قرآن مجید کچھ اور ہے......اور وہ دس پارے کچھ اور ہیں......یہ کچھ اور بتاتا ہے وہ کچھ اور بتاتا ہے۔قرآن کے 40 پارے تھے۔30 ظاہری 10 باطنی۔ظاہری قرآن ظاہری عوام کے لئے باطنی قرآن خواص کے لئے۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلا لپوری صفحہ 64)

شریعت محمدی اور شریعت احمدی دونوں میں فرق

جو لوگ 5 وقت نماز پڑھتے ہیں اُن کی انتہا مسجد ہے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے۔ اس کے بعد شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے۔وہاں نماز روحانی ہو جاتی ہے۔۔بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جا سکتے۔اور یہ ولی چلا جاتا ہے وہاں اللہ بڑے پیار سے دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا۔اب جس نے تجھے دیکھ لیا اُس نے مجھے دیکھ لیا......بہت سے ولی یہیں رک جاتے ہیں ......جو اس سے بھی آگے جاتے ہیں پھر وہ 10 پارے اُس کو ٹکراتے ہیں۔"

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلا لپوری صفحہ 64)

شریعت کے قاعدے الگ اور طریقت کے قاعدے الگ ہیں

شریعت کے قاعدے قانون طریقت پر لاگو نہیں ہوتے ......اکثر علماء کہتے ہیں شریعت ہی میں طریقت، حقیقت اور معرفت ہے جس سے ہمیں اختلاف ہے۔

(حق کی آواز صفحہ 10 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلا لپوری صفحہ 54)

تمہیں اسلام چاہیے یا خدا

ایک امریکی خاتون اسلام قبول کرنے آئی تو اس سے پوچھا تمہیں اسلام چاہئے یا خدا اُس نے کہا خدا۔ پھر وضاحت کی۔خدا کی طرف 2 راستے جاتے ہیں ایک شہر کے اندر سے اُس پر قوانین، چوک، اشارے، سپیڈ بریکر وغیرہ یہ ہے شریعت کا راستہ دوسرا بائی پاس شہر میں داخل ہوئے بغیر منزل کی طرف سفر یہ ہے عشق کا جس پر کوئی سگنل نہیں اس پر شہر کا کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا۔"

(سالنامہ گوہر 1996، 1997 صفحہ 7 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلا لپوری صفحہ 64)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں۔ روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک سے ہے۔

(حق کی آواز صفحہ 3 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 57)

نماز گناہگاروں کے لئے ہے۔ وہ 10 پارے کہتے ہیں جب نماز کا وقت آئے تو اُسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

10 پارے کہتے ہیں تو رات دن کھا تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 62،61)

تو کعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیری طرف آئے گا...... 10 پارے کہتے ہیں کعبے کو ابراھیمؑ نے گارے مٹی سے بنایا اور تجھے میں نے اپنے نور سے تو اُس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے؟

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

حضرت آدم نے شیطان کا بیٹا خناس قتل کر کے کھالیا

لمبا واقعہ ہے جس کا خلاصہ ہے کہ آدم نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے۔ اور توبہ کرنے لگے۔ ایک دن گھر پر نہ تھے شیطان آیا اور اپنے چھوٹے بیٹے خناس کو اماں حوا کے پاس چھوڑ گیا۔ رات کو آدمؑ واپس آئے ناراض ہوئے یہ دشمن کا بچہ کیوں گھر رکھا؟ اور اُس کو مار کر دفنا دیا۔ اگلے دن شیطان آیا اور آواز دی یا خناس وہ حاضر حاضر کہتا زمین سے باہر نکل آیا شیطان اُس کو پھر آدمؑ کے گھر چھوڑ گیا۔ شام کو آدم نے اسے واپس دیکھا تو پھر ناراض۔ اب کی بار قتل کر کے اُس کا گوشت 4 پہاڑوں پر پھینک دیا۔ اگلے دن شیطان آیا اور آواز دی خناس پھر لبیک کہتا حاضر ہو گیا۔ شیطان پھر وہیں پر چھوڑ گیا۔ شام کو آدمؑ پھر ناراض ہوئے۔ غصہ میں آکر اس کو قتل کر کے کھا لیا۔ اگلے دن پھر شیطان آیا اور آواز دی۔ شیطان نے آدم کے اندر سے کہا لبیک۔ اِس پر شیطان خوش ہو گیا اور کہا یہی تو میں چاہتا تھا اب یہیں رہ۔

(مینارہ نور صفحہ 11، 12 طبع اول بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

حضرت آدم نے آپ ﷺ سے حسد کیا جس پر آپ کو دوبارہ سزا ہوئی۔

(روشناس صفحہ 9 مینارہ نور صفحہ 11 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

گوہر شاہی کا ہادی پیشاپ میں

”ایک دن پتھریلی جگہ پیشاپ کر رہا تھا پیشاپ کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا اور ایسا ہی سایہ مجھے پیشاپ کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا جس سے مجھے ہدایت ملی تھی“۔

(روحانی سفر صفحہ 2 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 70)

شیطان اور خدا کی ملی بھگت

”فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔ اُس نے کہا میں جو بھی کرتا ہوں یہ سب میری اور اللہ کی ملی بھگت ہے۔ سب اُسی کی مرضی سے کرتا ہوں...... پھر بتایا دراصل خدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے فرشتے اور حوریں خدا سے بے خوف ہو گئے تھے پھر اللہ نے مجھ سے کہا معاملہ خراب ہو گیا ہے اب درست کرنا چاہئے۔ اس کے بعد میں نے آدم کو سجدے سے انکار کیا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا۔ فرشتوں اور دوسری مخلوقات نے جب دیکھا کہ خدا کے اِس قدر نزدیک رہنے اور عبادت کرنے والا خدا کے غضب میں آ گیا تو اُن میں بھی خوفِ خدا پیدا ہو گیا...... اُس کی یہ دلیلیں سن کر ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ جب یہ سب اُس کی مرضی سے ہوا ہے تو پھر اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟

(یادگار لمحات صفحہ 4 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 72،71)

اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے۔

(یادگار لمحات صفحہ 19 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 74)

چاند میں میری شبیہ ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نشانی کو جھٹلاتا ہے۔

(یادگار لمحات 18 مئی 1997 ص 10، 11 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 74)

امریکہ کے ہوٹل میں حضرت عیسیٰؑ مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور بتایا کہ آجکل وہ امریکہ میں رہ رہے ہیں۔

(اشتہار شائع کردہ سرفروش پبلی کیشنز بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 94)

ضمیر کی بغاوت

جناب فیض احمد فیض فرماتے ہیں:

ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یوں ہی پذیرائی — جس بار خزاں آئی سمجھے کہ بہار آئی

آشوب نظر سے کی ہم نے چمن آرائی — جو شے بھی نظر آئی، گل رنگ نظر آئی

دوستو یہ بیسیوں فرقے اور ان کے سینکڑوں متضاد عقیدے اور فتاوٰی اگر بیک جنبش ''مشرف بہ اسلام'' اور بیک جنبش کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو بتایئے پھر تعصب نفاق اور جھوٹ کس بلا کا نام ہے؟

اگر یہی عقائد الوہابیت، حنفیت اور مرزائیت، الوہابیت اور مرزائیت، زلزلہ، زیروزبر، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، آئینہ، آئینہ مودودیت، فتنہ طاہری، خطرے کی گھنٹی، فتنہ پرویزیت، فتنہ گوہر شاہی، فتنہ رافضیت،

بریلوی کی خانہ تلاشی، جیسی کتب کا مصنف تحریر کرے اور اپنے فرقے کا دفاع کرے تو گستاخ رسول، صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ اور دائرہ اسلام سے خارج سے کم وزنی لفظوں کا انتخاب شاید ہی ممکن ہے مگر جب بات احمدی اور غیر احمدی دشمنی کی ہو تو اکٹھے حملہ کرنے کی خاطر درج ذیل سمجھوتے کے الفاظ نظر آتے ہیں:

''ختم نبوت (کی پاکستانی تعریف۔ناقل) امت مسلمہ کے لیے ایک بڑی رحمت ہے جس کی بدولت ہی اس امت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بنناممکن ہوا ہے اس چیز نے مسلمانوں (کے تمام فرقوں) کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب بن سکتا ہے''۔

کاجل کی کوٹھڑی میں داخل ہو کر دودھ کی طرح سفید بے داغ کپڑے لیکر باہر آنے کا چیلنج کرنے والے دوستوں سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ اگر تنگی وقت کا آزار نہ ہو تو ایک لمحے کے لیے رک کر صرف اس فقرے کو غور سے دیکھ لیجئے بہت سے حقائق یکسر نقاب الٹ کر عین دوپہر کے اجالے میں آجائیں گے۔اور یہیں سے ضمیر اس خوفناک سمجھوتے سے بغاوت کرتے ہوئے سوال کرتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے؟ اور کیسے ممکن ہے کہ:

1۔تمام فرقے درست اور عین اسلامی بھی ہیں اور ان کی موجودگی میں اسلام ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ بھی ہے۔

2۔ان تمام فرقوں کے تمام عقائد درست اور عین اسلام بھی۔

3۔ان کے ایک دوسرے کے خلاف تمام فتاوٰی کفر بھی درست اور عین اسلام۔

4۔ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف گستاخ رسول اور صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ ہونے کے اعلانات بھی درست اور عین اسلام۔

5۔سینکڑوں نہیں ہزاروں۔ایک دوسرے کے خلاف لکھی جانے والی کتب بھی درست اور عین اسلام۔

6۔کافر مرتد قرار دے کر دوسرے فرقے کے لوگوں کو قتل کرانا بھی عین اسلام۔

7۔''مقتول کافر'' بھی جنتی اور عین مسلمان۔

مگر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی اور اس کا آئین بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ ہاں ایسا ممکن ہے اور نہ صرف ممکن ہے بلکہ یہی تو طرۂ امتیاز ہے جو اسے ''تحفظ ختم نبوت'' اور آئین کی تیسری ترمیم کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔

کیا کہوں صرف فیض کی زبان میں ہی دلی کرب کا اظہار کر سکتا ہوں:

جو تیری مان لیں ناصحا تو رہے گا دامن دل میں کیا　　نہ کسی عدو کی عداوتیں نہ کسی صنم کی مرّوتیں

یہی دلی کرب میری 35ویں مشکل بن گیا ہے تفصیل یوں ہے یعنی آج سے اگر

☆اگر یہ عقیدہ ہے تو بھی درست اور اگر یہ ہے تو بھی

1۔اگر ایک شیعہ بھائی کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید محرف ومبدل ہو چکا ہے تو بھی غم نہیں وہ قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان ہے۔''جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس پورا قرآن ہے جس طرح کہ نازل ہوا تھا وہ کذّاب ہے۔''

(اصول کافی صفحہ 139 بحوالہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 9 مضمون نگار حفیظ الرحمن طاہر)

اور اگر ایک دیوبندی بھائی اسے صریح کفر خیال کرے تو بھی غم نہیں وہ بھی قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان ہے اور درست ہے۔

''شیعت اسلام کے اندر سے تخریب کاری اور مسلمانوں میں اختلاف واشقاق پیدا کرنے کے لیے یہودیت ومجوسیت کی مشترکہ کاوش ہے۔شیعہ صرف توہین وتکفیر اصحاب رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہی کافر نہیں بلکہ شیعت کے تمام اصول وفروعات اور تمام عقائد ومسائل اسلام سے متصادم ومتضاد ہیں''۔

(ماہنامہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 9)

2۔اگر ایک بریلوی بھائی عید میلاد النبی منانا اپنا ایمان سمجھتا ہے تو وہ بھی درست ہے اور عین اسلام ہے۔

''وقت کا سب سے بڑا ماتم یہ ہے کہ پریس، لٹریچر اور نو ساختہ تحریکوں کے اس موسم برسات سے قبل جس محفل میلاد نے صدیوں تک اسلام کی تبلیغی ضرورتوں کو پورا کیا ہے اور امت کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ وابستہ رکھنے میں ایک والہانہ کردار کی تاریخ مرتب کی ہے اسی محفل میلاد کو تبلیغی جماعت کے علماء صرف اس لیے حرام کہتے ہیں کہ اس کا نام ''تبلیغی جماعت'' نہیں ''محفل میلاد'' ہے یا اس لیے کہ اس کی ایجاد چودھویں صدی کی بجائے پانچویں صدی میں ہوئی ہے۔''

(تبلیغی جماعت از مولانا ارشد القادری صفحہ 42 مکتبہ نبویہ لاہور)

3۔اگر تبلیغی جماعت کے اکابرین اسے خلاف شرع اور منکرات سے خیال کرتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم۔تبلیغی جماعت کے اکابرین میں سے مولانا اشرف علی تھانوی سے جب اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

''ہماری یہ خوشی جائز ہوتی اگر دلائل شرعیہ منکرات کو منع نہ کرتے اور ظاہر ہے کہ مباح وغیر مباح کا مجموعہ غیر مباح ہوتا ہے''۔

(کمالات اشرفیہ صفحہ 444)

اسی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی کا یہ فتویٰ۔کسی نے سوال کیا:

''انعقاد مجلس میلاد و بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں جواب مرحمت فرمایا: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے''۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد 2 صفحہ 83)

4۔ اگر اہل حدیث اسے بدعت اور خلاف شرع فرما کر جہنم کی وعید سناتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم فرماتے ہیں۔ مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء میں ''عید میلاد کی شرعی حیثیت'' کے نام سے ایک لمبا مضمون درج ہے کچھ حصہ ملاحظہ ہو:

''افسوس آج ہم غیر شرعی اور نمائشی طریقوں میں گھر گئے آج برصغیر میں مسلمانوں کا ایک فرقہ نبی سے اپنی محبت کا ثبوت دینے کے لیے عید میلاد مناتا ہے حالانکہ اس کا شریعت سے اور صحابہ کرامؓ سے کوئی ثبوت نہیں۔ پھر یہ میلاد منانے کے لیے کیسے کیسے گھٹیا کام کئے جاتے ہیں۔''

(مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 12)

مزید ارشاد فرمایا:

''عید میلاد کا بانی ابوسفید مظفرالدین کوکبوری تھا جس نے 604ھ میں اس بدعت کو ایجاد کیا۔''

(مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 13)

بلکہ مزید ارشاد ہے:

''یہ جھنڈیاں، منبر و محراب کی سجاوٹ کیا معنی؟ قوالیاں ڈھولک کی تھاپ پر شرکیہ نظمیں، تالیاں باجے اللہ کے لیے اپنا محاسبہ کیجئے کہیں قیامت کے روز اللہ کی پکڑ میں نہ آجائیں۔ نبی کی گستاخی کر کے کہیں ان بطش ربک لشدید کی وعید کے مستحق نہ بن جائیں''۔

(مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 16)

5۔ اگر ایک شیعہ بھائی خلفاء راشدین کو شراب خور اور قرآن کے محرّف مانتا ہے تو بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔ مقبول حسین دہلوی جس کی تائید اہل تشیع کے وقت کے 12 مجتہدوں نے کی ہے وہ قرآن مجید کے بارھویں پارہ کے سولہویں رکوع میں لکھتا ہے:

''معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر بدل کر معنی کو زیروزبر کیا گیا ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اُس کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کرو قرآن مجید کو اُس کی اصلی حالت پر لانا

جناب (امام مہدی) علیہ السلام کا حق ہے اور اسی کے وقت میں وہ حسب تنزیل من اللہ تعالیٰ پڑھا جائیگا''۔

(دیوبندی رسالہ ماہنامہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 4 عکس ترجمہ مقبول حسین دہلوی)

6۔ اگر ایک دیوبندی عالم دین مندرجہ بالا عقیدہ کو کفر اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو لعین مانتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔

سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی مندرجہ بالا عقیدے پر فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایسے کافر کے کفر پر پردہ ڈالنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادف ہے وہ لعین جو قرآن مجید کو شراب خور صحابہ کی خاطر تحریف شدہ کتاب قرار دے رہا ہو اسے کافر نہ کہوں تو کیا کہوں۔

(ہفت روزہ مہارت لاہور صفحہ 12، 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء)

7۔ اگر ایک شیعہ راہنما حضرت عمرؓ کو کافر اور زندیق خیال کرتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔ انقلاب ایران کے بانی اور شیعوں کے آیت اللہ اور امام یعنی امام خمینی اپنی کتاب تذکرہ اسرار میں فرماتے ہیں:

''عمر بن خطاب اصل کافر اور زندیق تھا۔''

(ہفت روزہ مہارت لاہور 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء صفحہ 13)

8۔ اگر اس عقیدے کی بناء پر ایک دیوبندی عالم دین امام خمینی کو کافر مرتد دجال لعین قرار دیتا ہے تو بھی درست ہے اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی اس نظریے پر فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس خمینی نے فاروق اعظم کو اصلی کافر اور زندیق لکھا ہے اور اگر پاکستان کا حکمران طبقہ مجھ سے اس لیے ناراض ہے کہ میں خمینی کو کافر کہتا ہوں تو جس خمینی نے مراد مصطفی داماد مجتبیٰ فاتح قیصر و کسریٰ حضرت عمر بن خطاب کو جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی نماز بیت اللہ میں پڑھنے کی ترغیب دی اور پڑھائی ہو اسے کافر کہے تو میں خمینی کو دن میں لاکھ مرتبہ کافر کہوں گا۔ وہ مرتد ہے۔ کافر ہے۔ دجال ہے۔ لعین ہے۔ ابلیس ہے۔''

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء صفحہ 13)

9۔ اگر بریلوی بھائی غمی میں تیجا۔ دسواں، چالیسواں، شب برات کا حلوہ، فاتحہ ولیوں کی نیاز۔ بزرگوں کی منت۔ ختم اور مردے کو مختلف قسم کے کھانے بھیجنا عین ایمان اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ادا کرتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی فعل ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی کا صرف ایک حکم درج کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی وفات سے 2 گھنٹے سترہ منٹ پہلے

اپنے بارے میں اپنے اعزّہ کو جو وصیتیں کیں ان میں بارھویں نمبر پر ان چیزوں کے بھیجنے کا حکم فرمایا:

''اعزّہ سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا، شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فیرنی، اُردکی پھریری دال مع ادرک ولوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو جیسے مناسب جانو، مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔''

(وصایا شریف صفحہ 9،10 بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 255)

اسی طرح ختم کے بارے میں ارشاد ہے:

''مسئلہ نمبر 2 میت سوئم کا کس قدر وزن ہونا چاہیے۔ اگر چھوہاروں پر فاتحہ دلا دی جائے۔ تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔''

(عرفان شریعت حصہ اول صفحہ 6 از مولا احمد رضا خان بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 255)

10۔ اگر دوسرا فرقہ اسے بدعت اور ہندوؤں کی پیروی اور دین سے دور کا بھی واسطہ نہ سمجھ کر اس سے منع کرتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم دیتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی جو ایک فرقے کے ممتاز عالم دین ہیں ان سب باتوں سے جو بریلوی مکتبہ فکر کا طرّہ امتیاز ہے سختی سے منع فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

''عقیقہ وختنہ وبسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا نہ سب ترک کر دو، نہ اپنے گھر کرو، نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو۔ غمی میں تیجا۔ دسواں، چالیسواں وغیرہ شب برات کا حلوہ یا محرم کا تہوار خود کرو نہ دوسرے کے یہاں جا کر ان کاموں میں شریک ہو۔''

(قصد السبیل صفحہ 25)

پھر عورتوں کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فاتحہ و نیاز ولیوں کی مت کرو، بزرگوں کی منت مت مانو۔ شب برات کا حلوہ، محرم، عرضہ تبارک کی روٹی کچھ مت کرو۔''

(قصد السبیل صفحہ 26)

اس کے بعد مزید فرماتے ہیں:

''کہیں بیاہ۔ شادی۔ مونڈن۔ چلہ۔ چَھٹی۔ عقیقہ۔ منگنی۔ چوتھی۔ وغیرہ میں مت جایا کرو۔ نہ اپنے یہاں کسی

کو بلاؤ۔ بہشتی زیور ایک کتاب ہے اس کو یا تو پڑھ لو یا سن لیا کرو اور اس پر چلا کرو۔''

(قصد السبیل صفحہ 26 بحوالہ تبلیغی جماعت صفحہ 63،62)

11۔اگر ''دعوت تحریک اسلامی'' اپنے مردے پر درود تاج، نقش نعل، عہد نامہ، اعلی حضرت، قیام الدین انگشت سے لکھنا اپنے مردے کی نجات کے لیے ضرورت دین سمجھتی ہے تو بھی درست اور عین اسلامی اور شرعی فعل ہے۔

تحریک اسلامی کے بانی پیر الیاس قادری نے اپنی زندگی میں ہی اپنا وصیت نامہ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر پورے ملک کے چاروں صوبوں میں تقسیم کر دیا ہے جس میں مریدوں کے بقول سنتیں ہی سنتیں ہیں چنانچہ لکھا ہے:

i۔ممکن ہو تو قبر کے اندر تختے پر یاسین شریف۔ سورہ ملک اور درود تاج کا پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

ii۔غسل باریش و باعمامہ پابند سنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔

iii۔بعد غسل کفن میں میرا چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں۔

iv۔اسی طرح سینے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھیں۔

v۔دل پر یا رسول اللہ لکھیں۔

vi۔ناف اور سینے کے درمیان یا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ یا امام ابو حنیفہ رضی اللہ۔ یا امام احمد رضا اللہ عنہ یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ لکھیں۔

vii۔جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت کا قصیدہ درود ''کعبہ کے بدر الرجی تم پر کروڑوں دورد'' پڑھیں۔

viii۔چہرہ کی طرف دیوار قبر میں طاق بنا کر اس میں کسی پابند سنت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقش نعل شریف، سبز گنبد کا نقشہ، شجرہ شریف، ہر کارہ وغیرہ تبرکات رکھیں۔

ix۔قبر میں اذان دیں۔

x۔ہو سکے تو میرے اہل مجلس میری تدفین کے بعد بارہ روز تک۔ یہ نہ ہو سکے تو کم از کم بارہ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں انشاء اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا۔

(وصیت نامہ صفحہ 4،5،6 بحوالہ مجلہ الدعوۃ جون 1996ء صفحہ 36 میٹھی میٹھی بدعتیں)

یاد رہے دعوت اسلامی کے بانی پیر الیاس قادری صاحب کے بارے میں ان کے متبعین کا عقیدہ ہے کہ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الیاس قادری کو میرا اسلام کہنا اور خوشخبری دینا کہ تم نے بہت سی سنتیں

زندہ کی ہیں پس تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔''

(فیضان سنت صفحہ 39)

اسی طرح یہ بھی عقیدہ ہے کہ:

''یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیضان سنت کے مصنف الیاس قادری کی شفاعت میں بروز حشر یہ سب صحابہ کرامؓ۔اہل بیتؓ۔امہات المومنینؓ حضرات دلچسپی لیں گے اور ہر ایک انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جانے کی کوشش کرے گا۔''

(فیضان سنت صفحہ 17)

12۔اگر اہل حدیث فرقے کا عقیدہ ہے کہ یہ فرقہ بدعات پیدا کرنے کی وجہ سے جہنمی اور نبی پاکؐ پر جھوٹ باندھ باندھ کر گمراہی اور رسم رواج کو پھیلا رہا ہے تو بھی درست اور عین اسلامی فیصلہ ہے۔

اہل حدیث کا ترجمان مجلہ الدعوۃ نے ''میٹھی میٹھی سنتیں یا میٹھی میٹھی بدعتیں'' کے نام اس فرقے کے بارے میں اپنے عقائد کا یوں اظہار کیا ہے۔

''آپ سارا قرآن پڑھ جائیں، پوری صحاح ستہ پڑھ جائیں پوری کوشش کے باوجود آپ کو کتب احادیث میں کہیں بھی درود تاج۔نقش نعل۔عہد نامہ اعلیٰ حضرت۔قیام الدین انگشت سے لکھنا وغیرہ کی سنتیں نہ ملیں گی کیونکہ نہ تو نبی اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ نے کبھی کیا تھا نہ ان کے دور میں ان کا وجود تھا۔پھر یہ سنتیں کیسے بن سکتی ہیں؟ یہ تو بدعتیں ہیں جن کو سنتوں کے نام پر پھیلایا جا رہا ہے۔جس کے متعلق محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے ایسے ہی کئی اسلام سے متصادم عقائد رسوم رواج اور بدعات اپنا کر اور ایک بالکل نئے مذہب کی پرستش کر کے یہ جماعت ایک گمراہ فرقے کا روپ دھار چکی ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی اور وہ بات میں نے نہ کہی ہو تو وہ شخص جہنمی ہوگا۔فرمایا من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار اور حقیقت یہی ہے کہ اس کتاب میں نبی اکرمؐ پر بہت بہتان باندھے گئے ہیں ایسی ایسی باتیں بھی نبی مکرمؐ کی سنتیں ظاہر کی گئی ہیں کہ جن کا ذکر کرتے ہوئے ان پڑھ بھی جانتا ہے کہ وہ سنت وغیرہ کچھ نہیں بلکہ رسم و رواج اور بدعات ہیں۔''

(مجلہ الدعوۃ ماہ جون 1996ء صفحہ 26)

بریلوی فرقہ

13۔اگر اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کرنا۔پھول چڑھانا اور ان کے عرس منانا۔اسی طرح صحابہ کرام اور اہل بیت کی قبروں کے سامنے دعا مانگنا۔غار حرا اور غار ثور سے تبرک لینا عین ایمان اور خدمت اسلام سمجھتا

ہے۔اسی طرح انبیاء اور صلحاء کو سفارشی ماننا اور خاص طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا عین ایمان سمجھتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقائد رکھتا ہے۔(تفصیل تمام بریلوی لٹریچر میں پھیلی ہوئی ہے)

14۔اگر فرقہ اہل حدیث اسے شرک بلکہ دور جہالت کے شرک سے بڑھ کر مانتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر بریلویوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

سال کے مخصوص دنوں میں ان لوگوں کی قبروں پر حاضر ہونا جنہیں وہ اولیاء وصالحین گمان کرتے ہیں۔ عرسوں کا قائم کرنا۔عید میلاد وغیرہ منکرات جو ہندوؤں، مجوسیوں اور بت پرستوں سے مسلمانوں میں در آئے ہیں۔

15۔ان کے عقائد کا اسلام سے دور و نزدیک کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بعینہ وہی عقائد ہیں جو جزیرہ عرب کے مشرک اور بت پرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے رکھتے تھے۔بلکہ دور جاہلیت کے لوگ بھی شرک میں اس قدر غرق نہ تھے جس قدر یہ ہیں۔

16۔بریلویوں کے امتیازی عقائد وہ ہیں جو دین کے نام پر بت پرستوں عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔

17۔کفار مکہ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردی عقیدہ والے نہیں تھے۔

(البریلوۃ صفحہ 9، 55 تا 65 بحوالہ البریلویۃ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ مصنفہ عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 43، 44)

مقدمہ محمد بن عبدالوہاب کے مصنف محمد صادق خلیل صاحب فرماتے ہیں:

''پاکستان میں قبروں پر پھول و نذر نیاز کے سلسلے کی وجہ سے لوگوں کی عقیدت اللہ تعالیٰ سے ختم کی جارہی ہے۔ ایسے ملک کو اسلامی کہنا کسی طرح زیب نہیں دیتا''۔

(ص16)

اسی طرح ایک اور اہل حدیث عالم دین محمد سلطان المعصومی مکی فرماتے ہیں

''جو شخص حضورؐ کی قبر کی طرف منہ کرتا ہے اس نے آپ کی قبر کو قبلہ و کعبہ بنالیا۔یہی بعینہ بتوں کی عبادت ہے''۔

(المشاہدات المعصومیۃ۔ادارات البحوث العلمیۃ السعودیۃ۔صفحہ 7)

اسی طرح ناصر الدین البانی فرماتے ہیں:

''انبیاء اور صلحاء کو سفارشی ماننا بالکل مشرکوں کا عقیدہ ہے''۔

قبروں پر مسجدیں

اگر بریلوی فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ:

اگر غیر مقلدین کے نزدیک کتا، خنزیر، سانپ، گوہ، کچھوا، جنگلی گدھا، منی، عورت کی شرمگاہ کی رطوبت، زانیہ کا مال، بنک کا سود، سود خور کی اقتداء میں نماز، شراب کا سرکہ، خنزیر اور کتے کا جھوٹھا، کتے کا گوشت، ہڈیاں، خون، بال اور پسینہ پاک ہے تو درست اور عین اسلامی فقہ ہے۔

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری صاحب فرماتے ہیں:

''مولا کریم جل جلالہ نے دراصل اِن کو سزا دی ہے کہ جن کے نزدیک حلال، طیبّ اور طاہر نذرانوں اور فاتحہ کی چیزیں حرام بلکہ خنزیر سے بھی بدترین ان کے نزدیک جانوروں کا پیشاب، گوبر، خنزیر، کتا، منی وغیرہ نجس چیزیں حلال طیب اور طاہر ہیں بلکہ ان کی مرغوب غذائیں ہیں۔ جن وہابی اکابر کے نزدیک سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے فاتحہ کی سبیل کا دودھ حرام ہے ان کے نزدیک ان کی بیوی کا غیر محرم کو اپنا محرم بنانے کے لیے ایک داڑھی والے نوجوان کو اپنا دودھ پلانا جائز ہے۔ جن کے نزدیک گیارہویں کے چاول حرام ہیں ان وہابی اکابر کے نزدیک منی اور بیوی کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔ جن کے نزدیک نذرانے حرام ہیں ان کے نزدیک بنک کا سود جائز اور حلال ہے یہ سزا نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

جس مذہب میں یہ سب چیزیں حلال اور ان کی مرغوب غذائیں ہوں ان میں ولایت کہاں سے آئے گی۔ ان کی عبادت زہد اور تقویٰ کا کیا عالم ہوگا۔ نیز وہ لوگ قرآن و حدیث کے رموز اور اسرار کیسے جان سکتے ہیں۔''

(الوہابیت صفحہ 23,22 شائع کردہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

فاتحہ نذر نیاز، گیارہویں کو حرام قرار دینے والے غیر مقلدین سے خدا نے عقل چھین کر سزا دی اور ان سے منی اور دوسرے گند حلال قرار دیئے تو یہ بھی عین اسلامی عقیدہ ہے۔

(نیل الاوطار صفحہ 27 مکمل حوالہ جات پیچھے درج ہیں)

18۔ اگر ایک مسلمان فرقے (ملامتی صوفی فرقہ) کے نزدیک ڈانس، مجرا اور کا کیاں تاڑ نا عین مذہب اسلام ہے تو بھی درست اور اسلامی حکم کی تعمیل ہے:

''کا کیاں تاڑنا میرا مذہب ہے۔ میں پیر آف کنجر شریف ہوں۔ اسلام میں تضاد آ گیا ہے بڑے ڈانس کریں تو ثقافت۔ ہیرا منڈی میں کوئی ناچے تو کنجری۔ یہ الفاظ پیر آف کا کی تاڑ نے ایک مقامی ہوٹل میں ہونے والے ایک مجرے کے دوران اپنے خطاب میں کہی۔ آپ نے کہا یہ پیر آف کا کی تاڑ کی محفل ہے سب ناچو تا کہ لوگ ملامت کریں''۔

(روزنامہ خبریں 5 مئی 1997ء)

نوٹ: یہ مذکورہ پیر صاحب روزنامہ اخبار میں ایک عرصہ تک اپنے انہیں افکار کی تبلیغ بذریعہ کالم کرتے رہے۔

19۔اگر بقول فرقہ توحیدیہ کے بانی جناب ڈاکٹر عثمانی توحید روڈ آف کیماڑی والا یہ تمام فرقے مسلمان توحیدی نہیں بلکہ اتحادی مشرک ٹولہ ہیں "گزشتہ 18 سال سے تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے جب دنیا والوں کے سامنے توحیدی اور اتحادی دین کا فرق واضح کر دوں" تو بھی درست اور عین اسلام۔

(توحیدِ خالص گھر کے چراغ صفحہ 5)

اگر بقول بریلوی علمائے کرام" شیطانی فوج ...... کے افسروں میں سے شیطانی فوج کا ایک کمانڈر ڈاکٹر عثمانی توحید روڈ آف کیماڑی والا بھی ہے۔ جو اللہ کے محبوب بندوں پر تبرا کرتے نہ جھجکتا ہے نہ شرماتا ہے"۔

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

"ڈاکٹر عثمانی کے دین کا اصل الاصول اور طرہ امتیاز اولیائے کرام اور فقہائے عظام و علمائے کرام کو مشرک اور توحید کا انکاری بتانا ہے۔اور مقبولان بارگاہ عزت کو گالی دینا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اُن کا ایمان ہے"۔

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

"ڈاکٹر عثمانی مجدد الف ثانی، شیخ اکبر ابن عربی، شیخ علاؤالدولہ سمنانی، ابو اسمٰعیل ہروی، داتا گنج بخش علی ہجویری اور حضور سیدنا غوث الاعظم عبد القادر جیلانی وغیرہم سب اولیائے کرام کو مشرک اور مشرک گر کہہ رہا ہے اور تیرہ سو سال کے تمام مسلمان جن میں علمائے کرام، محدثین عظام، مفسرین کرام وغیرہ سب کو بیک جنبش قلم مشرک قرار دے رہا ہے۔" تو یہ بھی درست اور عین اسلام

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

20۔اگر بانی فرقہ اہل قرآن غلام احمد پرویز اور ادارہ طلوع اسلام نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کا مذاق اُڑائیں۔ حدیث کو مجوسی سازش کہیں۔حج کی قربانیوں کو جاہلیت کی رسم قرار دیں۔ پانچ نمازوں کا انکار کریں۔حج کو عبادت کی بجائے ملی کانفرنس بتائیں تو بھی درست اور عین اسلام (تفصیلی حوالہ جات پیچھے گزر چکے ہیں)

اگر دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے علماء کہتے ہیں کہ طلوع اسلام، اسلام کے خلاف مکروہ یہودی سازش، اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ، بے حیاء، بے تہذیب، بے لگام، الحاد پرست، طلوع اسلام کے اجتماعات میں شرکت کرنا غیرت ایمانی کے خلاف، محبت رسول کے خلاف، غلام احمد پرویز ملعون ہے، شریعت محمدیہ کی رو سے کافر، مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا بھی اسلامی تعلق شرعاً ناجائز، منکرِ حدیث، منکرِ رسالت، اس کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا حرام، تو یہ بھی درست اور عین اسلام۔

(تحریک رد پرویزیت مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبرلین روڈ لاہور)

21- گر نبیؐ بھی دوبارہ پیدا ہوکر ہمیں تعلیم دیں تو ہم ان کی بھی نہ مانیں گے۔

ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب اپنی قوم کا نوحہ یوں کرتے ہیں:

''مجھے یقین ہے کہ اگر نبی کریمؐ بھی دوبارہ پیدا ہوکر اس ملک میں اسلام کی تعلیم دیں۔تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات کے ہوتے ہوئے حقائق اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں۔''

(مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین صفحہ 72 خط 20 جنوری 1975ء)

22- نہ ہم اسلام مانتے ہیں نہ ہی قرآن جانتے ہیں مگر کیا غم قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں۔

احمدیت کے شدید مخالف عالم دین جناب عطاء اللہ شاہ بخاری کا نوحہ

''یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نماز جو ہم میں سے بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ جو یہ کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے ہیں کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی 23 گھنٹے میں ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لے کر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو۔ ہمارا سارا نظام نوحہ ہے۔قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے قرآن صرف تعویذ کے لیے اور قسم کھانے کے لیے ہے''۔

(آزاد مورخہ 9 دسمبر 1949ء ماخوذ از جوابی تعاقب صفحہ 7،8)

23۔ ہمارے تو سینکڑوں اسلام اور سینکڑوں قرآن ہیں مگر خوشی کی بات یہ کہ قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں۔ جماعت احمدیہ کے ایک اور شدید مخالف ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب علیحدگی میں فرقوں اور ان کے عقائد کا نوحہ یوں فرماتے ہیں:

''ہمارے ہاں ہر فرقے کا اسلام وقرآن الگ ہے ایک اسلام وقرآن تو وہ ہے جو 14 لاکھ حدیثوں کے بوجھ تلے دبا کراہ رہا ہے۔ دوسرا وہ جو مختلف فقہی مسلکوں کے نرغے میں پھنسا ہوا بچ نکلنے کے لیے فریاد بھی نہیں کرسکتا اور ایک تیسرا اسلام جو حضرات اہل بیت کرام کے لکڑی اور کاغذ کے تعزیوں کے ساتھ بندھا ہوا کوچہ و بازار میں سالانہ گردش کرتا نظر آتا ہے۔ ایک چوتھا اسلام وہ جو استخواں فروش مجاہدوں اور پیرزادوں کے حلقے میں حق ہو کے نعرے لگانے اور حال وقال کی بزم آرائی کے لیے مجبور ہے۔''

(دو اسلام صفحہ 27 کتاب منزل۔۔)

24۔اگر ہم 999 فی ہزار بھی مسلمان نہیں تو کیا غم ۔قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں ۔ جماعت احمد یہ کے عظیم مخالف مولانا مودودی صاحب تنہائی میں قوم کا نوحہ کیا فرماتے ہیں:

’’یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے متعلق تبدیل ہوا ہے باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آ رہا ہے۔ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے‘‘۔

(مسلمانوں اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ 108)

25۔اگر ہم آج نہ ہی مسلمان ہیں اور نہ ہی انسان تو کیا غم قومی اسمبلی کی رو سے تو مسلمان ہیں ناں

جماعت احمد یہ پر مظالم کی انتہا کرنے والے جنرل ضیاء الحق صاحب 11 سال تک نفاذ اسلام کے نام پر مطلق العنان حکومت کرنے کے بعد بالآخر اوکاڑہ میں قومی سیرت کانفرنس سے خطاب کے دوران یوں گویا ہوئے۔

’’افسوس 14 سو سال بعد ہم نہ مسلمان ہیں نہ پاکستانی اور نہ انسان رہے ہیں۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ پورے کا پورا معاشرہ گڑھے کی طرف جا رہا ہے‘‘

(روزنامہ جنگ لاہور 8 فروری 1988ء)

26۔ہم سڑی ہوئی قوم زانی شرابی سمگلر اور دو ٹکے کے فتویٰ فروش ہیں مگر خوشی کی بات یہ کہ قومی اسمبلی کی رو سے ہم مسلمان تو ہیں ناں۔

جماعت اسلامی کے دوسرے امیر میاں طفیل محمد صاحب 1990ء میں پاکستانی قوم کا تجزیہ یوں بیان کرتے ہیں:

’’قوم میں کس پہ اسلام لایا جائے۔کس پر اسلام نافذ کیا جائے۔قوم کا اس وقت کیا حال ہے کیا آپ نہیں جانتے۔امر واقعہ یہ ہے کہ یہ قوم تو بالکل سڑ گئی ہے۔ پیسے بغیر کوئی ووٹ دینے کے لیے تیار نہیں۔کوئی ناچ رہا ہو۔کوئی زانی۔زنا کر رہا ہو۔کسی کو پرواہ نہیں۔ پیسہ ہو تو وہ لیڈر بن جائے گا۔کسی کو امانت اور دیانت کی کوئی پرواہ نہیں نہ ضرورت ، جتنا بڑا کوئی رشوت خور ہو۔جتنا بڑا کوئی بددیانت ہو۔جتنا بڑا کوئی سمگلر ہو۔زانی ہو۔ بدمعاش ہو۔اس کو ووٹ دیں۔اب آپ ہی بتائیں کس پر اسلام نافذ کیا جائے۔‘‘

یہی نہیں آپ علماء دین کو چند ٹکے کا بکاؤ مال بلکہ عوام الناس سے بھی بدتر خیال فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

’’آپ کے علماء کا کیا حال ہے۔ایک حلوے کی پلیٹ کسی مولوی صاحب کو کھلا دیں جو چاہیں فتویٰ لے لیں۔ ہر مولوی دوسرے کو کافر بنا رہا ہے۔ جماعت اسلامی 50 سال سے کام کر رہی ہے۔مولانا مودودی جیسا آدمی

اس قوم کے لیے سرکھپاتا رہا۔ گیارہ کروڑ کی آبادی میں سے اس وقت 5 ہزار جماعت اسلامی کے ارکان ہیں وہ بھی چھوٹی چھوٹی برادریوں اور ذاتوں سے تعلق رکھنے والے یا دفتروں کے چپڑاسی۔ کوئی قابل ذکر آدمی جماعت اسلامی کے ساتھ نہیں''۔

(بیدار ڈائجسٹ اگست 1990ء صفحہ 9 ضیاء الحق شہید نمبر)

آئین کی پندرھویں ترمیم یا ایک اور طمانچہ

''ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ'' فرقوں نے اپنے اپنے فقہی حقوق کے لیے حکومتوں سے بلکہ خدا تعالیٰ سے کیسے کیسے تحفظات لے رکھے ہیں اس کا اندازہ مجھے جناب نواز شریف صاحب وزیراعظم پاکستان کے اعلان کردہ ''نفاذ شریعت بل'' سے ہوا۔

جناب اصغر علی گھرال نے نفاذ شریعت مذہبی پیشوائیت اور روشن خیالی کے نام سے قارئین نوائے وقت کو اس طرح سے جھنجھوڑا ہے۔

''نئے نفاذ شریعت بل یا دستور میں پندرھویں ترمیم کی رو سے آرٹیکل 2 -الف کے بعد حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کر دیا گیا ہے۔ 2-ب قرآن وسنت کی برتری۔ (اس کے جزو 1 میں مندرج ہے 1 قرآن پاک اور پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح: کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں قرآن وسنت کی عبادت کا مفہوم وہی ہوگا۔ جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن وسنت کا ہے۔

میں اپنی گذارشات کو دستور کے مجوزہ آرٹیکل 2-ب کی شق 1 تک محدود رکھوں گا۔

بڑے ادب کے ساتھ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ یہ ''تشریح'' یعنی قرآن وسنت کے احکام کی تشریح کا یہ طریق کار قرآن پاک کی کس آیت، حکم یا احکام سے ماخوذ ہے۔ یہ تشریح Pre-Suppose کرتی ہے کہ اسلام کچھ فرقوں پر مشتمل ہے یا فرقے۔ اسلام کا جزو لاینفک ہیں۔ اور ان سب کے اپنے اپنے پرسنل لاز ہیں یعنی ان کی اپنی اپنی ذیلی شریعتیں ہیں جو یقینی طور پر ایک دوسرے سے مختلف بلکہ اکثر متضاد ہیں۔ اسی لئے ان کے درمیان جھگڑے رہتے ہیں اس تشریح کی رو سے احکام خداوندی کو پابند کیا جا رہا ہے کہ جب وہ ایک فرقے کے ہاں جائیں تو ان کا ایک مفہوم ہو اور دوسرے فرقے کے ہاں جا کر قرآن وسنت کے احکام کا مفہوم اس کی ذیلی شریعت کے مطابق دوسرا ہو۔ یوں نعوذ باللہ قرآن وسنت کے احکام کو فرقوں کی ذیلی شریعتوں کے تابع کر دیا گیا ہے''۔

امت کو کاٹ ڈالا کافر بنا بنا کر　　　اسلام ہے فقیہو بہت ممنون احسان تمہارا

جماعت احمدیہ سے ظالمانہ سلوک کر کے ہم اپنا تو کچھ بگاڑ سکتے ہیں ان کا نہیں۔

باب نمبر 6

یہ جعل سازیاں

اور

میری مشکلات

ہر چرخ کہن کو مٹا دو

فری ہینڈ(Free hand)

قلابازیوں سے آگے میرا سفر گہری اندھی ڈھلانوں پر جاری رہا اور دل مزید اندھیروں کے خوف سے بے چین ہوتا رہا۔ قلابازیوں کی سرزمین میں تو صرف ایک بات کے مقابل پر دوسری بات مجھے دکھائی گئی مگر اس سرزمین میں انوکھی روایات سے واسطہ پڑا۔ اور اصول زندگی یہ طے ہوا کہ ''مقابل میں آنے والی ہر چرخ کہن کو مٹا ڈالو'' سدراہ بننے والی ہر فصیل کو روند کر تہس نہس کر دو۔

1۔یعنی خواہ وہ 1400 سوسال سے طے شدہ مسلمہ قرآنی اصول ہوں۔

2۔خواہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ارشادات مبارکہ ہوں۔

3۔خواہ بزرگان دین کی لکھی ہوئی مسلمہ تحریرات وکتب ہوں۔

قادیانی ''دشمنان اسلام'' اور ''وائٹ ہاؤس لندن والے غداران'' سے مقابلہ کے لیے ہر حیلہ جائز ہے۔ یقیناً ''Free hand'' کے بغیر کفر واسلام کی یہ جنگ لڑی نہیں جاسکتی۔مگر دوستوں یہی جانکاری میری اگلی مشکل بن گئی ہے۔

مشکل نمبر 36

1۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

✿ خدائی اور قرانی چیلنج جھوٹا نبی 23 سال کی مہلت نہیں پا سکتا

جھوٹے مدعی وحی والہام کو میں داہنے ہاتھ سے پکڑوں گا اور شہ رگ کاٹ دوں گا اور کوئی انسانی طاقت مجھ سے اس شخص کو نہ بچاسکے گی......قرآن کا چیلنج۔

قرآن مجید میں رب العالمین عام مخلوق کو جھوٹے مدعیان وحی والہام سے محفوظ رکھنے کا کام اپنے ذمہ لیتا ہے اوران الفاظ میں ایسے کاذبین کو وارننگ دیتا ہے۔

انہ لَقَولُ رسول کریم وماھو بقول شاعرٍ قلیلاً مّا تُؤمِنونَ ولا بقَول کاھِنٍ قلیلاً مّا تذکّرون تنزیل من ربّ العالمین ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاَخذنا منہ بالیمین ثُمّ لَقَطعْنَا مِنْہُ بالوتین۔

(سورۃ الحاقہ:2)

پروفیسر غلام جیلانی برق اس کا ترجمہ فرماتے ہیں:

''یہ قرآن رسول کریم کا قول ہے۔شاعر کا قول نہیں تم کیوں نہیں مانتے نہ کسی کاہن کا قول ہے پھر کیوں درس ہدایت نہیں لیتے اس کے اتارنے کا سامان اللہ نے کیا ہے۔اگر یہ رسول کریم ہماری طرف غلط باتیں منسوب کرے تو اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی رگِ گردن کاٹ ڈالیں۔''

(حرف محرمانہ صفحہ 105)

1400 سوسال میں امت مسلمہ کے ممتاز علماء کی متفقہ تفسیر

1۔جھوٹے مفتری کو خدا جلد ہلاک کردیتا ہے اور ایسا کرنا ضروری ہے تا کہ سچا اور جھوٹا مشتبہ نہ ہوجائے۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس آیت میں مفتری کی حالت تمثیلاً بیان کی ہے کہ اس سے وہی سلوک ہوگا جو بادشاہ ایسے شخص سے کرتے ہیں جو ان پر جھوٹ باندھتا ہے وہ اس کو مہلت نہیں دیتے بلکہ فی الفور قتل کروادیتے ہیں۔(یہی حال مفتری علی اللہ کا ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ایسا ہونا ضروری اور واجب ہے تاکہ صادق وکاذب کے حالات مشتبہ نہ ہوجائیں''۔

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 206،205 مطبع میمنیہ)

2۔اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ پر جھوٹ باندھتے تو اللہ تعالیٰ ان کی بھی شاہ رگ کاٹ دیتا اور مہلت نہ دیتا۔

امام ابوجعفر طبری اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اگر آنحضرتؐ نے ہم پر افترا باندھا ہوتا تو ہم اس سے سخت گرفت کرتے اور پھر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو جلد سزا دیتا اور اتنی مہلت نہ دیتا''۔

(تفسیر ابن جریر جلد 29 صفحہ 42 مطبوعہ مصر)

3۔اگر کوئی مدعی افتراء باندھے تو خدا انتقام لیتے ہوئے جلد قتل کردے گا۔

علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:

''اگر یہ مدعی ہم پر افتراء کرتا تو ہم اس سے جلد انتقام لیتے اور ان کو قتل کردیتے جیسا کہ بادشاہ ان کے ساتھ کرتے ہیں جو ان پر جھوٹ باندھتے ہیں''۔

(تفسیر کشاف صفحہ 1524 مطبوعہ کلکتہ)

4۔اگر کوئی مدعی افتراء باندھے تو خدا اسے فوراً قتل کردے گا......علامہ شیخ احمد ماوی

''اگر یہ ہم پر جھوٹ باندھتا تو ہم اس کو فوراً مروا دیتے''

(تفسیر ماوی علی الجلالین صفحہ 238 جلد 4)

5۔اگر رسول بھی افتراء باندھتا تو خدا جلد سزا دے دیتا......تفسیر ابن کثیر

''اگر یہ رسول اپنے پاس سے ایک بات بنا کر ہماری طرف منسوب کردیتا تو ہم اس کو جلد سزا دیتے''۔

(ابن کثیر جلد 10 صفحہ 71 برحاشیہ فتح البیان)

6۔جب اللہ آپؐ کو وعید سنا رہا ہے تو دوسرا کوئی مفتری خدا کے عذاب وقتل سے کیونکر بچ سکتا ہے......تفسیر البیان

اس آیت (ولو تقول) میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی بات اپنے پاس سے کہہ دیتے یا وحی میں کمی وبیشی کردیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو سخت سزا دیتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود یہ کہ اللہ کے ہاں سب سے اکرم ہیں جب آپ کا یہ حال ہے تو دوسرا مفتری کیونکر بچ سکتا ہے''۔

(تفسیر البیان جلد 4 صفحہ 462)

7۔قطع الوتین کا مطلب ایسے جھوٹے کوفوراً ماردیا جائے گا......علامہ سیوطی

''قطع الوتین سے مراد موت ہے کیونکہ الوتین دل کی رگ کا نام ہے جب وہ کٹ جاتی ہےتو انسان مرجاتا ہے''۔

(جلالین مطبع مجتبائی صفحہ 470)

8۔خداافتراءوالے کوجلد ہلاک کردے گا جیسے بادشاہ جھوٹے کوکرتے ہیں......تفسیر البیان

''کہ افتراءکی صورت میں ہم اس کوجلد ہلاک کردیتے۔جیسا کہ بادشاہ ان لوگوں کے متعلق کرتے ہیں جوان پرافتراءباندھتے ہیں''۔

(تفسیر البیان جلد 10 صفحہ 47)

9۔یعنی ہلاکت مفتری کا بھیانک ترین نقشہ کھینچا گیاہے......شہاب علی البیضاوی

''قطع الوتین وغیرہ میں ہلاکت مفتری کا وہ بھیانک ترین نقشہ کھینچا گیاہے جوشاہان وقت ان کے لیے اختیار کرتے ہیں جن پر وہ ناراض ہوتے ہیں اور یوں کہ جلاد اس شخص یا مفتری کا دایاں ہاتھ پکڑے گا اورتلوار سامنے چلاکرگردن اڑادے گا''۔

(شہاب علی البیضاوی جلد 8 صفحہ 241)

10۔مفتری علی اللہ 23 سال کی مہلت نہیں پا سکتا......شرح عقائد نسفی اہل سنت والجماعت

پھراہل سنت والجماعت کی معتبر ترین کتاب شرح عقائد نسفی میں یہ بات درج ہےاور مسلمہ اصول کے طور پر صدیوں سے رائج ہے۔

"عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ وہ باتیں ایک غیر نبی میں جمع ہوجائیں۔اس شخص کے حق میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ خدا پرافتراءکرتا ہے۔پھراُس کو 23 سال کی مہلت دے"۔

(شرح عقائد نسفی اہل سنت والجماعت ص 100)

11۔23 سال کی معیاد کا معیار اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو 23 سال تک وحی والہام ہوتا رہا......شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس

''23 سال کی معیاد ہم نے اس لیے بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 40 سال کی عمر میں نبی ہوئے اور 63 سال کی عمر میں حضور نے وفات پائی''۔

(شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس صفحہ 444)

12۔جن جھوٹوں نے دعویٰ نبوت کیا چنددن سے زیادہ زندہ نہ رہے......شراح نبراس

’’بعض جھوٹوں نے دعویٰ نبوت کیا۔جیسا کہ مسیلمہ یمامی۔اسود عنسی وغیرہ نے پس ان میں سے بعض قتل ہو گئے۔اور باقیوں نے توبہ کر لی اورنتیجہ یہ ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کا کام چند دن سے زیادہ نہیں چلتا۔‘‘

(شرح نبراس صفحہ 444 مطبوعہ میرٹھ)

13۔جھوٹا مفتری علیٰ اللہ کبھی بھی 23 سال کی مہلت پا نہیں سکتا......حضرت علامہ امام ابن قیم کا مناظرے میں ایک عیسائی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی دلیل سمجھانا۔

’’یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ خدا پر 23 سال افتراء کرتا ہے اور پھر بھی خدا اس کو ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کی تائید کرتا ہے وہ کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔‘‘ پھر مزید فرمایا کہ ہم اس امر کا انکار نہیں کرتے کہ بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے ہوئے اور ان کی شان وشوکت بھی ظاہر ہوئی مگر ان کا مقصد کبھی پورا نہ ہوا۔اور نہ ان کو لمبا عرصہ مہلت ملی۔بلکہ خدا نے ان پر فرشتے مسلط کر دیئے جنہوں نے ان کے آثار مٹا دیئے اور ان کی جڑیں اکھیڑ دیں اور بنیادوں کو اکھیڑ پھینکا یہی خدا کی اپنے بندوں میں جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا موجود رہے گی سنت ہے۔‘‘

(زادالمعاد جلد 1 صفحہ 500 مترجم رئیس احمد جعفری ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی طباعت چوہدری طارق اقبال گاھندری)

خلاصہ یہ کہ ایک مفتری علیٰ اللہ جو خدا تعالیٰ کی طرف وحی والہام کے دعوے کو منصوب کر کے اس کی تشہیر کرے 23 سال کا عرصہ پا نہیں سکتا۔اس سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ اس کو ناکام ونامراد بلکہ موت سے ہمکنار کر دے گا اور فرشتے اس کی جڑیں اکھیڑ دیں گے اور وہ چند سال میں غائب وخاسر ہو کر دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیچھے اس کا نام صرف مذمت سے لیا جائے گا۔

اور یہ 23 سال کا معیار اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 23 سال تک دعویٰ وحی والہام فرماتے رہے۔یہ جانکاری کے بعد ہم احمدی غیر احمدی کے جنگی میدان میں واپس آتے ہیں۔

مرزا صاحب کا چیلنج......دیکھو میں 23 سال کا عرصہ پا چکا ہوں

خدا مفتری کو ہلاک کرتا ہے جبکہ میں 11 سال سے دعویٰ ہم کلام الٰہی کر رہا ہوں اگر میں جھوٹا ہوتا تو خدا مجھے کبھی مہلت نہ دیتا......23 سالہ معیار کے حوالے سے بانی جماعت احمدیہ کا چیلنج

حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے چیلنج بابت جھوٹے مدعیان وحی والہام کو درج کرتے ہوئے اپنی صداقت کی دلیل یوں بیان فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افتراء کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔لیکن اس عاجز کے دعویٰ مجدد ومثیل مسیح ہوئے اور دعویٰ ہم کلام الٰہی

ہونے پراب بفضلہٖ تعالیٰ گیارہواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا۔''

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 37 مطبوعہ لندن 1984)

اگر میں جھوٹا مفتری علی اللہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے 12 سال سے مجھے مہلت کیسے دی اور مجھے ہلاک کیوں نہیں کیا......23 سالہ معیار کے حوالے سے بانی جماعت احمدیہ کا ایک اور چیلنج

حضرت مرزا صاحب 23 سالہ متفقہ معیار کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں:

''پھر تعجب پر تعجب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالم مفتری کی اتنی لمبی مہلت بھی دے دی جسے آج تک 12 برس گزر چکے ہوں اور مفتری ایسا اپنے افتراء میں بے باک ہو''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 371 مطبوعہ لندن 1984)

خدا تعالیٰ کا چیلنج ہے کہ وہ مفتری کی مدد نہیں کرتا بلکہ جلد ہلاک کرتا ہے اور میرے مرنے کے لیے تم نے رو کر دعائیں کیں مگر خدا تعالیٰ نے میری تائید و نصرت فرمائی کیا یہ نشان کافی نہیں۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''وہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مفتری کو مدد نہیں دیتا اور وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور اس کی جماعت متفرق کی جاتی ہے بلکہ سید الرسل کو اس نے کہا کہ اگر تو ایک ذرہ افتراء کرتا تو تیری شاہ رگ کاٹ دی جاتی پس اگر یہ بات سچ نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کو جو جھوٹا مرسل بن کر خلق اللہ کو گمراہ کرنا چاہتا ہے بہت جلد پکڑ لیتا ہے تو اس صورت میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی نسبت بھی یہ استدلال صحیح نہیں ہوسکتا کہ اگر آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ مفتری ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کو پکڑتا پھر باوجود اس لمبی مہلت اور خدا تعالیٰ کی صدہا تائیدوں اور صدہا نشانوں کے مخالفوں سے بھی اس عاجز پر نزول عذاب کے لیے ہزارہا دعائیں کیں اور اپنے مباہلہ میں بھی رو رو کر اس عاجز پر عذاب نازل ہونا چاہا مگر بجز رسوائی اور ذلت کے ان کو کچھ بھی نصیب نہ ہوا''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 371-372 مطبوعہ لندن)

لیکن آج کے بعد میں یہ قرآنی بات نہیں مانتا

23 سالہ معیار ہی جھوٹا اور نا قابل قبول ہے اس آیت کا تو مفہوم ہی آج تک تمام مفسّرین غلط سمجھے ہیں۔

آغاز جماعت احمدیہ کے شدید مخالف اور نوجوان نسل کے مقبول رائٹر جناب غلام جیلانی برق صاحب کی کتاب حرف محرمانہ سے کرتے ہیں جو آپ نے ردّ احمدیت کے طور پر لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر مفسّرین کی 14 سو سالہ تفاسیر مان لیں تو مرزا صاحب سچے ثابت ہو جاتے ہیں اس لیے آج کے بعد میرا یہ اعلان ہے کہ:

''بات یہ ہے کہ آیت زیر بحث کا مفہوم ہمارے علماء سے آج تک مخفی رہا قرآن مفسر قرآن ہے۔اس آیت کی تفسیر ایک اور آیت میں موجود ہے۔ یہاں قابل حل سوال یہ ہے کہ رسول کریم کون ہے؟ اگر اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں تو جناب مرزا صاحب کا استدلال درست ہے۔اگر کوئی اور ہوں تو درست نہیں۔''

(حرف محرمانہ صفحہ 111-112)

بلکہ جھوٹے نبی کی رگ جاں کاٹنے کی بات ہی غلط ہے بلکہ فرماتا ہے وہ فرشتہ جو نبی پر وحی لے کر آتا ہے وہ اگر غلط وحی Delever کرے تو اس کی رگ جاں کاٹ دوں گا۔اللہ اللہ خیر صلی

''رگ جاں کاٹنے کی وعید اس فرشتے سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بنیاد ہی نہ رہی تو پھر قصر استدلال کیسے قائم رہ سکتا ہے جو مرزا صاحب نے صرف اسی بنیاد پر اٹھایا تھا کہ رگ جان والی وعید کا تعلق حضور علیہ السلام سے ہے۔''

(حرف محرمانہ صفحہ 114)

بلکہ ایک اور صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف کتاب لکھنا شروع کی تو اس چیلنج کے قریب پہنچ کر کچھ دیر ٹھٹھکے اور پھر آپ نے یہ اعلان فرما دیا جھوٹے نبی کو برباد کرنے والا چیلنج بالکل باطل ہے۔کئی تو دعویٰ نبوت کر کے پہلے سے زیادہ امیر ہو گئے۔

چیلنج خدا کا تھا۔فرمان قرآن مجید میں درج ہے مگر احمدیت کی مخالفت میں خدا کے متعلق 1400 سوسالہ مفسرین اور بزرگان کے متعلق لکیر پھیرتے ہوئے یہ صاحب اعلان فرماتے ہیں:

''قرآن شریف میں کہیں ذکر نہیں ملتا کہ مفتری جلد ہلاک ہوتا ہے خدا پر افتراء کرنے والے بعض جلدی مارے گئے بعض پہلے نہایت غریب تھے مگر افتراء علی اللہ کرنے کے بعد بادشاہ بن گئے اور عرصہ تک بادشاہت کے ساتھ اپنے افتراء کی بھی اشاعت کرتے رہے۔یہی حال سچے نبیوں کا ہوا ہے کہ بعض کو دشمنوں نے جلد ہی شہید کر دیا اور بعض زیادہ عرصہ تک ہدایت پھیلاتے رہے''۔

(منشی محمد یعقوب مصنف عشرہ کاملہ صفحہ 70)

بلکہ مزید یہ کہ 23 سال والا چیلنج بھی بالکل من گھڑت اور جھوٹا ہے کئی جھوٹے نبی 23 سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہے......مخالفت احمدیت میں ایک اور اعلان

منشی محمد یعقوب صاحب جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف ''عشرہ کاملہ'' اور ''تحقیق لاثانی'' جیسی کتب لکھی ہیں۔فخر یہ اعلان فرماتے ہیں:

’’مرزا صاحب آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل سے یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو 23 سال تک مہلت نہ پاسکتا جو زمانہ نبوت حضرت ختم الرسلؐ کے برابر ہے لیکن اس آیت سے ان کا یہ استدلال باطل ہے۔ کیونکہ کئی کاذب مدعیان نبوت کا زمانہ 23 سال کی مدت سے زیادہ ہے۔‘‘ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

(عشرہ کاملہ صفحہ 220-221 طبع سوم)

دوستو میں حیرانی سے اپنے علماء کا ’’حوصلہ‘‘ دیکھ رہا ہوں کہ چیلنج خدا کا ہے نہ کہ مرزا صاحب کا۔ جسے خدا تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن حکیم میں دلیل کے طور پر پیش کیا اور 1400 سو سال میں مسلمان مبلغین ومفسرین نے علی الاعلان دہرایا لیکن آج ہم نے اس پر باطل کی مہر لگا دی ہے آخر کیوں؟

2۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

آخری زمانہ میں مہدی کے ظہور کے وقت اس کی سچائی کے لیے سورج اور چاند کو رمضان میں گرہن لگے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے امام مہدی کے علامت اور سچائی کی دلیل کے طور پر فرمایا:

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْخَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(سنن دارقطنی جلد نمبر 2 کتاب العیدین باب صفۃ الصلوۃ الخسوف والکسوف وہیئتہما 6 مطبوعہ 1966 مطبع دار المحاسن للطباعۃ 241 شارع الجیش القاہرہ)

ترجمہ: یعنی ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں اور جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے یہ نشان (کسی اور مامور کے حق میں) ظاہر نہیں ہوئے (ان میں سے ایک) چاند کو گرہن رمضان کے مہینے میں (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی رات کو اور سورج کو گرہن ہوگا نصف کو (یعنی درمیانی دن سورج گرہن کی تاریخوں میں سے) اور جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کئے یہ نشان وقوع پذیر نہیں ہوئے۔‘‘

1400 سو سال سے مستند حدیث

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ اصول روایت ودرایت کے عین مطابق ایک بلند پایہ حیثیت کی حامل ہے۔اسی وجہ سے پچھلے 1400 سال سے تمام علماء کرام اس حدیث کو اپنی کتب میں درج فرماتے آرہے تھے اور امام مہدیؑ کی سچائی کے لیے ایک عظیم نشان بتارہے تھے۔

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کو درج ذیل محدثین وعلماء کرام نے اپنی اپنی تصانیف میں تقریباً ہر صدی میں جگہ دی مثلاً

1۔ الفتاویٰ الحدیثیہ

مولفہ خاتم الفقہاء وخاتم المحدثین الشیخ احمد شہاب الدین بن حجر الھیثمی المکی رحمۃ اللہ علیہ (909ھ تا 974ھ)

2۔ اکمال الدین

مولفہ محدث اکبر شیخ ابوجعفر محمد بن علیؒ المتوفی 381ھ یہ شیعہ احباب کی معتبر کتاب ہے۔

3۔ بحارالانوار

مولفہ رئیس العلماء امام محمد باقر بن محمد تقی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ۔

4۔ الفرع من الجامع الکافی

مولفہ رئیس المحدثین امام ابوجعفر محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو۔

5۔ سنن ابی داود

مولفہ امام سلمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی 1346ھ۔ اس کے حواشی میں شیخ الہند مولانا مولوی محمود الحسن صاحب نے دارقطنی کے حوالے سے رمضان میں مہدیؑ کے لیے کسوف وخسوف والی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

6۔ مختصر تذکرہ القرطبی

مولفہ شیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی اشعراتی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 976ھ مطبوعہ 1358ھ مطبع مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر۔ اس کتاب میں رمضان میں 2 مرتبہ گرہن کا ذکر ہے۔

7۔ اقتراب الساعۃ (اردو)

مصنفہ نواب نورالحسن ابن نواب صدیق حسن بھوپال مطبوعہ 1301ھ مطبع مفید عام پریس آگرہ یہ اہل حدیث کے مشہور عالم دین تھے۔

8۔ عقائد الاسلام

مصنفہ حضرت مولانا عبدالحق حقانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور۔

9۔ مکتوب امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جلد دوم

مرتبہ حضرت عرفان بیانی مطبع منشی نولکشور لکھنو یہ کتاب فارسی میں ہے۔ جس میں آپ نے رمضان میں کسوف وخسوف

کو مہدی کے لیے نشان کے طور پر پیش کیا۔

10۔ اربعین فی احوال المہدیین

مرتبہ حضرت محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس میں حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جن کا زمانہ 560ھ ہے نے اپنے فارسی قصیدہ میں مہدی موعود کے ذکر کے بعد نشان کسوف وخسوف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

11۔الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح

مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی مطبع بلال سٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ صفحہ 28 پر دارقطنی کے حوالے سے پوری حدیث درج ہے۔

12۔ماہوار رسالہ مرقع قادیانی

بابت اکتوبر 1907ء ایڈیٹر ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر مطبوعہ اہل حدیث اس میں ''امام مہدی کا خروج اور حضرت مسیح کا نزول'' کے عنوان کے تحت مولانا عنایت الٰہی صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے مضمون سے سے پہلے ایڈیٹر صاحب نے یہ نوٹ دیا ہے کہ:

یہ مضمون بہت ہی توجہ کے قابل ہے کیونکہ اس میں صرف وہ احادیث ہی پیش کی گئی ہیں جن پر فریقین کو اعتبار ہے۔علماء اہل سنت کا اقرار تو ظاہر ہے لطف یہ کہ مرزا صاحب کو بھی ان احادیث پر اعتبار ہے''۔

اس کے بعد مضمون میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں ان میں رسالہ کے صفحہ 4 پر دارقطنی کی رمضان میں کسوف وخسوف والی حدیث بھی درج ہے۔

13۔فیصلہ ناطق مابین کاذب وصادق

مولفہ ڈاکٹر ایس۔ایم۔عظیم الدین صاحب حنفی قادری دیوبندی مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور اکتوبر 1908ء۔

14۔قیامت کی نشانیاں

یہ کتاب حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ کی کتاب ''قیامت نامہ'' کا اردو ترجمہ ہے جو ظفر نیازی صاحب نے کیا ہے مطبوعہ جاوید پریس کراچی بار سوم جولائی 1961ء

15۔مرأۃ الحق

مولفہ محمد یار المتخلص بہ صادق کوٹلوی مطبوعہ 1318ھ اسلامیہ پریس لاہور اس کتاب میں حدیث نبوی کی رو سے قیامت سے پہلے دجال مسیح موعود ومہدی موعود اور یاجوج ماجوج کے ظہور پذیر ہونے کا ذکر ہے اس ضمن میں رمضان میں کسوف وخسوف کا ذکر ہے۔

16۔عصاء موسیٰ علیہ السلام

مصنفہ الٰہی بخش مطبوعہ 1318ھ مطبع انصاری دہلی۔

گرہنوں کی ممکنہ تاریخوں کی وضاحت پر مبنی کتب

17۔حجج الکرامہ فی اثار القیامۃ

مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب محدث دہلوی مطبوعہ عدد مرتبہ 1271ھ مطبع شاہجہانی بھوپال

یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس میں علماء نجوم کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن سوائے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور سورج گرہن سوائے ستائیسویں اٹھائیسویں اور انتسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔

18۔احوال الآخرت

یہ کتاب منظوم پنجابی زبان میں ہے مولانا مولوی حافظ محمد بن مولوی بارک اللہ مرحوم سکنہ لکھو کے اس کتاب کے مصنف ہیں۔مطبوعہ حاجی چراغ دین سراج دین تاجران کشمیری بازار لاہور۔

اس منظوم کلام میں مصنف نے دارقطنی کی حدیث کو مدّنظر رکھتے ہوئے ظہور مہدی کی غیر معمولی علامت چاند گرہن اور سورج گرہن کی تاریخوں تیرھویں چن اور ستائیسویں سورج کا بھی ذکر ہے۔یاد رہے 27 تاریخ سہو کاتب یا سہو مصنف ہے جس حدیث کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے اس کی رو سے 28 کے الفاظ چاہئیں۔

19۔اشارات فریدی حصہ سوم

یہ کتاب مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں لکھا ہے کہ بے شک حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ چاند گرہن ہمیشہ چاند کی 13-14 یا 15 کو ہوتا ہے سورج گرہن ہمیشہ 27-28 یا 29 کو ہوتا ہے۔

۞ 1894ء میں یہ نشان پورا ہو گیا

حضرت مرزا صاحب نے 1889ء میں دعویٰ مہدویت کیا۔لوگوں نے آپ سے کسوف خسوف کا نشان طلب کیا۔جس پر آپ نے انہیں کہا کہ اگر میں سچا ہوا تو یہ نشان ضرور پورا ہوگا چنانچہ دعویٰ کے 5 سال بعد 1984ء رمضان کے مہینہ میں 13 رمضان کو چاند اور 28 رمضان کو سورج گرہن ہوا۔اسی طرح 1895ء میں انہیں تاریخوں پر رمضان میں دوسری دنیا یعنی امریکہ میں یہ نشان ظاہر ہوا۔

1۔سول اینڈ ملٹری گزٹ 7 اپریل 1894ء لاہور

2۔کتاب CANONDER FINSTERNISSE مطبوعہ 1887ء ویانا، آسٹریا۔وغیرہ وغیرہ

یہ نشان میری صداقت وتصدیق کے لیے ہے......حضرت مرزا صاحب کا اعلان

’’مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لیے آسمان پر یہ

نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔

غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لیے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لیے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 143 مطبوعہ لندن 1984)

لیکن آج کے بعد میں یہ حدیث نہیں مانتا

یہ تو'' حدیث ہی نہیں'' بلکہ ایک ''جعلی روایت'' ہے بلکہ کوئی ''گرا پڑا قول'' ہے۔ دشمنان مرزا صاحب کا اعلان......علامہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود صاحب مبلغ ختم نبوت

ڈاکٹر علامہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک جعلی روایت کو امام باقر کے نام سے پیش کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا کسی صاحب علم اور خدا تعالیٰ کا ڈر رکھنے والے شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب کے لیے اگر ہم کوئی بھی اور دلیل نہ دیں صرف اس کے اس روایت سے استدلال کرنے کو ہی لوگوں کے سامنے لا دیں تو یہ قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہو سکتی ہے''۔

(رسالہ خسوف و کسوف صفحہ 11 ناشر ادارہ مرکز دعوت و ارشاد چنیوٹ پاکستان)

کتنی بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے قادیانی اسے حدیث کہتے ہیں......مولوی منظور احمد چنیوٹی صاحب

مولوی صاحب اپنے رسالہ خسوف و کسوف کے دیباچہ میں مختلف احمدی رسائل کا ذکر کر کے ارشاد فرماتے ہیں۔

''ہر (احمدی ناقل) مضمون نگار نے بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے حضرت امام محمد باقر کے اس قول کو حدیث رسول بنا کر پیش کیا ہے۔ انصار اللہ رسالہ کے نمبر میں 40 سے زائد مرتبہ اس قول کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غلط منسوب کر کے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے یہ قادیانی اور اس کی امت کا صریح جھوٹ اور زبردست دھوکہ ہے کہ امام محمد باقر کے قول کو حضورؐ کی حدیث ظاہر کیا اور اس سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔''

(خسوف و کسوف صفحہ 2)

یہ امام محمد باقر کا قول بھی نہیں بلکہ کوئی گرا پڑا قول اور سند کے اعتبار سے ناقابل اعتبار ہے......فاتح ربوہ مولانا چنیوٹی کا اگلا اعلان

''مرزا قادیانی کی عادت ہے کہ اگر کوئی گرا پڑا قول خواہ وہ موضوع اور غلط ہی کیوں نہ ہو اگر کچھ اس کے مفید مطلب ہے تو اس پر ایک عظیم عمارت کھڑی کر دے گا۔''

اور مزید فرمایا:

''اول تو ان کا قول سند کے لحاظ سے نا قابل اعتبار ہے دوسرا اگر درست تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی ۔ مرزا قادیانی اس کا کسی صورت میں بھی مصداق نہیں بن سکتا۔''

(رسالہ خسوف وکسوف صفحہ 15 وصفحہ 2 ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد)

میں مولوی صاحب کی بات ہی مان لیتا مگر مشکل یہ ہے کہ پھر جن جن کو بے شرم، بے حیا، دجال، کذاب کہنا پڑے گا ان میں حضرت شاہ رفیع الدین ، حضرت خواجہ غلام فرید، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت علامہ حجر، مولانا نواب صدیق حسن اور بہت سے بزرگان جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں کو بھی شامل کرنا پڑے گا۔ کیا خیال ہے 1400 سالہ متفقہ فیصلہ مان لیں یا مولوی چنیوٹی صاحب جیسے فاتحین ربوہ کی؟

3۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔فرمان نبویؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

''لوکان عیسی حیّاً ماوسعہ الا اتباعی''

ترجمہ: اگر عیسیٰؑ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ 100 مصری)

حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں موعود شخص کو مسیح کا نام دینا اس مصلحت کی بناء پر ہے کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کا غلبہ ہوگا جس کو وہ توڑے گا۔

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''اس زمانے کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں جو بغیر تائید الٰہی دور نہیں ہوسکتی ہے عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں جن کے دور کرنے کے لیے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور آئے''۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 341 مطبوعہ لندن 1984)

عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا نام پا کر اس دنیا میں آیا ہوں مرزا صاحب کا اعلان

''سچی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 42 مطبوعہ لندن 1984)

لیکن آج کے بعد میں یہ حدیث نہیں مانتا

یہ حدیث غلط ہے اصلی حدیث یوں ہونی چاہیے۔ تعاقبین مرزا صاحب کا اعلان

شرح فقہ اکبر چونکہ مصر میں شائع ہوئی تھی اس میں مندرجہ بالا حدیث درج کردی گئی۔ مگر جب یہ کتاب برصغیر پہنچی جہاں مرزا صاحب پہلے ہی وفات مسیح کا اعلان کررہے تھے تو اس حدیث مبارکہ کی یوں اصلاح کردی گئی۔

لوکان موسی حیاً ماوسعہ الا اتباعی

دوستو میں علماء کی بات مان لیتا اگر حضرت امام مہدیؑ کے ساتھ حضرت موسیٰؑ نے نازل ہونا ہوتا۔ اور حضرت امام مہدیؑ نے حضرت موسیٰ کو نماز پڑھانے کے لیے درخواست کرنا ہوتی۔

یہ بات میں تب بھی مان لیتا اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اس سے ملتا جلتا کوئی اور فرمان نہ ہوتا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوکان موسی وعیسی حیّین لَمَا وَسِعَهُمَا الا اتباعی

i۔ ابن کثیر حاشیہ جلد 2 صفحہ 246

ii۔ الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 22

iii۔ شرح مواہب اللدنیہ جلد 6 صفحہ 374

iv۔ فتح البیان حاشیہ جلد 2 صفحہ 246 وطبرانی کبیر و بحر المحیط جلد 6 صفحہ 147 استدلال بروفات خضر

لوکان موسی وعیسی فی حیاتهما لکان من اتباعه

i۔ مدارج السالکین مصنفہ امام ابن قیم جلد 2 صفحہ 313

ii۔ بشارات احمدیہ مصنفہ علی حائری صفحہ 24

iii۔ براہین محمدیہ برحاشیہ بشارات احمدیہ صفحہ 42

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے وہ ولد اللہ کیسے ہو سکتے ہیں...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیسائی پادریوں سے مناظرہ

علامہ ابی الحسن علی بن احمد الواحدی النیساپوری (468ھ) مشہور مفسر، محقق اسلام کی "اسباب النزول" صدیوں سے اسلامی دنیا میں شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ اس کی بیروت کی اشاعت کے ص 68 پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نجران کے عیسائیوں کے درمیان مناظرے کا حال درج ہے۔

عیسائی پادریوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کی دلیل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب

”قالا ان لم یکن عیسیٰ ولد اللہ فمن ابوہ وخاصموہ جمیعاً فی عیسیٰ فقال لھما النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ألستم تعلمون انہ لا یکون ولد الا ویشبہ اباہ قالوا بلیٰ قال ألستم تعلمون۔إن ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ اتی علیہ الفناء۔قالوا بلیٰ۔قال ألستم تعلمون ان ربنا قیم علیٰ کل شیء یحفظہ ویرزقہ“

ترجمہ: اُن دونوں پادریوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا نہیں تو بتاو اس کا باپ کون ہے؟ اور پھر انہوں نے خوب جھگڑا کیا۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کہا کہ تم جانتے ہوناں کہ ہر بچہ اپنے باپ سے مشابہہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یہ درست ہے۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہمارا رب تو حی و قیوم ہے اور عیسیٰؑ تو فوت ہو چکے......یعنی پھر تو وہ اللہ سے مشابہہ نہ ہوے......

میں اِس مناظرے کو بھی تحریف کر کے یوں پڑھوں گا

اب یہی کتاب جب 1990 میں شائع کی گئ تو اس حوالے میں تحریف کر کے اس کو یوں کر دیا گیا:

”قالا ان لم یکن عیسیٰ ولد اللہ فمن ابوہ وخاصموہ جمیعاً فی عیسیٰ فقال لھما النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ألستم تعلمون انہ لا یکون ولد الا ویشبہ اباہ قالوا بلیٰ قال ألستم تعلمون ان ربنا قیم علیٰ کل شیء یحفظہ ویرزقہ“

(اسباب النزول صفحہ 44 زیرِ تفسیر سورہ آلِ عمران مطبعہ الحلبی)

بریلویوں کے شیخ الحدیث مولوی عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب نے ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ کے نام سے قرآنی واقعات کو کتابی شکل میں رقم فرمایا ہے جسے دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے کتابی شکل دے کر مکتبہ المدینہ باب المدینۃ کراچی سے شائع فرمایا ہے۔

آپ صفحہ 76 پر ”عیسائیوں کا مباہلہ سے فرار“ کا عنوان لگا کر فخر یہ اعلان فرماتے ہیں کہ میں اب اس واقعہ کو بالکل نئے انداز سے یوں پڑھوں گا، لکھوں گا اور روایت کروں گا۔

”نجران (یمن) کے نصرانیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا یہ چودہ آدمیوں کی جماعت تھی جو سب کے سب نجران کے اشراف تھے اور اس وفد کی قیادت کرنے والے تین اشخاص تھے......آپؐ نے نہایت کریمانہ لہجے میں ان سے گفتگو فرمائی اور حسب ذیل مکالمہ ہوا:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم لوگ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جاؤ۔

ابوحارثہ (عیسائی): ہم لوگ پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن چکے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:	تم لوگوں کا یہ کہنا صحیح نہیں کیونکہ تم لوگ صلیب کی پرستش کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹا بتاتے ہو اور خنزیر کھاتے ہو۔
ابوحارثہ (عیسائی):	آپ لوگ ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں کیوں دیتے ہو؟
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:	ہم لوگ حضرت عیسیٰ کو کیا کہتے ہیں؟
ابوحارثہ (عیسائی):	آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو بندہ کہتے ہیں حالانکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:	ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ کلمۃ اللہ جو کنواری مریم کے شکم سے بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئے۔
ابوحارثہ (عیسائی):	کیا کوئی انسان بغیر باپ کے پیدا ہوسکتا ہے؟ جب آپ لوگ یہ مانتے ہیں کہ کوئی انسان حضرت عیسیٰ کا باپ نہیں تھا تو پھر آپ لوگوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ اُن کا باپ اللہ تعالیٰ ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:	اگر کسی کا باپ کوئی انسان نہ ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا باپ خدا ہی ہو۔"

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن صفحہ 76-78)

خدا تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر باپ کے بھی آدمی پیدا ہوسکتا ہے۔

ہاں میں بالکل نہیں مانتا

100 سالہ مشہور و متداول لٹریچر میں جہاں جہاں "وائٹ ہاؤس لندن مارکہ" لوگوں کی مدد ہوتی تھی سب کو بدل دیا گیا ہے اور یوں عمل جراحی سے گزرنے والی کتب کے صرف نام درج ہیں۔

1۔	مجموعہ خطب	مولفہ مولانا محمد اسلم صاحب
2۔	معراج نامہ	مولوی قادر یار صاحب
3۔	تذکرۃ الاولیاء	حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ
4۔	اربعین فی احوال المہدیین	مولفہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
5۔	تعطیر الانام	حضرت شیخ عبدالغنی النابلسیؒ
6۔	شمائل ترمذی	حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ
7۔	صحیح مسلم شریف	حضرت امام مسلم بن حجاج قشیریؒ
8۔	تفسیر مجمع البیان	حضرت الشیخ فضل ابن الحسن الطبریؒ

9۔ تفسیر الصافی حضرت محمد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانیؒ

10۔ ترجمہ قرآن کریم حضرت شاہ رفیع الدینؒ

عمل جراحی کی مکمل تفصیل دیکھنا ہو تو ''خوفناک تحریف'' مولفہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب الناشر احمد اکیڈمی ربوہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔

4۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

آخری زمانے کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا ہوگا......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسیح دجال کے فتنوں کی شدت کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درج ذیل دعا پڑھتے اور اسے صحابہؓ کو بھی سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے فرمایا:

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعوذبک مِنْ فتنۃ المسیح الدجال

(بخاری باب ذکر الدجال کتاب الفتن و تفسیر در منثور جلد 5 صفحہ 354)

حضرت امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ابن ابی شیبہ نے سفینہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دجال پر خطبہ دیا اور فرمایا:

اِنَّہٗ لم یکن نبیٌّ اِلَّا حَذَّرَ الدجال امتہ

(بخاری و تفسیر در منور مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 516 مطبوعہ مصر و ابویعلی ہزار)

یعنی کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے مسیح دجال سے اپنی امت کو خبردار نہ کیا ہو۔

قیامت تک کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

امام مسلم نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ما بین خلْقِ ادمَ الی قیامۃ الساعۃ امر اکبرُ من الدجال

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

یعنی آدمؑ کی پیدائش سے لیکر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔

دجال سے پناہ کے لیے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات حفظ کر لینا......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صحیح مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی اور تفاسیر میں یہ مشہور حدیث وارد ہوئی ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھے گا وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے دجال کے بارے میں ایک لمبی حدیث

درج ہے جس میں دجال کے فتنوں کی شدت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

منْ ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃالکھف فانھا جوارکم من فتنتہ

(مسلم کتاب الفتن باب ذکرالدجال)

یعنی جو شخص تم میں سے اُسے پالے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ یقیناً ان فتنوں سے محفوظ رکھیں گی۔

دجال یہ عیسائی پادری ہیں...... حضرت مرزا صاحب کا اعلان

حضرت مرزا صاحب نے عیسائی پادریوں کے متعلق اعلان فرمایا:

''یاد رکھنا چاہیے کہ لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کے ساتھ مخلوط کر رہے ہیں اور خلق اللہ کو گمراہ کرنے کے لیے مکر اور تلبیس کو کام لاتے ہیں۔ دنیا کے تمام ایسے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالیں جنہوں نے دجالیت کا اپنے ذمہ کام لیا تھا تو اس زمانہ کے پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہم کو ہرگز نہیں ملے گی۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 362 مطبوعہ لندن)

یہی زمانہ دجال کا عہد ہے...... حضرت مرزا صاحب کا دوسرا اعلان

عیسائی پادریوں کی دجالی کارروائیوں کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

''پس وہ کونسا فساد کا زمانہ اور کس بڑے دجال کا وقت ہے جو اس زمانے کے بعد آئے گا اور فتنہ اندازی کی رو سے اس سے بدتر ہوگا صاحبو یہاں وہ دجالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہونگی۔ ان کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبیعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بے باکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں سے انا الرب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔''

(دافع الوساوس مقدمہ، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 52-53)

اس دجال کی سرکوبی کے لیے خدا نے مجھے مسیحیت کا مقام دیا ہے...... حضرت مرزا صاحب کا تیسرا اعلان

حضرت مرزا صاحب عیسائی پادریوں کے الوہیت تثلیث اور کفارہ پر مبنی عقائد اور اسلام کے خلاف زہریلے پروپیگنڈہ پر انھیں دجال معہود ثابت کرنے کے بعد اعلان فرماتے ہیں:

''تمام لوازم موجودہ بلند آواز سے یہی پکار رہے ہیں کہ اس صدی کا مجدد مسیح موعود ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے جو مسیح موعود کے زمانہ کے نشان ٹھہرائے تھے وہ سب اس زمانہ میں پورے ہو گئے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ عیسائی سلطنت تمام دنیا کی ریاستوں کو نگلتی جاتی ہے۔ اور ہر ایک نوع کی بلندی انکو حاصل ہے اور منْ کل

حدبٍ ینسِلون کا مصداق ہیں۔انگریزوں نے تلوار سے کسی کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کیا بلکہ لوگ نئے فلسفہ اور نئے طبعی اور پادریوں کے وساوس سے ہلاک ہوئے سواس کا جواب اسلام کی حقانیت کا ثبوت دینا ہے نہ یہ کہ لوگوں پر تلوار چلانا۔لہذا خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی حالت کے ہم رنگ پا کران کے لیے حضرت مسیح کی مانند بغیر سیف وسنان کے مصلح بھیجا اوراس مصلح کو دجالیت کے دور کرنے کے لیے صرف آسمانی حربہ دیا ہے۔‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 374-375 مطبوعہ لندن 1984)

لیکن آج کے بعد میں نہیں مانتا

کانا دجال وغیرہ والی احادیث جھوٹی اور افسانوی ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت، میں ماننے کے لیے تیار نہیں ......تعاقبین مرزا صاحب کا اعلان

مولانا مودودی صاحب عہد حاضر کے روشن دماغ عالم ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے متعاقبین میں اہم مقام رکھتے ہیں۔آپ قادیانیت کے دفاع کے لیے اور مرزا صاحب کے دجال کی تشریح کے جواب میں فرماتے ہیں:

’’کانا دجال وغیرہ سب افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ان چیزوں کی تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں۔عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہوں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں۔اوران میں سے اگر کوئی چیز غلط ثابت ہو جائے تو اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔‘‘

(ترجمان القرآن ستمبر اکتوبر 1945ء)

ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ دجال کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں غلط ہیں۔یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیاس تھے جو غلط ان کو اسلامی عقائد نہ سمجھا جائے......تعاقبین مرزا صاحب کا ایک اور اعلان

مولانا مودودی صاحب دجال کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ تنقید فرماتے ہیں:

’’دجال کے متعلق جتنی احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں وہ دراصل آپؐ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپؐ خود شک میں تھے۔یہ باتیں آپ نے وحی کی بناء پر نہیں فرمائی تھیں اور آپ کا گمان وہ چیز نہیں ہے جس کے صحیح نہ ثابت ہونے سے آپ کی نبوت پر کوئی حرف آتا ہو یا جس پر ایمان لانے کے لیے ہم مکلف کئے گئے ہوں۔لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہیں تھا اب ان چیزوں کو اس طرح نقل وروایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ ہی اس حدیث کا صحیح فہم کہا جا سکتا ہے۔‘‘

(رسالہ ترجمان القرآن فروری 1941ء ورسائل ومسائل صفحہ 57)

اس کھلے ظلم کے خلاف دل نے صرف فیض کی زبان میں یہ کہا:

نہ سوال وصل نہ عرض غم نہ حکایتیں نہ شکایتیں　　ترے عہد میں دل زار کے سبھی اختیار چلے گئے

5۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

امام مہدیؑ

امام مہدیؑ کی بیعت کے لیے حاضر ہونا خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹے ہوئے جانا پڑے لیکن جانا اور بیعت کرنا......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اذا رایتموہُ فبایعُوہُ ولو حبواً علی الثلج فانّہ خلیفۃ اللہ المہدی"

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آوے گا جب تم اس کو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگر چہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل پر چل کر جاؤ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد سوم مترجم صفحہ 331 شائع کردہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

چودھویں صدی سر پر آ گئی ہے شاید چند سالوں میں امام مہدی ظاہر ہو جائیں مسلمان علماء کی 1870ء کے لگ بھگ امیدیں

مشہور اہل حدیث عالم دین ابوالخیر نواب نورالحسن نے لکھا:

"اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گزر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل وعدل رحم وکرم فرمائے۔ چار برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ 221)

اے اللہ امام مہدیؑ کو جلد بھیج دین احمد مٹا جاتا ہے......1892ء میں مسلمان علماء کی پکار

مولوی شکیل احمد سہوانی 1309ھ (1892ء) میں اسلام پر نازل ہونے والی آفات کا جائزہ لینے کے بعد اپنے دلی کرب کا اظہار منظوم انداز میں کرتے ہوئے امام مہدیؑ کی آمد کی یوں تمنا کی۔

دین احمد کا زمانے سے مٹا جاتا ہے نام　　قہر ہے اے میرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے

کس لیے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے　　دیر عیسیٰ کے اوترنے میں خدایا کیا ہے

(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ 133)

مولانا حالی اپنی مسدس میں یوں گریہ کناں تھے:

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے　　امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اس زمانے کی اصلاح کے لیے خدا نے مجھے مہدی بنا کر بھیجا ہے......حضرت مرزا صاحب کا اعلان

آپؑ نے مہدی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

''سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے ہیں۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 مطبوعہ لندن)

لیکن آج کے بعد میں نہیں مانتا

امام مہدیؑ اپنے مہدی ہونے کا اعلان نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے خود بھی معلوم نہیں ہوگا کہ وہ امام مہدی ہے ان کے مرنے کے بعد لوگ کہیں گے وہ مہدیؑ تھا۔ بیعت والی بات تو بہت دور کی ہے......مقابلین حضرت مرزا صاحب کا اعلان

جماعت احمدیہ کے بانی نے امام مہدیؑ کے زمانے کی علامات گنوانے کے بعد اعلان فرمایا تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ علامات پوری ہوجائیں اور وہ شخص جس کے لیے وہ علامات ظہور میں آئی ہوں موجود نہ ہوں۔ سو میں وہ شخص ہوں۔

امام مہدیؑ کے زمانے کی علامات کے پورے ہونے کے بارے میں کہیں بھی دو رائے نہیں لیکن اس کے بعد پھر کیا عذر ہے؟ سو مولانا مودودی صاحب کی زبان سے ملاخطہ ہو:

''آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہوگا کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید اسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہوگا کہ یہی تھا وہ خلافت علی منہاج النبوۃ پر قائم کرنے والا جس کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا۔''

(تجدید واحیائے دین صفحہ 52-53 اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمٹیڈ - شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

امام مہدی کو کوئی کشف والہام بھی نہیں ہوگا نہ کوئی معجزہ کرامت دکھائیں گے......دوسرا اعلان

آئندہ کے لیے مولانا مودودی صاحب نے حضرت امام مہدیؑ کے Status کو یوں متعین کر دیا ہے:

’’مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصور میرے ذہن میں ہے وہ بھی ان حضرات کے تصور سے بالکل مختلف ہے مجھے اس کے کام میں کرامات وخوارق۔ کشوف والہامات اور چلوں اور مجاہدوں کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔‘‘

(تجدید واحیائے دین صفحہ 53-54)

اے خالقِ ارض وسماان ہاتھوں سے سیاہی اور برش تو ہی چھین سکتا ہے ورنہ توفیض کی زبان میں یہی حال منقش ہے:

یہ ہمیں تھے جن کے لباس پر سرراہ سیاہی لکھی گئی　　　　یہی داغ تھے جو سجا کے ہم سرِ بزم یار چلے گئے

6۔آج تک ایسا ہوگا

ایک فرقہ جنتی اور 72 فرقے دوزخی ہونگے......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانے کے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ خود مسلمان کہلانے والے بہت سے گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر سچا کون ہوگا آپ نے فرمایا وہ ایک ہوگا۔ چنانچہ فرمان مبارک ہے:

اِنّ بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتی وسبعین ملۃ وان امتی ستفترق علی ثلاث وسبعین ملہ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا منْ ھی یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیہ واصحابی

(ترمذی باب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد نمبر 2 صفحہ 8-9)

ترجمہ: یقیناً بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی سوائے ایک کے۔ باقی سب ناری ہوں گے صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ وہ فرقہ کون سا ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو وہ کام کرے گا جو میں اور میرے صحابہ کر رہے ہیں۔

لیکن آج کے بعد میں نہیں مانتا

آج سے 72 جنتی اور ایک دوزخی اور دائرہ اسلام سے خارج.....مخالفین مرزا صاحب کا اعلان

جماعت احمدیہ کے سیلاب کے آگے بند بنانے کی خاطر پاکستان اسمبلی حرکت میں آئی اور تمام فرقوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ہم سب 72 مسلمان اور درست ہیں یہ ایک دوزخی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے چنانچہ 7 ستمبر 1974ء کو یہ ممتاز کارنامہ پاکستان اسمبلی میں 72 فرقوں کی موجودگی میں انجام دینے کے بعد مندرجہ ذیل فخریہ اعلان فرمایا گیا:

’’قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل (مراد فتویٰ کفر) پر متفق اور خوش ہیں‘‘۔

(نوائے وقت 6 اکتوبر 1974ء مضمون قادیانی مسئلے کا حل اور چند دلچسپ حقائق)

میرا دل اس ظلم پر اس احتجاج کے سوا اور کچھ کہنے سے ڈر رہا ہے:

وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوف خدا گیا　　وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کہ خیال روز جزا گیا

7۔آج تک ایسا ہوتا ہوگا

مسلمان کی تعریف

جو شخص خدا کی توحید اور صاحب قرآن کی رسالت کا قائل اور نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ دیتا ہے وہ مسلمان اور سچا مومن ہے.....فرمان خداوندی از قرآن حکیم

دنیا میں مسلمان بننے کے لیے کیا افعال اور کیا عقائد رکھنا ضروری ہیں یا مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ میں نے جب اس مقصد کے لیے قرآن حکیم سے پوچھا تو اس نے بتایا:

1۔انما المومنون الذین اذا ذُکر اللہ وَجِلت قلوبھم واذا تُلیت علیھم آیاتُہ زادتھم ایماناً وّ علی ربھم یتوکّلون الّذین یقیمون الصلواۃ وممّا رزقنٰھم یُنفقون اولیٰک ھم المومنون حقا

(انفال ع1 آیت 3 تا 5)

ترجمہ: مومن وہ ہیں کہ ذکر الٰہی کے وقت ان کے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے اور جب آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور خدا کے بخشے ہوئے رزق کو خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں۔

2۔فان لّم یَستجیبوا لکم فاعلموا انّما اُنزِل بعِلم اللہ وَاَنْ لا اِلٰہ الاّ ھو فھَلْ انتم مسلمون

(ہود ع2 آیت 15)

ترجمہ: اگر وہ تمہاری بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ یہ قرآن خدا کے علم کے مطابق اترا ہے اور یہ کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں بس کیا تم مسلمان ہو۔

3۔واذْ اوحیتُ الی الحوارییّنَ اَنْ آمنوبی وبرسولی قالوا آمنا واشھَدْ بانّنَا مسلمون

(المائدہ ع15 آیت 112)

ترجمہ: اور ہم نے حواریوں کو وحی کی کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائیں۔ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

4۔قُلْ اِنّمَا یُوحیٰ اِلیَّ اَنّمَا اِلٰھکم اِلٰہ ''وّاحد فھل انتم مسلمون

(الانبیاء ع5)

ترجمہ: کہہ دو کہ مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے پس کیا تم اسلام قبول کرتے ہو۔

5۔فانْ تابوا واقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ فِاِخْوانکم فی الدین

(توبہ ع2 آیت 11)

ترجمہ: اگر وہ تائب ہو کر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

6۔ فامنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامّی الّذی یُؤمن باللّٰہ وکلماتہ واتبعوا لعلکم تھتدون

(اعراف ع3)

ترجمہ: پس اللہ اور اس کے نبی امی کی رسالت پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لایا ہے اور تم اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔

اب آپ خواہ کسی آیت سے لفظ مسلم اور مومن کی تعریف اخذ کریں یا تمام آیات کو ملا کر کوئی نتیجہ نکالیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ جو شخص خدا کی توحید اور صاحب قرآن کی رسالت کا قائل ہے نماز قائم کرتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے وہ مسلمان ہے سچا مومن ہے۔ مسلمان کا بھائی ہے۔ ہدایت یافتہ ہے اور حواری تو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لا کر لوگوں کو گواہ بناتے ہیں کہ بانّنا مسلمون

خدا اور رسول پر ایمان ہو۔نماز زکوۃ ادا کرتا اور بیت کا حج اور رمضان کے روزے رکھتا ہو وہ مسلمان ......فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔جس شخص نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کو مانا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔

(مشکوٰۃ و بخاری)

2۔حضرت جبرائیل نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر۔ اللہ کے فرشتوں پر۔ اس کی ملاقات پر۔ اس کے رسولوں پر۔ دوسری زندگی پر یقین کرو۔ فرشتے نے پوچھا اور اسلام؟ فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔

(بخاری کتاب الایمان)

3۔اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے اس بات کی شہادت کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کا قیام۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ بیت اللہ کا حج۔ رمضان کے روزے۔

(بخاری کتاب الایمان)

4۔ مدینہ میں پہلی مسلمان مردم شماری کے موقعہ پر فرمایا:

''آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ مدینہ میں مردم شماری کا حکم دیا اور مسلمانوں کی فہرست مرتب کرنے کی تاکید کی۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ کس کو مسلمان لکھیں فرمایا:

اکتبوالی من بلفظ بالاسلام من الناس

(بخاری باب کتابۃ الامام الناس)

یعنی لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لیے تیار ہونے والی فہرست میں لکھ لو۔

جو شخص لا الٰہ الا للہ پڑھے اسے کافر مت کہہ......حضرت شاہ ولی اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اپنی مشہور عالم کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد 1 صفحہ 322 میں حضور کی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''ایمان کی تین جڑیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو اس کے ساتھ کسی قسم کی لڑائی نہ کر اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنا اور اسلام سے خارج مت قرار دے۔''

(روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 23 مئی 1985ء مضمون نگار مولانا کوثر نیازی)

جس میں 99 کفر کی اور ایک ایمان کی وجوہ ہوں تو اسے کافر مت کہو......حنفی فقہیہ علامہ شامی

کسی مسلمان کو کافر قرار دے دینا انتہا درجے کی شقاوت اور سنگ دلی ہے یہی وجہ ہے کہ سلف کے اکابر علماء اور فقہا اس سلسلے میں بے حد محتاط تھے مشہور حنفی فقہیہ علامہ شامی نے اپنی کتاب ''ردّالمختار'' میں لکھا ہے کہ:

''ایک مسلمان کے کسی قول اور عقیدے کی سو تاویلیں ممکن ہوں جن میں ننانوے کفر کی ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو اس کی تکفیر جائز نہیں۔''

(روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 23 مئی 1985ء مضمون نگار مولانا کوثر نیازی)

جس میں 999 کفر کے اور ایک ایمان کا احتمال ہوا اسے بھی کافر مت کہو......مولوی رشید احمد صاحب گنگوھی

''یہ قول (جو اوپر درج ہے ناقل) فقہاء ننانوے ''احتمال'' کا تحدیدی نہیں ہے اگر کسی کے کلام میں ہزار احتمال ہوں جن میں سے 999 احتمالات کفریہ ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو اس کی تکفیر جائز نہیں۔''

(انوار القلوب بحوالہ روزنامہ جنگ پنڈی مورخہ 23 مئی 1985ء مضمون نگار مولانا نیازی کوثر)

جب تک کوئی کلمہ پڑھتا ہے اُس کو کافر مت کہو......حضرت امام غزالیؒ

''میری نصیحت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اہل قبلہ کی تکفیر سے اپنی زبان کو روکو جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ کے قائل رہیں اور اس کے خلاف نہ کریں اور خلاف یہ کہ حضورؐ کو کسی عذر یا بغیر عذر کے کاذب قرار دیں۔ کیونکہ کسی کو کافر کہنے میں بڑے خطرات ہیں اور سکوت میں کوئی خطرہ نہیں۔''

(التفرقۃ بین الاسلام والزندقہ صفحہ 56)

خدا کو ایک مان کر جو کلمہ پڑھ لیتا ہے وہ مسلمان ہے اسے کسی سے منظوری کی ضرورت نہیں......شیخ الاسلام قسطنطنیہ

1888ء میں ایک یورپین مسٹر شومان نے حضرت شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی خدمت میں لکھا کہ وہ اسلام اختیار کرنا چاہتا ہے اسے مسلمان ہونے کا طریق بتایا جائے۔ شیخ الاسلام کا جواب مسٹر آرنلڈ کی کتاب دعوت اسلام بعنوان THE PREACHING OF ISLAM میں موجود ہے انہوں نے تحریر فرمایا:

''اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا یقین کرے یعنی دل سے اس پر ایمان رکھے اور الفاظ میں اس کا اقرار کرے جیسے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ ہیں جو شخص اس کلمہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ کسی کی منظوری حاصل کرے۔''

(دعوت اسلام صفحہ 350 ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

جو شخص حالت نزع میں انگریزی ہی میں کلمہ کا مفہوم ادا کر دیتا ہے وہ بلا شبہ مسلمان ہے......شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی

جناب شیخ کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت نزع میں کلمہ شہادت کا مضمون ہی انگریزی میں ادا کر دے پھر فوت ہو جائے تو وہ بلا شبہ مسلمان سمجھا جائے گا۔''

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول صفحہ 7 ناشر اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

مسلمان ہونے کے لیے صرف آسمان کی طرف انگلی ہی اٹھا دینا کافی ہے یہی اسوہ رسول ہے......مولانا سید سلیمان ندوی

مولانا سید سلیمان ندوی رسالہ اہل سنت والجماعت میں مسلمان ہونے کے لیے درج ذیل فارمولہ بتاتے تھے:

''بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صاحب کو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا تھا وہ احمق سی کوئی حبشیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اور دریافت کیا کہ کیا یہ مسلمان ہے؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ خدا کہاں ہے؟ اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دی آپ نے ان صاحب سے فرمایا لے جاؤ یہ مسلمان ہے اللہ اکبر اسلام کی حقیقت پر کتنے پردے پڑ گئے ہیں۔ آپؐ اسلام کے لیے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دینا کافی سمجھتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک آج کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ نسفی کے بندھے ہوئے عقائد پر حرفاً حرفاً امنت نہ کہتا جائے۔''

(رسالہ اہل سنت والجماعت صفحہ 24)

اللہ، فرشتوں، آسمانی کتب، آخرۃ کے دن، قدر خیر شر اور بعث بعد الموت کا جو بھی قائل ہے وہ پکا مسلمان ہے

......مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولانا عبد الماجد دریا بادی

جن دنوں پاکستانی علماء مسلم کی تعریف کے سلسلے میں بے چین و پریشان ہو رہے تھے آپ نے مہربانی فرما کر قرآن وسنت کے مطابق ایک مسلمان کی تعریف اپنے رسالے صدق جدید لکھنو میں شائع فرمادی اور ساتھ ہی پاکستانی مولویوں کو نصیحت فرمادی کہ ادھر ادھر ٹکریں مارنے کی بجائے اس کا مطالعہ کر کے اسے عدالت میں پیش کر دو چنانچہ آپ نے لکھا:

''جب تمہیں مسلمان کی تعریف کا پتہ ہی نہیں تو بندگان خدا کو کس چکر میں کافر بنا چکے ہو۔''

یاد ہوگا کہ مغربی پاکستان میں جو ایجی ٹیشن قادیانیوں کے خلاف ہوا اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ مارشل لاء لگا علماء جیل میں ڈالے گئے۔ایک تحقیقاتی عدالت قائم ہوئی جس میں بہت سے علماء اہل حدیث۔ دیوبندی۔ بریلوی شیعہ نے شہادتیں دیں۔عدالت نے سب سے پوچھا کہ اسلام کی رو سے مسلم کی تعریف کیا ہے عمر بھر درس وتدریس اور فتویٰ دینے والے علماء اس سوال پر بہت چکرائے۔مشکل سے جواب دے سکے اور متضاد جوابات دے کر خود ایک دوسرے کی تکذیب کر بیٹھے۔کوئی ضروریات دین کی حد تک گیا ہے جو شخص ضروریات دین کو مانے وہ مسلمان ہے مگر ضروریات دین کیا ہیں ان کی فہرست کوئی عالم دین پیش نہ کر سکا۔ چند علماء نے یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ عدالت نے اس سوال پر غور کرنے کی مہلت نہیں دی گویا ساری عمر مسلمان کی تعریف سے بے نیاز اور غافل رہے۔اور غفلت میں لاکھوں بندگان خدا کو کافر بنا ڈالا۔ہم ذیل میں لفظ مسلم کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں شاید اس سے پاکستانی علماء کوئی فائدہ اٹھا سکیں اور انہیں لفظ مسلم کی تعریف کے لیے کچھ مواد مل جائے۔''

اللہ، فرشتوں، آسمانی کتب، آخرۃ کے دن، قدر خیر شر اور بعث بعد الموت کا جو بھی قائل ہے تمہیں کوئی حق نہیں کہ اس کو کافر کہو

آپ آگے چل کر فرماتے ہیں:

''کتاب وسنت میں لفظ مسلم کی کوئی متفق علیہ تعریف موجود ہے؟ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ علماء کرام نے کتاب وسنت کا گہرا مطالعہ اور اس کا منشاء معلوم کر کے ایک عقیدہ مقرر کیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس عقیدے کو سچے دل سے مانتا ہے وہ مسلمان ہے خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو وہ عقیدہ یہ ہے:

''میں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرۃ کے دن پر اور اس بات پر کہ خیر وشر کا وہی مالک ہے اور اس پر کہ مرنے کے بعد جینا برحق ہے ایمان لاتا ہوں۔''

اگر یہی عقیدہ ایک مسلم کی کسوٹی ہے تو ہر فرقہ سے پوچھو کہ وہ اس عقیدہ کی تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے یا

نہیں۔ اگر ایمان رکھتا ہے تو اسے مسلمان سمجھو اور تفصیلات کو عالم الغیوب کے حوالے کرو۔ کسی کو یہ حق نہیں کہ پھر ایسے فرقہ کو اسلام سے خارج کر دے اور اس عقیدے کو بے نتیجہ اور بے اثر بنائے۔''

سنو! قرآن کہتا ہے کہ جو خدا، رسول، نماز، زکوٰۃ پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان ہے۔

آپ اپنی مندرجہ بالا مسلم تعریف سے اختلاف کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر اس استدلالی اور استنباطی عقیدہ سے کام نہیں چل سکتا تو پھر کتاب اللہ سے کتاب اللہ کے الفاظ میں پوچھو اور قرآن کریم سے لفظ مسلم کی تعریف نکالو قرآن ہر زمانہ میں بولنے والی کتاب ہے ناممکن ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہمیں لفظ مسلم کی تعریف سے آگاہ نہ کرے اور ہمیں مسلمان کی تعریف نہ بتا پائے ہم نے جب اس مقصد کے لیے قرآن حکیم سے پوچھا تو اس نے بتایا۔''

آگے آپ انفال ع 1 سورہ ہود ع 2 المائدہ ع 15 الانبیاء ع 5 توبہ ع 2 اور سورۃ اعراف ع 3 کی آیات درج کرنے کے بعد فرمایا:

''اب آپ خواہ کسی آیت سے لفظ مسلم اور مومن کی تعریف اخذ کریں یا تمام آیات کو ملا کر کوئی نتیجہ نکالیں خلاصہ یہی ہے کہ جو شخص خدا کی توحید اور صاحب قرآن کی رسالت کا قائل ہے نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ مسلمان ہے سچا مومن ہے مسلمان کا بھائی ہے ہدایت یافتہ ہے اور حواری تو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لا کر لوگوں کو گواہ بناتے ہیں کہ باننّا مسلمون۔''

سنو! صاحب قرآن کہتا ہے کہ جو ہماری نماز پڑھتا ہمارے قبلے کو مانتا اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے وہ مسلمان ہے

قرآن کے بعد آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے مسلمان کی تعریف میں 3 احادیث بخاری کتاب الایمان، مشکوٰۃ اور بخاری کتاب الایمان سے درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''مسلم کی تعریف میں خدا نے بتایا کیا صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دوسری راہ اختیار کی؟ ایمان کی تعریف میں اور مسلم کی تعریف میں اسلام کی بنیادیں کیا ہیں۔ اس کا اجمال قرآن میں اور تفصیل صاحب قرآن کے فرمان میں ہے پس جو شخص جو فرقہ ایمان و اسلام کی ان باتوں کو مانتا ہے وہ پکا مسلمان ہے اور پکا ایمان دار ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر کسی کو اسلام سے خارج کرے اور کتاب اللہ اور ارشادات رسول سے تجاوز کر کے صرف اپنے اسلام کا ڈھنڈورا پیٹے۔ البتہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ آیات اور احادیث مسلم کی تعریف میں کارآمد نہیں ہو سکتیں۔ کچھ اور آیات اور احادیث ہیں جو لفظ مسلم کی تعریف میں قول فیصل کا حکم رکھتی ہیں اگر ایسا ہے تو وہ آیات اور احادیث پیش کرو اور ان میں اپنی طرف سے کچھ نہ ملاؤ مطلب یہ کہ اسلام سے اس فرقہ کو خارج کرو

جسے کتاب اللہ اور اقوال رسول اللہ خارج کریں اور ان فرقوں کو مسلمان سمجھو جن کو خدا اور رسول مسلمان قرار دیں ایک حرف کی بیشی نہ کرو۔ پھر دیکھو کہ اسلام میں کون داخل ہوتا ہے اور اس سے کون خارج ہوتا ہے۔''

سنو! سید سلیمان ندوی صاحب فرماتے کہ آپ ؐ کا اسوہ ہے کہ کوئی انگلی اٹھا کر بھی بتا دے کہ خدا کہاں ہے تو وہ مسلمان ہے۔

آپ نے قرآن وحدیث پیش کرنے کے بعد سید سلیمان ندوی صاحب کا قول بھی درج فرمایا ہے اور لکھتے ہیں:

''اس موقعہ پر علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔

(آگے آپ نے ان کا رسالہ اہل سنت والجماعۃ سے حبشہ والا واقعہ درج فرمایا ہے جس کے بعد ندوی صاحب لکھتے ہیں کہ) ''آپ ؐ اسلام کے لیے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دینا کافی سمجھتے تھے۔''

سنو! امام غزالی فرماتے ہیں کہ جو بھی کلمہ پڑھتا ہے اسے کافر مت کہو

مولانا عبدالماجد دریابادی مزید آگے چلتے ہوئے حضرت امام غزالی کا قول التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ صفحہ 56 سے درج فرماتے ہیں جس میں حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص کلمہ کا قائل ہے اُسے کافر مت کہہ آپ قرآن وحدیث کی بجائے من مانی تعریف بنانا چاہتے ہیں تا کہ آپ جس فرقے کو چاہیں کافر بنا سکیں۔

آپ نے مزید بحث کو سمیٹتے ہوئے پاکستانی مولویوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ سطور اہل پاکستان کے ان علماء کے لیے لکھی گئی ہیں جو حکومت سے لفظ مسلم کی تعریف کرانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ وہ تعریف سے پہلے ہی بعض فرقوں کو خارجِ از اسلام قرار دینے کے لیے بے چین ہیں اور تعریف بھی ایسی من مانی کرانا چاہتے ہیں کہ جن کو وہ مسلمان کہنا نہیں چاہتے وہ مسلمان ثابت نہ ہوں اس الجھن کو دور کرنے کے لیے یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔''

(صدق جدید لکھنو 6-20 ستمبر 1957ء مضمون کی شکل میں محمد احمد برانڈرتھ روڈ لاہور نے مکتبہ جدید پریس سے شائع کیا)

۞ لیکن آج کے بعد میں نہیں مانتا

آج سے مسلمان کی نئی تعریف یہ ہوگی

جنرل ضیاء الحق صاحب سابق صدر پاکستان نے امتناع قادیانیت جیسا آرڈیننس پاس کرنے اور لاگو کرنے کے ساتھ ساتھ لفظ مسلم کی بھی نئی تعریف وضع فرمائی تا کہ قادیانیوں پہ ''پکا'' ہاتھ ڈالا جا سکے۔ جنرل صاحب نے آئین کے آرٹیکل نمبر 260 میں ترمیم کر کے مسلم اور غیر مسلم کی مندرجہ ذیل تعریف ایجاد فرمائی۔

1۔ مسلم

''جو شخص اللہ کی وحدانیت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ آپ ؐ کو آخری نبی مانتا ہو اور آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو نبی یا مصلح تسلیم نہ کرتا ہو وہ مسلم ہے۔''

2۔ غیر مسلم

''جو شخص مسلم نہ ہو۔ یا جس کا تعلق عیسائی یا ہندو، سکھ بدھ یا پارسی فرقوں سے ہو، وہ غیر مسلم ہے۔''

(آمریت کے سائے صفحہ 373)

مشکل غیر مسلم

اسی وجہ سے مشہور زمانہ تصنیف ''آمریت کے سائے'' کے مصنف جناب ممتاز حسین ایڈووکیٹ احمدیوں کو ''مشکل غیر مسلم'' کے نام سے یاد فرماتے ہیں جی ہاں مشکل غیر مسلم۔

یقیناً یہ مذہبی فتویٰ باز وادی میں ایک غیر مانوس اور نووارد اصطلاح ہے اس لیے ہم نے جناب ممتاز حسین صاحب سے ہی اس کا پس منظر جاننا چاہا تو انہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ صفحہ قرطاس پر بکھیر کر میری مشکلات کو دردناک حد تک بڑھا دیا۔

''یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کو غیر مسلم بنانا خاصہ مشکل کام تھا اس لیے کہ مسلمان کی تعریف تو صرف یہ تھی کہ جو شخص بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے اور لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے ادا کردے وہ مسلمان ہو جاتا ہے ایک مسلمان جن کے لیے باتوں پر ایمان لانا ضروری تھا ان میں توحید رسالت فرشتوں۔ آسمانی کتابوں خیر و شر کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا اور حیات بعد الموت شامل ہیں۔ اور قادیانی جماعت ان جملہ باتوں پر ایمان رکھتی ہے اس لیے ضیاء الحق صاحب نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج کرنے کے لیے لفظ مسلم اور غیر مسلم کے مندرجہ بالا معنی متعین کیئے۔''

باب نمبر 7

افتراسازیاں

اور

میری مشکلات

ہر عہد میں ملعون شقاوت ہے شمر کی

ہر عہد میں مسعود ہے قربانی شبیر

دلدلوں کا سفر

تحقیق کا بوجھ کاندھے پر اٹھائے دن ڈھلے میں جس وادی میں داخل ہوا وہ جعل سازوں سے بدتر تھی۔ کالا سیاہ کیچڑ دلدلی زمین کی نشاندہی کر رہا تھا۔یعنی وہ سرزمین جس میں داخلے کے بعد ''ڈوب مرنے'' کے چانس تو بہت ہیں مگر ابھر کر بچ نکلنے کے بہت کم۔

تھکے ہارے مسافر کی طرح میں نے بھی ایک لمحہ کے لیے رک کر ماضی کے گزرے لمحوں کو صدا دی۔ اور ان راستوں کا تصور کیا جہاں سے میں گزر آیا تھا۔ لیکن جس قیامت سے اب میرا سامنے ہے وہ ماضی کے تمام قصوں کو بھلا دینے والی ہے۔ یعنی افتراءسازی۔ یعنی جھوٹ اور سراسر جھوٹ۔ یعنی بہتان۔ یعنی تقویٰ سے عاری۔ یعنی خوف خدا سے دشمنی۔ یعنی تعصب اور ہٹ دھرمی کی انتہا۔

میں نے اس لمحے کی لڑائی میں جس کو بھی دیکھا۔ جس سے بھی ملا۔ جس کو بھی پڑھا۔ اور جس بھی مخالف احمدیت کے فن حرب کا ملاحظہ کیا ایک ہی بات نچوڑ کے طور پر سامنے آئی کہ جھوٹ اور افتراء کے بغیر ''رنگ چھوکھا'' نہیں ہوتا اور محفل سجتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر۔

اس محاذ جنگ پر کوئی مولوی تھا یا مولانا۔ کوئی عالم دین تھا مجدد عصر کوئی تاریخ دان تھا یا کوئی صحافی کوئی دانشور تھا یا پی ایچ ڈی فاضل، مجبور تھا جھوٹ بولنے پر۔ دوستو! یہی جان کاری میری اگلی مشکل میں بدل گئی۔

مشکل نمبر 37

جھوٹ نمبر 1

1935ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کر دیا تو علامہ اقبال نے اپنا بیان بدل لیا......ڈاکٹر وحید عشرت صاحب پی ایچ ڈی کا معصوم جھوٹ

ابتداء ایک پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر جو احمدیت کی مخالفت کرنا چاہتا ہے کے خیالات مطہرہ سے کرتے ہیں۔

پس منظر

علامہ اقبال نے 1910ء میں خطبہ علی گڑھ (اسٹریچی ہال) میں فرمایا تھا کہ

''جماعت احمدیہ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے''

صورت حال کا مقابلہ

ڈاکٹر علامہ اقبال کے حوارین نہیں چاہتے کہ ان خیالات سے جماعت احمدیہ کو سپورٹ ملے یا پھر ان نظریات کا دفاع کیسے کیا جائے؟ سو جب 85 ویں برسی کے موقعہ پر ''اقبالیات نمبر'' بڑی دھوم دھام سے شائع کیا گیا اس میں ایک پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر وحید عشرت صاحب نے یوں تحقیق پیش کی:

''اقبال نے اس خطبہ (1910ء) میں قادیانیوں کے طرز عمل کی تعریف کی ہے اور بعد میں اس سے برأت کا اظہار فرمایا۔ اس خطبے کے وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے قطعی اور حتمی طور پر دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا وہ خود کو مجدد مصلح اور

مناظر اسلام کہتے تھے ایسے میں ان کے اوران کی حمایت کے اسلامی کردار کی اقبال نے تعریف کی مگر جب مرزا صاحب نے پر پرزے نکالے اور نبوت کے دعوے شروع کئے تو اقبال ان اولین لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ان کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ تکفیر کی اور 1935ء میں انتخابات کے وقت انہیں اس لیے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔''

(اقبالیات جلد نمبر 28 جنوری مارچ 1988ء صفحہ 461)

تبصرہ

تبصرہ صرف اتنا ہے کہ 1910ء میں آپ نے جماعت کو اسلام کا ٹھیٹھ نمونہ بیان فرمایا اور بعد کے نبوت کے دعویٰ پر 1935ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر دیا جبکہ صورت حال یہ ہے کہ مرزا صاحب تو 1910ء سے بھی 2 سال قبل 1908ء میں فوت ہو چکے ہیں۔کیسی لگی۔

جھوٹ نمبر 2

1870ء میں وائٹ ہاؤس لندن میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک ظلی نبی کھڑا کیا جائے...... جمعیۃ العلماء اسلام سرگودھا اور شورش کاشمیری صاحب کا نادر الوقوع جھوٹ

پس منظر

مئی 1967ء میں جمعیت العلماء اسلام سرگودھا نے خالد پریس سے انگریزی میں ایک پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان تھا:

SOME THING TO PONDER OVER

اسے مشرقی اور مغربی پاکستان میں خوب تقسیم کرنے کے کئی سال بعد شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا اردو ترجمہ شائع کر دیا اور 1973ء کی اپنی مطبوعہ روداد بابت سال 1392ھ میں اس کو اپنا خاص کارنامہ قرار دیا۔

اسی دوران شورش کاشمیری صاحب نے اسی رسالہ کو اپنے رسالہ ''چٹان''میں ''عجمی اسرائیل'' کے نام سے شائع فرما دیا اور یوں اسے شرعی سند کا درجہ حاصل ہو گیا۔

1974ء میں انہوں نے اس کو مستند دستاویز کے طور پر قومی اسمبلی میں پیش کر دیا اور ساتھ ہی اس کے عربی، اردو، انگریزی ترجمے شائع کر دیئے گئے۔وہ پمفلٹ درج ذیل ہے۔

صورت حال

''1869ء میں انگریزوں نے ایک کمیشن لندن سے ہندوستان بھیجا تا کہ وہ انگریز کے متعلق مسلمان کا مزاج

معلوم کرے۔اور آئندہ کے لیے مسلمان کو رام کرنے کے لیے تجاویز مرتب کرے۔اس کمیشن نے ایک سال ہندوستان میں رہ کر مسلمانوں کے حالات معلوم کئے 1870ء میں وائٹ ہاؤس لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کمیشن مذکور کے نمائندگان کے علاوہ ہندوستان میں متعین مشن کے پادری بھی دعوت خاص پر شریک ہوئے جس میں دونوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کی جو کہ ''دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا'' کے نام سے شائع کی گئی جس کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

رپورٹ سربراہ کمیشن سر ولیم ہنٹر

مسلمان کا مذہباً عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے اور ان کے لیے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔

رپورٹ پادری صاحبان

اگر ہم اس وقت کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں جو ظلی نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جائے تو اس کے حلقہ نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے''۔

تبصرہ

1۔لندن میں تو کوئی وائٹ ہاؤس نہیں وہ تو امریکہ میں ہے۔

2۔''دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا'' نامی کتاب جس سے یہ واقعہ وصول کیا گیا دنیا میں کبھی شائع ہی نہیں ہوئی۔

3۔سر ولیم ہنٹر کی سربراہی میں برصغیر کی تاریخ میں کبھی کوئی کمیشن برصغیر آیا ہی نہیں۔

4- غدار اور ظلی نبی کے الفاظ بھی بتاتے ہیں کہ یہ پادری کے نہیں احراری کے الفاظ ہیں۔

(مکمل تفصیل کے لیے دیکھیں مذہب کے نام پر فسانہ مصنفہ مولانا دوست محمد شاہد)

بین الاقوامی جھوٹ کا مقابلہ

مشہور امریکی مفکر ایمرسن کا قول ہے کہ ''عقل کی حد ہو سکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں''۔

مندرجہ بالا جھوٹ کبھی برطانیہ کے وائٹ ہاؤس تک ہی محدود رہتا تب بھی اپنی بین الاقوامی حیثیت میں منفرد تھا۔مگر مزے کی بات ہے 67ء کے بعد کے 30 سالوں میں بھی اس پر مزید رنگ و روغن کا ''سنہری کام'' جاری رہا۔30 سالوں پر پھیلے اس ''روغنی ہوم ورک'' کا مختصر حال درج ہے۔

1۔سات سال تک احراری بھائی یہ ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ وائٹ ہاؤس لندن میں ایک ''ظلی نبی'' کھڑا کیا

جانے کی تجویز کی گئی تھی مگر اپریل 1974ء میں اس میں یہ اضافہ کیا گیا کہ

''اس رپورٹ کی روشنی میں خطرات کا حل یہ تجویز ہوا کہ کسی شخص سے ''محمد کا حواری نبی'' ہونے کا دعویٰ کرایا جائے''۔

(خاتم النبیین جلد اوّل صفحہ 48 مولفہ مصباح الدین صاحب ای بلاک نمبر 104 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تاریخ تالیف اکتوبر 1973ء نظر ثانی اپریل 1974ء)

2۔ خاتم النبیین کے اوپر مندرج مولف جناب مصباح الدین نے تاریخ کے دوش پر سفر کرتے ہوئے'' کچھ مزید آنکھوں دیکھا حال'' بھی مصالحے کے طور پر add کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس لندن کی کہانی کو مزید تقویت دینے والی آپ کی روایت ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ

''لدھیانہ میں مہاراجہ پٹیالہ جے سنگھ نے ایک بزرگ خواجہ احمد صاحب کو انگریزوں کی طرف سے پیشکش کی تھی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں ایمان نہیں بیچ سکتا۔ اس امر کا تذکرہ مرزا غلام احمد کی موجودگی میں ہوا۔ مرزا صاحب نے مہاراجہ سے ملکر ایمان کا سودا کرلیا۔ مہاراجہ کا نام جے سنگھ بہادر اور ان کا خطاب جو انگریزوں نے انہیں عطا کیا ''امین الملک'' تھا۔''

(خاتم النبیین جلد اول صفحہ 48-49)

تبصرہ

خاتم النبیین جیسے عظیم ٹائیٹل سے کتاب لکھنے والے بھائی کہانی اچھی ہے مگر کمی صرف اتنی ہے کہ مرزا صاحب کا ہم عصر کوئی مہاراجہ جے سنگھ برصغیر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ منشی دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور نے ''یادگار تاج پوشی'' گیانی گیان سنگھ نے تواریخ خالصہ۔ لالہ سوہن لال نے عمدۃ التواریخ۔ سرلیپل گریفن اور کرنل چارلس فرانس میسی نے The Punjab Chiefs میں پنجاب کی ساری تاریخ محفوظ کر دی۔ جس میں اس نام کے کسی راجے کا ذکر نہیں۔

لیکن دوستو! یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ جب ساری دنیا کے اندھوں کو لندن میں واقع وائٹ ہاؤس جیسی عظیم بلڈنگ نظر نہیں آئی تو یہ تو صرف 4،5 مورخ ہیں جن میں سے بھی ایک سردار ہے، کو پٹیالہ ریاست میں ایک مہاراجہ کیسے نظر آسکتا تھا؟

3۔ جناب مصباح الدین کی ''خاتم النبیین'' کے مزید 6 سال بعد یعنی 1979ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے مزید انکشاف کر دیا کہ وائٹ ہاؤس لندن کی عظیم کانفرنس میں پادریوں نے نہ ہی ''ظلی نبی'' اور نہ ہی ''محمد کا حواری نبی'' کھڑا کرنے کی تجویز دی تھی بلکہ مہدی اور مسیح کو پیدا کرنے کا منصوبہ پیش کیا تھا مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم سراغرسانوں کا اگلا انکشاف پورے کا پورا پیش ہے۔

''پادریوں نے انگلینڈ جا کر رپورٹ پیش کی مسلمانان عالم کا جذبہ جہاد اور اعلاء کلمۃ الحق کا جوش اس قدر ہے کہ ضروری ہے اسے ختم کرنے کے لیے کسی مہدی اور مسیح کو پیدا کیا جائے۔''

(ناشر نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان شہر مطبوعہ روداد 1979ء)

4۔مجاہد ختم نبوت جناب مصباح الدین کی مہاراجہ جے سنگھ کے ہاتھوں سرانجام پانے والی تاریخی ڈیوٹی کو ایک دوسرے مجاہد ختم نبوت فراڈ قرار دے رہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ ڈیوٹی پٹیالہ کے راجہ جے سنگھ نے نہیں۔ ڈی سی سیالکوٹ نے ادا کی تھی۔ آپ کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں۔

''پنجاب کے گورنر نے اس کام کی ڈیوٹی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ لگائی چنانچہ نبی کی تلاش کا کام شروع ہوا۔ آخر قرعہ فال مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نکلا جو ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں معمولی ملازم تھا۔ اور آپ نے اس کام کو 1870ء میں ہی سرانجام قرار پانا مانا ہے۔''

تبصرہ

''مدیر لولاک'' جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب آپ کی کہانی میں بھی اس قدر کمی ہے کہ 1870ء سے صرف تین سال قبل 1867ء میں حضرت مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ فوت ہوگئیں تھیں جس وجہ سے آپ اپریل 1867ء سے سیالکوٹ کو چھوڑ کر قادیان چلے گئے۔ پادریوں کی میٹنگ تھوڑی سی لیٹ ہوگئی ہے ورنہ شاید مرزا صاحب سے سیالکوٹ میں ہی ملاقات ہوجاتی۔

5۔ضروری نہیں کہ ماہر تحقیق صرف دیوبندی مسلک میں ہی پیدا ہوں بریلوی بھائیوں میں بھی ایک سے ایک نابغہ روزگار موجود ہے۔

فیصل آباد کے ممتاز عالم دین صاحبزادہ محمد شوکت علی چشتی نظامی ایم۔اے بانی مرکزی جماعت غریب نواز پاکستان نے 15 نومبر 1985ء کو جامعہ مسجد توکلیہ فیصل آباد میں ایک تہلکہ خیز انکشاف کرتے ہوئے بہت سارے نقاب تاریخ کے چہرے سے نوچ ہی ڈالے ہیں۔ آخر ایسا کیوں نہ ہوتا؟

کیونکہ آپ غریب نواز جماعت کے بانی ہونے کے ساتھ ساتھ ایم۔اے بھی تو ہیں آپ کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ انگریزی نبی یا ایمان فروش نبی کی تلاش کا کام نہ ہی مہاراجہ پٹیالہ جے سنگھ کے سپرد ہوا اور نہ ہی ڈی سی سیالکوٹ کے بلکہ یہ کام انگریزوں نے بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی کے سپرد کیا تھا۔ یعنی نبی کے عہدے پر متمکن ہونے والے شخص کی ''دینی گنجائش'' پیدا کرنے کے لیے پہلے ختم نبوت کے ایسے معنی کروائے گئے اور پھر

انہیں معنوں کو استعمال کر کے ایک شخص کو سرکاری پروٹوکول کے ساتھ نبی بنا دیا گیا۔

تاریخ کے چہرے پر پڑے نقاب کو تار تار کر دینے والی اصلی رپورٹ ملاحظہ ہو۔

''اس رپورٹ کے مطابق انگریزوں کو یقین ہو گیا کہ جب تک کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز نہیں کرا دیا جاتا ہم اپنے پروگرام میں کلی طور پر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز کرنے سے قبل راستہ ہموار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس خدمت کو دارالعلوم دیوبند انڈیا کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی نے جمیع مسلمانوں کے عقائد و نظریات کے خلاف خوب نبھایا اور اپنی تحریر سے نئی نبوت کی داغ بیل یوں ڈال دی۔

''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا، بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور بنی ہو جب آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا۔''

(تحذیر الناس)

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(تحذیر الناس)

''بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنا چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے''۔

(تحذیر الناس)

مذکورہ عبارات ثابت کر رہی ہیں......اہل فہم وہی لوگ ہیں جو خاتم النبین کے معنی آخری نبی نہیں ان میں صرف قاسم نانوتوی......ہیں فرنگی حکومت نے خود ساختہ نبوت کا راستہ ہموار کر لیا''۔

(مدلل تقریر صفحہ 56-57 مولفہ الحاج میاں محمد شوکت علی چشتی نظامی ناشر شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جماعت رضائے غریب نواز فیصل آباد)

تبصرہ

یوں تو مولانا شوکت صاحب حاجی بھی ہیں۔ امام مسجد بھی ہیں۔ ایک دینی جماعت کے بانی بھی ہیں ایم۔ اے الگ سے ہیں۔ اور مریدین کی نظر میں آپ ''قبلہ و کعبہ'' ''مرشد برحق'' اور ''ضیغم اسلام'' جیسے بلند ٹائیٹل سے مزین ہیں اس لیے آپ کچھ بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ میری گستاخی صرف اتنی سی ہے کہ مولانا صاحب ''وائٹ ہاؤس لندن''

میں کانفرنس 1870ء میں ہوئی۔جس کے بعد راستہ ہموار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس خدمت کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی کی ڈیوٹی لگائی گئی جنہوں نے تحذیر الناس لکھ کر وہ راہ ہموار کردی۔

میری عرض صرف اتنی ہے کہ تحذیر الناس تو 1870ء سے کئی سال پہلے سے دنیا میں موجود تھی۔کیسی لگی؟ ہے ناں مزے کی بات۔

6۔بریلوی علماء دین کی تحقیق جاری ہے۔ممتاز عالم دین اور مشہور مناظر جناب محمد ضیاء اللہ صاحب قادری مہتمم دارالعلوم قادریہ سیالکوٹ اپنی دوربین نگاہ سے فضائی تاریخی جائزہ لینے کے بعد فرماتے ہیں کہ مولانا محمد شوکت چشتی صاحب کی تحقیق بھی غلط ہے۔انگریزوں نے تو تلاش نبی کا کام حضرت سید احمد شہید بالاکوٹ اور حضرت اسمٰعیل دہلوی کے سپرد کیا تھا۔آپ کی ''تاریخ فرسا'' تاریخی تحقیق ملاحظہ ہو۔

''سرولیم ہنٹر کی رپورٹ اور تجویز اور پادری صاحبان کی تجویز دونوں کو ذہن نشین رکھ کر اور بعدازاں سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے نام نہاد جو تحریک چلائی اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انگریزوں نے سب سے پہلے ان دو حضرات کو اپنے مشن میں کامیابی کے لیے چنا۔دہلی کی جامع مسجد میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والے اسماعیل دہلوی تھے۔پادریوں کی پیری مریدی کے سلسلہ والی تجویز اسی اسماعیل دہلوی نے سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھایا کیونکہ اسماعیل دہلوی نے اپنے آپ کو سید احمد کا مرید ظاہر کرنا شروع کردیا اور پیری کا چکر چلایا۔اس سلسلے میں ایک کتاب صراط مستقیم کے نام سے بھی لکھ دی تا کہ انگریز کو پورا پورا یقین ہوجائے۔''

(نجد سے قادیان براستہ دیوبند صفحہ 62 ناشر قادری کتب خانہ سیالکوٹ از ضیاء اللہ قادری)

تبصرہ

بریلوی حلقہ جناب ضیاء اللہ صاحب کو ''افتخار قادریت'' ''شمع بزم رضویت'' ''عندلیب بوستان مصطفیٰ'' کے معرکتہ الاراء خطابات سے یاد کرتا ہے بلکہ آپ کا مزید مرتبہ یہ ہے کہ فرشتے آپ کے لبوں کے بوسے لیتے ہیں۔ جیسے شاعر آپ کی شان بیان فرماتا ہے۔

قدسی کیوں بوسے نہ لیں تیرے لبوں کے اے عزیز　　تجھ کو بخشا ہے مقدر نے بیان مصطفیٰ

(الوہابیت صفحہ 3 مصنفہ ضیاء اللہ قادری ناشر قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

چونکہ مقدرّ نے آپ کو قوت بیان عطا فرمائی اس لیے آپ کچھ بھی فرماسکتے ہیں ہم تاریخ کے ادنیٰ طالب علم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔

کانفرنس تو 1870ء میں ہوئی۔ جبکہ حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ اسمٰعیل دہلوی تو مئی 1831ء میں ہی فوت ہو گئے تھے یعنی مولانا قاسم نانوتوی کی پیدائش سے بھی 2 سال قبل۔ میرا خیال ہے فرق صرف 40 سال کا ہے۔ بڑے بڑے تاریخی واقعات میں اتنی اونچ نیچ تو ہو ہی جاتی ہے۔ چلو ایسے ہی سہی۔

7۔ سیّد محمد سلطان شاہ صاحب جیسا کہنہ مشق محقق سب علماء دین سے ناراض ہے۔ آپ کے خیال میں اوپر درج سب بیانات شرمناک فراڈ ہیں۔ آپ کی تحقیق کے مطابق وائٹ ہاؤس کانفرنس کے بعد برٹش سنٹرل انٹیلی جنس حرکت میں آ گئی اور انہوں نے نبی ڈھونڈنے کا کام ڈی۔ سی سیالکوٹ کے ذمہ لگایا۔ جس نے باقاعدہ ٹینڈر کیا اور آسامیوں سے انٹرویو لئے جن میں سے مرزا صاحب میرٹ پر سب سے اول نمبر لیکر پاس ہوئے۔

نئے لوگوں کی نئی تحقیق ملاحظہ ہو:

''برطانوی ہند کی سنٹرل اینٹلی جنس کی روایت کے مطابق ڈپٹی کمشنر نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لیے طلب کیا ان میں سے مرزا صاحب نبوت کے لیے نامزد ہوئے۔''

(بھٹو اور قادیانی مسئلہ صفحہ 42-43 اشاعت اول اگست 1993ء ناشر میر شکیل الرحمن جنگ پبلشرز لاہور)

شاہ صاحب کے خیالات پڑھ کر مجھے ایمرسن کا قول ایک دفعہ پھر شدت سے یاد آنے لگ گیا ہے کہ

''عقل کی حد ہو سکتی ہے مگر بے عقلی کی نہیں''

8۔ روزنامہ خبریں بھی اس جاری چشمہ سے کچھ نہ کچھ فیض حاصل کر کے اپنی عاقبت میں سیونگ اکاونٹ کھولنا چاہتا تھا چنانچہ انگریز اور انگریزی نبی کی تیاری کے متعلق آپ کی ریسرچ ملاحظہ ہو۔ مگر اس ریسرچ کی چاشنی سے کما حقہ حظ اٹھانے کے لیے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مرزا صاحب کا انتقال 1934ء سے 26 سال قبل 26 مئی 1908ء کو ہوا۔ اب آپ مجاہد ختم نبوت کی تحریر ملاحظہ کریں۔

''1934ء میں انگریزوں نے غلام احمد قادیانی کو جب سیالکوٹ کی کچہری سے اٹھا کر جھوٹی نبوت کے منصب پر فائز کر دیا تو امیر شریعت ناموس رسول پر حملہ آور اس نئے فتنے کی سرکوبی کے لیے میدان میں اتر آئے''۔

(روزنامہ خبریں اشاعت خاص 27 مئی 1995ء صفحہ 2)

صرف وائٹ ہاؤس لندن کے حوالے سے ہی علماء دانشور۔ اور صحافی حضرات کی موشگافیوں پر بات جاری رکھی جائے تو بھی کافی طویل مقالہ احاطہ تحریر میں آ جائے گا۔ اوپر درج چند ایک مستند حضرات کی دیانتداری کے نمونہ کو دیکھنے کے بعد مجھے مشہور برطانوی مفکر پوپ الیگزانڈر کا یہ قول شدت سے یاد آ رہا ہے کہ

''ایسے لوگ جو اعلیٰ قابلیت رکھتے ہوئے بداطوار و پست کردار ہوتے ہیں ان کی مثال ان سڑی گلی ہڈیوں کی سی

ہے جو چاند کی روشنی میں چمک دمک کے ساتھ بدبو اور تعفن پھیلاتی ہیں ۔''

جھوٹ نمبر 3

احمدیوں کو کافر بنانے کے لیے مولانا مودودی صاحب کا حضرت امام غزالی پر افتراء...... بلکہ بار بار افتراء یعنی عالمانہ جھوٹ

مولانا مودودی صاحب کو جب جماعت احمدیہ کی مخالفت کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے ایک رسالہ بعنوان ''ختم نبوت'' لکھا اس میں آپ نے حضرت امام غزالی کا درج ذیل حوالہ ان کی کتاب الاقتصاد صفحہ 113 سے یوں درج فرمایا:

''امت نے بالاتفاق اس لفظ لا نبی بعدی سے یہ سمجھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعد کسی نبی اور کسی رسول کے کبھی نہ آنے کی تصریح فرما چکے ہیں اور یہ کہ اس میں کسی تاویل وتخصیص کی کوئی گنجائش نہیں ہے اب جو شخص اس کی تاویل کرے اسے کسی خاص معنی کے ساتھ مخصوص کرے اس کا کلام محض بکواس ہے جس پر تکفیر کا حکم لگانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کیونکہ وہ اس نص کو جھٹلا رہا ہے جس کے متعلق تمام امت کا اجماع ہے''

(رسالہ ختم نبوت صفحہ 24-25)

تبصرہ

عرض صرف اتنا ہے کہ مولانا مودودی نبض شناس رسول جیسے ٹائیٹل سے اپنے حلقہ ارادت میں جانے جاتے ہیں مگر دکھ تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سے دشمنی میں آپ نے صریح جھوٹ سے کام لیتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت خود گھڑ کر داخل کر دی ہے۔

''اب جو شخص اس کی تاویل کر کے اسے کسی خاص معنی۔ یہاں سے لیکر آخر کیونکہ وہ اس نص کو جھٹلا رہا ہے''۔

ظلم تو یہ ہے کہ کتابچہ ''ختم بنوت'' میں آپ نے حضرت امام غزالی کی الاقتصاد کا اردو ترجمہ درج کیا ہے۔ جس میں صریح جھوٹ سے کام لیا ہے۔ جبکہ اس کتابچہ سے کئی سال قبل 1953ء کی مشہور منیر انکوائری رپورٹ میں عدالت عالیہ میں اپنا تحریری بیان جماعت احمدیہ کے خلاف درج کروایا جو تیسرے بیان میں درج ہے یہاں آپ نے الاقتصاد کی عربی عبارت درج کروائی مگر اس عربی عبارت میں عربی الفاظ گھڑ کر داخل کر دیئے۔ چنانچہ آپ نے عربی عبارت میں درج ذیل الفاظ خود گھڑ کر حضرت امام غزالی کی طرف منسوب کر دیئے۔

''ومن اولہ بتخصیص وکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیر لانہ مکذبٌ لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مأوّلٍ ولا مخصوصٍ''

حیرت ہے کہ 1953ء میں ہی صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مودودی صاحب کو دیئے جانے والے جواب میں چیلنج کیا گیا کہ یہ الفاظ آپ کے خود ساختہ ہیں۔اصل سے دکھائیں۔اس کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا مگر جب چند سال بعد دوبارہ جماعت احمدیہ کی مخالف میں کتاب لکھی تو پھر وہی جھوٹ دوبارہ شامل کر دیا۔اور آج تک شامل ہے۔

جھوٹ نمبر 4

مولانا طاہر القادری کا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء یعنی لانگ مارچہ جھوٹ

مولوی اسحاق المعروف مولانا طاہر القادری منہاج القرآن کے قارئین میں ''قائد انقلاب'' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔چند سال قبل آپ کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے بھی جھوٹ کا ہی سہارا لیا۔مگر ظلم یہ ہوا کہ آپ نے اپنا افتراء آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔چنانچہ آپ نے اپنی کتاب ''عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی'' میں صفحہ 14 پر ایک حدیث مبارکہ صحیح مسلم جلد نمبر 2 صفحہ 261 سے یوں درج فرمائی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

(صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 261)

الذی لیس بعدہ نبی کے الفاظ نبی پاکؐ کی طرف منسوب کر کے آپ نے عظیم جھوٹ بولا ہے یہ الفاظ حدیث مبارکہ کا حصہ نہیں سرکار دو عالم کا فرمان نہیں جبکہ اصل صورتحال یہ ہے۔

الذی لیس بعد نبی ھذا قول الذھری

یعنی مولانا قادری صاحب نے صرف 2 خیانتیں کی ہیں اول یہ کہ غیر نبی کے الفاظ نبی اللہ کی طرف منسوب کر دیئے اور دوئم یہ کہ ھذا قول الزھری کو کاٹ دیا۔

جھوٹ نمبر 5

خطیب جامع مسجد ریلوے وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد مولانا تاج محمود صاحب کا خوبصورت جھوٹ

مولانا تاج محمود صاحب جو مجاہد ختم نبوت ہونے کے ساتھ ساتھ فیصل آباد کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر بھی تھے ایک کتابچہ جو کم از کم 112 صفحات پر پھیلا ہوا ہے ''قادیانیوں کے عقائد وعزائم'' کے نام سے 1974ء میں لکھا۔اور بقول ان کے انہوں نے اسے ممبران اسمبلی میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا۔

مولانا صفحہ 40 پر ''انتہائی اشتعال انگیز اور دل آزار تحریریں'' کا عنوان لگا کر لکھتے ہیں۔بانی تحریک اور اس کے پیروؤں نے اپنی تحریروں میں انبیائے کرام وبزرگان دین کی دل آزارانہ توہین کی۔اور ان دل آزارنہ اور

اشتعال انگیز تحریروں کا سلسلہ آج تک جاری ہے جو مسلمانوں کے لیے نا قابل برداشت ہے ذیل میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی۔ کی دل آزارنہ تحریروں کے چند نمونے پیش کررہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں تحفہ گولڑویہ صفحہ 67 میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ 57 مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

تبصرہ

مولانا صاحب انگلستان کے مشہور مفکر ڈاکٹر سموئیل جانسن کا قول ہے کہ

''بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔''

آپ نے حضرت مرزا صاحب کی دو مختلف کتابوں کے دوسیاق وسباق سے کٹے ہوئے فقرے ہی پیش کرنے ہیں تو درمیان میں یہ تیسرا فقرہ کیوں چھوڑ دیا۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم — یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

یہ دس لاکھ نشانات تو تین ہزار معجزات میں صرف ایک ہی معجزے کی برکت سے حاصل ہوئے ہیں۔ پھر مولانا آپ نے ''دس لاکھ نشانات'' کو دس لاکھ معجزات'' لکھ کر صاف دوسرا جھوٹ بولا۔

جھوٹ نمبر 6

''فضیلۃ الشیخ'' مجاہد ختم نبوت وکیل تحفظ ختم نبوت'' بانی ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی کا ''بےخوف جھوٹ''

مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے بارے میں بلاخوف یہ بات کہی جاسکتی ہیں کہ اس شخص نے ''ختم نبوت'' اور ''ردقادیانیت'' کے نام سے صحیح فائدہ اٹھایا۔ جھنگ کا ایک غریب شخص مربعوں۔ بنگلوں کاروں کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک کے لمبے چوڑے دوروں کی طاقت بھی حاصل کرگیا۔ آپ نے اپنی ساری عمر میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی۔ اسی مخالفت کے نام پر ووٹ لیے۔ صوبائی اسمبلی تک پہنچ گے مگر اس ساری کہانی میں جھوٹ کا تڑکہ اور مصالحہ دبا کر ڈالا۔ ہم آپ کی بیش بہا تصانیف میں سے صرف ''قادیانی اور ان کے عقائد'' کے صفحہ 42 کا ایک گہر آرائش کے لیے عاریۃً لیں گے۔ آپ صفحہ 42 پر بعنوان ''اپنے مولد قادیان کے متعلق مرزا صاحب کے عقائد'' ازالہ اوہام صفحہ 34 سے درج ذیل عبارت درج فرماتے ہیں۔

''تین شہروں کا نام'' اعزاز'' کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان''۔

(قادیانی اوران کے عقائد صفحہ 42 ناشر ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ پاکستان)

تبصرہ

مولانا آپ قادیانیت کو فتح کرنا چاہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ آپ یہ خواہش صمیم دل سے کر رہے ہوں مگر اس سچی کوشش میں جھوٹ کا سہارا کیوں؟ مشہور ڈرامہ نویس شیکسپیئر کا قول ہے۔

''اس شہد سے کیا فائدہ جو زہر میں ملا ہوا ہو بلکہ اس سے بہتر تو وہ زہر ہے جس میں شہد کی شیرینی ہو''۔

1۔ پہلی بات یہ کہ ازالہ اوہام کے صفحہ 34 پر یا اس سے اگلے پچھلے صفحوں پر اوپر درج حوالہ کہیں موجود نہیں۔ لگتا ہے سنی سنائی باتوں سے قادیانیت فتح ہو رہی ہے۔

2۔ دوسری بات یہ کہ جو تحریف شدہ حوالہ آپ نے درج فرمایا ہے وہ خطبہ الہامیہ سے ہے جس میں خواب اور عالم کشف کی بات ہو رہی ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

''عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا''۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 20 حاشیہ)

آپ اصل الفاظ بھی دیکھ لیں اور پھر عالم کشف کو کاٹنے والا جھوٹ ملاحظہ کر لیں۔

جھوٹ نمبر 7

تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کا بے باک جھوٹ

تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے دامن میں یوں تو بہت سے مثالی کارنامے موجود ہیں۔ آذان پر ان کی دل آزاری ہو جاتی ہے۔ شناختی کارڈ کے فارموں میں لکھے ''مسلمان'' لفظ کی ناخوشگوار خوشبو ان کے دماغ کے پردوں پر خوفناک اثر کر دیتی ہے مگر بے ضرر ایسے ہیں کہ ایک دفعہ 80 کے قریب ختم نبوت کے پروانے کھڑے تھے وہاں تین قادیانی نوجوان آئے اور انہوں نے ''اشتعال انگیز خلاف اسلام نعرے'' بھی لگانا شروع کر دیئے اور حد یہ کہ ''بہت سارے مجاہدین'' کو ان تینوں نے ''زخمی'' بھی کر دیا۔ کمال صبر دیکھیے 80 مجاہد بالکل ''ساکت'' کھڑے رہے اور مجال ہے کسی نے ''اف'' بھی کی ہو وہ تو بھلا ہو پولیس کا جس نے موقعہ پر پہنچ کر ان تین منہ زور قادیانیوں کو جیل بھجوایا اور مجاہدین کی حفاظت کی۔ خیر اعلیٰ ظرف لوگوں کی اعلیٰ روایات ہیں مگر دکھ یہ ہے کہ سارے پاکستان کے علماء گرمیوں میں ایبٹ آباد ان مجاہدین کی ٹریننگ کے لیے کیمپ لگاتے ہیں مگر اتنے مستند علماء کے اتنے مستند خدام نے بھی قادیانیت پر حملہ کرنے کے لیے جھوٹے الزامات کا ہی سہارا لیا ہے۔ ''تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ

آباد‘‘ کا جہازی سائز کا اشتہار ’’مرزائیوں کے کفریہ عقائد‘‘ کے نام سے تمام ایبٹ آباد کی دیواروں پر موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مرزائی کہتے ہیں

’’ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بڑھ سکتا ہے‘‘۔

(بحوالہ اخبار الفضل قادیان 17 جولائی 1922ء)

جھوٹ نمبر 8

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے معرکتہ الآراء جھوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف اور ان کی خدمات ساری قادیانیت کو ختم کرنے کے لیے ’’سنگ میل‘‘ ہیں مگر دیکھیے جھوٹ اور معرکتہ الآراء جھوٹ کے بغیر آپ سے بھی یہ خدمت سرانجام نہیں پا رہی۔

مجلس کا رسالہ ’’قرآن مجید میں ردّ و بدل‘‘ میرے سامنے ہے۔ ’’قرآن کے بارہ میں کفریہ عقائد‘‘ کے عنوان کے تحت سات جھوٹ بولے گئے ہیں۔ درج ہیں۔

1۔ ’’قصے کہانیوں کی کتاب......قرآن پہلوں کی قصے کہانیاں ہیں‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام مطبع لاہوری صفحہ 294)

2۔ ’’صرفی نحوی غلطیاں......قرآن میں صرف ونحوی غلطیاں ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 304)

3۔ ’’قرآن اور میری وحی ایک ہیں......قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی فرق نہیں‘‘۔

(نزول مسیح صفحہ 99)

4۔ ’’قرآن اٹھالیا گیا......قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن حکیم 1857ء میں اٹھالیا گیا تھا‘‘۔

تبصرہ

میں نے مذکورہ کتب کے مذکور صفحات کو دیکھا۔ پھر آگے اور پیچھے کے چند صفحات کو کھنگالا پھر ساری کی ساری کتب کو لفظ لفظ پڑھا یہ فقرات کہیں بھی نہ تھے۔ عالمی مجلس کے اس بے باک افتراؤں پر میرے لب بے اختیار حضرت عیسیٰ کا یہ قول دہرانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

’’میں مردے کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں مگر احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا ہوں‘‘

جھوٹ نمبر 9

مجدد ملت محدث العصر سید محمد یوسف بنوری صاحب کا فیشن ایبل جھوٹ

ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992ء میں مولانا یوسف لدھیانوی صاحب یوسف بنوری صاحب کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں کہ:

''قادیانیت کی عمارت کو مسمار کر دینے اور پرویزیت کی کمر توڑ دینے والی علم کے زیور سے آراستہ اور عمل کے اسلحے سے مسلح شخصیت''۔

میں حیرت میں گم ہو جاتا ہوں جب جناب محدث العصر کو بھی جھوٹ کا سہارا لیتے دیکھتا ہوں بلکہ آپ تو جھوٹ بھی فیشن ایبل قسم کے بولتے ہیں۔ کتنی اذیّت ناک حقیقت ہے کہ آپ قادیانیت کا محل جھوٹ کے تیشے سے مسمار کرنا چاہتے ہیں۔

70ء کی دہائی میں آپ نے ''ربوہ سے تل ابیب تک'' نامی کتاب لکھ کر مورخین، صحافیوں، سیاستدانوں، انٹیلی جنس کے سربراہوں اور جغرافیہ دانوں کے سر پر انکشاف کا ایسا پتھر دے مارا کہ وہ سب آج تک فاطر العقل اور مخبوط الحواس بنے پھرتے ہیں اور انہیں سمجھ نہیں آرہی کہ اس تحقیق کے معلوم ہونے سے پہلے ''وہ گدھے تھے'' یا اب۔ ہے نا حیرانگی کی بات؟ آیئے آپ کی تقویٰ پر مبنی جغرافیائی تحقیق ملاحظہ کیجیے۔

1۔ ''قادیانی تحریک کا یہ دعویٰ کہ وہ نسلاً اسرائیلی ہیں درحقیقت اس امر کا برملا اظہار ہے کہ قادیانیت صیہونیت کے ہی ایک شاخ ہے''۔

2۔ اسرائیلی سٹیٹ۔ یہود، برطانیہ اور امریکہ کی سازش سے قائم ہوئی اور ربوہ سٹیٹ انگریز گورنر کی سازش سے''۔

3۔ ''1934ء میں خلیفہ قادیان نے دنیا میں تبلیغ کا جال پھیلانے کے لیے جو دراصل انگریز کے محکمہ جاسوسی کی ذیلی شاخ تھی تحریک جدید کا اعلان کیا اور اس کے لیے مالیات کا مطالبہ کیا تو سب سے زیادہ رقم فلسطین کی قادیانی جماعت نے مہیا کی''۔

4۔ مجھے باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں حبشہ کے ''عدیس ابابا'' میں ان کا ایک مضبوط مشن کام کر رہا ہے جس کا سالانہ میزانیہ 35 ملین ڈالر ہے اور یہ مشن وہاں اسلام کا مقابلہ کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے''۔

تبصرہ

مولانا چونکہ محدث العصر بھی ہیں اور دوسرا یہ کہ آپ نے قادیانیت کی عمارت مسمار ہی نہیں ''پھیتی پھیتی'' کر دی ہے اس لیے ہم انہیں صرف اور صرف حضرت مہاتما بدھ کا یہ قول ہی تحفہ میں پیش کرتے ہیں۔

''اگر کسی شخص کے دل سے جہالت دور نہیں ہوئی تو نذرانے، دعا اور قربانیاں سب بے کار ہیں''۔

جھوٹ نمبر 10

مجاہد ختم نبوت، وکیل ختم نبوت مولانا یوسف لدھیانوی کا شہنشاہ جھوٹ

محدث العصر کے حوالے سے مولانا یوسف لدھیانوی کا ذکر ہوا تو سوچا کیوں نہ آپ کی خدمات جلیلہ کا بھی جائزہ لے لیا جائے۔ آپ کے ''اسلحہ کا برانڈ'' بھی چیک کر لیا جائے۔ دکھ نے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا کر دیا جب میں نے آپ کو بھی جھوٹ کے گھوڑے پر سوار جھوٹ کی شمشیر سے ہی زرہ بند پایا۔ آپ کی کتاب ''شناخت'' سے صرف ایک جھلک پیش کرتا ہوں آپ زیر عنوان ''وفات اور دفن'' ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ یوں پیش فرماتے ہیں۔

''آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی مدت قیام پوری کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگا مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور انہیں روضہ اطہر میں حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ کے پہلو میں دفن کیا جائے گا......اور سب دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب کو روضہ اطہر کی ہوا بھی نصیب نہ ہوئی''۔

(صفحہ 10-9)

تبصرہ

ایک عالم دین اچھی طرح جانتا ہے کہ سرکار دو عالم نے اپنے اوپر جھوٹ بولنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا ہے اس لیے وہ فرمان تو پیش نہیں کرتا البتہ وہ حدیث جس میں مولانا نے جسارت کر کے یہ جھوٹ گھڑا ہے وہ پیش کر دیتا ہوں۔ حدیث مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں۔

ثم یموت فیُدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم فی قبرٍ واحدٍ بین ابی بکرٍ و عُمَرَ

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن الفصل الثالث باب نزول عیسیٰ)

مولانا نے یہ صرف یہ دو چالاکیاں کی ہیں کہ اصل حدیث کے الفاظ پیش ہی نہیں کیے اور ترجمہ کا سہارا لے کر اول ''قبر'' کو پورے مقبرہ میں بدل دیا اور دوئم ''ابوبکر و عمر کے درمیان'' کو ''ابوبکر و عمر کے پہلو'' میں بدل دیا۔

کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ''یدفن معی فی قبری'' کے ظاہری معنی کوئی غیرت مند مسلمان قبول کر کے مولانا کو سرکار دو عالم کی قبر مبارکہ اکھاڑنے کی اجازت نہ دے گا اس لیے آپ نے ترجمہ قبر مبارک کا پورے روضہ مبارک میں کر لیا۔ اور دوسرا یہ کہ چونکہ آگے ابوبکر اور عمر کی قبر کے درمیان سے ہم دونوں اٹھیں گے۔ اس لیے درمیان کو پہلو میں بدل دیا کیونکہ خود مولانا جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے درمیان میں نہیں۔ بلکہ پہلے آپؐ پھر حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمرؓ کی قبر مبارکہ ہے۔

جسمانی طور پر مدینہ دفن نہ ہونے پر اعتراض دور کرنے کے لیے یہ کیسا عجیب شہنشاہ جھوٹ ہے جس میں

شہنشاہ دوعالم کی قبر مبارکہ کھولنے کی جسارت ہورہی ہے۔

دیوبندی علماء کے ساتھ ساتھ بریلوی علماء بھی اس مسئلہ میں کسی سے پیچھے نہیں چنانچہ بریلوی شیخ الحدیث مولوی عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب نے ''عجائب القرآن مع غرائب القرآن'' کے نام سے قرآن مجید کے تمام قِصّوں کو کتابی شکل میں رقم فرمایا ہے جسے مکتبہ المدینہ باب المدینۃ کراچی (دعوت اسلامی) نے شائع فرمایا ہے۔

آپ زیرعنوان ''حضرت عیسیٰؑ آسمان پر'' لکھتے ہیں:

''آپ کے آسمان پر چلے جانے کے بعد حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے چھ برس دنیا میں رہ کر وفات پائی (بخاری و مسلم) کی روایت ہے کہ قرب قیامت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے اور نبی آخرالزمان ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور دجال و خنزیر کو قتل فرماویں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور سات برس تک دنیا میں عدل فرما کر وفات پائیں گے اور مدینہ منورہ میں گنبد خضراء کے اندر مدفون ہوں گے۔''

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن صفحہ 75-76)

اور یوں آپ نے اپنے تمام تر شیخ الحدیث ہونے کے باوجود یدفن معی فی قبری کے الفاظ گول کر دیئے اور معی فی قبری کا ترجمہ مدینہ منورہ میں گنبد خضراء کے اندر مدفون ہوں گے فرما دیا یہ تقویٰ سے دوری کیوں؟ اور دھوکہ آخر کس کو؟ اور کیوں؟

جھوٹ نمبر 11

جسٹس میاں نذیر اختر صاحب کا سنہرا جھوٹ

عدل و انصاف مہیا کرنے والے جج دین اسلام میں ایک عظیم منصب دار سمجھے جاتے ہیں دین اسلام وہ فطری اور آسمانی مذہب ہے جس نے واشگاف الفاظ میں ایوان عدل کو ڈائریکٹ حکم دیا گیا کہ:

''لا یجرمنکم شنان قومٍ علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ''

اس امید پر میں نے ایوان عدل کی زنجیر ہلائی مگر جواب اتنا سفّاک اور بھیانک ملا کہ پہلے تمام غم بھول گیا۔

جسٹس میاں نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ کے افکار و خیالات منہاج القرآن کے شمارے ستمبر 97ء میں شائع ہوئے ہیں آپ زیرعنوان ''قادیانی غیر مسلم اقلیت کیوں'' لکھتے ہیں۔

''مرزائی کلمہ طیبّہ پڑھتے ہوئے واضح طور پر لفظ ''محمد'' سے مراد ''مرزا غلام احمد قادیانی'' ہی لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' پر درود بھیجتے ہیں گویا جب یہ لوگ (قادیانی) کلمہ طیبہ اور درود پڑھتے ہیں تو ان کے قلب و باطن پر مکمل طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا تصوّر ہوتا ہے اور اس طرح کرتے ہوئے وہ نبی اکرم حضرت محمدؐ

کے مقدس نام کی تحقیر کر رہے ہوتے ہیں‘‘۔

(صفحہ 26)

تبصرہ

سنا تھا کہ قانون اندھا ہوتا ہے۔آج جسٹس صاحب کی تحقیق پڑھ کر ثابت ہوگیا کہ کم از کم پاکستان میں قانون واقعتہً اندھا ہے۔ایک معاشرہ زندہ لوگوں کی بستی میں سوسوا سوسال گزار چکا ہے۔مگر دل میں کیا ہوتا ہے اس کا عملی اظہار کہیں نہیں ہوا۔یہ خبر تو آئی کہ قادیانی کلمہ پڑھنے کے جرم میں گرفتار ہوگیا مگر اس خبر کو کان ترستے ہی ہیں کہ کلمہ مٹانے کے جرم میں گرفتار ہوا ہے۔مشہور برطانوی مفکر پوپ الیگزنڈر کا یہ قول کتنا سچا ہے:

’’ایسے لوگ جو اعلیٰ قابلیت رکھتے ہوئے بداطوار و پست کردار ہوتے ہیں ان کی مثال ان سڑی گلی ہڈیوں کی ہے جو چاند کی روشنی میں چمک دمک کے ساتھ بدبو اور تعفن پھیلاتی ہیں‘‘۔

مصنف ’’مذہب کا سرطان‘‘ علماء دین کی ایسی ہی خدمات پر افسوس کرتے ہوئے لکھتا ہے ’’علماء کی یہ کافر گری مسلمانوں کے دلوں میں نہ صرف علماء کی طرف سے بلکہ خود اس مذہب کی طرف سے بھی بدگمانیاں پیدا کر رہی ہے جس کی نمائندگی یہ علماء کر رہے ہیں روز بروز مسلمانوں کا اعتبار علماء پر سے اٹھتا جا رہا ہے۔ان کی باتیں سن کر دل مذہب کی طرف راغب ہونے کی بجائے اس سے دور بھاگنے لگے ہیں۔مذہبی مجلسوں اور مذہبی تقریبوں کے متعلق یہ عام خیال پیدا ہوگیا ہے کہ ان میں فضول جھگڑوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔اس غلبہ کفر وفسق کے زمانے میں عام مسلمانوں کو مذہبی علوم کی واقفیت بہم پہنچانے کا اگر کوئی ذریعہ ہوسکتا تھا تو وہ یہ تھا کہ علماء دین پر لوگوں کا اعتماد ہوتا۔ اور وہ ان کی تحریروں اور تقریروں سے فائدہ اٹھاتے مگر افسوس کہ ان کے ’’مشغلوں‘‘ سے یہ ایک ذریعہ بھی ختم ہوا جا رہا ہے اور یہ مسلمانوں پر نہیں تو خود اپنے اوپر ہی رحم کر کے اس روش سے باز آ جائیں جس نے ان کو اپنی قوم میں اسقدر رسوا کر دیا ہے درآنحالیکہ یہی وہ قومیں تھیں جو کبھی ان کو سرآنکھوں پر بٹھاتی تھی‘‘۔

(مذہب کا سرطان صفحہ 95-96 مصنفہ کوثر جمال)

باب نمبر 8

یہ کلاہ بازیاں اور میری مشکلات

علم پڑھیا اشراف نہ ہوون جیہڑے ہوون اصل کمینے

پتل کدی نئیں سونا بندا بھانویں جڑیئے لعل نگینے

شوم تھیں کدی نئیں صدقہ ہوندا پاویں ہوون لکھ خزینے

بلھیا بھاج توحید نئیں جنت ملنی بھانویں مریئے وچ مدینے

(بابا بلھے شاہ)

آئینہ آئینہ سہی تیرے پندار کا عکس تو ہے

''قادیانیت کا تعاقب کرنے اور اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے برصغیر کی سرزمین پر پچھلی ڈیڑھ صدی سے ایک جنگ جاری ہے۔ ہمارے بیشتر علمائے کرام نے سنگ باری جیسے ہلکے پھلکے شعبے سے قادیانیت مخالف فوج میں کمیشن لیا اور پھر حکم الامت۔ مجدد العصر۔ محدث العصر۔ زبدۃ الشیخ جیسے عظیم بیج سینے پر سجا کر ریٹائرمنٹ لی۔

''قادیانیت کے محل کو مسمار کرنے والا قادیانیت کے قلعہ پر بمبارمنٹ کرنے والا'' ''فاتح قادیان''۔ ''فاتح ربوہ'' جیسے عظیم اور لافانی ٹائیٹل بہت سے ''خوش نصیبوں'' کے حصے میں آئے ہوئے ہیں جن کی وہ گاہے بگاہے نمائش بھی کرتے رہتے ہیں۔

1۔ اتنا عظیم کام سرانجام دینے والے علماء یقیناً تقویٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونگے۔

2۔ ان کے بلند اخلاق کی چوٹیاں ہمالیہ سے بلند ہونگی۔

3۔ وارث دین رسول اور وکلاء ختم نبوت حسن وسیرت کا شاہکار مجسمہ ہونگے۔

4۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر صدق دل سے قائم ہونگے۔

5۔ان کی امانت، دیانت، شرافت اور صداقت کا زمانہ گواہ ہوگا۔

6۔ پرائے مال کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے ہونگے۔

7۔ان کی زبان اور ہاتھ سے ہر ہمسائے کو امن ہوگا۔

8۔ مکارم اخلاق میں فرشتوں کو شرماتے ہونگے۔

9۔ ہر انسان کی جان مال اور عزت وآبرو کے رکھوالے ہونگے۔

10۔سب سے بڑھ کر یہ ان کے اقوال اور اعمال دونوں میں یکسانیت ہوگی اور منافقت اور مالی بد دیانتی اور بے حیائی۔ ان کے پاس سے بھی نہ گزرتی ہوگی۔ اور ان کی موجودگی میں کسی بھی مصلح کی کیا ضرورت ہوگی۔

دوستو! میں نے اسی آس پر ان پہاڑوں جیسے بلند القابات سے مزین علماء کی محفل میں جانے کی جسارت کی۔ ان کے افکارات عالیہ اور ان کے اخلاق فاضلہ کی صرف ایک جھلک جھیلنے کی ہمت کی۔ فرشتوں جیسے معصوم اور پریوں جیسے مطہر لوگوں کے صحنِ چمن میں داخل ہوتے ہی جس بد بو دار بھبھوکے سے میرا دماغ نیم ماؤف ہو گیا وہی میری اگلی مشکل بن گیا۔

وہ لوگ جو منبر رسول کے وارث، کسی کو کافر اور کسی کو مسلمان بنانے کے منصب دار اور جو جنت اور دوزخ کی الاٹمنٹ کے ٹھکیدار ہیں خود ان کا اپنا کردار کیا ہے۔ کیا ان کا اپنا مقام اتنا بلند اور مستند ہے کہ ان کے ارشادات پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جاسکے۔ یہی سوال جب میں نے میر خلیل الرحمن میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام ہونے والے قومی سیمینار بعنوان ''اکیسویں صدی اور عالم اسلام'' میں حصہ لینے والے جناب طاہر القادری صاحب کے سامنے رکھا تو ان کا جواب تھا:

''بدقسمتی سے عالمِ اسلام عالم بے رہنما ہے''

(روزنامہ جنگ لاہور اشاعت خاص 26 فروری 1999ء صفحہ 5)

موجودہ دور کے علماء کا حال علماء کی ہی زبانی ملاحظہ کیجیے

مشکل نمبر 38

انفرادی کلاہ بازیاں

ایک ایسے کھیل کی داستان جس میں ہر کھلاڑی دوسرے کو ننگا کرنے میں مصروف ہے۔

1۔عطاءاللہ شاہ بخاری نہیں بخاراللہ شاہ عطائی

روزنامہ انقلاب کی نظر میں عطاءاللہ شاہ بخاری صاحب کی تصویر کچھ یوں ہے:

''مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری (بخاراللہ شاہ عطائی) کے خلاف یہ شکایت روز بروز عام ہورہی ہے کہ وہ بزرگان دین اور اکابرامت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مستی اور بےتکلفی کے عالم میں نازیبا انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ ہمیں بےشمار احباب نے یہ بتایا کہ مولوی صاحب مذکور حضورؐ کے لیے میاں کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ہم نے ایک دفعہ اپنے کانوں سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطائی نے اولذکر کو بڈھڑا اور آخرالذکر کو نڈھڑا بتایا۔ یہ انداز خطابت نہایت گستاخانہ وغیر مودبانہ ہے اور جو شخص حفظ مراتب نہیں کرتا اس کی زندیقیت میں کسی کو شبہ نہیں۔کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اس بےادب کو برسر جلسہ ٹوک ہی دے۔خدا جانے یہ احرار مسلمانوں کے اخلاق کو اسفل کی کن گہرائیوں میں دفن کر کے رہیں گے۔جب تک قوم خود اپنا مذاق درست نہ کرلے گی اس قوم کے خود غرض فرعون برابر اس پر مسلط رہیں گے''۔

(اخبار انقلاب 5 اگست 1936ء)

2۔رسالہ صوفی کی نظر میں بخاری صاحب کی تقریر

''سید عطاءاللہ شاہ بخاری کی تقریر میں ذلیل گالیاں ہوتی ہیں عدالت کی نظر میں یہ شخص کمینہ مذاق روا رکھتا ہے''۔

(رسالہ صوفی 18 جون 1936ء)

3۔علامہ احسان الٰہی ظہیر علامہ نہیں شریر،چھچھورا،راشی،نائٹ کلبوں کا رسیا،نوجوان نوکرانیوں سے وابستہ اور مولویت کے لبادے میں فتنہ پرور آدمی

علامہ احسان الٰہی ظہیر اہل حدیث کے ایک طبقے کے نزدیک مبلغ اسلام تھے جبکہ اہل حدیث کے دوسرے بڑے گروہ کے نزدیک ان کی اخلاقی تصویر کیا ہے وہ پیش ہے۔

میاں فضل حق صاحب اہل حدیث پاکستان کے راہنما اور سنجیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ان کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس پرچے کا شمارہ 3 اگست 1984ء ہمارے پیش نظر ہے اس میں صفحہ پانچ سے سات تک حافظ عبدالرحمن مولوی فاضل مدینہ یونیورسٹی کا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے۔

''احسان الٰہی ظہیر کے لیے چیلنج مباہلہ''

ذیل میں اس کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

☆حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس شخص کی محبت میں نہیں بلکہ اس کے شر سے بچنے کے لیے اسے سلام کرنے کی روادار ہے۔چنانچہ اس کے چھچھورے پن کا یہ عالم کہ بات بات پر لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔

☆ان خود ساختہ علامہ صاحب کے کویتی سرپرستوں کو تو ہم نے مباہلہ کا چیلنج پہلے سے دے رکھا ہے۔اب ہم ان کے پیش کردہ نہ صرف جملہ نکات پر ان کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہیں بلکہ ان نکات میں ان حضرات کے بدنام زمانہ کردار کا اضافہ کر کے اس کو بھی شامل مباہلہ کرتے ہیں یعنی:

i۔کیا ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک میں اس شخص نے قومی اتحاد کی جاسوسی کے عوض بھٹو حکومت سے لاکھوں روپے رشوت نہ لی۔

ii۔یورپ کے نائٹ کلبوں میں پاکستان کے یہ علامہ کیا گل کھلاتے رہے ہیں۔

iii۔اپنے گھر میں نوجوان نوکرانیوں کے قصوں کے بارے میں مباہلہ کی جرأت پاتا ہے۔

علاوہ ازیں ان ''جملہ خدمات'' کے ثبوت کے عینی شاہدان حضرت کے منہ پر یہ باتیں بیان کرنے کی خواہش رکھتے تھے لیکن چونکہ بات مباہلہ تک پہنچ چکی ہے اس لیے مباہلہ میں مولویت کے لبادے میں اس فتنہ پرور آدمی کے کردار سے پردہ اٹھ ہی جانا چاہیے جس کے باعث جماعت اہل حدیث بری طرح انتشار کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔

احسان ظہیر نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے گھناونے کردار کو چھپانے کے لیے خود پہلا وار کرنا مناسب سمجھا اور بوکھلا کر خود ہی مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔یوں معلوم ہوتا ہے یہ شخص جس کی دراز دستیوں اور زبان درازیوں کی ابتداء اپنے ہی باپ پر زیادتی سے ہوئی تھی اپنے انجام کو جلد پہنچنا چاہتا ہے''۔

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور شمارہ 3 اگست 1984ء صفحہ 5-7 مضمون نگار حافظ عبدالرحمن)

3۔آغا شورش کاشمیری مجاہد ختم نبوت نہیں ''اُس بازار'' کا باسی، گستاخ رسول، بانی فساد، مندروں کا پرشاد کھانے والا، نہرو کو یا رسول کہنے والا، تہذیب و شرم سے ننگا۔

آغا شورش کشمیری دیوبندی بھائیوں کے نزدیک بطل حریت اور مجاہد ختم نبوت تھے جبکہ بریلوی علماء کے نزدیک ان کی کیا تصویر تھی۔اشعار کے قالب میں ملاحظہ ہو۔

گزری ہے اُس بازار ہی میں جس کی زندگی ہم کو سنا رہا ہے وہ باتیں کھری کھری
ہاتھوں میں لے کر پرچم گستاخی رسول کرنے لگا ہے دہریہ ظاہر شناوری
میں پوچھتا ہوں اُس کے اے بانی فساد کب سے ملی ہے تجھ کو سند علم دین کی
''پرشاد'' مندروں کے بتا کون کھا گیا ہندو کی مہر کس کی جبیں پر بتا لگی
نہرو کو بتا ''یا رسول'' کس نے تھا کہا روندی تھی کس نے سوچ رسالت کی برتری
ننگے ہوئے خود ہی شرافت کے نام پر تہذیب و شرم تم میں ذرا بھی نہیں رہی

(مذہب کا سرطان صفحہ 83-84 مصنفہ کوثر جمال ناشر لڑکیاں کہانیاں پبلی کیشنز سانده کلاں لاہور)

سید محمد ایوب تنہا کپور تھلوی مشہور بریلوی شاعر عالم دین شورش کشمیری صاحب کی اخلاقی تصویر یوں بناتے ہیں:

احمد رضا کی شان سے تو آشنا کہاں　　　جاسونگھ ہندوؤں کی لنگوٹی سڑی ہوئی

سکے ترا رسول ہیں سکے ترا خدا　　　جس نے ذرا دکھا دیئے وہ تیری پارٹی

تو نے تو دم بھرا ہے سدا کفر کا خبیث　　　مسلم کے ساتھ کب سے ہوا ہے کھتری

(رسالہ شورش عرف بھاڑے کا ٹٹو مصنفہ غلام المشائخ جناب شاہ محمد عامی سرہندی و جناب سید محمد ایوب تنہا کپور تھلوی صفحہ 7-8 بحوالہ مذہب کے نام پر خون صفحہ 217-218)

4۔ مولانا طاہر القادری قائد انقلاب نہیں خود غرض۔ جھوٹا۔ دولت کا پجاری۔ ناشکرا خود پرست اور ان کی مذہب سے محبت محض ڈھونگ ہے

منہاج القرآن سے وابستہ لوگ انہیں قائد انقلاب کے روپ میں دیکھتے ہیں جبکہ ان کے قریبی دوست بلکہ دست راست مشہور بریلوی عالم دین نے عدالت عالیہ میں ان کی کیا تصویر کشی کی۔

''ملک فیض الحسن جی ڈبلیو 15 نے جن کے مسٹر قادری کے ساتھ گہرے تعلقات رہے ہیں اور جنہوں نے ادارہ منہاج القرآن کی تشکیل و تعمیر میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اپنے بیان میں مسٹر قادری کو احسان فراموش، ناشکرا، خود غرض، جھوٹا، دولت کا پجاری، خود پرست اور شہرت کا بھوکا انسان قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ مسٹر قادری سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے بڑے بے قرار تھے۔ سیاست میں آنے کا انہیں انتہائی شوق تھا اور یہ کہ مذہب سے اس کی صحبت محض ایک ڈھونگ ہے''۔

(مذہب کا سرطان مصنفہ کوثر جمال صفحہ 46 نقل فیصلہ ہائی کورٹ از اختر حسن جج یک رکنی ٹربیونل مورخہ 08-08-09)

5۔ مولانا اختر علی خاں ابن مولانا ظفر علی خاں پروانہ ختم نبوت نہیں بلکہ ناہنجار کا بچہ، بازار کا بچہ، غدار ابن غدار، بدکار کا بچہ، کمینہ ضمیر فروش، کذاب خائن کمہار کا کتا ہے

مولانا ظفر علی خاں کے صاحبزادے مولانا اختر علی خاں کو بعض دیوبندی حلقے بلند پایہ صحافی، عالم دین اور شمع ختم نبوت کے پروانہ قرار دیتے ہیں۔ مگر دوسرے ممتاز دیوبندی جو خود بھی پروانہ ختم نبوت ہیں یعنی شورش کاشمیری صاحب وہ آپ کی تصویر کو اشعار اور نثر میں کس قالب میں سموتے ہیں ملاحظہ ہو۔

شورش کاشمیری صاحب نے ہفت روزہ چٹان کے 19 مئی 1952ء کے شمارہ 20 کا ایک ضمیمہ شائع کیا جس کے صفحہ اول پر ''کرم آباد کا کمہار'' کے نام پر مولانا اختر علی کو یوں مخاطب فرمایا:

گلاب و یاسمین سے کھیلتا ہے خار کا بچہ　　　کرم آباد کی اولاد ناہنجار کا بچہ

یہ اک سرنہاں چی چانگ کی امی سمجھتی ہے	کہ ہے محبوب کی آغوش میں بازار کا بچہ
وزیروں کی سواری کے لیے دن رات حاضر ہے	وزیر آباد کے "عالی نسب" کمہار کا بچہ
صدا یہ آرہی ہے جعفر و صادق کی تربت سے	کہ ہے اختر علی غدار بن غدار کا بچہ
صف آراء ہیں ہمارے سامنے بن باپ کے بیٹے	اور ان کا راہبر ہے اک ذلہ خوار کا بچہ
زمیندار اور اس کی کوکھ سے پیدا ہوا آخر	بشکل و یشیا بغلول کے اخبار کا بچہ
یہ پھبتی جامۂ سالک پہ آکر خوب کھلتی ہے	کہ ہے ارشاد کے پہلو میں اک بدکار کا بچہ

اسی ضمیمہ کے اداریے میں جناب شورش صاحب فرماتے ہیں:

"اختر علی خاں تمہارے اخبار کی زد سے کون بچا؟ تم نے کسے گالی نہیں دی۔ ایک نام بتاؤ جس کا تم نے قصیدہ لکھا ہو اور دوسری دفعہ گالی نہ دی ہو۔ اختر علی خاں تمہاری فطرت کے صحیح خدوخال صرف اس ایک فقرے میں سموئے جا چکے ہیں "تم دولت والے کے پیچھے چلتے اور ڈنڈے والے کے آگے آگے دوڑتے ہو"

شورش صاحب مزید مولانا اختر علی صاحب کی تصویر کشی یوں فرماتے ہیں:

"اختر علی خاں گریباں میں جھانکو۔ اپنی موٹائی اور گولائی کو دیکھو۔ اپنی چربی کو پگھلاؤ اپنے ضمیر کو ٹٹولو پھر سوچو کہ تم کیا ہو اب ذوالجلال کی قسم! تم سے بڑھ کر ضمیر فروش۔ کذاب قوم کا تاجر۔ غدار۔ دانی الطبع اور خائن آج تک کرہ ارض میں پیدا نہیں ہوا۔ تم سالک کے الفاظ میں "شوردار مٹی کی پیداوار ہو" محمد علی مرحوم نے تمہارے متعلق کہا تھا "کمہار کا..... جس کے...... پر مٹی لگی دیکھتا ہے اس کے پیچھے ہو جاتا ہے"۔"

(مذہب کا سرطان صفحہ 106 تا 108 زیر عنوان "جہاد شورش مصنفہ کوثر جمال)

6۔ چوہدری غلام احمد پرویز مفکر اسلام نہیں دجال، دشمن دین، کافر، مرتد اسلام کے نام پر کلنک کا ٹیکہ، دین بیزار، نیچری ہے

☆ پاکستان کا بڑا طبقہ جناب غلام احمد پرویز صاحب کو قرآنی بصیرت رکھنے والا ماڈرن مفکر اسلام سمجھتا ہے جبکہ دوسری طرف وکیل ختم نبوت جناب مولانا یوسف لدھیانوی صاحب کے حضور ان کی تصویر و جغرافیہ کیا ہے ملاحظہ ہو۔

"انگریز کے عہد نحوست میں جو تحریکیں اسلام کو مسخ و محرّف کرنے کے لیے اٹھیں ان میں سب سے پہلی تحریک نیچریت کی ہے۔ پھر ایک طرف قادیانیت۔ دوسری طرف چکڑالویت نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس کے بعد "خاکسار تحریک" نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سڑا ہوا ملغوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب سے بیزاری۔ نیچریت کی مادہ پرستی۔ قادیانیت کا انکار۔ چکڑالویت کا

انکارِ سنت۔خاکساروں کی تحریف وتاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کی روانی نے ان غلاظتوں میں اوراضافہ کردیا۔مسٹر غلام احمد پرویز بدقسمتی سے ہم وطن بھی اورالحادوزندقہ میں اس کا ہم مسلک بھی''۔

(ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992 صفحہ 13)

☆ روزنامہ اوصاف میں جناب عبدالخالق بھٹی کویت صاحب درج فرماتے ہیں۔

''بزم طلوع اسلام کی پوری لابی کومعلوم ہے کہ غلام احمد پرویز اوراس کے متبعین کے کفر وارتدار پر مہر ثبت ہوچکی ہےاورعرب وعجم کے علماءثقہ دینی اداروں کااس پر متفقہ اجماع ہواہےاس دین دشمن نے جمہوری مسلمین کے اسلام کواپنے باطل وملحدانہ تیروں کا نشانہ بنایا ہے پرویزیت اسلام کے نام پرکلنک کا پرویزی ٹیکہ ہے۔پرویز کے دجال ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے''؟

(روزنامہ اوصاف 28 اکتوبر 99ء زیرعنوان پرویزیوں کواجماع امت غیرمسلم قراردے چکا ہے)

7۔مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی مبلغ اسلام نہیں،زبان دراز،مسخرۃ العلماء بدکلام اورخائن ہے

مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی مجلس احرار اسلام کے روح رواں تھے۔احرارا سلام انہیں مبلغ اسلام اور پروانہ ختم نبوت اورفاتح قادیانیت قراردیتی تھی جبکہ برصغیر کے دیگرمسلمانوں کےنزدیک ان کے اخلاق فاضلہ کی کیا تصویرتھی پیش ہے۔

اخبارسیاست 28 نومبر 1925ءکی اشاعت میں خلافت کمیٹی کے نام پرملاّں حضرات نے غریب مسلم قوم کا پیسہ جس بیدردی سے ہضم کیا پرتبصرہ کرتے ہوئے نوحہ یوں لکھتا ہے۔

''امرتسرخلافت کمیٹی کےکسی گھر کے بھیدی نے اظہار حقیقت کےعنوان سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں امرتسر کےخلافتی لیڈروں کے اندرونی حالات پرعموماً اوران کی ستم ظریفیوں پرخصوصاً نہایت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہےمعلوم ہوتا ہے کہ انہیں امرتسر کے باہر کی خلافت کمیٹیوں کے حالات کا قطعاً کوئی علم نہیں ورنہ امرتسری خلافتی لیڈروں کا رونا رونے کی بجائے تمام ہندوستان کے خلافتی لیڈروں کا رونا روتے خلافتی لیڈروں پرقوم کا مال اپنے عیش وآرام میں صرف کرنے کا جونا قابل تردیدالزام لگایا جاتا ہےتاحال اس کا جواب انگریزی خواں لیڈروں کوتو سوجھا نہیں البتہ احرار اسلام نے کچھ نہ کچھ گھڑ لیا ہے۔چنانچہ مولوی صاحب حبیب الرحمن لدھیانوی نے جوزبان درازی اور بدکلامی میں مسخرۃ العلماءسیدعطاءاللہ بخاری سے افضل نہیں توکم ازکم ان کےہم پلہ ضرور ہیں تمام الزامات غبن کا جواب نہایت مقعول اورمناسب دیا ہے۔چنانچہ اس موضوع پر بولتے ہوئے فرمایا''لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم خلافت کمیٹیوں کا فراہم کردہ روپیہ کھاگئے ہیں میں اس بات کوتسلیم کرتا ہوں لیکن سوال تو یہ

ہے کہ کیا کوئی آدمی بتا سکتا ہے کہ فلاں خلافتی لیڈر نے خلافت کے روپے سے شراب پی رنڈی بازی کی یا کوئی دوسرا اور برا کام کیا ہم نے اور ہمارے بال بچوں نے اگر یہ روپیہ کھالیا تو کونسا گناہ کیا''

(بحوالہ زجاجہ مصنفہ سید طفیل محمد شاہ صفحہ 176-177)

8۔ مولانا فضل الرحمن مولانا نہیں بکاؤ سیاستدان، مولانا ڈیزل، مولانا سپرے، ایک بدعنوان سیاستدان، یہودیوں کے شیرٹن ہوٹل میں عیاشیاں کرنے والا اور بل ادا کئے بغیر چابی سمیت رفو چکر ہو کر پاکستان کو بدنام کرنے والا شخص

دیوبندی مولانا فضل الرحمن جمیعۃ العلماء اسلام کے صدر ہیں۔ مذکورہ جمیعۃ ان کے ذریعہ وطن عزیز میں خالص اسلام پر مبنی معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے مگر دیگر دیوبندی اور بین الاقوامی مسلمان برداری میں ان کی تصویر مبارک کیا ہے۔

دیوبند کے غالی فدائی جناب ہارون الرشید ''ثریا سے زمین پر آسمان نے تم کو دے مارا'' کے عنوان کے تحت مولانا کی بداعمالیوں کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

''اب دیوبند کی پاکستانی وارث جمیعۃ علماء اسلام فنا اور تباہی کے دروازے پر کھڑی ہے۔ نہیں معلوم کہ مولانا فضل الرحمن میں وہ کون سی خوبی ہے کہ جس کی بناء پر قرآن اور رسول کو دل سے راہنما ماننے والوں نے انہیں اپنا لیڈر بنالیا ہے۔ گستاخی معاف وہ تو نفرت اور ردّعمل میں پیپلز پارٹی کے در پر سجدہ ریز ہو چکے ہیں۔ خارجہ امور کی کمیٹی کی سربراہی اور اس کے نام پر بے دریغ سرکاری مراعات کس امر کی علامت ہیں 1993ء میں اس سے انتخابی اتحاد اور اس کے نتیجے میں جماعت کی بربادی کیا ایسی چیز نہ تھی جس سے سبق سیکھا جاتا افسوس کہ وہ نہ سیکھ سکے اور اب ان کی شہرت ایک بدعنوان آدمی کی ہے کہ جب لوگ انہیں مولانا ڈیزل اور مولانا سپرے (کھاد) کہتے ہیں۔ تو میں حیرت سے سوچتا ہوں کہ کیا خدا پرستوں کے قبیلے نے حالات سے اس درجہ مفاہمت کر لی ہے''۔

(روزنامہ خبریں 18 جولائی 1996ء اشاعت خاص)

9۔ مفتی کفایت اللہ، مولانا ظفر علی خاں، سحبان الہند مولانا سعید احمد اور مولانا ثناء اللہ امرتسری علماء کرام نہیں مداری، اصلی ابلیس، شرافت سے بری بلکہ خبیث شیطان ہیں

مندرجہ بالا علماء کرام کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ تحریک پاکستان اور مخالفت احمدیت میں یہ نمایاں خدمات بجالانے والے بزرگ ہیں مگر ممتاز صحافی و عالم دین جناب سید حبیب کے نزدیک ان کے اخلاق فاضلہ کی تصویر کیا ہے پیش ہے۔

سید صاحب ظفر علی خاں کے بارے فرماتے ہیں:

کوئی کہتا ہے مداری اس کو اور کوئی ملہار — میں کہتا ہوں کہیں یہ اخترا نائی نہ ہو

ظاہراً ابلیس کی صورت پہ گرہو یہ گمان — یہ کہیں مسٹر ظفر کے باپ کا بھائی نہ ہو

سنیّوں سے یہ الجھنا کیوں ہے تیرا اے ظفر — سر میں خارش ہو نہ تیرے چاند کھجلائی ہو

آ گے چل کر مفتی کفایت اللہ صاحب اور سحبان الہند مولانا سعید احمد صاحب کا ذکر خیر یوں فرماتے ہیں:

ہیں کفایت اور سعید احمد شرافت سے بری — اک سنار ان میں دوسرا نائی نہ ہو

اس سے آ گے ثناء اللہ امرتسری صاحب سے مخاطب ہیں:

نام ہے شیطان جس کا جس کو کہتے ہیں خبیث — اے ثناء اللہ میاں وہ آپ کا بھائی نہ ہو

(سیاست 31 اکتوبر 1925ء بحوالہ زجاجہ صفحہ 172-173)

10۔مولانا احمد شاہ نورانی داعی نظام مصطفیٰ اور عالم دین نہیں رشوت دینے والا اور مولوی خریدنے والا مہرہ

مولانا احمد شاہ نورانی بریلوی حلقہ احباب میں ایک مستند عالم دین ہیں اور وہ ان کی قیادت میں پاکستان میں نظام مصطفیٰ نافذ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔جبکہ دوسری طرف بھی بریلویوں کے ہی ممتاز عالم دین مولانا عبدالستار نیازی صاحب ہیں۔کچھ بریلوی بھائی ان کی قیادت میں ملک میں اسلامی انقلاب کی راہ دیکھ رہے ہیں۔نورانی میاں کا لوگوں میں کیا مقام ہے اور عبدالستار نیازی صاحب کی نظر میں کیا۔دیکھنے کے لائق ہے۔

14 جون 1995ء کے روز نامہ خبریں میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کا مضمون بعنوان ''مولوی جیت گئے'' شائع ہوا تو پاکستان کے مشہور صحافی جناب ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے خبریں میں اپنے مستقل کالم ضرب کلیم میں بعنوان ''کیا مولوی واقعی جیت گئے'' جوابی طور پر ایک عالم دین کی تصویر جو دوسرے عالم دین کے برش سے پینٹ ہوئی ہے انہیں دکھا کر پوچھا کہ کیا آپ اب بھی کہتے ہیں کہ ''مولوی جیت گئے'' آپ نے جو تصویر پیش کی وہ درج ذیل تھی۔

''مولانا'' نورانی صاحب کے بارے میں ''مولانا'' عبدالستار نیازی کی وہ پریس کانفرنس بھی آپ کے گوش گزار کرتے چلیں جس میں مولانا نیازی صاحب نے فرمایا تھا کہ نورانی نے اپنے دست مبارک سے انہیں اور ان کے چار (علماء دین) ساتھیوں کو بریف کیس میں نوٹوں کی گڈیوں کی رشوت پیش کی تھی شرط صرف یہ تھی کہ بے نظیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش نہ کی جائے ''مولانا'' عبدالستار نیازی کے مطابق صرف انہوں نے رشوت قبول نہیں کی باقی ان کے ساتھیوں نے لی۔اب ضیاء الحق قاسمی صاحب ہمیں بتائیں کہ رشوت لینے والے اور دینے والے کے بارے میں رسول اکرمؐ کے کیا فرمودات ہیں اور اگر ایک عالم دین رشوت آفر کرے اور ایک غیر اسلامی اسلام دشمن حکومت کو قائم رکھنے کے لیے پیش کرے تو کیا ایسا مولوی ''جیت'' گیا یا دونوں جہانوں میں بری طرح ہار گیا۔

آپ دیگر مشہور علماء دین کی تصویر کا ''نیگٹو'' بھی ''ایکسپوز'' کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مولانا ضیاء الحق القاسمی نے اپنے مضمون کے آغاز میں امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کو تنقید کا نشانہ بنانے کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے کہ ''فرزندان مغرب'' بھی مولویوں کے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ہم مولانا سے نہایت مؤدب انداز میں پوچھیں گے کہ وہ بے نظیر حکومت کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔اگر بے نظیر دختر مغرب ہیں تو وہ مولویوں کے ساتھ کیا سلوک فرما رہی ہیں۔کیا ''مولانا'' فضل الرحمن کو روز کون بیرونی ممالک کے دوروں پر بھیج رہا ہے کون فضل الرحمن کو شیرٹن جیسے مہنگے ترین ہوٹلوں کے مہنگے ترین کمروں ''سوئیٹ'' میں ٹھہرا رہا ہے جب مولانا بل ادا کئے بغیر ان ہوٹلوں سے چلے جاتے ہیں تو ان کا ہزاروں ڈالرز کا بل کون ادا کرتا ہے؟

مولانا ضیاء القاسمی نے اپنے مضمون میں یک جہتی کا ذکر بھی کیا ہے لوگ حیران ہیں اور ہم بردار خلیل ملک کی اس بات سے متفق ہیں کہ کل تک یہ حضرات مساجد پر بم گرا رہے تھے اور نمازیوں پر فائرنگ کر رہے تھے نیز امام باڑوں کے باہر دن کے بارہ بجے نذر و نیاز تقسیم کرنے کے بہانے غرباء کو جمع کرتے تھے اور انہیں بم سے اڑا دیتے تھے اب اچانک کیسے شیر و شکر ہو گئے۔جناب خلیل ملک صاحب نے صحیح تجزیہ کیا کہ بم پھینکنے کا ایجنڈہ بھی اوپر سے آیا تھا اور اب شیر و شکر ہونے کا ایجنڈا بھی اوپر سے آیا ہے''۔

آپ مزید علماء کے ذریعہ رزق کی تصویر بھی دکھاتے ہیں:

''ہر بدعت اور ہر شرک''ایک مولوی کے ہاتھ سے انجام پا رہا ہے جب مولوی بکتا ہے تو سب سے زیادہ بولی لگانے والا خریدتا ہے۔آج سب سے زیادہ پیسہ صیہونیوں کے پاس ہے۔لہذا سب سے زیادہ ''مولوی'' صیہونیوں نے اپنے ایجنٹوں کے لیے خرید لئے ہیں۔ایسے مولویوں کو چیک کسی مسلم ملک کے ذریعہ آتے ہیں اگر براہ راست اسرائیل یا امریکہ سے آئیں تو ایمان کو جھٹکا لگنے کا خطرہ ہے۔

اب البتہ بعض ''مولوی'' حضرات براہ راست بھی چیک لینے سے گریز نہیں کرتے مثلاً مولانا فضل الرحمن یہودیوں کے شیرٹن ہوٹل میں ہزاروں ڈالرز لٹا سکتے ہیں۔اسی طرح افغانستان میں بھیجے جانے والے طالبان کو برطانیہ اور اقوام متحدہ براہ راست پیسے پہنچا رہے ہیں''۔

علامہ لیاقت فاروقی صاحب دیوبندی مسلک کے باخبر صحافی ہیں آپ بھی نورانی میاں اور نیازی صاحب کی لندن میں مکہ کے متعلق کانفرنس کو کسی ''کاروباری مولوی'' کی بیٹھک کی صورت میں دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اچھا علامہ قادری صاحب یہ تو بتائیے چند سال پہلے لندن میں کانفرنس ہوئی تھی جس میں مولانا نورانی و نیازی صاحب نے خصوصی شرکت کی تھی اور اس کانفرنس میں مکہ و مدینہ کو کھلا شہر قرار دے کر اس کا انتظام اقوام متحدہ

کے سپرد کرنے مطالبہ کیا گیا تھا لندن میں کانفرنس منعقد کر کے مطالبہ کس سے کیا گیا تھا۔ یہ تو علامہ قادری صاحب بہتر جانتے ہونگے کیونکہ برصغیر میں انگریز بہادر سب طرف سے ناکام ہونے کے بعد بالآخر بریلی شریف کے مفتی اعظم مولانا احمد رضا خاں سے ہندوستان دار السلام کا فتویٰ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

(بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ از لیاقت فاروقی روزنامہ پاکستان 5 اکتوبر 1997ء)

11۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مبلغ اسلام نہیں، جھوٹا، شریر، مفسد، بے حیا ملحد، زندیق، پنجابی ڈھگہ، دھوکہ باز، ابلہ فریب، علم سے بے بہرہ بلکہ دجالوں میں ایک دجال

مولانا ثناء اللہ امرتسری اہل حدیث کے ایک مشہور عالم دین ہیں جنہوں نے حضرت مرزا صاحب سے لمبی چوڑی جنگ کی اہل حدیث کا ایک طبقہ انہیں عالم دین سمجھتا ہے جبکہ اہل حدیث کا ہی دوسرا طبقہ جو بہت بڑا ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کی کیا تصویر پیش کرتا ہے۔

''اس کو زٹلیات خرافات پھکڑ بازی وغیرہ کا موجد کہہ لیں۔ اس کے استاد مولوی احمد اللہ صاحب رئیس امرتسر یہ فرما چکے ہیں کہ ثناء اللہ کی تمام کتابیں جلا دینے کے قابل ہیں۔ اندھوں میں کانا راجہ ہے جھوٹ افتراء پردازی اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ یہ ایک کشمیری بچہ پنجابی ڈھگہ شریر مزاج مفسد طبع اور تقویٰ اور ورع سے کوسوں دور۔ اکثر حملہ اس کا قرآن اور حدیث اور مذہب اسلام پر ہی ہوتا ہے۔ چونکہ یہ کاذب دھوکہ باز اور ابلہ فریب ہے لہٰذا وہ حق پرستی کر کے جھوٹے الزامی جواب پر قناعت کرتا ہے۔ علم سے بے بہرہ تمسخر و استہزاء شعر خوانی و بس عوام الناس کو دھوکہ دینے کے واسطے جاہل مجاہد۔ اس کا دین بھی پیسہ ایمان بھی پیسہ جنت بھی پیسہ دوستو اس شریر مفسد سے بچو۔''

(فاروق 6/ 16-17 پر بنائے نقل مقدمہ واہل فقہ 14 جون 1907ء بحوالہ زجاجہ صفحہ 178)

اسی طرح مشہور اہل حدیث عالم دین مولوی فقیر اللہ مدراسی اپنی کتاب ''اعلام خلق اللہ'' میں اپنے ہم مسلک بھائی ثناء اللہ کے کردار علم اور اخلاق کی تصویر یوں بناتے ہیں:

''غرضیکہ مولوی ثناء اللہ کا یہی حال ہے کہ اس نے نفاق ورزی کے ذریعہ سے فقط نام اہل حدیث رکھوانے سے عوام بلکہ خواص کالعوام کا شکار کرتا جاتا ہے اور گمراہی اور فتنہ و فساد در دین رب العباد میں 72 گمراہ فرقوں اور تمام ملحدوں پر بڑھ گیا اور تحریف کتاب وسنت میں یہاں تک جرأت پیدا کیا ہے کہ اس نے بحکم تعلیم شیطانی اپنی دادی پردادی نانی پرنانی ساس کی ماں کو اور بھانجا بھانجی بھتیجی بھتیجا ان چاروں کی نواسی پوتی کو اپنے اوپر حلال کر دیا۔ آج تک کسی گمراہ سے گمراہ پیر فقیر نے اور نہ مرزا قادیانی نے اور نہ کسی دوسرے ملحد نے ملۃ وحداہ میں اس پر جرأت کی بلکہ یہود و ہنود کو بھی اس میں عار و شنار ہے۔ مگر اس ملحد جدید کشمیری دلاور خاں بہادر کو اس سے ذرا بھر بھی حیاء وخوف خدا و فکر روز جزا نہیں''۔

(اعلام خلق اللہ صفحہ 3 در مطبع کریمی واقعہ مدراس بحوالہ الوہابیت صفحہ 106)

12۔سعودی خاندان والی حرمین شریفین نہیں،امریکی پٹھو دہشت گرد،دشمنان اسلام کا سرپرست،قرآن وحدیث کا مخالف،اسلام کو مٹانے کے درپے،حرمین شرفین کو ان سے آزاد کرواؤ

سعودی خاندان ساری دنیا کے دیگر فرقوں کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں اور خود کو موحد اسلام کے روپ میں پیش کرتے ہیں جبکہ دیگر مسلمان ان کی توحید کے لبادے میں ان کی اخلاقیات اور عقائد کو کیسے دیکھتے ہیں۔

روزنامہ اوصاف کا ایڈیٹر حامد میر ''دہشت گردوں کا سرپرست کون'' کے عنوان سے غیر مقلد سعودی شاہی خاندان کی تصویر یوں بناتا ہے۔

''آج نہیں تو کل یہ حقیقت ضرور کھل کر سامنے آئے گی کہ پاکستان میں دہشت گردی کے حالیہ وارداتیں ایک ایسے گروپ نے کیں جس کا سعودی سفارتکاروں سے گہرا رابطہ رہتا ہے۔اب یہ حقیقت ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ سعودی خاندان دہشت گردی کے زور پر حکومت قائم رکھے ہوئے ہے ان دہشت گرد خاندانوں نے قرآن وحدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حرمین شرفین کے اردگرد یہود ونصاریٰ کی فوجوں کو تعینات کر رکھا ہے۔اسلام میں بادشاہت کی کوئی گنجائش نہیں لہٰذا یہ شاہی خاندان آہستہ آہستہ اسلام کو مٹانے کے درپے نظر آتا ہے۔

اس بدبخت شاہی خاندان نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ناصر البانی کو نوکری دے رکھی ہے جس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کے مزار اقدس کو مسجد نبوی سے نکالا جائے۔اس جامعہ اسلامیہ میں مقبل بن ہادی الوداعی نامی شخص نے Phd کے مقالے میں لکھا کہ نبی کریمؐ کی قبر مبارک کو مسجد نبوی سے خارج کیا جائے کیونکہ یہ قبر اور مزار رسول کا گنبد بدعت ہے''۔

(روزنامہ اوصاف 12 فروری 1988ء اسلام آباد)

13۔مولانا مودودی ''نبض شناس رسول'' نہیں خبیث،مسولینی ہٹلر، گستاخ، گمراہوں کی جڑ، تنقیص شان رسول کرنے والا

جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب کو نبض شناس رسول اور خدائی فوجداروں کا سپریم کمانڈر اور دیگر بہت سے خطابات سے یاد کرتی ہے۔اور خیال کرتی ہے کہ جلد یا بدیر وہ ان کے ارشادات پر عمل کر کے دھرنا دیتے ہوئے اسلام آباد پر قبضہ کر کے اسلامی انقلاب اٹھا دیں گے مگر برصغیر کے دیگر علماء کرام ان کی اعتقادی تصویر کیا بتاتے ہیں۔

مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور مودودی صاحب کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''مودودی صاحب نے اسلام کا نعرہ بلند کیا تو اس نعرہ کی جاذبیت اور ان کی کامیاب انشاء پردازی سے متاثر

ہوکر کئی علماء جماعت اسلامی میں شامل ہوئے لیکن جب مودودی صاحب کا خبیث باطن ان پر عیاں ہوا تو انہوں نے فوراً جماعت اسلامی سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ جماعت اسلامی کی مقتدر رہنما غازی عبدالجبار۔ مولانا امین احسن اصلاحی وغیرہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے''۔

''اصلاحی صاحب نے 17 جنوری 1958ء کو جماعت سے استعفیٰ دیا اور روزنامہ نوائے وقت (21 جنوری تا 27 جنوری 1958ء) میں ان کا ایک اہم انٹرویو قسط وار شائع ہوا جس میں انہوں نے مودودی صاحب کو مسولینی، ہٹلر، سٹالن، اور مرزا بشیر الدین محمود سے تشبیہ دی''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 3-4)

☆ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لائل پور میں بخاری صاحب نے مودودی صاحب کو ''غدار، دروغ گو اور مستحق سزا مجرم ثابت کرنے کے بعد مباہلے کا چیلنج دے دیا''

(المنیر 17 جولائی 1955ء صفحہ 9)

☆ ''مودودی صاحب نے جو گستاخانہ طرز عمل اختیار کیا تھا وہ بدستور جاری ہے''

(جماعت اسلامی صفحہ 5)

☆ ''بدمست شرابی کی طرح قلم کی آوارگی ملاحظہ فرمائیے! بہتان وافترا کو واقعہ کا جامہ پہنا دینا اگر کوئی ہنر ہے تو میں اعتراف کرتا ہوں کہ مولانا اس ہنر میں اپنا جواب نہیں رکھتے''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 99)

مودودی صاحب کے ایک عقیدے کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:

''کیا اس سے بھی زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمن اسلام، رسالت کی روشن تاریخ کو مسخ کر سکتا ہے۔ اور پھر کیا خدا اور رسول کی تنقیص شان اور کفران نعمت کے لیے اس سے بھی زیادہ کوئی شرمناک پیرایہ اختیار کیا جا سکتا ہے''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 46)

14۔ پیر گوہر شاہی دلوں کو اللہ کے ذکر سے بھرنے والا نہیں لڑکیوں پر ہاتھ ڈالنے والا

پیر گوہر شاہی کے مریدان کی تصویر چاند ستاروں کے بعد اب حجر اسود میں دیکھ رہے ہیں اور وطن عزیز کے کوچہ کوچہ میں فخر انقلاب کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ جس کے انعقاد سے قبل آپ کی منظم انجمن سرفروشان اسلام ہر گھر ہر دیوار پر دل کی تصویر اور اس میں لفظ اللہ نقش کر دیتے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک طرف مگر امریکی جیل میں آپ کے 12 گھنٹے کی قید دوسری طرف۔ اصلی تصویر کیا ہے پیش ہے۔

''امریکہ میں پیر گوہر شاہی کا لڑکی پر مجرمانہ حملہ پولیس نے اندر کر دیا۔

فرح کو گوہر شاہی کے کمرے میں بند کر دیا گیا جہاں پیر نے مجرمانہ حملے کی کوشش کی۔لڑکی عزت بچانے کے لیے بھاگ نکلی۔باہر موجود اس کا شوہر اسے ہسپتال لے گیا۔

ڈاکٹر نے جسم پر نشانات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع کر دی دنیا میں نور پھیلانے والے پیر گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔مریدوں نے ضمانت پر رہا کرالیا۔

واشنگٹن (فقیر حسین نقوی) پچھلے ہفتے لاوڈن کاونٹی پولیس نے صبح کے وقت پاکستان کے مشہور پیر گوہر شاہی کو اس کے پیروکار مظہر فیروز کے گھر واقع ASHBURN سے گرفتار کرلیا۔25 سالہ نہایت خوبصورت نوجوان دوشیزہ فرح درانی جو کہ 2 بچوں کی ماں ہے نے 29 ستمبر کو مقامی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوکر گوہر شاہی پر مجرمانہ حملے کا الزام لگایا جس کے نتیجے میں گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری حاصل کر لیے گئے مگر گوہر شاہی چونکہ ورجینا ریاست سے باہر گئے ہوئے تھے اس لیے اس پر کوئی عمل نہ ہوسکا۔آخر پچھلے ہفتے جونہی انہوں نے ورجینیا اسٹیٹ میں قدم رکھا ان کو گرفتار کر کے مقامی جیل میں بند کر دیا گیا۔''

(روزنامہ خبریں 2 نومبر 1999ء)

15۔غامدی جھوٹا آدمی ہے، گرگٹ کی طرح نظریات بدلتا ہے، گمراہ ہے کافر ہے
جاوید احمد غامدی اپنے دیرینہ دوست پروفیسر مولوی محمد رفیق صاحب کی نظر میں

غامدی صاحب اکثر ٹی وی پروگرامز میں اسلام کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے نظر آتے ہیں جبکہ دوسری طرف بھی ایک پروفیسر صاحب ہیں جن کے بقول وہ غامدی صاحب کے پرانے رفیق بلکہ ہم نوالہ و ہم پیالہ تھے وہ انکی ذات کو بہت قریب سے جانتے ہیں۔انہوں نے ان کے بارے میں ایک عدد کتاب لکھی ''فتنہ غامدیت کا علمی محاسبہ'' جس میں وہ اپنی رائے کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

☆ ''موصوف جھوٹا آدمی ہے۔اگر کسی فرضی نام کی کتاب کا بھی نام لے دیں تو فوراً جواب دے گا کہ ہاں میں نے پڑھی ہوئی ہے۔جھوٹ بولنے کی عام عادت ہے۔اسی عادت نے ان کو جماعت اسلامی سے نکلوایا۔''

(غامدیت کا علمی محاسبہ صفحہ 14)

☆ ''غامدی صاحب کا اصل نام محمد شفیق ہے۔لیکن بعد میں جاوید احمد ہو گئے۔گاؤں پیر کریاں پاکپتن ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ککے زئی خاندان سے ہیں مگر انہوں نے نسب تبدیل کرلیا اور آج کل وہ یمن کے ایک

قبیلے غامد کی نسبت سے غامدی کہلاتے ہیں۔صحیح حدیث میں ہے کہ کفی بالمرء ادّعاء نسب لا یعرفہ او جحدہ وان دق۔ یہ کفر ہے کہ آدمی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس کو وہ خود بھی نہ جانتا ہو۔''

(غامدیت کا علمی محاسبہ صفحہ 13)

☆''غامدی صاحب آئے دن زبانی اور تحریری طور پر اپنے نظریات گرگٹ کی طرح بدلتے ہیں۔''

(غامدیت کا علمی محاسبہ صفحہ 15)

(فتنہ غامدیت کا علمی محاسبہ از پروفیسر رفیق احمد ناشر مکتبہ قرآنیات یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان باہتمام حافظ تقی الدین مکتبہ مجددیہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

16۔ جماعۃ الدعوۃ، لشکر طیبہ اہل حدیث، مرکزی جمعیت اہل حدیث

لشکر طیبہ والوں کی غنڈہ گردی اور دہشت گردی سے ہمیں بچایا جائے......مرکزی جمعیۃ اہل حدیث

اہل حدیث کا ایک گروپ جماعۃ الدعوۃ اور لشکرِ طیبہ کے نام سے اندرون اور بیرون ملک جانے جاتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے علمائے کرام ہیں۔مرکزی جمعیت کے عہدیداروں نے اسلام آباد پریس کلب میں پریس کانفرنس کی اور اس کے بعد سینکڑوں کارکنوں کے ساتھ مظاہرہ بھی کیا۔

اسلام آباد: مرکزی جمعیت اہل حدیث ملک کی وزارت داخلہ اور حساس اداروں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتی ہے کہ بعض کالعدم قرار دی گئیں تنظیمیں دیگر مختلف ناموں سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان پر مکمل پابندی عائد ہونی چاہئے۔ان خیالات کا اظہار چیرمین ایکشن کمیٹی ڈاکٹر سید طالب الرحمٰن شاہ، علامہ عبدالعزیز حنیف امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد، حافظ مقصود احمد نے پریس کلب اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا......لشکرِ طیبہ جس پر حکومتِ پاکستان نے پابندی عائد کی ہوئی ہے......مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مساجد پر یہ تنظیم ناجائز قبضے کر رہی ہے۔اسلحے کے زور پر اس تنظیم نے مرکزی جمعیت کی بہت سی مساجد پر قبضہ کر لیا ہے...... یہ تنظیم اپنے ورکرز کے ذریعہ غنڈہ گردی کر رہی ہے......جس کے بعد پریس کلب کے سامنے مظاہرہ بھی کیا گیا''

(مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کی ویب سائٹ پر پہلے صفحے کے نام سے یہ خبر موجود ہے۔ مزید 2012-10-29 کی اخبارات روزنامہ خبریں، اذکار، اوصاف اسلام آباد)

باب نمبر 9

یہ اجتماعی کلاہ بازیاں

اور

میری مشکلات

کلاہ بازیاں یعنی پگڑیاں اچھالنا۔یعنی عزت وناموس سے کھیلنا یعنی اخلاق سے ننگے ہوکر دوسرے کوننگا کرنے کی کوشش کرنا یعنی سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے گھٹیا طریقے استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے کردار پر کیچڑ اچھالنا۔

زندگی کتنے اندوہناک موڑ پر کھڑی ہے کہ یہ کھیل ہماراقومی کھیل بن چکا ہے انہیں امور کوتفصیل سے بیان کرنے کے بعد روزنامہ وفاق 15 اکتوبر 93ء کی اشاعت میں قوم کے سنجیدہ لوگوں کے سامنے جوسوال رکھا ہے وہ میری فیصلہ کن مشکل بن گیا ہے۔

مشکل نمبر 39

روزنامہ وفاق لکھتا ہے......آؤ کافر کافر کھیلیں

''پاکستان میں یا تو ''شہداء سازی'' کی صنعت عام ہے یا ''کفرسازی'' کی چند سال بیشتر سانده خورد کے علاقے کی ایک مسجد میں تولیت کے تنازعہ پر دیوبندی نے اپنے ہم مسلک دیوبندی ہی کوقتل کردیا۔فرقہ وارانہ تعصب

اور ہوس زر کی یہ صورت حال بار بار مسلمانوں کے شرمناک کردار کا مظہر ثابت ہو چکی ہے کفر سازی کے مذکورہ فتوے ایک بار نہیں بار بار صادر ہوتے ہیں عام مسلمان جسے فقہی مسائل سے اس حد تک آگہی نہیں جس حد تک مذکور کفر ساز علماء کرام کو ہے وہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں بھی وہی عمیق مطالعہ ومشاہدہ اور تجدید و تحقیق تو کارفرما نہیں جو سنی سے شیعہ اور شیعہ سے سنی کو دائرہ اسلام سے خارج کرانے کا موجب بن رہی ہے؟

اور اگر عام مسلمان کے نزدیک شیعہ بھی مسلمان ہے اور سنی بھی مسلمان ہے تو کیا وہ قادیانیوں کو "غیر مسلم" قرار دینے کو درست تسلیم کرے گا؟ بالخصوص اس وقت تک جب وہ علماء کے ذاتی کردار کے بارے میں پوری طرح باخبر ہے"۔

(روزنامہ وفاق 15 اکتوبر 93ء)

آیئے دیکھتے ہیں انفرادی تصویر کشی کے بعد اجتماعی محاذ پر ہم مسلمان اپنے جیسے دوسرے مسلمانوں کی کیا تصویر بناتے ہیں۔

☆اہل تشیع کی تصویر سپاہ صحابہ کی نظر میں

سپاہ صحابہ کے جرنیل اعظم طارق نے اڈیالہ جیل سے ایک پیغام بھیجا جسے سپاہ صحابہ کے ترجمان "خلافت راشدہ" نے ٹائٹیل پر جلی حروف سے شائع کیا۔ آپ نے اہل تشیع اور برادر ملک ایران کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا:

"اس وقت عالم اسلام کو رافضیت سے بڑی کسی اسلام دشمن قوت سے زیادہ خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ وہ فتنہ ہے جس نے مسلمانوں کو اندرونی طور پر وہ کاری ضربیں لگائی ہیں کہ تاریخ اسلام کا مطالعہ رکھنے والا ہر فرد جانتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا ذمہ خود نہ لیا ہوتا تو شاید آج اسلام اور مسلمانوں کا وجود ان زخموں اور ناقابل برداشت حملوں کی تاب نہ لاتا ہوا دنیا سے معدوم ہو گیا ہوتا۔

ہماری بدقسمتی کہیے یا خوش قسمتی کہ آج ایک مرتبہ پھر یہی ازلی دشمن نئے روپ اور جدید سازشوں سے مسلح ہو کر عالم اسلام کی پشت پر چھرا گھونپنے کو تیار کھڑا ہے اس نے اپنے خون خوار چہرہ پر ہمدردی اور غمخواری کا ماسک چڑھا کر زبان سے پرفریب نعرے لگاتے ہوئے مکاری وعیاری کا وہ خوشنما جال بچھا دیا ہے کہ جس پر بھولے پن میں اللہ ورسول کے نام لیوا اڑ اڑ کر قطار اندر قطار بیٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ دشمنی اور اسرائیل مردہ باد کے جھوٹے نعروں کے ذریعہ وہ امریکہ و اسرائیل سے زخم خوردہ مسلم ممالک کو یہ دھوکہ دینے میں مصروف ہے کہ اس وقت وہی اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے حالانکہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی بھیڑیا کتے کے منہ سے شکار چھین کر محبت و پیار کے نام پر خود اس شکار پر دانت صاف کرنا چاہتا ہو۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ وہ ملک جس کے دارالحکومت میں مسلمانوں کو مسجد بنانے اور اس ملک کے اعلیٰ عہدوں

پر فائز ہونے کا حق حاصل نہیں جس کے زندہ ومردہ رہنماؤں کے خلفاء راشدین اور جماعت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفر کے فتوے سرکاری پریس پر شائع کئے جارہے ہیں جس کے ہاتھوں میں اسلامی حکومت بحرین، کویت اور عراق کی مسلمان حکومتیں صدمے اٹھارہی ہیں۔ جس کی سازشوں سے حرمین شریفین کا تقدس بار بار پامال ہو چکا ہے۔ جس کے ایجنٹ پاکستان میں علماء کرام کے خون سے ہاتھ رنگین کررہے ہیں جس کے پالتو غنڈے فلسطینیوں کے کیمپوں کا محاصرہ کرکے مسلمان فلسطینیوں کو مردار کھانے پر مجبور کرتے رہے جس کے روس بھارت اور اسرائیل سے منگوائے ہوئے اسلحہ نے مسلمان ملکوں کے شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا۔ آج وہی ملک عالم اسلام کی سربراہی کانفرنس کی میزبانی کرکے خود کو اسلام اور مسلمانوں کا رہبر ورہنما ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ماررہا ہے۔ لیکن ہم دنیا کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ سانپ کو دودھ پلانے سے اس کی فطرت تبدیل نہیں ہوسکتی۔ اونٹ مکے کا سفر کرکے حاجی نہیں بن جایا کرتے جس قوم کے قلب وجگر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت اصحاب رسول کے لئے ادب واحترام کا ادنیٰ سا بھی احساس نہیں وہ خلفاء راشدین کو رہبر ومرشد تسلیم کرنے والے مسلمانوں سے وفا نہیں کرسکتی ہے۔''

(ماہنامہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء)

☆بریلویوں کی تصویر لشکر طیّبہ کی نظر میں

مولانا امیر حمزہ ایڈیٹر مجلہ الدعوۃ ترجمان لشکر طیبہ نے پاکستان کے تمام بریلوی درباروں کی زیارت کی اور پھر یہ آنکھوں دیکھا حال اپنی کتاب ''مذہبی اور سیاسی باوے'' میں تفصیل سے درج فرمایا۔ مزار، عرس، تصوف، قوالی، مجاور، یہ بریلوی اسلام کی خاص علامتیں ہیں اسی وجہ سے اہل حدیث انہیں چڑانے کے لیے قبوری بدعتی وغیرہ کہتے ہیں۔ بریلوی بھائی اپنے بزرگوں کے مزاروں پر کیا کررہے ہیں؟ بریلوی تصویر اہل حدیث عالم دین کی نظر میں:

''قارئین کرام آج پھر اسلامی دنیا کا یہی حال ہے۔ ایران۔ عراق۔ مصر اور شام قبر پرستی کے گڑھ بن چکے ہیں۔ افغانستان میں بھی قبر پرستی کم نہیں انڈیا پاکستان اور بنگلہ دیش تو اس شعبے میں سب سے ممتاز اور نمایاں ہیں یہی وجہ ہے کہ آج اسلام دنیا ذلت ورسوائی کا شکار ہے''۔

(صفحہ 73-74)

حیدرآباد کے مشہور مزار چھتن پیر کے دربار کا حال بیان کرتے ہیں کہ حجرے میں اولاد حاصل کرنے والی عورتیں جاتی ہیں جہاں ایک پردہ پڑا ہوا اس کو بوسہ دے کر اٹھاتی ہیں پیچھے چھتن پیر کی مادر زاد ننگی تصویر ہے اس ننگی تصویر کی پرستش کے حوالے سے آپ بریلویوں کو مخاطب کرتے ہیں:

''ذرا غور کیجیے کہ یہ امت تو قبر پرستی سے بڑھ کر اب تصویر پرستی اور بت پرستی تک جا پہنچی ہے اور پھر تصویر اور بت بھی وہ کہ جو شرک کی آخر حد کے ساتھ ساتھ فحاشی کو بھی اپنے دامن میں۔تقدس کے پردے میں چھپائے ہوئے ہے اور یہ ناٹک کسی اجاڑ دنیا میں نہیں۔ بلکہ ملک کے ایک بڑے اور مہذب شہر کے عین وسط میں رچایا جا رہا ہے۔تصوف وطریقت کے پردے میں فحاشی بیچ چوراہے کے ناچ رہی ہے۔شرم وحیا اپنا دامن بچا کر یہاں سے بھاگ رہی ہے''۔

(صفحہ 82)

پھر آپ بریلوی مجذوب ولیوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ہمارے یہاں قلندر۔قطب۔غوث داتا ابدال اور مجذوب ولی بنائے گئے اور مجذوبوں کے کپڑے اتار دیئے گئے تو یہی چیز ہندوؤں میں ہمیں ملتی ہے ان کے ہاں پیشاب پینا تو معمولی بات یہ تو اپنا پاخانہ گندگی اور غلاظت تک کھا جاتے ہیں ایسے ننگے سادھو ہندوؤں کے ہاں متبرک ترین لوگ ہوتے ہیں۔

قارئین کرام! یہی کچھ درباروں پر ولی بننے کے لیے ہوتا ہے۔اور اگر وہ ننگے رہ کر ڈگمبر سادھو کہلواتے ہیں تو یہ ننگے رہ کر مجذوب ولی کہلاتے ہیں''۔

مولانا حمزہ صاحب مکلی کے مشہور قبرستان میں واقع عظیم درگاہ حضرت پیر لٹن شاہ کے دربار کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

''میں جب اس دربار پر پہنچا تو حضرت لٹن شاہ کی قبر سے سیمنٹ کا ایک گولہ نکلا ہوا تھا جو دربار کے باہر کئی میٹر تک چلا گیا تھا۔ میں نے گدی نشین سے پوچھا تو وہ کہنے لگا ''یہی تو حضرت کی کرامت ہے۔حضرت لٹن شاہ صاحب دریائے سندھ کے کنارے بیٹھ جاتے تھے اور دوسرے کنارے پر رہنے والے مرید لٹن شاہ کے پل پر سے چل کر اس کے پاس آجاتے تھے۔اسی کی یاد میں یہ سیمنٹ کا گولہ ہے جو حضرت کی قبر سے نکالا گیا ہے۔اب بتلایئے ہندو کے برہما دیوتا اور نام نہاد مسلمانوں کے حضرت لٹن شاہ ولی کے واقعات میں کیا فرق ہے۔غرض اگر ہندو انسان کی شرمگاہ کی پوجا کرتا ہے تو قبروں پہ گرنے والا بھی اسی راستے پر چل نکلا ہے اور یہ راستہ وہ ہے جو شرک کے ساتھ ساتھ فحاشی کی دلدل میں بھی دھنساتا ہے یہی وجہ ہے کہ شرک کے اڈے فحاشی کے بھی اڈے ہیں۔ چونکہ ان دنوں یعنی شرک اور زنا کا ایک باہمی گہرا تعلق ہے اس لیے جہاں شرک کا اڈہ ہوتا ہے وہاں زنا کا کاروبار بھی چلتا ہے''۔

(مذہبی وسیاسی باوے صفحہ 101)

خلاصتہً یہ کہ بریلوی بھائی مندرجہ ذیل مشہور درگاہوں پر درج ذیل کی اشیاء کی پرستش بھی کرتے ہیں:

حضرت بایزید بسطامی دربار واقع چٹا گانگ میں پلیٹروں کو مقدس سمجھ کر خوراک ڈالی جاتی ہے۔

(صفحہ 48)

حضرت منگو بابا دربار واقع کراچی میں مگرمچھوں کو مقدس سمجھ کر خوراک ڈالی جاتی ہے۔

(صفحہ 51)

لٹن شاہ کے دربار پر عضو انسانی کی پرستش جاری۔

(صفحہ 60)

چھتن شاہ کے دربار پر ان کی مادرزاد ننگی تصویر کو مقدس سمجھ کر بوسے دیئے جاتے ہیں۔

(صفحہ 80)

اندرون سندھ ملکانی شہر حضرت ککڑ شاہ کے دربار پر ککڑ چڑھائے جاتے ہیں آپ مادرزاد ننگے رہتے تھے۔

(صفحہ 89)

(ناشر ادارہ مطبوعات مجلہ الدعوۃ پاکستان اشاعت اول نومبر 1998ء)

☆بریلویوں کی تصویر دیوبندی حضرات کی نظر میں

شورش کاشمیری صاحب جو سکہ بند دیوبندی تھے نے بریلوی بھائیوں اور ان کے اکابرین کو سامنے رکھ کر ''کافرساز ملا'' میں یہ منظر کشی کی ہے۔

''جو شخص اکابر دیوبند کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کرتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ شقی القلب ہے۔ بدبخت ہے۔ بدزبان ہے۔ ذلیل ہے۔ فروتر ہے بلکہ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ وہ دھوپ چھاؤں کی اولاد ہے''۔

(سرورق کافرساز ملا)

رسالہ کے صفحہ 7 پر شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان 1962ء کے مقالہ افتتاحیہ کا یہ اقتباس درج ہے:

''ان کافرگروں سے ہماری درخواست ہے کہ اپنی زبانوں کو بند رکھیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ ان کا پوسٹمارٹم کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ ہمیں اس قسم کے فیض درجات حامی سنت۔ ماحی بدعت۔ شیخ الحدیث اور ابوالفضل کہلانے والے پٹواریوں کی ضرورت نہیں۔ یہ فتنہ پرداز ہیں اور فتنہ رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق قتل سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے''۔

اسی زمانہ میں دیوبندیوں کا شائع کردہ دوورقہ بعنوان ''رضا خانی فتنہ پردازوں کا سیاہ جھوٹ'' بھی فی سبیل اللہ فساد کا مظہر بنا رہا اس میں مدیر چٹان بریلوی بھائیوں کو بھڑوے۔ دیوثوں کی اولاد بلکہ رب ذوالجلال کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یہ لوگ تو ہمارے اکابرین (یعنی دیوبندی) کی بیت الخلاء کی اینٹ سے بھی کمتر درجہ کے لوگ ہیں۔

(بحوالہ مذہب کا سرطان مصنفہ کوثر جمال صفحہ 82-83)

ممتاز صحافی و عالم دین جناب مولانا ظفر علی خاں بریلویوں کی یوں تصویر کشی فرماتے ہیں:

بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ — کہ بکتے ہیں ایک ایک کوڑی کے تین
خدا نے انہیں کہہ کے یہ ڈھیل دی — واملی لھم ان کیدی متین
ہندوستان میں ملت بیضا کا انحطاط — شرمندہ ہے بریلویوں کے وجود کا
وقت آگیا ہے کہ خاک برہوں بریلوی — اور قلعہ پاش پاش ہو ان کے جمود کا

(روزنامہ پاکستان ''بریلی کے فتووؤں کا سستا ہے بھاؤ'' از لیاقت فاروقی 5 اکتوبر 97ء)

☆دیوبندی حضرات کی تصویر بریلویوں کی نظر میں

جماعت اہل سنت سکھر کی جانب سے ممتاز بریلوی عالم دین انیس احمد نوری کے برش سے دیوبندی بھائی کی پینٹ کی گئی تصویر بعنوان ''کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے؟'' افادہ عام کے لیے پیش کی گئی ہے۔ دیوبندی تصویر کے نقش ونگار پیش ہیں:

''رات دن مسلمانوں کو کافر۔ مشرک۔ بدعتی کہنے والوں بلکہ اللہ رب العزت اور اس کے محبوب اعظم کی شان پاک میں سڑی سڑی گالیاں لکھ لکھ کر چھاپنے۔ فروخت کرنے فری تقسیم کرنے والوں کے منہ سے بات کتنی عجیب لگتی ہے کہ ہم کسی کو برا نہیں کہتے۔ گویا گالیاں بکنا نبی ولی کے لیے مخصوص ہیں۔ اور گستاخ رسول دیوبندیوں کو برا کہنے کا پرہیز ہے۔ گستاخ رسول دیوبندی بتائیں کہ اگر کافر کو کافر نہ کہیں تو کیا کہیں؟

(صفحہ 294-95)

پھر آگے چل کے خود کو حنفی قرار دینے کے خلاف منظر کشی یوں کرتے ہیں:

دیو کے ساز پہ نجدی لے میں — شرک کے نغمے گاتے ہیں یہ
ہوگا لقب ، ابلیس کا لیکن — شیخ البحر کہلاتے ہیں یہ

(صفحہ 296)

دیوبندیوں کے خود کو حنفی قرار دینے کے خلاف منظر کشی یوں کرتے ہیں:

اگر وہابیہ۔ دیوبندیہ کے گستاخانہ عقائد 1200ھ تک کے سنیوں حنفیوں سے ملتے جلتے نظر نہیں آئیں بلکہ بارہ سو سالہ سنی حنفی باادب اور ان کے مقابلہ وہابیہ دیوبندیہ ادب گستاخ نظر آئیں پھر گستاخ رسول وہابیہ دیوبندیہ کو سنّی حنفی سمجھنا ایسا ہے جیسے شراب یا پیشاب بھری بوتل پر شربت یا سرکہ کا لیبل دیکھ کر اُسے شربت یا سرکہ کہنا۔

بغض ہے ان کو ہر سنی سے — خود کو سنی بتاتے ہیں یہ
ان کی ترقی کا یہ سبب ہے — تقیہ جھوٹ اپناتے ہیں یہ
جھوٹ تقلید کو گر یہ چھوڑ دیں — مذہب دیو کا گنواتے ہیں یہ

(صفحہ 297)

صفحہ 300 پر درج ہے:

ان گستاخ رسول دیو بندیوں کے ہزاروں مکروں میں سے ایک مکر بھی ایسا ہرگز کوئی بھی نہیں ثابت کرسکتا خو خبیث الاخبث نہ ہو۔ان گستاخوں کے مکر۔فریب۔داؤ۔دھوکہ۔دغا چال چلنے سے اس قدر محبت ہے کہ خودتو کرتے ہی ہیں اپنے رب کے لیے بھی قرآن پاک کے ترجمہ میں لکھنے پر بہت مسرور ہوتے ہیں''۔''وہابی دیو بندی یہ نجدی اورمودودی۔خدا کے مصطفیٰ کے دین کے ایمان کے دشمن''

(صفحہ 300)

اسی طرح ممتاز دیوبندی اکابرین کی وفات کے متعلق ''گستاخاں رسول کی عبرتناک موت پر چند مختصر جھلکیاں'' نامی کتاب بریلوی مکتبہ فکر مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر نے شائع کی ہے۔آغاز منظر کشی یوں ہوا ہے۔

''میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ گستاخان رسول کی عبرتناک موت پر گستاخ رسول دیو بندی اس کی دوسری علامات مثلاً زانی۔لوطی۔شرابی ہونا۔تو سبب بتا دینا گوارا کر لیتے ہیں مگر بھیانک موت کا سبب۔اللہ تعالیٰ کے محبوب کی گستاخی کبھی ہرگز بیان نہیں کرتے''۔

(صفحہ 34)

پھر دیو بندیوں کے بارے میں ہوشیار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

اگر حقیقت میں فاروق اعظم ظاہری حیات میں آج تشریف فرما ہوتے تو گستاخان رسول نجدی۔وہابی۔دیو بندی۔ندوی۔مودودی اور کراچی کا عباسی۔عثمانی۔لاہور کا اسراری خارجی۔اشرف علی تھانوی ہوتے نہ ان کی کفریہ عبارات ہوتیں اور نہ ان کے پیروکاروں کا دور دور تک نام ونشان ہوتا۔

''خبردار خبردار گستاخ رسول فرقے کسی بھی ٹولی میں خود کو شامل نہ کرنا۔ہردم گستاخاں رسول کی مکاریوں سے بچتے رہنا۔چنانچہ رب العزت کی اس سنت مطہرہ پر آپ کا انیس عمل کرتے ہوئے چند گستاخانِ رسول کی بہت ہی مختصر عبرتناک موتوں کی طرف اشارے تحریر کرتا ہے''

(صفحہ 36)

اشرف علی تھانوی کے بارے میں ہے کہ اس کے بدن میں کیڑے پڑ گئے اور تعفن کی وجہ سے عزیز واقارب تک کو جنازے سے نفرت ہوگئی۔

(صفحہ 37)

رشید احمد گنگوھی اندھا ہوکر فوت ہوا۔بلکہ اندھی آنکھوں میں بھی کیڑے پڑ گئے گھر والوں سے بدبو برداشت

کرنے کا صبر بھی ختم ہو گیا اور یوں اس کا جنازہ باہر والوں کے لیے عبرت بنا۔

(صفحہ 37)

عبرت نمبر 3 کے تحت لکھا ہے:

سورۃ نون والقلم میں گستاخ رسول کی دس خبیث خصلتوں سے آخری علامت ذلک زنیم کہ وہ زنا سے پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی اور آگے سزا ارشاد فرمائی کہ سنسمہ علی الخرطوم قریب ہے کہ ہم اس سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ چنانچہ اللہ نے دبئی سے اہلسنت کا بیج ہی ختم کرنے کے چیلنج کرنے والے گستاخ رسول غلام اللہ خاں کی صورت کو اس طرح داغا کہ رب العزت کے ارشاد کے مطابق اس کی شکل سؤر کی کالی تھوتھنی کی طرح ہوگئی۔ زبان پیشانی کو لگ گئی۔ دبئی کی دیوبندی عوام شکل دیکھنے سے بے ہوش ہوگئی۔ غلاظت کی طرح کینہ بھرا تھا اُس کے سینے میں۔ ڈاکٹروں کو میت کے صندوق پر بھی یہ لکھنا پڑا کہ کوئی صاحب اس کی شکل دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔

(صفحہ 37-38)

احتشام الحق تھانوی باتھ روم میں فوت ہوا۔ وغیرہ وغیرہ

(صفحہ 38)

نوٹ: قرآن شریف کی غلط ترجموں کی نشاندہی، کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے، عبرتناک موت، یہ تینوں کتابوں کے متعلقہ صفحات چھوٹے سے کتابچے کی شکل میں مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر نے الگ سے شائع کیا ہے مندرجہ بالا حوالہ جات میں نے اسی کتابچے سے لئے ہیں۔

☆دیوبندیوں کی تصویر دیوبندیوں کی نظر میں

مولوی اللہ یار خان بہت بڑے دیوبندی حلقہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بیسیوں کتب کے مصنف اور قاضی اور مفتی اور شیخ الحدیث کے القابات سے مزّین ہیں منارہ ضلع چکوال میں براجمان ہیں جبکہ دوسری طرف اکوڑہ خٹک کے مولانا سمیع الحق اور ان کا پورا مکتبہ فکر اور تیسری طرف بنوری ٹاؤن کراچی کے علماء کرام۔ مولوی اللہ یار خان ان مؤخر الذکر سارے ختم النبوۃ کے محافظین کے کردار اور ایمان وعقائد کو یوں دیکھتے ہیں

"عوام بھی بے چارے مجبور ہیں کچھ لوگ دنیاوی مفاد کی خاطر اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں مگر علمائے دیوبند کے اجماعی عقائد کے منکر ہیں۔ صالحیہ، کرامیہ، اور خارجیوں کے عقائد جمع کر کے اس ملغوبے کا نام توحید رکھ لیا ہے۔ اور اس تثلیثی توحید کے پرچار کے لئے دیوبندیت کا اسٹیج استعمال کیا۔ سننے والے سمجھیں دیوبندیت یہی ہے۔ انہیں کون بتائے کہ یہ بہروپئے تو حنفیت سے بھی کوئی واسطہ نہیں رکھتے بلکہ وہ تو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بھی ثابت نہیں کر سکتے"۔

(عقائد وکمالات علمائے دیوبند ص 71 افادات مولوی اللہ یار خان ناشر ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دار العرفان منارہ چکوال)

☆بریلویوں کی تصویر غیر مقلدین کی نظر میں

غیر مقلدین کے ممتاز عالم دین مولانا احسان الٰہی ظہیر بریلویوں کی تصویر یوں بناتے ہیں:

''سال کے مخصوص دنوں میں ان لوگوں کا قبروں پر حاضر ہونا جنہیں وہ اولیاء وصالحین گمان کرتے ہیں۔ عرسوں کا قائم کرنا۔ عید میلاد وغیرہ منکرات جو ہندوؤں مجوسیوں اور بت پرستوں سے مسلمانوں میں در آئے ہیں''۔

(البریلویہ صفحہ 10)

''ان کے عقائد کا اسلام سے دور نزدیک کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بعینہ وہی عقائد ہیں جو جزیرہ عرب کے مشرک اور بت پرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے رکھتے تھے بلکہ دور جاہلیت کے لوگ بھی شرک میں اس قدر غرق نہ تھے جس قدر یہ ہیں''۔

(صفحہ 9)

بریلویوں کے امتیازی عقائد وہ ہیں جو دین کے نام پر بت پرستوں، عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہوئے ہیں''۔

(صفحہ 55)

''کفار مکہ۔ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردی عقائد نہ رکھتے ہونگے''۔

(البریلویہ صفحہ 65)

☆غیر مقلدین کی تصویر بریلویوں کی نظر میں

بریلویوں کے ممتاز عالم دین وخطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبد الحکیم مولانا فقیر محمد ضیاء اللہ قادری نے غیر مقلدین کے کردار، اخلاق، فقہ، اعمال، عقائد سب کو ''الوہابیت'' نامی کتاب میں مزے لے لے کر پینٹ کر دیا ہے چنانچہ آپ اپنی تصویر کا خود ہی تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

عیار مکار گستاخ

''اس کتاب میں وہابیوں کی اس عیاری اور مکاری کا پردہ بھی چاک کر دیا ہے۔ کوئی اللہ کریم کو جھوٹ بولنے پر قادر کہہ رہا ہے کوئی چوری۔ زنا۔ شراب وغیرہ افعال قبیحہ کا اللہ تعالیٰ سے صادر ہونا ممکن تحریر کر رہا ہے کوئی اللہ تعالیٰ جلّ مجدہ کے علم غیب ذاتی کا انکار کر رہا ہے۔ کوئی مکار۔ دغا باز نا معلوم مسلمانوں کے دلوں کو لرزا دینے والے کفریہ

الفاظ استعمال کر رہا ہے کہ ایک ملحد کو بھی ایسے الفاظ اور نظریات کی اشاعت کرنے کی جرأت نہ ہوئی جوان وہابی اکابر نے اپنی کتب میں درج کئے ہیں''۔

(صفحہ 19 شائع کردہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

جناب سائر بکنوری۔ایم۔اے وہابیت کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ فکر جو خوارج کے بعد کسی منظم انداز میں اور کسی مخصوص نام سے سر نہیں اٹھا سکتی تھی بارہویں صدی میں ایک شخص محمد بن عبدالوہاب کی شکل میں مجسم ہو کر ملت اسلامیہ کی پر امن فضا کو درہم برہم کرنے کے لیے رونما ہوئی مسلمانوں میں موجودہ فکری انتشار اس کا رہین منت ہے دنیائے گمراہی اس پر جتنا بھی ناز کرے کیونکہ اس سے پہلے تاریخ اسلام کو شاید کسی بھی اتنے بڑے پیکر دجل وفریب سے واسطہ نہیں پڑا''۔

(صفحہ 36)

توہین رسول کرنے والا ٹولہ

پاکستان کے غیر مقلد وہابیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

''پاکستان قائم ہو گیا تو دشمنان پاکستان کا نجدی ٹولہ اپنی سابقہ ناکامیوں کا انتقام لینے کے لیے مملکت خداداد میں آن دھمکا اب انہوں نے اپنے اصلی منصب یعنی توہین رسول کی طرف توجہ دی۔اندر ہی اندر مسلمانوں کو عشق رسول کی آتش باطل سوز سے محروم کرنے کے لیے دن رات ناپاک گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں''۔

(صفحہ 40)

سپولیئے

صفحہ 41 پر فرماتے ہیں مجاہد ملت، ضیغم اسلام حضرت الحاج مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ ان سپولیوں کے زہریلے اثرات سے ملت اسلامیہ کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔نجد و دیوبند سے اٹھنے والی شیطانی ظلمتیں ان کے نام سے ہی بھاگتی ہیں''۔

(الوہابیت شائع کردہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

☆جماعت اسلامی کی تصویر اکابرین دیوبند کی نظر میں

یوں تو جماعت اسلامی علمائے دیوبند اہل سنت بریلوی مسلک کے مقابلہ میں ایک اور آپس میں ایک دوسرے کے حلیف ہیں لیکن اس کے باوجود علمائے دیوبند جماعت اسلامی کے نظام فکر و عمل کو باطل اور دین ملت کے لیے مہلک سمجھتے ہیں۔

چند سال ہوئے جماعت اسلامی کے خلاف دارالعلوم دیوبند سے ایک فتوی شائع ہوا جس کی سرخیاں یہ تھیں:

الف۔سہارن پور سے مودودی فتنہ کو مٹادو

ب۔مودودی تحریک مہلک اور زہر قاتل ہے

ج۔مودودی کے ہم خیال گمراہ ہیں

د۔مودودیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو

اس فتوے کی اشاعت کے بعد جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا ابوالليث ندوی نے دیوبندی جماعت کے صدر مولانا حسین احمد مدنی کے نام ایک طویل مراسلہ لکھا۔مراسلے کا یہ حصہ پڑھنے کے لائق ہے۔

''اس وقت فوری مسئلہ جس پر میں گفتگو کی سخت ضرورت محسوس کرتا رہا ہوں وہ دارالافتاء دیوبند کا وہ فتویٰ ہے جو سہانپور سے مودودی فتنہ کو مٹادو۔مودودی تحریک مہلک اور زہر قاتل کی موٹی موٹی سرخیوں سے شائع ہوا ہے۔ معلوم نہیں یہ فتویٰ آنجناب کی نظر سے گزرا ہے یا نہیں۔یہ فتویٰ قدرتی طور پر ان تمام لوگوں کے لیے انتہائی حد تک تکلیف دہ اور دل آزار ہے جو تحریک اسلامی کو حق سمجھ کر اس میں شریک ہوئے ہیں''۔

(حاشیہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد 1 صفحہ 356)

مولانا مدنی صاحب کا جواب یہ تھا:

محترم میرا پہلے یہ خیال تھا کہ آپ کی تحریک اسلامی مسلمانوں کی علمی اور عملی دنیاوی اور دینی کمزوریوں اور ان کے انتشارات دور کرنے اور مسلمانوں کو منظم کرنے تک ہی محدود ہے۔اس لیے میں نے اس کے خلاف آواز اٹھانا یا تحریر کرنا مناسب نہ سمجھا۔مگر آج جبکہ میرے سامنے اطراف وجوانب ہندو پاکستان سے آنے والے مودودی صاحب کی تصانیف کے اقتباسات کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور پانی سر سے گزر گیا ہے تو اس کے دیکھنے اور سمجھنے سے میں مندرجہ ذیل نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور پاتا ہوں۔

آپ کی تحریک اسلامی خلاف سلف صالحین مثل معتزلہ۔خوارج روافض وغیرہ فرق قدیمہ اور مثل قادیانی، چکڑالوی،مشرقی،نیچری،مہدوی،بہائی وغیرہ فرق جدیدہ ایک نیا اسلام بنانا چاہتی ہے۔اس لیے میں مناسب جانتا ہوں کہ مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنے اور مودودی کے لٹریچروں کو نہ دیکھنے کا مشورہ دوں''۔

(مکتوبات شیخ الاسلام جلد 2 صفحہ 377)

روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ 4 اگست اور پھر سنڈے ایڈیشن 6 اگست 1951ء میں مودودی صاحب کے متعلق علمائے دیوبند کا ایک متفقہ بیان شائع ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''مودودی صاحب کی جماعت اور جماعت کے لٹریچر سے لوگوں پر بد اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ آئمہ ہدایت

کے اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام کے لیے مہلک اور گمراہی کا باعث ہے۔ اس لیے ہم ان امور کو اور ان پر مشتمل تحریک کو غلط اور مسلمانوں کے لیے مضر سمجھتے ہیں اور اس سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں''۔

(دو مسئلے صفحہ 16 شائع کردہ دیوبند)

(بحوالہ جماعت اسلامی صفحہ 11 تا 15 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

☆جماعت اسلامی کی تصویر بریلویوں کی نظر میں

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا ارشد القادری جماعت اسلامی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''گہرا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت اسلامی پر اسرار کمیونسٹوں کی طرح نہایت چالاکی اور خاموشی کے ساتھ ذہنوں پر چھاپہ مارتی ہے۔

سب سے پہلے پرکشش اور خوشنما لٹریچر کے ذریعہ...... وہ اپنا اثر اجنبی دماغوں میں اتارتی ہے اور جب ذہن مسحور ہو جاتا ہے تو اسے ایک نہایت مہلک اور خطرناک قسم کی جماعتی نخوت فکر میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ابتلاء کے بعد اس کا ہر ممبر اپنی فکری سطح کو عام مسلمانوں کی سطح سے برتر سمجھنے لگتا ہے...... 'جاہلیت' کی نئی اصطلاح ان مسلمانوں پر بولی جاتی ہے جو جماعت سے باہر ہیں یا جماعت کے زہریلے جراثیم سے اپنے حلقہ اثر کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس ماحول میں پہنچ کر جماعت کا ہر ممبر جماعت کی فکری اور علمی برتری کی نخوت میں اتنا خود رفتہ بنا دیا جاتا ہے کہ تمام بزرگان امت اور سلف صالحین پر حرف گیری و نکتہ چینی اس کا جماعتی عقیدہ بن جاتی ہے''۔

(صفحہ 18 تا 20 جماعت اسلامی)

اس کے بعد ارشد القادری صاحب نے مودودی صاحب کی نکتہ چینی کے نیچے آنے والی ہستیوں کے نام اور تنقید درج کی ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی، امام غزالی، تمام محققین اسلام، تمام محدثین اسلام۔ تمام آئمہ مجتہدین وفقہائے اسلام، تمام مجددین امت، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت خالد بن ولید، عام صحابہ رسول ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ، حضرت علی ؓ، قرآن مجید اور سرکار دوعالم رسول اللہ ﷺ، آپ نے صفحہ 24 سے صفحہ 46 پر یہ تنقیدی حوالہ جات درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

''مولانا مودودی ایک مطلق العنان فرماں روا کی طرح مسند احتساب پر متمکن ہیں اور ایک ایک شخص کی ہستی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ کسی کا نامہ زندگی بھی ان کی نظر میں بے داغ نہیں۔ ہر شخص کسی نہ کسی الزام کی زد میں ہے۔

مولانا نکتہ چین دماغ کا تار جھنجھنا اٹھے گا اگر فتنہ پرداز ذہن لیکر اسی انداز میں کوئی ان پر بھی تنقید کرنے بیٹھ جائے...... مولانا مودودی کو وہ نگاہ مبارک جس کا کلسیاء کا چراغ لیکر کعبے کے پاسبانوں کا عیب تلاش کیا ہے''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 47 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا روڈ بلال گنج لاہور)

☆دیگر مسلمانوں کی تصویر جماعت اسلامی کی نظر میں

مولانا مودودی صاحب دیگر تمام فرقوں پر مشتمل مسلم معاشرے کی تصویر کشی یوں فرماتے ہیں:

''یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے متعلق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمانوں کا نام ملتا ہے چلا آرہا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دیکر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے''۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوئم صفحہ 105)

پھر تمام جماعتوں اور ان کے لیڈران کی تصویر کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اسلام کے نام سے کام کر رہی ہیں اگر فی الواقع اسلام کے معیار پر ان کے نظریات اور مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے تو سب کی سب جنس کاسد نکلیں گی خواہ مغربی تربیت پائے ہوئے سیاسی لیڈر ہوں یا علماء دین ومفتیان شرع متین''۔

(سیاسی کشمکش حصہ سوئم ص95)

☆تبلیغی جماعت کی تصویر بریلویوں کی نظر میں

ممتاز بریلوی عالم دین نے تبلیغی جماعت کی مکمل منظر کشی کے لیے ''تبلیغی جماعت'' نام کتاب شائع فرمائی ہے۔ جس کے پہلے ہی صفحہ پر ''تبلیغی جماعت کے حقیقی خدوخال'' کے عنوان کے تحت خدوخالی تعارف ان موٹی سرخیوں میں کروایا گیا ہے۔

تبلیغ کے نام پر ایک مقدس فریب

ایک ایمان دشمن کی تحریک

مذہبی تاجروں کا ایک پرفریب کاروبار

کعبے کے غلاف میں لپٹا ہوا پر سرار خم کدہ

معصوم اعتقادوں کی دلچسپ قربان گاہ

کلمہ کے نام پر اسلامی روایات کی نفی

تبلیغی اجتماعات میں اسلامی مبلغین کی توہین

(شائع کردہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

☆حزب الاحناف کی تصویر زمیندار کی نظر میں

روزنامہ زمیندار انجمن حزب الاحناف اور ان کے پیشوا مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا تمسخر اڑاتے ہوئے انہیں رضا کی نسبت سے رضائی اور لحافی کی پھبتی اڑانے کے بعد ہیزم کش۔ غدار، اسلام فروش، کھوسٹ جاہلان عالم نما کا خطاب دیتا ہوا لکھتا ہے کہ:

''ان اوہام پرستوں پیروں اور ان پلاؤ خور ملونٹوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ تم جیسے ہرزہ کار اور خثیث الحرکات نہیں ہوتے۔ انجمن حزب الاحناف کے جلسے میں جن انسان نما طاغوتوں نے زمیندار سے مقاطعہ کا اعلان کیا تھا ان کی تہذیب اور شائستگی پر خود تہذیب اور شائستگی ماتم کر رہی ہے۔

علی الخصوص ایک بہت بڑی بدعتی مرغی کے گندے انڈے نے جو غلاظت بکھیری اور چندولال ریچھ (سرخ ریش) بزرگ جس انداز صوفیانہ سے ناچے اور کودے اس کی یاد اہل لاہور کے دلوں سے کبھی محو نہیں ہوگی۔ اگر تم ذرا بھی غیرت اور شرم رکھتے ہو تو مسجد وزیر خاں کے حوض میں سب کے سب ڈوب مرو۔ اگر تمہاری بے شرمی اور سخت دلی تمہیں مرنے نہ دے تو بریلی کے پاگل خانہ میں وہاں کے سڑی سودائیوں کے ساتھ پڑے سڑا گلا کرو۔''

(روزنامہ زمیندار 30 مئی 1915ء)

☆حزب الاحناف کی تصویر ''اہل حدیث'' کی نظر میں

''اہل حدیث'' 12 جون 1925ء کی اشاعت میں حزب الاحناف کے جلسے کی اپنی طرف سے یوں تصویر کشی کرتا ہے:

حزب الاحناف کا جو ایکٹر بھی سٹیج پر نمودار ہوا۔ اس نے ذریت شیطان کی طرح۔ سب مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے علیحدہ پارٹ ادا کیا۔ اور اپنے بڑے شیطان کے آگے خوب ناچے اور اپنے منہ سے اتنی غلاظت پھینکتے گئے کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو ناپاک کر دیا ان کی تکفیر کی قینچی سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔ اس جماعت شیطانیہ اور خبیثوں کی ناپاک ہستیوں نے اسلام پر جو اس قدر مصائب اور بربادی اسلام کے دروازے کھولے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسی شیطانی جماعت کے گمراہ کن خیالات اور شر انگیزیوں سے بچیں زمانہ ساز۔

نفس پرست تمہاری جہالت اور گمراہی
بے حیاء باش و ہر چہ خواہی کن

☆غیر مقلدین کے فقہ کی تصویر حنفیوں کی نظر میں

بریلوی عالم دین محمد ضیاء القادری صاحب منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان کے اکابر کی اخلاق سوز حرکات کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ ان کی مرغوب غذا جو کہ ان کے اکابر نے اپنی مستند کتب میں جائز قرار دی ہیں مثلاً کتا۔خنزیر۔کچھوا۔گوہ۔بجو منی اور سود وغیرہ بھی جن کو اصل عبارات سے بیان کر دیا ہے۔انسان گہرائی میں جائے تو بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے کہ مولیٰ کریم نے دراصل ان کو سزا دی ہے جن کے نزدیک حلال اور طیب نذرانوں اور فاتحہ کی چیزیں حرام بلکہ خنزیر سے بدتر ہیں ان کے نزدیک جانوروں کے پیشاب۔گوبر خنزیر۔کتا۔منی وغیرہ نجس چیزیں حلال طیب اور طاہر ہیں بلکہ ان کی مرغوب غذائیں ہیں۔جن کے نزدیک گیارہویں کے چاول حرام ہیں ان وہابی اکابر کے نزدیک منی اور بیوی کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے''۔

(الوہابیت صفحہ 22-23)

باب نمبر 10

عصر حاضر کی فکر انگیز کلاہ بازیاں

اور
میری مشکلات

مشکل نمبر 40

20 جنوری 1925ء

ہم اتنے بگڑ گئے ہیں کہ اگر نبی پاک ؐ بھی دوبارہ آ جائیں تو ہم انہیں قبول نہ کریں گے......ڈاکٹر علامہ اقبال

ڈاکٹر علامہ اقبال اپنے مسلمان معاشرے کی 20 جنوری 1925ء کو یہ تصویر کشی فرماتے ہیں:

''مجھے یقین ہے کہ اگر نبی کریمؐ بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں''۔

(مکاتیب نیاز الدین صفحہ 72 خط 20 جنوری 1925ء)

25 ستمبر 1949ء

کہاں کا اسلام؟ اور کدھر کا اسلام؟ غلام جیلانی برق

پروفیسر غلام جیلانی برق صاحب 25 ستمبر 1949ء کو مسلمانوں کی یوں تصویر کشی فرماتے ہیں:

''ہمارے ہاں ہر فرقے کا اسلام وقرآن الگ ہے ایک اسلام وقرآن تو وہ ہے جو 14 لاکھ حدیثوں کے بوجھ تلے دبا ہوا کراہ رہا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو مختلف فقہی مسلکوں کے نرغے میں پھنسا ہوا۔ بچ نکلنے کے لیے فریاد بھی نہیں

کرسکتا اور ایک تیسرا اسلام ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے لکڑی اور کاغذ کے تعزیوں کے ساتھ بندھا ہوا کوچہ و بازار میں سالانہ گردش کرتا نظر آتا ہے۔ایک چوتھا اسلام وہ ہے جو استخواں فروش مجاہدوں اور پیرزادوں کے حلقے میں ہو حق کے نعرے لگانے اور حال وقال کی بزم آرائی کے لیے مجبور ہے''۔

(دو اسلام صفحہ 27 کتاب منزل لاہور)

9 دسمبر 1949ء

کہاں کے مسلمان اور کدھر کے مسلمان؟ سید عطاء اللہ شاہ بخاری

بخاری صاحب 9 دسمبر 1949ء کو علماء کرام اور مسلمان معاشرہ کی یہ تصویر کیمرے میں محفوظ کرتے ہیں:

''یہ اسلام جو تم نے اختیار کررکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نمازیں جو ہم میں سے بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ جو مصلے پر کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی 23 گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لیکر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو پھر میں کمیونزم سے کیوں لڑوں؟ ہمارا نظام کفر ہے قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے قرآن صرف تعویذ اور قسم کھانے کے لیے ہے''۔

(احراری اخبار آزاد 9 دسمبر 1949ء)

3 ستمبر 1974ء

دنیا کی وہ کونسی برائی ہے جو ہم میں نہیں......امام کعبہ

مسجد الحرام کے خطیب الشیخ محمد بن سبیل نے بیت اللہ شریف کے سایہ میں کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے تمام عالم اسلام کی اخلاقی حالت کی یہ تصویر بنائی ہے:

''آج اکثر بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی کیفیت سخت الم انگیز ہے مسلمان آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی روش کا مخالف ہو چکا ہے۔کیا اکثر مسلمان ممالک میں ہمیں ایسے لوگ نظر نہیں آتے جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اپنے تئیں مسلم کہتے ہیں اور بایں ہمہ ان کا اسلام انہیں بڑے بڑے جرائم سے نہیں روکتا۔ان کا اسلام انہیں سود اور لوگوں کے اموال کھانے اور فجور سے نہیں روکتا ان کا اسلام انہیں کذب بیانی اور جھوٹی گواہی سے نہیں روکتا اور نہ ہی رقص گاہوں اور شراب خانوں سے منع کرتا ہے۔نہ اُن کا اسلام انہیں مسلمانوں کے معاملات میں دھوکا چالبازی اور فریب دہی سے باز رکھتا ہے۔نہ ان کا اسلام انہیں نماز و روزہ کے چھوڑنے سے روکتا ہے۔ وہ حق کو نفرت انگیز

القاب کے ذریعہ بعض سادہ لوح لوگوں کے سامنے بدنما بتاتے ہیں۔اُن کا اسلام قرآن اور احادیث نبویہ کو پس پشت ڈالکر خودساختہ قوانین کے فیصلہ سے بھی انہیں نہیں روکتا اور ان کا اسلام انہیں اس بات سے بھی نہیں روکتا کہ شریعت اسلامیہ کو عیوب اور نقائص کا تختہ مشق بنائیں۔وہ اشترا کی مذہب رکھتے ہیں۔وہ دہریوں کی مدد کرتے ہیں۔اورخدا کے دین اورخدا کے مومن بندوں سے بیگانگی اختیار کئے ہوئے ہیں''۔

(اخبارالعالم الاسلامی 15 شعبان 1394ھ مطابق 3 ستمبر 1974ء صفحہ 13 تا 16)

8 فروری 1988ء

1400 سوسال بعد آج نہ ہم مسلمان ہیں نہ پاکستانی نہ انسان......صدر ضیاء الحق

11 سال تک اسلام کے نام پر مطلق العنان حکومت کرنے اور ہر شعبہ میں ملاں حضرات کو مکمل سپورٹ دینے والا شخص آخر 8 فروری 1988ء کو مسلم معاشرے کی یہ تصویر بناتا ہے:

''افسوس چودہ سوسال بعد ہم نہ مسلمان ہیں نہ پاکستانی اور نہ انسان رہے ہیں...... مجھے نظر آرہا ہے کہ پورے کا پورا معاشرہ گڑھے کی طرف جارہا ہے''۔

(اوکاڑہ میں سیرت النبی کانفرنس سے خطاب روزنامہ جنگ لاہور 8 فروری 1988ء)

24 فروری 1989ء

بیرون ملک جانے والے مبلغین کے اعمال اگر ان کے چندہ دینے والے دیکھ لیں تو کبھی ایسا نہ کریں......سید سہیم حسن

جناب سید سہیم حسن بیرون ملک تبلیغ اسلام کے لیے جانے والے مبلغین کے اعمال وافعال کی منظر کشی کر کے یہ خوفناک منظر پیش کرتے ہیں:

وہ مسلمان مبلغین......جو......بیرون ممالک تبلیغ اسلام کے لیے جاتے ہیں ان کا خاص ہدف یورپین ممالک ہی ہوتے ہیں اور ان کا زیادہ تر قیام یورپ میں برطانیہ میں ہوتا ہے یہ مقامی لوگوں سے چندہ وغیرہ لیکر جاتے ہیں اور جاتے آتے وقت اخبارات میں اپنی تصویر مع خبر کے شائع کراتے ہیں تا کہ چندہ دہندگان کو یہ معلوم ہو کہ اب ان کا پیسہ کام میں استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے۔اس پیسہ کا ایک بڑا حصہ یہ اپنی آسائش قیام وطعام پر خرچ کرتے ہیں جو عموماً 4 سے 5 اسٹار ہوٹلوں میں ہوتا ہے وہاں جا کر بھی یہ جس قسم کی تبلیغ کرتے ہیں اگر اس کا اندازہ ان کے چندہ دہندگان کو ہو جائے تو شاید انہیں چندوں کی ان رقومات سے ہاتھ دھونا پڑیں۔وہاں یہ لوگ کافروں کو دائرہ اسلام میں لانا تو دور کی بلکہ بہت سوں کو تو اسلام سے خارج کرنے کے فتوے صادر کر کے وطن تشریف لاتے ہیں''۔

(اخبار جنگ جمعہ ایڈیشن 24 فروری 1989ء صفحہ اول)

اگست 1990ء

ہم زانی، شرابی، سمگلر، بدمعاش بلکہ سڑی ہوئی قوم جس کا مولوی ایک پلیٹ پر بک جاتا ہے.....میاں محمد طفیل صاحب

سابق امیر جماعت اسلامی میاں محمد طفیل صاحب پاکستانی مسلم معاشرے کی درج ذیل تصویر بناتے ہیں:

''قوم میں کس پر اسلام لایا جائے؟ کس پر اسلام نافذ کیا جائے؟ قوم کا اس وقت کیا حال ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے......امر واقعہ یہ ہے کہ یہ قوم تو بالکل سڑ گئی ہے پیسے بغیر کوئی ووٹ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کوئی ناچ رہا ہو کوئی زانی زنا کر رہا ہو۔ کسی کو پرواہ نہیں پیسہ ہو تو وہ لیڈر بن جائے گا۔ کسی کو امانت اور دیانت کی کوئی پرواہ نہیں نہ ضرورت جتنا بڑا کوئی رشوت خور ہو۔ جتنا بڑا کوئی بددیانت ہو۔ جتنا بڑا کوئی سمگلر ہو۔ زانی ہو۔ بدمعاش ہو اس کو ووٹ دیں گے اب آپ ہی بتائیں کس پر اسلام نافذ کیا جائے؟۔ آپ کے علماء کا کیا حال ہے؟ ایک حلوے کی پلیٹ کسی مولوی صاحب کو کھلا دیں جو چاہے فتویٰ لے لیں ہر مولوی دوسرے کو کافر بنا رہا ہے۔ جماعت اسلامی 50 سالوں سے کام کر رہی ہے۔ مولانا مودودی جیسا شخص اس قوم کے واسطے سر کھپاتا رہا۔ گیارہ کروڑ کی آبادی میں سے اس وقت بھی 5 ہزار جماعت اسلامی کے ارکان ہیں وہ بھی چھوٹی برادریوں اور ذاتوں کے تعلق رکھنے والے یا دفتروں کے چپڑاسی کوئی قابل ذکر آدمی جماعت اسلامی کے ساتھ نہیں''۔

(بیدار ڈائجسٹ اگست 90ء صفحہ 9 ضیاء الحق شہید نمبر)

10 مارچ 1993ء

بیرونی دنیا میں تبلیغ کے لیے جانے والے مبلّغو! خود تمہیں مسلمان کرنے کی ضرورت ہے انھیں نہیں

روزنامہ پاکستان لکھتا ہے:

''وسط ایشیا کے ضمن میں دو ایسے پہلوؤں کی طرف اشارہ ناگزیر ہے جو انتہائی حساس لیکن انتہائی اہم ہیں۔ عملاً یہ بات سمجھ لینی از حد ضروری ہے کہ وسط ایشائی ممالک بالخصوص ازبکستان کو ہماری تبلیغی کوششوں کی نہ ضرورت ہے اور نہ یہ ممالک اس ضمن میں ہماری روایات، طریق کار بلکہ طریق واردات کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ یہ ممالک اسلامی علوم اور روایات میں ہم سے کہیں آگے تھے اور ڈیڑھ سو سال کی اسلام دشمنی بھی انہیں اسلام سے نہیں ہٹا سکی اسلام کا احیا وہاں اپنی فطری رفتار سے ہوگا اور اس میں وسط ایشیائی مسلمان مرکزی کردار ادا کریں گے۔ جس رفتار سے ان ملکوں میں مسجدیں آباد ہو رہی ہیں اور مدارس اسلامی علوم کے شائق طلبہ سے بھر گئے ہیں وہ حیران کن ہے اور اس حقیقت کی بھی غماز ہے کہ یہ سارا کام ہماری تبلیغی معاونت کے بغیر ہوا ہے۔

پاکستان کی تبلیغی کوششوں نے اس سے پہلے یورپی ممالک (بالخصوص برطانیہ) میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور اہل حدیث فرقوں کی پرورش کی ہے اور کئی مسجدوں میں جھگڑوں، مقدمہ بازیوں اور انجام کار مقامی پولیس کے ہاتھوں تالے لگوانے کے کارہائے خیر انجام دیئے ہیں اگر ہم اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وسط ایشیا کے مسلمان اسلام سے برگشتہ ہو چکے ہیں اور انہیں دائرہ اسلام میں داخل کرنا ہمارا فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے وہاں تبلیغی وفد روانہ کرنے چاہئیں تو خوش فہمی افسوس ناک اور قابلِ رحم ہے۔

وہاں جس طرح اشترا کی زبان اب بھی اہم عہدوں پر فائز ہیں جس طرح امریکہ اور روس احیا اسلام کا بغور جائزہ لے رہے ہیں اور جس دانشمندی اور حکمت سے وہاں کے مسلمان اسلام کی طرف واپس آ رہے ہیں ان سب پہلوؤں کے پیش نظر تبلیغی حملے وہاں کے مسلمانوں کو بے پناہ مشکلات سے دوچار کر سکتے ہیں۔

وسط ایشیا کی اخلاقی حالت ہم لوگوں سے کہیں بہتر ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بولتے ہر کام قاعدے اور تنظیم سے کرتے ہیں جرائم کی شرح حیرت انگیز تک کم ہے۔

ہمارے مبلغین کو جو آئے دن یورپ اور امریکہ کے دورے کرتے ہیں غالباً یہ نہیں معلوم کہ تبلیغ کی سب سے زیادہ ضرورت پاکستان کو ہے۔''

(روزنامہ پاکستان اسلام آباد 10 مارچ 1993ء)

2 نومبر 1995ء

آج ہم یہودی اور عیسائی بن چکے ہیں اور ہر مورد عذاب ہونے والا فعل کر رہے ہیں

روزنامہ نوائے وقت زیر عنوان ''شریعت کے نفاذ کی ضرورت و اہمیت'' مندرجہ ذیل حیران کن منظر کشی کرتا ہے:

''آج امت محمدیہ سارے کام کرنے میں مشغول ہے جن کاموں کے کرنے سے دوسری قوموں پر عذاب نازل ہوا۔ آج امت مسلمہ کا قبلہ و کعبہ زمین پر نہیں ذہنوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ آج زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تیری بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور دکھا ہمیں سیدھا راستہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام نازل ہوا نہ وہ مغضوب تھے اور نہ گمراہ۔ لیکن پیروی مغضوب (یہودی) اور گمراہ (عیسائی) یہودیوں اور عیسائیوں کی کرتے ہیں اس کی واضح مثال پاکستانی معاشرہ ہے''۔

(روزنامہ نوائے وقت 2 نومبر 95ء اشاعت خاص نمبر 1 تحریر برجیس)

5 مئی 1997ء

کاکیاں تاڑنا میرا مذہب ہے...... میں پیر آف کنجر شریف ہوں

ہیرا منڈی لاہور میں براجمان ایک مشہور پیر صاحب جو روزنامہ خبریں میں مذہبی کالم لکھتے ہیں اپنے آپ کو ملاتی صوفی کہتے ہیں۔انہوں نے لاہور کے ایک ہوٹل میں مجرے کے دوران پریس کانفرنس کرتے ہوئے پاکستان مسلم معاشرے کی یہ تصویر کشی فرمائی:

''کاکیاں تاڑنا میرا مذہب ہے۔نواز شریف،شہباز شریف بھی کاکیاں تاڑتے ہیں اور اس کو ثقافت کا نام دیتے ہیں۔میں پیر آف کنجر شریف ہوں......پیر آف کاکی تاڑ نے کہا کہ یہ پیر کاکی تاڑ کی محفل ہے سب ناچو تا کہ لوگ ملامت کریں۔اسلامی مذہب میں تضاد آ گیا ہے بڑے ہوٹلوں میں کاکیاں ڈانس کریں تو ثقافت کہلاتی ہے ہیرا منڈی میں ناچے تو کاکی کنجری کہلاتی ہے سوہنا کاکا نواز شریف کاکیوں کے مجرے بند نہیں کرواسکتا''۔

(روزنامہ خبریں 5 مئی 1997ء)

3 مارچ 1998ء

زنا،شراب،رقص وسرور،بے پردگی،عریانی،فحاشی،سینما سود قمار بازی ہم نے اپنالی ہے اور مسجدوں میں خاک اڑ رہی ہے......امین احسن اصلاحی

ممتاز عالم دین جناب امین احسن اصلاحی صاحب کی آخری منظر کشی جوان کی بند ہوتی ہوئی آنکھوں اور ٹوٹتی سانسوں کے درمیان انہوں نے محفوظ کی اور آپ کی وفات کے بعد منظر عام پر آئی یوں تھی:

''جو چیزیں عیب خیال کی جاتی تھیں وہ اب ہنر سمجھیں جانے لگی ہیں جو باتیں خال خال افراد اختیار کرتے تھے اور وہ بھی ڈرتے ڈرتے اور شرماتے شرماتے۔اب ہمارے تہذیبی اداروں اور ہماری کلچرل سوسائیٹیوں اور ہماری تعلیمی مرکزوں میں اب ان کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔زنا۔شراب۔رقص وسرود بے پردگی۔عریانی فحاشی۔سینما۔سود۔رشوت۔قمار بازی۔ہپی ازم اور اس قبیل کی تمام برائیاں اپنے تمام نتائج ولوازم کے ساتھ روز بروز ترقی پذیر ہیں اور ان میں سے ہر چیز وقت کا فیشن بنتی جارہی ہے۔

اس کے مقابل مسجدیں ویران ہوتی جارہی ہیں۔دینی مدرسوں میں خاک اڑ رہی ہے۔دین کے جاننے والے اٹھتے چلے جارہے ہیں اور جو جگہیں خالی ہورہی ہیں ان کے بھرنے والے نہیں پیدا ہوتے۔اسلامی رسائل واخبارات آہستہ آہستہ دم توڑ رہے ہیں۔مذہبی طبقہ کی کسمپرسی جو پہلے بھی کچھ کم نہ تھی اب اپنی آخری حد کو پہنچ رہی ہے''۔

(ماہنامہ اشراق 3 مارچ 1998ء)

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

علماء دین، حامیاں شرع متین، فضیلۃ الشیخ، زبدۃ المحققین، علماء دہر، علماء عصر، مجدد زماں غزالی دوراں، پہاڑوں جیسی شخصیات کی آپس میں چھیڑ چھاڑ اور ذکر یار اور اس ذکرِ پُرنور سے وجود میں آنے والے معاشرے کی ایک جھلک دیکھنے کے بعد دل کی وہی حالت ہے جو اپنے زمانے میں ایسی ہی گھڑی میں فیض صاحب کی تھی۔

ستم کی آگ کا ایندھن بنے دل پھر سے وادلہا — یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں خداوندا

بنا پھرتا ہے ہر اک مدعی پیغام بر تیرا — ہر اک بت کو صنم خانے میں دعویٰ ہے خدائی کا

ہفت روزہ مہارت لاہور نے علمائے کرام کے اس رخ روشن اور قادیانیوں کے مقابل پہ ان کی سیرت مبارکہ ذاتیہ کو پیش کرنے کے بعد جو مشورہ دیا وہ کتنا سچا اور ہم جیسے محققین کے دل کا آئینہ دار ہے۔

''اس قسم کے علماء جب قادیانیوں کے ارتداد کے لیے عام سوجھ بوجھ کے مسلمانوں کے عقائد کو محفوظ رکھنے کی اس انداز میں کوشش کریں گے تو یقیناً ان کی تمام تر مساعی بے اثر ثابت ہونگی بلکہ الٹا اثر پڑے گا جسے اب ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ حقیقت حال میرے لیے پریشانی کا موجب ہے اسی طرح بہت سے عام مسلمان جن کا مطالعہ میری طرح سطحی اور معمولی ہے جب مسلمان اور غیر مسلم قادیانیوں کے کردار عمل کا تقابل کرتے ہیں تو سچی بات ہے کہ ان کا اپنا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے علماء کرام ہی اس صورت حال کی اصلاح فرما سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ جن لوگوں کی اصلاح وہ فرمائیں گے ان کی طرف سے یہ سوال تو علماء کرام سے کیا جائے گا

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے''۔

(مہارت 3 تا 10 اکتوبر 93ء و مذہب کا سرطان صفحہ 28)

باب نمبر 11

مالی دست درازیاں

اور

میری مشکلات

بقول مفکر احرار جناب چوہدری افضل حق:

''جماعت احمدیہ کی اسلام کی نشر واشاعت کی تڑپ تمام اشاعتی جماعتوں کے لیے نمونہ ہے''۔

(فتنہ ارتداد اور پولیٹکل قلابازیاں طبع دوم صفحہ 24)

بقول ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب:

''جماعت احمدیہ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے''۔

بقول مولانا عبدالماجد دریا آبادی ایڈیٹر صدق جدید وخلیفہ مجاز اشرف علی تھانوی

''مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ واشاعت قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے''۔

(صدق جدید 22 دسمبر 1961ء)

بقول مولانا یوسف بنوری:

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقہ پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک

میں کیا...... ہے اس سے باخبر حضرات واقف ہیں۔ اور خود ہندوستان میں جو تقریباً نصف صدی تک اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا۔ تحریری اور تقریری مناظرے مباحثے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں پھر ان کا کلمہ، ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں''۔

(ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

بقول مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور:

''جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑنے کے باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہر حال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔ انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے''۔

(جماعت اسلامی صفحہ 104 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

لیکن

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کے علماء دین اکھٹے ہوئے اور انہوں نے قومی اسمبلی کے سیاستدانوں سے انہیں غیر مسلم قرار دلوا کر دائرہ اسلام سے خارج کروادیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس عظیم کردار کے حامل لاکھوں کروڑوں احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دلوا جانے والے علماء دین یقیناً خود اپنی ذات میں ان احمدیوں سے بلند بلکہ بلند تر اور

☆ تقویٰ اور خوف خدا کے لحاظ سے پہاڑوں جیسی شخصیات ہونگی۔

☆ اس چندروزہ زندگی کو فرمان رسول کے مطابق ''السجن'' سمجھتے ہونگے۔

☆ دنیاوی مال ومتاع پر ان کی نظر ہرگز نہ ہوگی۔

☆ چند ٹکوں کی خاطر اور سیاسی مفاد کی خاطر دین کو ڈھال نہ بنانے والے ہونگے۔

☆ دین کو بیچ کر ذریعہ روزگار نہ بنانے والے ہونگے۔

بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو پھیلانے والے اور دینا میں ہر مالی بد دیانتی اور ہر مالی بلیک میلنگ کے خلاف سدّ راہ ہونگے۔

مگر

اذیت اور کرب سے میری چیخیں نکل گئیں جب میں نے خود علماء کو ہی دیگر علماء کو ننگے کرتے دیکھا۔خوفناک مالی کرپشن، بلیک میلنگ، کالا دھن اور بین الاقوامی دہشت گردوں کے ہاتھوں چلنے والے مہرے کے القابات سے نوازتے دیکھا۔ چنانچہ علماء کا یہی کردار میری اگلی مشکل بن گیا۔

مشکل نمبر 41

☆علماء کی پجیر و گاڑیاں اور نورانی صاحب کا مطالبہ

روزنامہ نوائے وقت 4 اکتوبر 97ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا احمد شاہ نورانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بڑی گاڑیاں رکھنے والے علماء کے خلاف تحقیقات کرائے کہ یہ گاڑیاں انہوں نے کہاں سے حاصل کیں۔ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو برادر اسلامی ممالک پاکستان کے دینی مدراس اور مساجد کے لیے امداد دینا چاہیں انہیں یہ امداد وزارت مذہبی امور کے ذریعہ دینی چاہئے۔مولانا احمد شاہ نورانی کا یہ مطالبہ بڑا معقول ہے بعض دینی رہنما پجیر و اور لینڈ کروزر سے نیچے پاؤں نہیں رکھتے اور جب وہ سڑک پر نکلتے ہیں تو ان کی سکیورٹی وزیر اعظم کی سکیورٹی سے بھی زیادہ ہوتی ہے ایسے علماء دین کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں''۔

(روزنامہ نوائے وقت 4 اکتوبر 97ء ''سر راہے'')

☆سب سے بڑا ابکاؤ مال۔(قاضی حسین احمد، سمیع الحق، فضل الرحمن نورانی نیازی)

کیا واقعی مولوی جیت گئے؟

روزنامہ خبریں زیر عنوان ''کیا واقعی مولوی جیت گئے؟'' لکھتا ہے:

''مورخہ 14 جون 1995ء کے خبریں میں ''مولانا'' محمد ضیاء القاسمی کا مضمون بعنوان ''مولوی جیت گئے'' پڑھا۔یہ مضمون پڑھ کر ہم حیرت کے دریا میں غوطے لگانے لگ گئے کہ کیا واقعی مولوی پاکستان میں جیت گئے ہیں؟ کیا ''مولانا'' فضل الرحمن کو روز کون بیرونی ممالک کے دوروں پر بھیج رہا ہے۔کون فضل الرحمن کو ''شیرٹن'' جیسے مہنگے ترین ہوٹلوں کے مہنگے ترین کمروں ''سوئیٹ'' میں ٹھہرا رہا ہے۔جب ''مولانا'' بغیر بل ادا کئے ان ہوٹلوں سے چلے جاتے ہیں تو ان کا ہزاروں ڈالرز کا بل کون ادا کرتا ہے؟

مولانا ضیا القاسمی نے اپنے مضمون میں یکجہتی کونسل کا بھی ذکر کیا ہے۔لوگ حیران ہیں اور ہم برادر خلیل ملک کی اس بات سے متفق ہیں کہ کل تک یہ حضرات مساجد پر بم گرا رہے تھے اور نمازیوں پر فائرنگ کر رہے تھے نیز امام

باڑوں کے باہر دن کے بارہ بجے نذر و نیاز تقسیم کرنے کے بہانے غرباء کو جمع کرتے تھے اور انہیں بم سے اڑا دیتے تھے۔ اب اچانک کیسے شیر وشکر ہو گئے۔ جناب خلیل ملک صاحب نے صحیح تجزیہ کیا کہ بم پھینکنے کا ایجنڈا بھی اوپر سے آیا تھا اور اب شیر وشکر ہونے کا ایجنڈا بھی اوپر ہی سے آیا ہے۔

''مولانا'' نورانی صاحب کے بارے میں ''مولانا'' عبدالستار نیازی کی پریس کانفرنس بھی آپ کے گوش گزار کرتے چلیں، جس میں مولانا نیازی نے فرمایا تھا کہ نورانی نے اپنے دست مبارک سے انہیں اور ان کے چار ساتھیوں کو بریف کیس میں نوٹوں کی گڈیوں کی رشوت پیش کی تھی۔ شرط صرف یہ تھی کہ بے نظیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش نہ کی جائے۔ ''مولانا'' عبدالستار نیازی کے مطابق صرف انہوں نے رشوت قبول نہیں کی، باقی ان کے ساتھیوں نے لی۔ اب ضیا القاسمی صاحب ہمیں بتائیں کہ رشوت لینے والے اور دینے والے کے بارے میں رسول اکرمؐ کے کیا فرمودات ہیں اور اگر عالم دین رشوت آفر کرے اور ایک غیر اسلامی، اسلام دشمن حکومت کو قائم رکھنے کیلئے پیش کرے تو کیا ایسا ''مولوی'' جیت گیا یا دونوں جہانوں میں بری طرح سے ہار گیا''۔

(روزنامہ خبریں 17 جون 1995ء زیر عنوان ''بم رشوت اور شیرٹن ہوٹل تحریر ڈاکٹر انوار الحق بجواب کیا واقعی مولوی جیت گئے تحریر مولانا ضیاء القاسمی)

☆ ردّ قادیانیت ایک دھوکہ ہے جبکہ اصل میں یہ روزی اور ووٹ کا ہتھکنڈہ ہے...... مجلس احرار کے سابق سیکرٹری صاحب کی پریس کانفرنس

مجلس احرار یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہ مجلس ہے جس نے پاکستان میں احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کروانے کے لیے بہت بھرپور قسم کی تحریکیں چلائیں۔ کئی احمدیوں کے گھر جلائے یا لوٹے کئی احمدیوں کو شہید کیا اور آخر 7 ستمبر 74ء کو اپنا مقصد حاصل کیا لیکن اس تحریک کے پس پردہ عزائم کیا ہیں وہ اس کے سابق سیکرٹری سیفی کشمیری صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔

''میں ان تمام مسلمانوں کی خدمت میں جن کے دل میں خدائے قہار و جبار اور اس کے برگزیدہ رسول سرور کائنات حضرت محمد عربیؐ کی ذات والا صفات کی محبت کا جذبہ ہے اپنے ذاتی تجربے کی بناء پر جو کچھ مجھ کو مجلس احرار (تحفظ ختم نبوت) کے سرکردہ لیڈروں کی صحبت احرار کے دفتر مرکزی میں ایک لمبے عرصے کی رہائش اور زعماء احرار کی مجالس کی کارروائی سننے کے بعد حاصل ہوا تھا خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جدوجہد اور قادیانیت کے خلاف یہ سب پراپیگنڈہ محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لیے ان سے

ووٹ حاصل کرنے کے لیے ہے۔پس مسلمانوں میں اپنی ساکھ بٹھانے اوران سے چندہ وصول کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کو بہانہ بنایا جائے۔میں نے خود احرار کے بڑے بڑے لیڈروں کو بارہا یہ کہتے سنا کہ حصول مقصد کے لیے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈہ ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے جس سے تمام مخالفتوں کو دور کرسکتے ہیں اور ہر قسم کی مالی یا انتخابی مشکل اس سے حل ہوسکتی ہے۔''

(اخبار زمیندار لاہور 28 اگست 1936ء)

☆تحفظ ختم نبوت کے نام پر مالی غبن۔مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر المنیر

1953ء میں ختم نبوت کے نام پر جو تحریک چلائی گئی مدیر المنیر اس کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''استہزاء۔اشتعال انگیزی۔یاوہ گوئی۔بے سروپا لفاظی۔اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن لادینی سیاست کے داؤ پھیر۔مثبت اخلاق فاضلہ سے تہی کردار۔ناخدا ترسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کرسکتی اور ملت اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ ہے کہ مجلس احرار اور تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے اس کا اکثر و بیشتر حصہ ان عنوانات کی تفصیل ہے''۔

(المنیر لائل پور 6 جولائی 1956ء)

عطاء اللہ شاہ بخاری کا اگر ختم نبوت کے نام پر یہ فراڈ درست ہے تو میں امانت کی حفاظت والی احادیث کو خیر باد کہتا ہوں۔

مولوی عبدالرحیم اشرف عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کے اس اعلان پر کہ ختم نبوت تحریک چلانے کا مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آکر حکم دیا پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''اور پھر اس میں جب ہم مزید یہ دیکھتے ہیں کہ وہ اس خواب سے مراد یہ لیتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کے نام پر جو نظم (کاروبار) انہوں نے قائم کررکھا ہے حضور خاتم النبیین فداہ روحی و نفسی خود اس نظم کی تائید فرما رہے ہیں تو ہماری روح لرز جاتی ہے۔اگر خدانخواستہ یہ نظم اور اس کے تحت متعیّن کردہ مبلغین کا کام اور اس کے نام پر حاصل کئے گئے صدقات زکاتیں اور چندے اس بری طرح سے صرف ہونے کے باوجود انہیں پیغمبر امن کی پسندیدگی حاصل ہے تو ناگریز ہے کہ ان تمام احادیث رسالت مآب کو خیر باد کہہ دیا جائے جن میں آپؐ نے مسلمانوں کے مال کے احترام کی اہمیت بیان فرمائی اور جن میں اموال المسلمین میں خیانت کو حرام اور موجب سزا ابتلایا گیا ہے۔

(ہفت روزہ المنیر لائل پور 9 مارچ 1956ء صفحہ 4 کالم 1-2)

جماعت اسلامی نے جہاد کشمیر کے نام پر کروڑوں روپے لوٹے......جماعت اسلامی کے میر میجر مست گل

میجر مست گل کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے نوائے وقت رقم طراز ہے۔

''بی بی سی نے جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر کے امیر غلام محمد بٹ کا ایک انٹرویو نشر کیا ہے جس میں انہوں نے دیگر مجاہد جماعتوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اس انٹرویو پر تبصرہ کرتے ہوئے سانحہ چرار شریف کے ہیرو میجر مست گل نے کہا ہے کہ جماعت کی طرف سے مجاہدین سے لاتعلقی کا اظہار ایک شرمناک فعل ہے انہوں نے کہا کہ جہاد کشمیر کے نام پر جماعت اسلامی نے کروڑوں روپے کمائے ہیں جنہیں جماعت کے لیڈر ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرر ہے ہیں اور ان پیسوں سے وہ قیمتی گاڑیوں اور بنگلوں کے مالک بن گئے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر جماعت تھک گئی ہے تو کشمیر کا جہاد پھر بھی جاری رہے گا۔''

(نوائے وقت 15 دسمبر 97ء)

بنوری ٹاؤن سے منسلک اور مشہور عالم دین رعایت اللہ فاروقی صاحب پاکستان کے دوسرے مستند علماء دین (بشمول سمیع الحق صاحب) کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

آپ نے جمعہ 6 جون 1997ء کے پاکستان اخبار میں ''علماء الریال'' کے نام سے ایک جنگی سائز کا مضمون لکھا ہے کچھ اقتباس ملاحظہ ہوں۔

☆ **بے حس طبقہ**

''افسوس صد افسوس کہ بے حسی کا یہ بہیمانہ مظاہرہ میں نے طبقہ علماء میں دیکھا ہے۔ جب بھی کسی عالم کو بتایا گیا کہ یہود و نصاریٰ کو ویلکم کہنے والے سعودی حکمرانوں نے پاکستان کے بائیس علماء کو بلا کسی جرم کے گرفتار کر لیا ہے تو سننے والے علماء کے کچھ دیر کے لیے کان بھی کھڑے ہوئے اور حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے بھی لگے لیکن اس کے بعد وہ اپنی مسجدوں اپنے مدرسوں اور اپنی خانقاہوں میں مشغول ہو گئے اور حد تو یہ ہے کہ مولانا عبدالحق مرحوم کے فرزند ''شیخ الحدیث'' نے مفتی محمود کے صاحبزادے پر تنقید کی ہے کہ وہ ان مسجون علماء کے حق میں سعودی حکمرانوں کے خلاف بات کیوں کرتے ہیں اور بڑے اطمینان سے یہاں تک کہہ گئے کہ ''ابھی تو یہ بھی واضح نہیں کہ گرفتار ہونے والے علماء ہیں بھی کہ نہیں'' سچ بات تو یہ ہے کہ یہ بات کہی تو مولانا سمیع الحق نے ہے اور شرم سے پانی پانی دردمند علماء ہو رہے ہیں''۔

عمرے یا ریالوں میں چندہ بٹورنے اور ذاتی کوٹھیاں بنانے کے راستے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا — کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

پاکستان علماء کی اپنی رفقاء کی گرفتاری پر بے حسی کی بنیادی وجہ عمرے کا ویزہ ہے اور عمرے سے ان کی دلچسپی

اس لیے ہے کہ انہیں وہاں اپنی مسجدوں مدرسوں اور خانقاہوں کے نام پر چندے جمع کرنے ہوتے ہیں اور ان مشائخ عظام کے جبوں قبوں اور رہائش گاہوں کی آب وتاب ان ریالوں کی مرہون منت ہوتی ہے۔سعودی عرب کا سب سے بہترین محکمہ وہاں کی پولیس کا ہے اور ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ جب کوئی بڑی آسامی مدرسہ دیکھنے آتی ہے تو یہ اسے دورہ کراتے ہوئے طلباء کے کمرے دکھا کر کہتے ہیں ''یہ ہاسٹل ہے رقم نہ ہونے کی وجہ سے ان کمروں میں پنکھے نہیں لگ سکے ہیں طلباء گرمی میں رہ رہے ہیں'' کچھ آگے چل کر کر کہتے ہیں ''یہ کچن ہے ہماری بڑی خواہش ہے کہ بچے اچھی خوراک کھائیں لیکن کیا کریں وسائل نہیں ہیں'' اور پھر اسی شخصیت کو اپنے ''ائیر کنڈیشنڈ'' دفتر میں بٹھا کر بکرے کی روسٹڈ رانیں اس کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

یہ علماء کی صفوں میں موجود ابوالفضل فیضی کے روحانی فرزند ہیں جو خدا کے دین کے نام لے کر اپنی توند کا حجم اور بنگلوں کے رقبوں میں اضافے کی فکر میں رہتے ہیں''۔

☆ریال،عمرہ اور پگڑی بند ملاں

''آج یہ گروہ امریکی فوج کے سعودی عرب میں موجودگی پر اور سعودی حکومت کی یہود ونصاریٰ کو خوش آمدید کہنے پر اس لیے چپ رہتے ہیں کہ ان کے عمرے کا ویزہ بند ہو جائے گا۔جو ریالوں کا دروازہ ہے تو میں بڑے اعتماد سے کہتا ہوں کہ بیت اللہ پر امریکی قبضے کے باوجود زبان بند رکھ کر مکہ کی گلیوں میں جمع کردہ ریالوں سے جو مسجد تعمیر ہوگی وہ بیت اللہ کی بیٹی نہیں ہوسکتی اصحاب الصفہ کا مدرس یرغمال ہو اور مولوی اس پر اپنے چندے کی بندش کے خوف سے چپ ہو تو اس چندے سے بننے والا مدرسہ کسی آشرم کا رشتہ دار تو ہوسکتا ہے صفہ کے مدرسے کا نہیں۔اور مسجد نبوی اور روضہ انور سے یہودی چند منٹ کی مسافت پر بیٹھے ہوں اور مولوی پگڑی باندھ کر مدینہ کی گلیوں میں چندہ مانگ رہا ہو تو ایسا مولوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طبقے سے نہیں پاپائے روم پوپ جان پال کے حلقے سے ہوسکتا ہے اور یہی وہ علماء ہیں جن کے لیے رسول اللہ نے فرمایا ''اور ان کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے''۔

(روزنامہ پاکستان اسلام آباد جمعہ 29 محرم الحرام)

جمعیت علماء اسلام پاکستان (نیازی گروپ) اہل سنت والجماعت مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے جس میں مولانا عبدالستار نیازی سمیت جیّد علماء دین کا ایک بہت بڑا گروہ شامل ہے۔

25 جون کو لاہور میں وزارتوں کے جھگڑے پر یہ مذہبی جماعت دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ایک گروہ کی قیادت خود نیازی صاحب کررہے ہیں جبکہ دوسرا گروہ جو بہت بھاری اور بڑا ہے کی قیادت صاحبزادہ فضل کریم (موجودہ وزیر اوقاف) حاجی حنیف طیب اور سعید احمد شرقپوری جیسے جیّد علماء دین کر رہے ہیں مزید اس گروپ کو

مولانا غلام علی اوکاڑوی مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مفتی محمد شریف رضوی جیسے عظیم علماء دین کا ساتھ نصیب ہے۔

ان تمام موخرالذکر علماء دین کا ذاتی کردار نیازی صاحب کی نظر میں کیا ہے وہ یقیناً محل نظر بھی ہے اور قابل فکر بھی ہے۔آپ کے افکار پر مبنی پریس کانفرنس 27 جون 97ء کی اخبار ''صحافت'' میں یوں موجود ہے:

''زکوٰۃ خور ملاوں سے اتحاد ممکن نہیں۔یہ چند لونڈے زکوٰۃ خور ملاوں کو ساتھ ملا کر ہمارا کیا بگاڑ لیں گے''

ملاں کون ہے زکوٰۃ خور کون ہے اور اصلی لونڈہ کون ہے ان پہاڑوں جیسی مشہور شخصیات میں میرے لیے فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ دونوں ہی نظام مصطفیٰ کی بات کرنے والے ہیں۔

☆انٹرنیشنل بلیک میلر مولوی

چند برس پیچھے جھانکتا ہوں تو علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کا چہرہ نظر آتا ہے آپ اہل حدیث کے ممتاز عالم دین تھے۔مدینہ یونیورسٹی کے فاضل تھے اور عربوں کو عربی پڑھاتے رہے۔بیک وقت اردو اور عربی میں تحریری وتقریر کا ملکہ ہونے کی وجہ سے اہل حدیث علماء دین میں آپ کا مقام منفرد حیثیت کا حامل تھا۔آپ ایک بم دھماکے میں فوت ہو گئے۔سعودی حکومت نے خاص انٹرسٹ لیکر آپ کا علاج جدّہ میں کروایا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔جبکہ دوسری طرف میاں فضل حق صاحب اہل حدیث پاکستان کے ممتاز راہنما اور سنجیدہ شخصیت کے حامل علمی شخصیت کے مالک ہیں۔

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' ان کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس پرچے کے شمارہ 3 اگست 1984 میں صفحہ 5 سے 7 تک ایک حافظ عبدالرحمن صاحب مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی جیسے عالم متبحر اہل حدیث کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے:

''احسان الٰہی ظہیر کے لیے چیلنج مباہلہ''

مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب پر خوفناک مالی کرپشن اور اخلاقی گراوٹ کے الزام لگائے ہیں اور اپنے الزاموں میں اتنے ثقہ ہیں کہ انہوں نے ان بیانات کے جھوٹے ہونے پر مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب کو دعوت مباہلہ کا چیلنج تک دیا ہے جسے قبول نہیں کیا گیا۔

ذیل میں مضمون کے چند اقتباس پیش ہیں تاکہ آپ بھی اندازہ لگالیں کہ ایک عالم دین جب دوسرے عالم دین کی شان بیان کرتا ہے تو قلم کی نوک پر کیا کچھ آتا ہے۔

☆حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس شخص کی محبت میں نہیں، بلکہ اس کے شر سے بچنے کے لیے اسلام کی رواداری ہے چنانچہ اس کے چھچھورے پن کا یہ عالم ہے کہ بات بات پر لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔

☆مسجد چینیا نوالی اور احسان الٰہی ظہیر کے سابق اہل محلہ، ان دنوں کو نہیں بھولے جب یہ شخص چھوٹے بچوں کو چند ٹکے بلکہ بسا اوقات روپے دے کر یہ سکھلایا کرتا تھا مجھے علامہ کہا کرو۔ اور اب بھی اس شخص نے اپنی ذات سے دوستی یا دشمنی کا یہی معیار مقرر کر رکھا ہے کہ کون ان کے نام سے پہلے علامہ لگاتا ہے اور کون نہیں۔

☆ان خود ساختہ علامہ صاحب کے کویتی سرپرستوں کو تو ہم نے مباہلہ کا چیلنج پہلے سے دے رکھا ہے اب ہم ......ان حضرات کے بدنام زمانہ کردار کا اضافہ کر کے اس کو بھی شامل مباہلہ کرتے ہیں۔

1۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک میں اس شخص نے قومی اتحاد کی جاسوسی کے عوض بھٹو حکومت سے لاکھوں روپے رشوت یا برائے نام قیمت پر پلاٹ اور کاروں کے پرمٹ حاصل نہ کئے تھے؟

2۔ یورپ کے نائٹ کلبوں میں پاکستان کے یہ علامہ صاحب ''رئیس التحریر مجلہ ترجمان الحدیث'' کیا گل کھلاتے رہے؟

3۔ اس شخص کے وہ ''راز ہائے دروں'' جو اس کی جلوتوں اور خلوتوں کے امین ساتھیوں کی شہادت سے منظر عام پر آنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کیا یہ ان کی صداقت کے خلاف مباہلہ کر سکتا ہے۔

4۔ اپنے گھر میں جوان نوکرانیوں کے قصوں کے بارے میں مباہلہ کی جرات پاتا ہے؟

5۔ حکومت عراق سے لاکھوں روپے آپ نے کس کار خیر کے سلسلہ میں وصول فرمائے تھے؟

6۔ حکومت سعودیہ کو ورغلانے کے لیے موجودہ حکومت پاکستان کی شیعہ حمایت کے بے بنیاد قصوں کے محاسبہ اور دونوں حکومتوں کے درمیان جاسوسی کے متضاد کردار کو بھی شامل مباہلہ فرمالیجیے۔

7۔ کویتی وفد کی اعلیٰ حیثیت اور ان کی طرف سے کروڑوں روپے کے تعاون کے اعلانات کے پس پردہ حالیہ حکومت پاکستان کے خلاف اسلام دشمن سیاسی تنظیموں کی سرپرستی اور ایم۔ آر۔ ڈی کو تقویت بھی مباہلہ میں شرکت کی اجازت چاہتی ہے''۔

حافظ صاحب کے الزامات سچے ہیں یا غلط اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ دو اہل حدیث کے ممتاز علماء دین جو دونوں مدینہ یورسٹی سعودی عرب کے فاضل ہیں کا ایک دوسرے کے بارے میں نظریہ یہ ہے۔

☆شیرٹن ہوٹل اور راشی مولوی

عظیم درسگاہ دیوبند کی پاکستان میں نمائندگی کرنے والے احباب مولانا فضل الرحمن صاحب کا تذکرہ آج کل زبان زد عام ہے۔ شیرٹن ہوٹل میں ان کا 8 لاکھ والا بل دشمن کی افواہ مان لیں۔ نصیر اللہ بابر صاحب وزیر داخلہ پاکستان کا فرمان کہ مولانا کی ناجائز مراعات کی طلب انتہاء سے بڑھنے پر بینظیر صاحبہ نے گلہ کیا تو میں نے کہا کہ

سٹیٹ بنک کی چابیاں ہی مولوی صاحب کے سپرد کردیں یقیناً اسے بھی ہم ایک سیاسی حاسدانہ بیان سمجھ لیتے ہیں تو بھی دیوبند کے عظیم فدائی اور کالم نگار جناب ہارون الرشید کے یہ الفاظ دل دہلا دینے کے لیے کافی ہیں۔آپ نے ''ثریا سے زمین پر آسمان نے تم کو دے مارا'' کے عنوان سے پاکستان میں موجود دیوبند کے وارثین (مولانا فضل الرحمن) کا نوحہ لکھتے ہوئے فرمایا:

''اب ان (مولوی فضل الرحمن صاحب) کی شہرت ایک بدعنوان آدمی کی ہے کہ جب لوگ انہیں مولانا ڈیزل اور مولانا سپرے (کھاد) کہتے ہیں تو دیوبند کی عظیم الشان روایتیں اس کے دل میں جگمگاتی ہیں اور حیرت سے سوچتا ہوں کہ خدا پرستوں کے قبیلے نے حالات سے اس درجہ مفاہمت کرلی ہے'' اور پھر مزید افسوس سے فرماتے ہیں۔

''نظریاتی تحریکیں جذبات کی کسی رفعت اور ایثار کے کس جذبہ سے پھوٹتی ہیں اور رفتہ رفتہ کس طرح نشیب میں اتر جاتی ہیں''۔

(روزنامہ خبریں 18 جولائی 96ء)

☆کل راشی مولوی آج قائداور راہبر

مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی صاحب ،مولانا فضل کریم صاحب وغیرہ سے تو الگ ہو گئے ہیں اب آپ نے اپنا اگلا اتحاد مولانا شاہ احمد نورانی صاحب سے کرلیا ہے جس کا باقاعدہ اعلان ہوگیا ہے ہمیں تو اس اتحاد پر کوئی اعتراض نہیں لیکن انہیں مولانا عبدالستار نیازی صاحب کو آج سے چند سال پہلے مولانا شاہ احمد نورانی صاحب سے شدید مالی کرپشن کا اعتراض تھا جس کی بناء پر جمعیۃ العلماء پاکستان دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی۔ایک گروپ کی قیادت نورانی صاحب کرنے لگے اور دوسرے کی قیادت نیازی صاحب۔الیکشن میں بھی یہ گروپ اسی حیثیت سے حصہ لیتے ہیں وہ کیا سانحہ تھا؟ وہ کیا مصیبت تھی جس نے جمعیۃ العلماء پاکستان کو توڑ کر دو حصوں میں کردیا اس کی تفصیل بھی جاننے کے لائق ہے۔ہوا یوں کہ بینظیر صاحبہ کا دور اول تھا۔ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے والی تھی۔دونوں پارٹیوں کو مطلوبہ تعداد کے لیے ووٹوں کی ضرورت تھی جس کے لیے کروڑوں روپے میں ممبران خریدے جارہے تھے ایسے میں بےنظیر صاحبہ نے نورانی صاحب کی اور نواز شریف صاحب نے نیازی صاحب کی ہمدردیاں حاصل کرلیں۔تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی اس کے بعد جناب نیازی صاحب کی پریس کانفرنس نے جب اندر کے پردے اٹھائے تو یہ سانحہ ہوا کہ جمعیۃ العلماء پاکستان دو گروپوں میں بٹ گئی۔

☆علماء حضرات کو رشوت بذریعہ علماء حضرات

''مولانا نورانی صاحب کے بارے میں مولانا عبدالستار نیازی صاحب کی وہ پریس کانفرنس بھی آپ کے

گوش گزار کرتے چلیں جس میں مولانا نیازی نے فرمایا تھا کہ نورانی نے اپنے دست مبارک سے انہیں اوران کے چار ساتھیوں کو بریف کیس میں نوٹوں کی گڈیوں کی رشوت پیش کی تھی شرط صرف یہ تھی کہ بینظیر صاحبہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش نہ کی جائے''۔

(روزنامہ خبریں 7 جون 1995ء زیرعنوان ''بم رشوت اور شیرٹن ہوٹل تحریر ڈاکٹر انوارالحق بجواب کیا واقعی مولوی ہار گئے تحریر مولانا ضیاء القاسمی)

رشوت پیش کی تھی یا نہیں اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں تو صرف یہ کہنا ہے کہ اگر نورانی صاحب کل مرتشی تھے تو آج ان سے اتحاد کس تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔اور اگر مرتشی نہیں تھے تو کیا کل نیازی صاحب جھوٹ بول رہے تھے۔ جو بھی صورت ہو تو بلند ترین رتبوں والے علماء دین کے درمیان ہم فیصلہ نہیں کر سکتے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟

☆مبلغ ختم نبوت نہیں کھال فروش قصاب

چنیوٹ جیسے عظیم تاریخی شہر میں مبلغ اسلام سفیر ختم نبوت بلکہ بقول ہفت روزہ تکبیر ''بہر فرعونے راموسی'' فاتح قادیان وربوہ براجمان نظر آتے ہیں۔آپ نے اپنی ذاتی کوششوں سے انٹرنیشنل ختم نبوت یونیورسٹی وجامعہ عربیہ اور ادارہ مرکز دعوت وارشاد قائم کر رکھا ہے۔آپ اندرون و بیرون ملک تبلیغ کے حوالے سے بڑا بلند مقام رکھتے ہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ پاکستان میں تحریک ختم نبوت کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی جب تک اس میں مولانا چنیوٹی صاحب کا ذکر نہ ہو۔لیکن دوسری طرف بھی ہمیں ختم نبوت کے ہی پروانے اور مولانا چنیوٹی کے دست راست نظر آتے ہیں یعنی ''مولانا اللہ یار ارشد صاحب'' اور بقول مولانا چنیوٹی ''مولانا اللہ یار ارشد تحریک ختم نبوت کے عظیم مبلغ ہیں'' اور یہی مولانا چنیوٹی صاحب کے بلند مقام کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

''پنجاب اسمبلی میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کا کردار ملت اسلامیہ کی رسوائی کا سبب بنا''۔

''مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ختم نبوت کے نام کو بیچ کر قوم سے ووٹ حاصل کئے اور پنجاب اسمبلی میں جا کر جو مذموم کردار ادا کیا وہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے رسوائی کا سبب بنا۔انہوں نے کہا کہ قوم کے ساتھ یہ دھوکہ بازی ہم ہرگز نہ چلنے دیں گے۔مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ جھوٹ اس کا مشن ہے دھوکہ اس کا پیشہ ہے......انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے نام پر چندہ بٹور کر اس نے اپنی ذاتی جاگریں اور ڈیرے بنائے ہوئے ہیں''۔

(روزنامہ حیدر یکم نومبر 1988ء صفحہ 2)

☆محض چندہ بٹورنے کے لیے ختم نبوت کے مبلغ کا لیبل

اسی طرح ختم نبوت تنظیم کے ہی ایک دوسرے ممتاز عالم دین قاری یامین گوہر صاحب مبلغ ختم نبوت کے بلند

مقام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

''مولوی منظور احمد گکھی چنیوٹی ان دونوں تنظیموں میں سے کسی کے کارکن یا مبلغ نہیں لیکن اس شخص نے محض چندہ بٹورنے کے لیے اپنے اوپر مبلغ ختم نبوت کا لیبل لگایا ہوا ہے''۔

(روزنامہ حیدر یکم نومبر 1986ء صفحہ 2)

اسی کے ساتھ پاکستان علماء کونسل کا بیان بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

''پاکستان علماء کونسل ملک میں مذہب کے نام پر سیاسی دوکانیں چمکانے والے تاجر ملّاؤں کا محاسبہ کرے گی۔مولوی منظور احمد چنیوٹی......اب صرف چنیوٹ کے کھال فروش قصاب کے سوا کچھ نہیں''۔

(روزنامہ مساوات لاہور 29اپریل1989ء)

☆جہاد جیسے مقدس نام پر کرپشن

حد تو یہ ہے کہ جہاد مقدس جیسا اہم فریضہ ادا کرنے والی تنظیمیں بھی خود اپنے علماء پر کرپشن اور فنڈز ہڑپ کرنے کے الزامات لگارہی ہیں۔

26 ستمبر 1995ء کو پاک فوج کے انتہائی اعلیٰ افسران جن میں میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی، بریگیڈیئر مستنصر باللہ درجنوں فوجی افسران اور سویلین کو''حرکت الانصار'' جہادی تنظیم کے سربراہ قاری سیف الاختر سمیت گرفتار کرلیا گیا۔

گورنمنٹ پاکستان کا ان پر کیا الزام تھا وہ اس وقت شامل بحث نہیں۔شامل بحث وہ بیان ہے جو قاری صاحب کی گرفتاری پر ان کے مویدحلقہ حرکت الانصار کی طرف سے پریس بریف میں جاری کیا گیا۔

☆قصہ جہاد کے نام پر اکٹھے ہونے والے روپے اور ان کے ہڑپ کرنے کا

''ایک گروپ حرکت الانصار میں قاری سیف الاختر کا مخالف ہے اور مجاہدین کو ملنے والے فنڈز ہڑپ کرنے کے لیے انہیں راستہ سے ہٹانا چاہتا تھا......حرکت الانصار کے قریبی ذرائع نے اس سازش کی جو تفصیلات بتائی ہیں ان کے مطابق حرکت الانصار کے سرپرست اعلیٰ قاری سیف الاختر کا مخالف گروپ کافی عرصہ سے انہیں ہٹانے کے چکر میں تھا دراصل گروپ مجاہدین کو ملنے والی امداد خود ہضم کرنا چاہتا تھا لیکن قاری صاحب ان کے اس مذموم مقصد کی راہ میں رکاوٹ تھے''۔

گورنمنٹ پاکستان اسے''آپریشن خلافت'' کا نام دے کر ایک قومی بغاوت سمجھتی ہے لیکن خود علماء کا گروہ اسے بھی مالی کرپشن کی حاسدانہ کارروائی قرار دے رہا ہے جو خود ان کے اپنے علماء کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئی۔ اللہ اعلم بالصواب۔

☆دس کروڑ روپے یا اربوں روپے"جہاد کشمیر" کے نام پر

حرکت الانصار کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی بھی "جہاد" کے میدانوں میں بہت سرگرم ہے ایسی ہی ایک خبر ان کے بارے میں بھی بہت مشہور ہوئی وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب نے بیان کیا کہ قاضی حسین احمد صاحب نے ان سے 10 کروڑ روپیہ جہاد کشمیر کے نام پر وصول کیا تھا اور اس کے علاوہ افغانستان میں گندم کی سپلائی کے حوالے سے بھی مالی کرپشن کے الزام لگائے جماعت اسلامی نے اس کرپشن کے الزام کا جواب تو نہ دیا البتہ سیاست کے میدان میں ہمیشہ کے لیے دونوں پارٹیوں کے راستے الگ ہو گئے۔

وزیر اعظم نواز شریف صاحب کے اس بیان کو بھی سیاسی بیان سمجھ لیتے ہیں لیکن ایک دوسرے مولانا جو ایک مستند مولانا کے بھائی ہونے کا بھی اعزاز رکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ کرپشن جو جہاد کے نام پر جاری ہے کروڑوں میں نہیں اربوں روپے میں ہے۔

☆جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام سمیت اربوں روپے ہضم

جامعہ ازہر کے پروفیسر اور خطیب بادشاہی مسجد مولانا عبدالقادر آزاد کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالخالق صاحب نے فرمایا:

"مولوی اس قابل نہیں کہ انہیں اقتدار دیا جائے۔کشمیر جا کر جہاد کرنا جہاد نہیں ہے۔حکومت 500 علماء کا بورڈ بنائے جب تک بورڈ فتویٰ نہ دے کشمیر میں لڑائی کو جہاد نہیں کہا جا سکتا جماعت اسلامی جمعیت علماء اسلام سمیت متعدد مذہبی جماعتیں قوم کے اربوں روپے ہضم کر چکی ہیں۔مولوی پنجابی فلموں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں کو غیرت کا مسئلہ بنا دیتا ہے۔نعت خواں بھی علماء بن گئے ہیں۔چند مدرسوں کو چھوڑ کر باقی سب میں فرقہ واریت کی تعلیم دی جا رہی ہے۔"

(روزنامہ الفضل 31 جولائی 1997ء صفحہ 8 خبریں)

یہ کہانی

یہ کہانی درد کی کہانی ہے دکھوں اور مصیبتوں کی کہانی ہے جو بہت لمبی ہے دل چاہتا ہے کہ اپنی اس بے کس قوم کا نوحہ لکھوں لیکن قلم دل کا ساتھ نہیں دے رہا۔میرے ایک دوست نے میری یہ مشکل بھی حل کر دی انہوں نے مجھے علماء دین کی کونسل کا خط لا کر دیا جس میں انہوں نے مجموعی طور پر نام لے کر تمام علماء دین پاکستان کا نوحہ لکھا ہے۔روزنامہ "اساس" کی 24 مارچ 1997ء کی اشاعت عالمی سطح پر علماء دین کی بے حسی کا قصیدہ لے کر چھپا ہوا ہے تفصیل کچھ یوں ہے۔

☆علماء کرام سے غیر مسلموں کے دس سوال

جرمنی میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں غیر مسلموں کے سوالوں کے جواب دینے کون جائے گا

27 اپریل 1997ء کو جرمنی کے شہر آچن Aachen میں اسلامی مرکز میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہورہی تھی جس میں غیر مسلموں کے ان سوالوں کے جواب دینا مقصود تھے جو یورپ میں مقیم مسلمانوں سے پوچھے جاتے ہیں جن کے مدلل جوابات نہ ہونے کے باعث وہاں کے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے سامنے خفت اٹھانا پڑتی ہے۔

جرمنی، بیلجیم اور ہالینڈ کی مشترکہ مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن نے دعوت نامہ اکتوبر 1996ء میں پاکستان بھیجا تھا۔ جس کو پاکستان میں موجود عالمی اسپرانتو ایسوسی ایشن نے اردو میں ترجمہ کر کے درج ذیل پاکستانی علماء کرام کو بھیج دیا۔

کراچی

1۔مولانا یوسف لدھیانوی ملتان   2۔مولانا تقی عثمانی   3۔علامہ سید عبدالمجید ندیم

فیصل آباد

4۔پروفیسر ظفر اقبال اہل حدیث   5۔پروفیسر طاہر القادری   6۔عبدالرحمن مکی چکوال

7۔خطیب تعلیم القرآن راجہ بازار   8۔مولانا عبدالرحمن   9۔قاضی مظہر راولپنڈی

10۔خطیب جامع امدادیہ لاہور   11۔قاضی حسین احمد   12۔قاری یونس اردو بازار

13۔مولانا عبدالقادر آزاد   14۔ڈاکٹر اسرار احمد   15۔مولانا سمیع الحق پشاور

16۔مولانا ضیاء الرحمن فاروقی   17۔عبداللہ ثانی   18۔مولانا اجمل خاں مریدکے

19۔مولانا عبداللہ لال مسجد   20۔قبلہ ایاز   21۔خطیب جامع مسجد منڈی

22۔خطیب جامع مسجد اہل حدیث   23۔قاری سعید   24۔علامہ ساجد نقوی

25۔خطیب علوم شریقہ بیکری چوک   26۔قاسم نوری   27۔خطیب جامع فریدیہ

28۔ڈاکٹر انیس ناگی اسلامی یونیورسٹی اکوڑہ خٹک   29۔ادارہ طلوع اسلام   30۔مولانا فضل الرحمن

31۔مفتی زین العابدین   32۔مولانا ذاکر شاہ   33۔خطیب جامعہ مدینہ

☆افسوس یہ عالم دین دین کے لیے فرصت نہیں رکھتے

تحریر ہے ''ڈاکٹر انیس احمد کا پیغام آیا ہے کہ میری کتابوں کو پڑھ کر مطلوبہ سوالوں کے جواب تیار کرلیں اس کے علاوہ کسی نے زحمت گوارہ نہیں کی کہ وہ ان سوالوں کا کم از کم اردو میں ہی جواب تیار کر کے بھیج دے جس کا اسپرانتو میں ترجمہ کرلیا جائے۔ ان تمام علماء کی خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان سب کو دین اسلام کی تبلیغ و ترویج سے کتنا لگاؤ

ہے اور نہ تو یہ سب علماء کرام اکٹھے بیمار ہو گئے ہیں نہ سب نے الیکشن لڑنا ہے اور نہ ہی سب نے ''دھرنا'' مارنا ہے۔

☆دعوت کے بغیر سیمینار کیسا؟

''6 ستمبر 1996ء کو اس سلسلے میں راولپنڈی میں ایک اجلاس بھی بلایا گیا تھا لیکن یہ اجلاس کسی پروٹوکول، قیام وطعام اور لوازمات کے بغیر تھا شاید اسی لیے علماء کرام نے شرکت کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اکثر ذہن میں خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کو اللہ نے عام افراد سے زیادہ دین کی سمجھ عطا کر کے انہیں صرف دین کو سمجھنے اور سمجھانے کی ذمہ داری عطا کر رکھی ہے اگر وہی ہماری راہنمائی کرنے سے قاصر ہیں تو ممکن ہے وہ کسی اور قوم کو منتخب کر لے''۔

☆یورپ میں علماء دین کی خدمات مرے کو مارے شاہ مدار کے مترادف ہیں

''یورپ میں موجود غیر مسلموں کے ذہنوں میں اسلام کا تصور ہرگز ہرگز پسندیدہ اور مستحسن نہیں اور یہ ہم سب مسلمانوں کے لیے قابل غور مقام ہے لیکن ہم نے اس پر کبھی غور نہیں کیا بلکہ مغربی دنیا میں مختلف اسلامی فرقوں کو متعارف کرایا ہے اور ان کی الگ الگ مساجد قائم کر کے غیر مسلموں کے لیے اسلام کو اور مشکل بنا دیا اب اگر کوئی غیر مسلم قرآنی تعلیمات سے متاثر ہو کر مسلمان ہونا بھی چاہے تو اس کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ میں کون سا مسلمان بنوں؟ سنی دیوبندی بریلوی شیعہ مرزائی یا کوئی نیا اسلام گھڑوں۔ مرزائی اس لیے لکھا ہے کہ پاکستان کے علاوہ ہر ملک میں یہ لوگ مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ زیر نظر تحریر پڑھتے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ یورپ کے ایک ملک سے قادیانیوں نے STN طرز کا ایک ٹی وی سٹیشن کرائے پر لے رکھا ہے جس پر 24 گھنٹے اسلام کے نام پر اپنے مسلک کی ترویج اور فروغ کے لیے انگریزی، ہسپانوی، اٹالین، فرانسیسی، جرمن، عربی، اور اسپرانتو جیسی عالمی زبانوں میں نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ ساری دنیا میں الیکٹرانک میڈیا لٹریچر اور عقلی وسائنسی دلائل کے ذریعے اسلام کے نام پر جتنا کام مرزائی اور قادیانی کر رہے ہیں اتنا ہم مسلمانوں نے سوچا بھی نہیں''۔

وائے افسوس متاع کارواں جاتا رہا — اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

قرآن مجید ایک طبقے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں

وھو کلٌّ علی مولٰہ اینما یوجھہ لا یات بخیر

(النحل:76)

جہاں بھی چلے جائیں خیر کی خبر لیکر نہیں آئیں گے یا کہیں بھی چلے جائیں ان کے بارے میں خیر کی خبر نہیں آئے گی۔ پچھلے دنوں عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدر پاکستان جناب فاروق احمد خاں لغاری صدر مجلس تھے۔ مقررین نے آنحضور صلعم کی سیرت کو بیان کیا اور حاضرین یقیناً اس

نورانی محفل میں بہت محظوظ ہورہے تھے کہ ایسے میں مذہبی امور وفاقی وزیر تعلیم بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مقالہ پڑھنے کے لیے تشریف لائے آگے کا حال اخبار کی زبانی سن لیجیے۔

''کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں جس کی صدارت سید خورشید شاہ وزیر مذہبی امور کررہے تھے علماء کرام نے مقالات کے دوران ہی خورشید شاہ کو درخواستیں پیش کرنا شروع کردیں جس سے وزیر اعظم سیکرٹریٹ کا ہال کھلی کچہری کا منظر پیش کرنے لگا اس موقعہ پر مندوبین میں سے آواز آئی کہ یہ سیرت کانفرنس ہے یا کھلی کچہری......صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے جونہی اپنی تقریر ختم کرکے وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے ہال سے باہر آئے تو چند علماء نے انہیں درخواستیں پیش کرنا چاہیں تو صدر مملکت نے کہا کہ میں درخواستیں وصول نہیں کررہا سیرت کانفرنس میں آیا ہوں......قومی سیرت النبی کانفرنس میں جب دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا تو علماء کھانے پر ٹوٹ پڑے جس سے ہوٹل والوں کی کئی پلیٹیں ٹوٹ گئیں اور کھانا کھانے کے دوران علماء مشائخ کے کپڑے بھی خراب ہوگئے''۔

(روزنامہ خبریں 31 جولائی 1996 صفحہ 6 قومی سیرت النبی کانفرنس کی جھلکیاں)

باب نمبر 12

تفسیری موشگافیاں

اور

میری مشکلات

بقول مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید:

''قابل رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی جس کا تمغہ امتیاز ہی خدمت قرآن یا قرآنی ترجموں کی طبع واشاعت کو سمجھ لیا جائے''۔

(صدیق جدید 26 دسمبر 1961ء)

بقول مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر المنیر لائل پور:

''ہر وہ چیز جو انسانیت کے لیے نفع رساں ہو اسے زمین پر قیام و بقا ہوتا ہے۔ قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اولین اہمیت اُس جدو جہد کو حاصل ہے کہ جو اسلام کے نام پر وہ غیر ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل کرتے ہیں۔ سید المرسلین سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن و سلامتی کے مذہب کی

حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔

غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلام تبلیغ کا کام صرف اصول ''نفع رسانی'' کی وجہ سے قادیانیت کے بقا اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے ظاہری حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ ہے ایک عبرت انگیز واقعہ خود ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا 1954 میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم دور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں۔قادیانی عین انھیں دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے گویا وہ بزبان حال وقال کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جو اس وقت جبکہ آپ لوگوں ہمیں کافر قرار دینے کے لیے پر تول رہے ہو غیر مسلمانوں کے سامنے قرآن اُن کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔''

(المنیر لائل پور 2 مارچ 1956ء صفحہ 10)

بقول مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور بھارت:

''یورپ، ایشیا، امریکہ اور افریقہ کے جن ملکوں میں قادیانی جماعت نے اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔جن کے ذریعہ وہ منظم طریقے پر بنام اسلام اپنے مذہب کا پیغام اجنبی دنیا تک پہنچارہے ہیں کام کی وسعت کا اندازہ لگانے کے لیے صرف ان کے نام پڑھیے:

انگلینڈ۔امریکہ۔ماریشس۔مشرقی افریقہ۔مغربی نائیجیریا۔انڈونیشیا۔ملایا۔اسپین۔سوئٹزرلینڈ۔ایران۔فلسطین۔ہالینڈ۔جرمنی۔جزائر غرب الہند۔سیلون۔بورنیو۔برما۔شام۔لبنان۔مسقط۔پولینڈ۔ہنگری۔البانیہ۔اٹلی۔

قادیانی جماعت کے تبلیغی سرگرمیوں اور دائرہ عمل کی وسعتوں کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنا معلوم کرنا کافی ہوگا کہ دنیا کی چودہ اجنبی زبانوں میں انہوں نے قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیے:

انگریزی۔ڈچ۔جرمنی۔سواحیلی۔ہندی۔گورمکھی۔ملائی۔فینسٹی۔انڈونیشین۔روسی۔فرانسیسی۔پرتگیزی۔اطالوی۔ہسپانوی''۔

نوٹ: یہ 1977ء کی بات ہے۔

(جماعت اسلامی صفحہ 106-107 نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

بقول مولانا نیاز فتح پوری مدیر نگار لکھنو:

''اس وقت مسلمانوں میں ان (احمدیوں) کو بیدین وکافر کہنے والے تو بہت ہیں لیکن مجھے تو آج تک ان مدعیان اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آئی جو اپنی پاکیزہ۔معاشرت۔اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ۔ اپنی تاب مقارمت اور خوئے صبر واستقامت میں احمدیوں کی خاک پا کو بھی پہنچتے ہوں''۔

(ماہنانہ نگار لکھنو ماہ جولائی 1960ء صفحہ 117 تا 119)

مشکل نمبر 42

اگر مولانا ارشد القادری کی رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ نے 77ء میں چودہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا اور مصنف مذہب کا سرطان کے مطابق 1995ء میں 50 زبانوں میں (اب 70۔ناقل) قرآن مجید کا ترجمہ کر کے اس پوری دنیا میں پھیلا چکے ہیں۔

(صفحہ 174 مذہب کا سرطان)

اور پوری دنیا میں قرآن اور اسلام اور مساجد تعمیر کر رہے ہیں اور پھر بھی میرے علمائے دین عصر نے انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا اور ان کے تراجم قرآن کرنے والوں کو جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا اور ان کی تفاسیر پر پابندی لگا دی اور انکی قرآنی اشاعت یا قرآنی تبلیغ پر ملکی ریاست کے قانون میں مستقل دفعہ 298C بنا کر ان کے لیے جیل کے 3 سال کا پروانہ جاری فرما دیا تو اس کی وجہ ان کی تفاسیر کے وہ محاسن ہونگے جو قرآن واسلام کے خلاف ہونگے۔یا وہ انداز تفسیر نہ ہوگا جو ہمارے مروجہ علماء دین فرما رہے ہیں۔یا ان کی تفسیر خدا۔رسول۔قرآن اور فرشتوں پر گمراہ کن الزامات لگانے والی ہوگی۔یا ان کی تفسیر انبیاء کی تنقیص شان کرنے والی ہوگی۔یا ان کی تفسیر اپنے پیر فقیر حضرات کو خدائی میں شامل کرنے جیسے عقیدوں پر مشتمل ہوگی۔

لیکن

دکھ اور اضطراب اور ظلم کی انتہاء تو تب ہوئی جب میں نے یہ جانا کہ قادیانی تفسیر کی بجائے خود ہمارے علمائے کرام کی تفاسیر مندرجہ بالا محاسن پر مشتمل ہیں۔ہمارا ہر فرقہ دوسرے فرقے کی تفسیر کو خلاف اسلام،اور خلاف عقل قرار دے کر اس کو بند کر دینے بلکہ اس کو جلا دینے کے احکامات جاری فرما رہا ہے۔دوسری زبانوں میں تراجم کرنے کا مشکل کام ہم نے گوارا ہی نہیں کیا اور جو ایک دو تفاسیر علماء کرام نے لکھی ہیں اس پر ساون بادھوں کی بارش کی طرح الزامات کی بارش ہو رہی ہے۔

دیگر اقوام عالم میں تبلیغ اسلام سے پہلوتہی اور اس کے لیے تراجم قرآن مجید سے بے بہرگی اور علمائے حاضر کی

تفسیر نویسی کے نام پر خدا رسول فرشتوں اور دوسرے عقائد کے متعلق عجیب وغریب من گھڑت داستانوں کی بھر مار یہ سب اذیت ناک خبریں میری اگلی مشکل بن گئیں۔

موجودہ قرآن ہی ... خلفاء کا محرف ومبدل کیا ہوا ہے......مولانا مقبول حسین دہلوی

آغاز ممتاز شیعہ عالم دین ممتاز حسین دہلوی کے ترجمہ سے کرتے ہیں۔دہلوی صاحب کے اس ترجمہ کی 12 شیعہ مجتہدین نے تائید فرمائی ہے۔مولانا سورہ یوسف کی تفسیر وترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر یَعْصَرُون کو یَعْصِرُون سے بدل کر معنی کو زیر وزبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لیے انکے کرتوت کی معرفت آسان کردی ہے۔ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو یہ تغیّر یہ لوگ کردیں تو ہم اس کو اُسی حال پر رہنے دو اور تغیّر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو۔ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کردو۔قرآن مجید کو اس کی اصلی حالت پر لانا جناب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور اُسی کے وقت میں وہ حسب تنزیل تعالیٰ پڑھا جائے گا۔''

(پارہ نمبر 12 سورہ یوسف صفحہ 479 قرآن مجید مترجم ناشر افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور)

(مندرجہ بالا حوالے کی اصل فوٹو سٹیٹ ماہنامہ خلافت راشدہ نے دسمبر 97 کے شمارے میں صفحہ 4 پر شائع کی)

موجودہ قرآن مجید میں تو کئی الفاظ غلط اعراب کے ساتھ ہیں......عالی جاہ نواب رضا خان

عالی جاہ جناب نواب علی رضا خاں صاحب قزلباش سابقہ تعلقہ دار نواب گنج علی آبادی ضلع بہرائچ (اودھ ہند) نے ''الف لام میم'' نامی اپنے رسالے میں قرآن مجید کی اعرابی اور تفسیری بزعم خود غلطیاں نکالی ہیں۔جو ان کے خیال میں جمہور مسلمانوں میں آل محمد کی شان کم کرنے کے لیے کی ہیں صفحہ 4 پر فرماتے ہیں:

''ایک بڑی صاف اور آیہ مبین ملاحظہ ہو سلام علی اِل یاسین...... جہاں بہت سے اختلاف ہوسکتے ہیں وہاں یہ اِل یاسین کا عجوبہ بھی ہے جس میں اگر الف پر کھڑا الف لگا دیا جائے اور لام کے جزم کو زیر میں تبدیل کردیا جائے تو آل یاسین ہو کر املا بھی صحیح ہوجائے اور معنی میں تو وہ حسن پیدا ہو کہ دشمن آل محمد بھی ان کا کلمہ پڑھے''۔

(صفحہ 4-7 مینجر کتب خانہ مطبع یوسفی نسبت روڈ لاہور انصاف پریس لاہور)

قرآن مجید کے الفاظ کی ''یہ خدمت'' دیکھنے کے بعد ترجمہ وتفسیر کے میدان کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا کیا ''سجود نیاز'' لٹائے جارہے ہیں۔

جو ہمارے چند تراجم ہیں وہ بھی غلطیوں سے پر ہیں

جو چند ایک تراجم مارکیٹ میں دستیاب ہیں ان کے متعلق سرکاری طور پر اعلان کیا ہیں۔روزنامہ نوائے وقت

اپنی اشاعت 15 اپریل 1982ء میں نشاندہی کرتا ہے۔

''علامہ سید محمد رضی نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو بتایا کہ مارماڈیوک پکھتال کے قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہیں......ان غلطیوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔صدر سے ملاقات کے موقعہ پر ہالے پوتہ۔وفاقی وزیر خزانہ غلام اسحاق خاں اور اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئر مین تنزیل الرحمن بھی شامل تھے۔انہوں نے صدر مملکت سے اپیل کی کہ قرآن پاک کا نئے سرے سے انگریزی ترجمہ کرنے کے لیے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں انگریزی۔اور عربی کے ممتاز دانشور شامل ہوں۔انگریزی کے مستند ترجمے سے غیر ملکی افراد کو خاص طور پر قرآن پاک کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔صدر پاکستان نے اس تجویز پر ہمدردی سے غور کا وعدہ کیا''۔

اسی طرح سے عام لوگوں کے تراجم اور تفاسیر میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں ان کا اعتراف نوائے وقت یوں کرتا ہے۔

''قرآن پاک کے تراجم کی غلطیوں کو دور کیا جائے۔قاہرہ 30 جون (ا۔پ۔پ) شیخ الازہر ڈاکٹر الرحمن بیصار جلد ہی ایک ادارہ قائم کریں گے جو قرآن پاک کے انگریزی تراجم اور تفاسیر کی تصحیح کرے گا۔اس ادارہ میں ایسے افراد کام کریں گے جو انگریزی اور عربی دونوں زبانوں پر عبور رکھتے ہوں اور ساتھ ہی قرآن کی روح سے واقف ہوں'' (نوائے وقت یکم جولائی 1981ء)

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر خزائن العرفان جلادی جائے......متحدہ عرب امارات کے علماء کرام

ممتاز بریلوی عالم سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر خزائن العرفان برصغیر پاک وہند میں بریلوی گھروں کی زینت ہے مگر روزنامہ نوائے وقت کی خبر کے مطابق 6 مارچ 1982ء کو متحدہ عرب امارات کی وزارت انصاف، اسلامی امور اور اوقاف نے بریلویوں کی اس تفسیر میں بے شمار غلطیوں اور بنیادی نوعیت کی غلطیوں کے بناء پر پابندی عائد کر دی ہے اور رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل محمد علی الحرکان کے دستخط سے مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اس کتاب کے تمام نسخے جلا دیئے جائیں۔

(نوائے وقت 7 مارچ 1982ء)

احمد رضا خاں کے ترجمہ کے علاوہ تمام تراجم میں حرمت قرآن عصمت انبیاء اور وقار انسانیت کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے بلکہ قصداً تحریف کر کے خود بھی گمراہ ہوئے اور گمراہی کا دروازہ کھول دی......جواباً بریلوی علماء کرام

بریلوی حضرات کے نزدیک احمد رضا خاں امام اہلسنت اور مجدد ملت تھے آپ نے کنز الایمان کے نام سے

ترجمہ قرآن مجید بیان فرمایا۔ممتاز بریلوی عالم دین قاری رضائے المصطفیٰ اس ترجمے کے محاسن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دنیا بھر کے تراجم پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہوکر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمین قرآن کی نظر الفاظ قرآنی کی روح تک نہیں پہنچی اور ان کے ترجمہ سے قرآن کریم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً یا قصداً ترجمے میں ان سے تحریف بھی ہوگئی ہے۔یا لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب حرمت قرآن عصمت انبیاء اور وقار انسانیت کو ٹھیس بھی پہنچی ہے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے ان تراجم کی بدولت وہ حرام قرار پاگئیں اور انہیں تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا رب العزت کو علم بھی نہیں ہوتا۔اس قسم کا ترجمہ کرکے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کے لیے گمراہی کا راستہ کھول دیا''۔

(قرآن کے غلط تراجم کی نشاندہی صفحہ 4 شائع کردہ مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

احمد رضا خاں کے ترجمہ میں تحریفات ہیں بلکہ جھوٹ بھرا ہوا ہے اس لیے جس کو نظر آئے جلادے......سعودی مفتیان کرام

سعودی عرب کے ممتاز عالم دین و مفتی جناب شیخ عبدالعزیز بن باز اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

''ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس مترجم کے نمونے موصول ہوئے ہیں۔جن کی تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے......لہٰذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کردی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کرلیا جائے اور جلا دیا جائے''۔

(اتحاد بین المسلمین مصنفہ مولانا عبدالستار نیازی صفحہ 35 ناشر مکتبہ رضویہ لاہور)

ممتاز دیوبندی مولوی محمود الحسن کے ترجمہ میں آپ ﷺ کو گنہگار بتایا گیا ہے اور بھٹکتا دکھایا گیا ہے......بریلوی علماء دین

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر بریلوی حلقہ احباب میں ایک ممتاز دانشور، مصنف، محقق اور عالم دین کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔آپ بریلوی ترجمہ قرآن پر پابندی اور دیوبندی ترجمہ کو سعودی عرب سے شائع کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''امام احمد رضا کی بات پھیلتی چلی گئی۔معاندین اس سیلاب کے آگے باڑھ باندھتے رہے۔امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنز الایمان جب لاکھوں کی تعداد میں مشرق و مغرب میں پھیلنے لگا تو بڑی تشویش ہوئی۔کوشش کی گئی الزام تراشیوں کا سہارا لیکر کم از کم عرب ملکوں میں اس پر پابندی لگوائی جائے اور بالآخر پابندی لگادی گئی......جبکہ

ایسے مترجمین کے ترجموں پر پابندی نہ لگی جو قرآن کی اداوں کے راز دار نہ تھے۔ جو ترجمے کے مزاج سے واقف نہیں۔ 1991ء کی بات ہے فقیر جب حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کر کے جدہ ائیر پورٹ سے کراچی روانہ ہورہا تھا تو وہاں کی حکومت کی طرف سے تمام پاکستانی حاجیوں کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا جو احتیاط سے رکھ لیا گیا۔ بعد میں کھول کر دیکھا تو یہ قرآن مترجم تھا مولوی محمود حسن دیوبندی کا ترجمہ اور مولوی شبیر احمد عثمانی کے تفسیر حواشی۔ یہ قرآن پاک شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ میں چھپا اور وزارت اوقاف سعودی عرب نے اس کو شائع کیا۔ اس ترجمے میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گنہگار بتایا ہے اور بھٹکتا دکھایا گیا ہے ایسے ترجمے کو ''اردو کا سب سے اچھا ترجمہ قرار دیا ہے''۔ پھر یہی نہیں کہ کنز الایمان پر پابندی لگوائی گئی بلکہ اس ترجمہ کے خلاف ایک فاضل کو لالچ دے کر کتاب لکھوائی گئی پھر اس کو شائع کیا گیا''۔

(البریلویۃ مصنفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 14-15 رضا دار الاشاعت 25 نشتر روڈ لاہور)

یہاں تک تو یہ بات مترجمین کے حوالے سے ایک دوسرے پر ''کرم فرمائیوں'' کی تھی جبکہ خود قرآن مجید فرقان حمید پر کیا ''کرم فرمائیاں'' ہوئی ہیں ان کی جھلک بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

اللہ تعالیٰ۔ دغا۔ فریب اور دھوکہ دیتا ہے

ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم

(پ5 نسآء 142)

☆ منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔

(عاشق الٰہی میرٹھی۔ شاہ عبدالقادر صاحب۔ مولانا محمود الحسن صاحب)

☆ اور اللہ فریب دینے والا ہے ان کو

(شاہ رفیع الدین صاحب)

☆ خدا ان کو ہی دھوکہ دے رہا ہے

(ڈپٹی نذیر احمد صاحب)

☆ اللہ انہیں دھوکہ میں ڈالنے والا ہے

(فتح محمد صاحب جالندھری)

☆ وہ ان کو فریب دے رہا ہے

(نواب وحید الزماں۔ حیرت دہلوی۔ سید فرمان علی شیعہ)

اللہ تعالیٰ ٹھٹھا کرتا ہے۔ ہنسی کرتا ہے۔ دلگی کرتا ہے۔ بناتا ہے۔ ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔

اللہ یستھزی بھم

(سورہ البقرہ)

اس آیت کا ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد۔ دیوبندی شیخ محمود الحسن۔ فتح محمد جالندھری، عبدالماجد دریا بادی، مرزا حیرت دہلوی نواب وحیدالزماں سرسید احمد علی گڑھی اور حضرت شاہ رفیع الدین نے یہ کیا ہے۔

☆اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے

☆اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے

☆اللہ ان سے دلگی کرتا ہے

☆اللہ انہیں بناتا ہے

☆اللہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے

یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیرا

(البقرہ آیت 27)

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین

(انفال آیت 31)

الیوم ننسٰھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا

(اعراف 52)

ان اللہ لا یَستَحیِ

(بقرہ 27)

ولما یعلم اللہ الذین

(توبہ 16)

نسوا اللہ فَنَسِیَھُم

(توبہ 67)

مکروومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

(آل عمران 55)

ان آیات مبارکہ کا ترجمہ قرآن مجید مترجم ومحشیٰ ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشر لاہور حمائل شریف مترجم ناشر نولکشور پریس لکھنو۔ تفہیم القرآن اور تدبر قرآن میں درج ذیل ہیں۔

☆اللہ بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

☆آج ہم انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے ہے۔

☆اللہ اس سے ہرگز نہیں شرماتا۔

☆حالانکہ ابھی تو اللہ نے دیکھا ہی نہیں۔

☆یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔

☆اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

میرے مترجمین کرام کے یہ تراجم کہ نعوذ باللہ خدا مذاق کرتا ہے۔لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔چال چلتا ہے۔داؤ کرتا ہے۔دھوکہ دیتا ہے۔بھول جاتا ہے۔مکر کرتا ہے۔اور شرم نہیں کرتا۔اور خدا کو ابھی معلوم ہی نہیں یہ سب تراجم ہی ہیں جنہوں نے مخالف اسلام ہندوؤں اور عیسائیوں کو اسلامی خدا پر حملہ کا موقعہ فراہم کیا ہوا ہے۔

☆ملائکہ اللہ کے بارے میں قرآنی آیات کا حشر

ایمانیات میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کے بعد ملائکۃ اللہ پر ایمان لانا بھی ایک ضروری اور بنیادی عقیدہ ہے فرشتوں کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لَا یَعْصُونَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ

(تحریم آیت 7)

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ پاک مخلوق ہیں جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

مگر میرے علماء دین اور علماء دہر کے فرشتوں کے بارے میں عجیب وغریب عقائد میں مثلاً فرشتے بھی نافرمانی کر لیتے ہیں۔

فرشتے بھی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اور ابلیس تو پہلے فرشتہ تھا بلکہ فرشتوں کا سردار تھا۔

(تفسیر مراح لبید جز اول صفحہ 463 از الشیخ محمد نوری سید العلماء حجاز ناشر دار الکتب العربیہ الکبری)

جبکہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ ابلیس نے تو ساتوں آسمانوں پر ایک ہزار سال تک عبادت کی۔پھر چھ لاکھ برس کھڑا ہو کر گریہ وزاری کرتا رہا۔بعد ازاں بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر درس وتدریس اور وعظ ونصیحت کرتا رہا۔اور جبرائیل ومیکائیل اسرافیل وعزرائیل اور سب فرشتے اس منبر کے نیچے بیٹھ کر وعظ سنا کرتے تھے۔ابلیس کا یہ سلسلہ تدریس وتعلیم بہشت میں ہزار برس تک جاری رہا۔اور لکھا ہے کہ ایک دن اُس جہان کا اس جہان کے ہزار

سال کے برابر ہے''۔

(قصص الانبیاء صفحہ 13-14 ناشر ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

فرشتے شراب پی کر زنا قتل اور شرک کرنے لگ گئے

اسی طرح قرآن کریم میں سورہ بقرہ آیت 103 میں ہاروت ماروت خدا تعالیٰ کے دو فرشتوں کے بارے میں ''احسن التفاسیر'' میں یہ عقیدہ درج ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں سے دو بڑے عابد فرشتے جن کا نام ہاروت ماروت تھا چھانٹے اور انسان کی سب خواہشیں ان میں پیدا کر کے کوفہ کی سرزمین پر جو ایک جگہ چاہ بابل ہے وہاں ان کو بھیجا اور وہاں وہ ایک عورت زہرہ نامی عورت کی محبت میں مبتلا ہو کر اس کے کہنے پر شراب پی گئے اور شراب......زنا کے علاوہ شرک اور قتل نفس کا گناہ بھی ان سے سرزد ہوا۔اور ان گناہوں کی سزا میں قیامت تک ان پر طرح طرح کا عذاب نازل ہوتا رہے گا''۔

(احسن التفاسیر جلد 1 صفحہ 108-109 مولفہ مولانا احمد حسن صاحب محدث دہلوی ناشر المکتبۃ السلیفہ)

ملائکہ فرضی وجود ہیں

مندرجہ بالا مفسرین کرام کے الٹ بعض علماء کرام یہ تفسیر فرما رہے ہیں کہ فرشتوں کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ ملائکہ فرضی اور وہمی وجود ہیں جن کا وجود (سرسید مرحوم کے الفاظ میں) برہان عقلی یا قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ثابت نہیں۔

(مقالات سرسید حصہ سوم صفحہ 52 مرتبہ مولانا شیخ محمد اسماعیل پانی پتی ناشر ترقی ادب کلب روڈ لاہور)

☆قرآن مجید کے بارے میں آیات کا حشر

وہ قرآن مجید جس کی محبت کے دعوے ہو رہے ہیں خود اس کے بارے میں ''افکار وخیالات'' بھی کافی حیرانگی کے باعث ہیں مثلاً ناسخ و منسوخ۔

قرآن مجید کی آیات کے بارے میں یہ ارشاد کہ ان میں سے بعض بعض کے متضاد ہیں اور باہم ان میں اختلاف پایا جاتا ہے ایسی متضاد آیات کی تعداد 5 سے پانچ سو تک ہے لبنان کے ایک ڈاکٹر صبحی صالح نے اپنی کتاب ''علوم القرآن'' میں اس پر مفصّل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ قائلین نسخ نے یہاں تک مبالغہ سے کام لیا ہے کہ عام آیات کو بھی منسوخات کے زمرہ میں شامل کر لیا ہے۔ڈاکٹر صبحی قائلین نسخ کی بعض منسوخ آیات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس میں شبہ نہیں کہ ایسی آیات کے نسخ کا تصور بھی بارگاہ ربانی میں گستاخی اور سوءِ ادب کا موجب ہے''۔

(علوم القرآن اردو صفحہ 381 ناشر ملک برادز کارخانہ بازار فیصل آباد 1966ء)

دوستو میں حیران رہ گیا کہ جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ ڈاکٹر صبحی جنہوں نے اس عقیدہ پر زبردست تنقید کی ہے نہ صرف خود بھی ناسخ و منسوخ کے پرجوش مبلغ ہیں بلکہ اس کتاب میں انہوں نے شکوہ کیا ہے کہ اگرچہ مفسرین نے بہت سی آیات بلا دلیل منسوخ قرار دی ہیں مگر بعض اہل اسلام محققین نے جلد بازی سے کام لیکر نسخ کا بالکل ہی انکار کیوں کر دیا ہے؟ بلکہ آپ نے ہمت کر کے نسخ قرآن کے منکرین کو ''مثل یہود'' ارشاد فرمایا ہے۔

(علوم القرآن اردو صفحہ 381)

قرآن مجید کی آیات بے جوڑ ہیں اور کوئی ترتیب نہیں

قرآن مجید کی نظم کو خود خدا نے مثال کے طور پر پیش کیا ہے مگر میری بستی کے علماء دین جو قرآن مجید کے دیگر تراجم پر پابندیاں لگوانے میں Masters ہیں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا مودودی صاحب جن کو آپ کے مریدین ''نبض شناس رسول'' قرار دیتے ہیں فرماتے ہیں:

وہ شخص جو قرآن میں تصنیفی ترتیب تلاش کرتا ہے اور وہاں اسے نہ پاکر کتاب کے صفحات میں بھٹکنے لگتا ہے اس کی پریشانی کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ مطالعہ قرآن کے ان مبادی سے ناواقف ہوتا ہے وہ اس گمان کے ساتھ مطالعہ شروع کرتا ہے کہ وہ مذہب کے موضوع پر ایک کتاب پڑھنے چلا ہے۔

مذہب کا موضوع اور کتاب ان دونوں کا تصور اس کے ذہن میں وہی ہوتا ہے جو بالعموم مذہب اور کتاب کے متعلق ذہنوں میں پایا جاتا ہے مگر جب وہاں اسے اپنے ذہنی تصّور سے بالکل ہی مختلف ایک چیز سے سابقہ پیش آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس سے مانوس نہیں کر سکتا اور سر رشتہ مضمون ہاتھ نہ آنے کے باعث بین السطور یوں بھٹکنا شروع کر دیتا ہے جیسے وہ ایک اجنبی مسافر ہے جو کسی نئے شہر کی گلیوں میں کھو گیا ہے''۔

(تفہیم القرآن بحوالہ الوہابیت صفحہ 140-141)

قرآن کے تو بعض حصے چھپنے سے ہی رہ گئے ہیں

قرآن مجید جس کی حفاظت کے لیے ہم اپنے تن دھن کو قربان کرنا جزو الایمان سمجھتے ہیں میرے علماء کے نزدیک ابھی نامکمل ہے اور بہت سی آیات چھپنے سے ہی رہ گئی ہیں مگر حقیقت میں قرآن کا حصہ ہیں اور ان پر عمل کیا جائے گا جیسے آیت رجم اور شیعوں کے نزدیک ''سورہ علیؓ''، ''شیعوں کے نزدیک اصل قرآن تو حضرت علیؓ کے پاس تھا جو 40 پاروں کا تھا جو ان کی نسل میں بارھویں امام تک موجود رہا۔ اور بارھویں امام اس کو لیکر دنیا سے روپوش ہو گئے۔۔۔ اور اس موجودہ قرآن نہ صرف 10 پارے کم ہیں بلکہ بعض سورتوں کی آیات بھی کم ہیں اور بعض آیات

میں تحریف وتغیر ہے۔اور ترتیب آیات اور سورتوں میں بھی تبدیلی ہے۔

(ملاحظہ ہوتفسیر صافی جزء22صفحہ 411 تفسیر لوامع التنزیل جلد4 صفحہ 15 تا26 مصنفہ علامہ سید علی حائری)

قرآن کے بعض حصے انسانی سمجھ سے بالا ہیں

پھر یہ عقیدہ کہ قرآن مجید کے بعض آیات اور بعض حصے انسانی سمجھ سے بالاتر ہیں مثلاً حروف مقطعات اور استویٰ علٰی العرش اعراف 55 کی حقیقت ودیگر آیات چنانچہ مودودی صاحب مقطعات کے بارے میں تفہیم القرآن میں مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند اور مولانا بشیر احمد عثمانی نے تفسیری نوٹسوں میں لکھا ہے کہ حروف مقطعات کے اصل معنیٰ تک کسی کی رسائی نہیں بلکہ یہ بھید ہے اللہ اور رسول کے درمیان جو بوجہ مصلحت وحکمت ظاہر نہیں فرمایا۔

(ترجمہ وحاشیہ از مولانا محمود حسن صاحب۔مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب۔مطبوعہ مدینہ پریس بجنور یو۔پی انڈیا)

تفسیر کے نام پر تعجب انگیز افسانے اور خلاف عقل باتیں

قرآن مجید واضح طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ مرنے والے لوگ اس دنیا میں واپس تشریف نہیں لائیں گے اس طرح سرکار دوعالم کے واضح فرامین اور شہداء کے حوالے سے اس بات کی وضاحت کے باجود میری بستی کے علماء دین مردوں کو واپس اس دنیا میں لا رہے ہیں یا للعجب

1۔سورہ بقرہ آیت 57،244 کی تفسیر میں یہ عقیدہ عام ہو گیا ہے کہ ہزار ہا نبی اسرائیل پر طاعون کی وبا مسلط ہوئی اور وہ ایک میدان میں سب کے سب مارے گئے۔اور پھر حضرت حزقیل کی دعا سے سب دوبارہ زندہ ہو گئے۔

(تفسیر جلالین صفحہ 35 تفسیر حسینی 65)

2۔سورہ بقرہ آیت 260 کی تفسیر میں یہ عقیدہ کہ حضرت عزیز نبی ایک سو سال تک فوت رہے اور پھر دوبارہ زندہ ہو گئے اور اس سو سال کے عرصہ تک ان کا گدھا بھی زندہ رہا۔اور ان کا کھانا پینا بھی ہنوز تازہ رہا۔

(تفسیر جلالین صفحہ 38 تفسیر حسینی 71)

3۔حضرت ابراہیم نے چار پرندے لئے ان کے سرتن سے جدا کئے اور دھڑ کا قیمہ کر دیا اور پھر برابر گولے بنا کر ان پرندوں کے سروں پر رکھتے ہوئے چار مختلف پہاڑوں پر رکھا اور پھر ان کو بلایا تو وہ بھاگتے ہوئے آ گئے۔

(زیر تفسیر بقرہ 261 تفسیر جلالین صفحہ 39 تفسیر حسینی 72)

4۔بنی اسرائیل نے جب سبت کی نافرمانی کی تو انہیں جسمانی طور پر بندر بنا دیا اور سوٴر بنا دیا۔اور وہ تھے تو انسان مگر ان کی شکلیں بدل کر بندر اور سوٴروں جیسی ہو گئیں۔

(تفسیر حسینی صفحہ 191 تفسیر جلالین صفحہ 101)

مودودی صاحب تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بعض اس کے معنی لیتے ہیں کہ ان میں بندروں کی سی صفات پیدا ہوگئی تھیں لیکن قرآن کریم کے الفاظ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسخ اخلاقی نہیں بلکہ جسمانی تھا میرے نزدیک قرین قیاس یہی ہے''۔

5۔سورہ اعراف آیت 74 کی تفسیر میں کہ حضرت صالحؑ نے پہاڑ کے پتھروں سے اونٹنی نکالی اور اس نے اسی وقت بچہ دیا اور اسی وقت وہ ماں کے برابر ہوگیا اور اس نے حضرت صالح کی نبوت کی شہادت دی۔

(تفسیر ترجمان القرآن جلد 5 صفحہ 667 مطبع صدیقی لاہور/تفسیر جلالین/تفسیر حسینی زیر آیت 74 سورہ اعراف)

6۔سورۃ النحل آیت 19 کی تفسیر میں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں چیونٹیاں مرغ اور بھیڑیئے کے برابر بڑی تھیں اور حضرت سلیمان ان سے کلام کرتے تھے۔

(تفسیر حسینی صفحہ 6-7 وتفسیر جلالین صفحہ 316 حاشیہ کمالین)

☆انبیائے کرام کے بارے میں آیات کا حشر

خدا، فرشتوں اور اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کا وجود باجود نظر آتا ہے۔

قرآن مجید میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصولی فیصلہ فرما دیا ہے کہ تمام ادوار میں اور تمام اقوام عالم میں آنے والے میرے انبیاء تمام کے تمام اوصاف حمیدہ۔ بلند اخلاق اور پاک کردار کے مالک وجود تھے اور سب کے سب واجب التعظیم اور واجب التسلیم ہیں اور ان انبیاء میں سے کسی ایک کی طرف بھی کسی قسم کی اخلاقی کمزوری۔ برائی یا عیب منسوب کرنا خلاف ایمان ہے جیسے فرمایا:

وما ارسلنا من قبلک من رسول۔۔۔عبادٌ مکرمونo لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون

(سورہ الانبیاء آیت 25 تا 27)

مگر ظلم کے اندھیرے نے مجھے اس وقت وحشی سا کر دیا جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ میرے ''مجاہد علماء دین'' اور ''عصمت انبیاء کے لیے کٹ مرنے'' کے اعلانات کرنے والے حضرات کن کن نظریات کی آبیاری فرما رہے ہیں۔

بھائیو! میرے مہمانوں سے شہوت سے باز آؤ بلکہ میری بیٹیاں لے جاؤ جائز شہوت کرلو

مولانا مودودی صاحب حضرت لوطؑ پر کس درجہ گھٹیا اور اخلاقی گراوٹ کا الزام لگاتے ہیں اُسے تو سوچ کر بھی شرم آتی ہے۔آپ سورہ ہود کی آیت 79

قال یقوم ھٰؤلاءِ بناتی کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لوط نے ان سے کہا بھائیو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں''

اور اس کی تشریح میں تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کا اشارہ خود اپنی صاحبزادیوں کی طرف ہو حضرت لوط کا منشاء صاف طور پر یہ تھا کہ اپنی شہوت نفس کو اس فطری اور جائز طریقے سے پورا کرو جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور اُس کے لیے عورتوں کی کمی نہیں''۔

قرآن کریم کی دوسری آیت قال ھٰؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین کا ترجمہ یہ فرماتے ہیں ''لوط نے عاجز ہو کر کہا: اگر تم میں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں''۔

اور اس کی تفسیر میں گل افشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ کلمات ایک شریف آدمی کی زبان پر ایسے وقت میں آئے جبکہ وہ بالکل تنگ آ چکا تھا اور بدمعاش لوگ اس کی ساری فریاد وفغاں سے بے پرواہ ہو کر اس کے مہمانوں پر ٹوٹے پڑ رہے تھے۔

(تفہیم القرآن)

استغفر اللہ ربی من ذلک الخرافات۔ کیا اس سے بھی گھٹیا الزام کسی نبی اللہ پر لگ سکتا ہے؟ بالکل نہیں بالکل نہیں۔ یہ حرکت کسی نبی سے کجا۔ کسی شریف انسان سے تو کجا کسی بازاری انسان سے بھی متوقع نہیں۔

میری الجھن اور بڑھ جاتی ہے جب میں آپ کو ''مجاہد ختم نبوت''، ''عالم دین''، ''حامی اسلام'' اور ''دشمنان اسلام کے خلاف ننگی تلوار'' جیسے القابات سے مزین قادیانیت کے خلاف صف اول میں کھڑا دیکھتا ہوں۔ کیا قادیانیوں کو ان عقائد میں واپس لوٹانے کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو میرا جواب یہی ہے کہ وہ اپنی منزل اپنے گھر میں ہی ٹھیک ہیں۔

حضرت داؤدؑ کو ہمسائے کی بیوی پسند آ گئی اسے جنگ میں بھیج کر شہید کروا دیا اور خود اس سے شادی کر لی۔ پیغمبر کا یہ داغ خدا کو پسند نہ آیا تو جانچ ہوئی

سورہ ص میں حضرت داودؑ کا ذکر میں درج ذیل آیات کی تفسیر

وھل اتٰک نبوا الخصم . . . انّ لہ عندنا لزلفی وحُسنَ ماٰب

(آیت 21 تا 25 پارہ 23)

موضح القرآن میں ان آیات کی تفسیر میں فرمایا گیا ہے کہ

''یہ جھگڑنے والے فرشتے تھے۔ پردے میں ان کو سنا گئے ماجرا انہیں کا۔ گھر میں 99 عورتیں تھیں ایک ہمسائے کی صورت پر نظر پڑ گئی چاہا کہ اس کو بھی گھر رکھیں اس کا خاوند موجود تھا انکے لشکر میں۔ ان کو تعین کیا تابوت سکینہ سے آگے جہاں بڑے مردانہ لوگ لڑائی میں بڑھتے تھے۔ وہ شہید ہوا پیچھے اس عورت کو نکاح کیا۔ اس میں کسی کا خون نہیں کیا۔ بے ناموسی نہیں کی مگر کسی کی چیز لے لی تدبیر سے۔ پیغمبروں کی ستھرائی والے کو اتنا بھی داغ عیب تھا۔ اُس

پر جانچ ہوئی''۔

(بہ حاشیہ پارہ نمبر 23 سورہ ص)

اے نبی اللہ ''خواہش نفس کے تحت ہونے والا ''قصور'' تمہیں ''زیب'' نہیں دیتا

مودودی صاحب اگلی آیت 27 کی تفسیر میں اور ہی انکشافات فرماتے ہیں

''یاداود انا جعلنک خلیفۃً فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھویٰ''

(سورہ صٓ آیت 27)

''اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت داود سے قصور تو ضرور ہوا تھا اور وہ کوئی ایسا قصور تھا جو نبیوں والے مقدمہ سے کسی طرح مماثلت رکھتا تھا''۔

اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل نہ تھا۔ اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہ دیتا تھا''۔

(تفہیم القرآن زیر آیت 27ص نوٹ نمبر 27-28)

حضرت ایوبؑ نے بے قصور بی بی کو 100 لکڑیاں مارنے کی قسم کھائی

حضرت ایوب جیسے عظیم نبی کے بارے میں درج ہے کہ آپ ایک بے قصور عورت پر اتنا خفا ہو گئے کہ مارنے کی ٹھان لی۔ صٓ آیت 45 وخذ بیدک ضغثاً فاضرِبْ بہ ولا تحنث

علامہ محمود الحسن وعلامہ شبیر احمد عثمانی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت ایوبؑ نے حالت مرض میں کسی بات پر خفا ہو کر قسم کھائی کہ تندرست ہو گئے تو بی بی کو سو لکڑیاں ماریں گے وہ بی بی اس حالت کی رفیق تھی اور چنداں قصور وار نہ تھی اللہ نے مہربانی فرما کر قسم سچا کرنے کے لیے ایک حیلہ ان کو بتلا دیا جو انہی کے لیے مخصوص تھا''۔

(قرآن مجید مترجم ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور)

حضرت ابراھیمؑ نے تین جھوٹ بولے

تفاسیر کے اندر یہاں تک موجود ہے کہ حضرت ابراھیمؑ نے تین جھوٹ بولے اور ان جھوٹوں کی تفاصیل درج کی گئیں ہیں۔

(تفسیر کمالین/ حاشیہ جلالین صفحہ 374 / ترمذی جلد 2 مطبع مجتبائی صفحہ 146)

حضرت ابراہیمؑ نے تین بار شرک کیا

مزید یہاں تک تفسیری ارشاد ہے کہ آپ نے ستارہ چاند اور سورج کو دیکھ کر تین بار ہٰذا ربی کہہ کر تین بار شرک کیا ہے۔

(معالم التنزیل زیر تفسیر سورہ انعام آیت 77)

حضرت یوسفؑ نے 8 چوریاں کیں

ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل سورہ یوسف آیت 78 کی تفسیر میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

''حضرت یوسفؑ نے 8 چوریاں کیں''

(ترجمان القرآن جلد 5 صفحہ 788 مطبوعہ لاہو+تفسیر جلالین صفحہ 193)

☆حضرت یوسف نے زنا کے لیے عورت کا کمر بند کھولا اور خائن کی طرح بیٹھے

حضرت یوسفؑ کی ذات بابرکات کو جس طرح تختۂ مشقِ ظلم بنایا گیا ہے وہ حیرتناک حد تک افسوسناک ہے۔ حیرت ہے جس ملک میں قادیانیوں کی آذان پر پابندی ہے اور تلاوت کلام پاک کرنے والے کو 295C کے تحت گرفتار کرلیا جاتا ہے کہ مومنوں کی دل آزاری ہوتی ہے وہاں حضرت یوسفؑ پر مزے سے زنا کا الزام لگایا جارہا ہے اور اسے تفسیر قرآن کے نام پر گھروں اور مساجد کی زینت بنایا جارہا ہے۔

سورہ یوسف آیت 35 ولقد ھمّت بہ و ھمّ بھا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

ھلّ الھمیان وَجَلَسَ معھا مجلس الخائن۔ یعنی حضرت یوسفؑ عزیز مصر کی بیوی کے ساتھ خائن کی طرح بیٹھے اور اس عورت کا کمر بند کھولا۔ **العیاذ باللہ**

(تفسیر محمدی/ درمنشور جلد 4 صفحہ 13 /تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 14 / ابن جریر جلد 12 صفحہ 109 تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔)

قصدت منہ الجماع و ھمّ بھا قصد ذلک

یعنی عزیز مصر کی بیوی نے یوسفؑ سے جماع کا قصد کیا اور اُس نے بھی اُس سے اِس کا ارادہ کیا۔ العیاذ باللہ

تفسیر جلالین صفحہ 189-190۔

حضرت سلیمان ملکہ سبا پر عاشق ہو گئے تھے اور اس کی پنڈلیاں دیکھنے کے لیے بیت المال سے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے محل بنایا

حضرت سلیمان کے بارے میں قرآن کریم کی آیت قیل لھا ادخلی الصرح نمل آیت 45 کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ سبا پر عاشق ہوگئے اور اس کی پنڈلیوں پر بال دیکھنے کی خاطر ایک عالی شان محل

تیار کروایا جس پر بیت المال کا لکھو کھا روپیہ خرچ کیا اور ملکہ سبا کی مرضی کے خلاف اس کا تخت منگوایا۔ تفسیر جلالین میں مزید لکھا ہے کہ

''اس محل کی سطح سفید شفاف شیشہ کی تھی جس کے نیچے پانی جاری تھا اور اس میں ایک مچھلی بھی تھی اور حضرت سلیمانؑ نے یہ محل صرف اس لیے بنایا کہ ملکہ سبا بلقیس کے پاؤں دیکھیں کیونکہ شیاطین نے آپ کو خبر دی تھی کہ ملکہ سبا کے پاؤں گدھے کی طرح ہیں اور اس کی پنڈلیوں پر بہت سے بال ہیں۔ اس لیے آپ نے چاہا کہ اس کی پنڈلیاں دیکھیں۔ آگے لکھا ہے کہ جب بلقیس اس محل میں داخل ہوئی تو اس نے اسے گہرا پانی خیال کیا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا تا کہ پاؤں پانی میں ڈالے تو حضرت سلیمانؑ نے جو وہاں کھڑے تھے دیکھا کہ اس کی پنڈلیاں اور پاؤں دوسرے لوگوں کی نسبت بدرجہا خوبصورت ہیں اس پر آپ نے پکار کر کہا کہ انہا صرح ممرد من قواریر کہ اے ملکہ یہ محل تو شیشوں کا بنا ہوا ہے۔

(تفسیر جلالین صفحہ 319)

حضرت سلیمان ایک انگوٹھی کے ذریعہ حکومت کرتے تھے ایک دن گم ہو کر مخرہ جن کو مل گئی تو اس نے آپ کا روپ دھار کر حکومت شروع کی اور چھ ماہ تک حضرت سلیمان کی بیوی سے بھی ہم صحبت ہوتا رہا

ص آیت 35 کی تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنی انگوٹھی کی وجہ سے حکومت کیا کرتے تھے وہ انگوٹھی مخرہ جن کے ہاتھ پڑ گئی۔ اس نے سلیمانؑ کی شکل اختیار کر لی اور بادشاہ ہو گیا اور حضرت سلیمان محتاج ہو کر ایک ماہی گیر کے ہاں نوکر ہو گئے۔ بالآخر مخرہ جن نے وہ انگوٹھی دریا میں ڈال دی جسے ایک مچھلی نگل گئی اور وہ مچھلی ماہی گیر نے پکڑ کر حضرت سلیمانؑ کو مزدوری میں دیدی۔ اور حضرت سلیمان دوبارہ بادشاہ ہو گئے اس درمیانی عرصہ میں حضرت سلیمان بادشاہ نہ رہے۔ مخرہ جن سلیمان بن کر ان کی بیوی سے ہم صحبت بھی ہوتا رہا۔ اور یہ بدکاری اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ نہ ماہواری میں چھوڑتا نہ غسل کرتا۔ یہ حالت چھ ماہ تک رہی۔ العیاذ باللہ

(تفسیر حسینی/تفسیر خازن/تفسیر قادری/تفسیر معالم التنزیل/تفسیر جلالین حاشیہ کمالین زیر آیت 35 سورہ ص)

حضرت سلیمان گھوڑے دیکھتے رہے اور نماز نہ پڑھی پھر غصے میں آ کر نوسو یا 2 ہزار گھوڑوں کے سر قلم کر دیئے

حضرت سلیمانؑ کے بارے میں قرآن کریم کی آیت فطفق مسحًا بالسوق ص34 کی تفسیر میں ارشاد ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ کی عصر کی نماز شاہی گھوڑوں کو دیکھنے میں جاتی رہی جس پر آپ نے غصہ کو فرو کرنے کے لیے یا کفارہ ادا کرنے کے لیے نوسو یا دو ہزار گھوڑوں کا سر قلم کر دیا۔

(تفسیر خازن صفحہ 370/تفسیر جلالین صفحہ 380)

حضرت ادریس جنت سے نکال دئے گئے مگر وہ دھوکہ اور فریب سے دوبارہ ''اندر دوڑ گئے''

سورہ مریم آیت 58 ورفعنٰہ مکاناً علیا کی تفسیر میں ارشاد ہے کہ حضرت ادریس جنت سے نکال دیئے گئے تھے مگر آپ دھوکہ اور فریب سے دوبارہ داخل ہو گئے۔

(تفسیر معالم التنزیل/تفسیر محمدی زیر آیت مریم 58)

حضرت آدمؑ نے خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے شرک کیا

حضرت آدم اور حضرت حوا پر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے اور شرک کا الزام لگایا گیا ہے کہ شیطانی وحی سے شرک کیا اور اپنے بچے کا نام عبدالحارث رکھا۔

(تفسیر جلالین زیر آیت 190-191 سورہ اعراف/ معالم التنزیل عربی/تفسیر حسینی فاری/تفسیر قادری/تفسیر محمد زیر آیت ھذا)

حضرت شاہ رفیع الدین کے ترجمہ اور حضرت شاہ عبدالقادر کے حواشی موضح القرآن مطبوعہ تاج کمپنی لاہور کی خصوصیات پر ایک نظر

حضرت شاہ ولی اللہ کا خاندان برصغیر کا وہ واحد خاندان ہے جس کی حیثیت اہل سنت والجماعت بریلوی و دیو بندی ومقلدین وغیر مقلدین سب میں یکساں مقبول ہے۔حضرت شاہ رفیع الدین کا ترجمہ اور حضرت شاہ عبدالقادر کے حواشی بعنوان موضح القرآن آج کل پاکستان کے ہر گھر۔ ہر گاؤں پر شہر اور ہر مسجد میں موجود ہے۔تاج کمپنی نے اسے خاص طور پر دیدہ زیب رنگوں میں شائع کیا ہوا ہے آیئے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

☆ **دیگر انبیاء کے متعلق**

☆ حضرت نوح کو ڈانٹ کہ جاہل نہ بنو

(سورہ ھود رکوع نمبر 4 پارہ نمبر 12)

☆ حضرت یوسفؑ نے نوکری کے لیے درخواست دی

(سورہ یوسف رکوع نمبر 7 پارہ نمبر 13)

☆ حضرت موسیٰ بخشش مانگ اپنے گناہ کی

(سورہ مومن رکوع نمبر 6 پارہ نمبر 24)

☆ حضرت سلیمان گھوڑوں پر ہاتھ پھرتے رہے اور عصر کی نماز ادا نہ کی

(سورہ صٓ رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 27)

☆ حضرت سلیمان نادم ہوئے انشاء اللہ نہ کہا خدا نے سزا دی آدھا بیٹا پیدا ہوا

(سورہ صٓ رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 27)

☆حضرت سلیمان نادم ہوئے انشاءاللہ نہ کہنے پر

(حاشیہ سورہ صٓ رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 22)

☆حضرت سلیمان نے کہا کہ میں نے مال کی محبت کو دوست رکھا خدا کی یاد کے بدلے

(حاشیہ صٓ رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 22)

☆حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی راہ میں جھوٹ بولا جس کا ثواب ہے عذاب نہیں

(والصّٰفّٰت رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 27)

☆حضرت یونس ملامت میں پڑے ہوئے تھے

(والصّٰفّٰت رکوع نمبر 5 پارہ نمبر 27)

☆آنحضورؐ راہ بھولے ہوئے تھے۔ نعوذ باللہ من ذلک

(الضّٰحی پارہ نمبر 30)

☆بخش واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا

(سورہ محمد رکوع نمبر 1 پارہ نمبر 26)

☆بخشش مانگ واسطے اپنے گناہ کے (مخاطب آپؐ ہیں)

(سورہ محمد رکوع نمبر 1 پارہ نمبر 26)

☆حضرت خضر کی طرح حضرت ادریسؑ بھی زندہ ہیں

(مریم رکوع نمبر 4 پارہ نمبر 16)

☆حضرت یوسفؑ زنا کے لیے تیار ہو گئے تھے

(سورہ یوسف رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 12)

☆خیال گناہ گناہ نہیں اگر گناہ ہے تو کم تر ہے فعل گناہ سے پیغمبر کو اللہ نے بچا لیا

(سورہ یوسف رکوع نمبر 3 پارہ نمبر 12)

☆حضرت موسیٰ نے گناہ کیا

(سورۃ الشعرآء رکوع نمبر 2 پارہ نمبر 19)

☆حضرت موسیٰ گمراہ تھے

(سورۃ الشعرآء رکوع نمبر 2 پارہ نمبر 19)

☆موسیٰ اپنے گناہ سے بخشش طلب کر

(سورہ مومن رکوع نمبر 6 پارہ نمبر 24)

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نظریات

آپؐ پر عتاب باری تعالیٰ ہوا۔نعوذ باللہ من ذلک

سورہ احزاب آیت نمبر 38 وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:

''علامہ آلوسی نے بھی تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ یہ عتاب ہے ترک اولیٰ پر۔اس حالت میں اولیٰ یہ تھا کہ نبی کریمؐ خاموش رہتے یا زید سے فرما دیتے کہ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کر سکتے ہو۔عتاب کا ماحصل یہ ہے کہ تم نے زید سے کیوں کہا کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑ وحالانکہ میں تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ زینب تمہاری بیویوں میں شامل ہوگی۔

(تفہیم القرآن زیر آیت نمبر 38 سورہ احزاب)

آپؐ حضرت زید کی بیوی پر عاشق ہو گئے تھے اور دعائیں کرتے تھے کہ دل پھر جائے۔نعوذ باللہ

اَمسک علیک زوجک واتق اللہ احزاب 38 کی تفسیر میں جلالین صفحہ 353 میں لکھا ہے کہ

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب پر عاشق ہو گئے تھے اور زینب کی خوبصورتی دیکھ کر کہا یا مقلب القلوب کہ اے دلوں کو پھیرنے والے زینب کے دل کو میری طرف پھیر دے''۔

تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے کہ فوقع فی نفسہٖ حُبُّھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن زینب پر عاشق ہو گئے۔العیاذ باللہ

انہی حوالہ جات کی بناء پر ایک نومسلم انگریز مستشرق الحاج ابوبکر سراج الدین (MARTIN LINGS) نے اپنی کتاب ''MUHAMMAD'' صفحہ 212-213 پہلا ایڈیشن مطبوعہ 1983ء میں انتہائی توہین آمیز باتیں آپؐ کی طرف منسوب کی ہیں جن کو درج کرنا استطاعت قلم سے باہر ہے۔مگر ظلم تو یہ ہے کہ ایسی دل آزار کتاب کے مصنف کو سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے بین الاقوامی سیرت کانفرنس 1983ء کے موقعہ پر 5 ہزار امریکن ڈالر کا انعام بھی دیا ہے۔

آپؐ سے ایسا فعل صادر ہوا جو آپؐ کے کرنے کا نہ تھا یعنی ایک غریب سے ترش روئی......نعوذ باللہ من ذلک

عَبَس و تولیّٰ ٥ اَنْ جآءَہُ الْاَعْمٰی ٥ سورہ عبس آیت 2 کی تفسیر کرتے ہوئے مودودی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

''ترش روئی اور بے رخی برتنے کا یہ فعل حضورؐ سے ہی صادر ہوا۔یہ ایسا کام تھا جو آپؐ کے کرنے کا نہ تھا۔آپؐ کے اخلاق عالیہ کو جاننے والا اُسے یہ دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ یہ آپ نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہے جو اس رویے کا مرتکب ہو رہا ہے۔جس نابینا کا یہاں ذکر کیا گیا ہے......اس سے مراد مشہور صحابی حضرت ابن ام مکتوم ہیں......آپ نے ان کو غریب یا کم حیثیت آدمی سمجھ کر اُن سے بے رخی برتی اور بڑے آدمیوں کی طرف توجہ دی''۔

(تفہیم القرآن زیر آیت 2 سورہ عبس)

اسی آیت کی تفسیر میں زبدۃ المفسرین علامہ محمود الحسن وعلامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں:

''یعنی پیغمبر نے ایک اندھے کے آنے پر چیں بجبیں ہو کر منہ پھیر لیا حالانکہ اس کو اندھے کی معذوری۔ منکر حالی اور طالب صادق کا لحاظ زیادہ کرنا چاہیے حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یہ کلام گویا اوروں کے سامنے گلہ ہے رسول کا''۔

(عکسی قرآن مجید مترجم وعثمٰی زیر آیت 2 سورۃ عبس)

آپؐ کی زبان پر شیطان نے تسلط پالیا۔ العیاذ باللہ

آپؐ کے بارے میں تفسیر جلالین صفحہ 282 میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ ﷺ پر شیطانی وحی ہوئی آیت افرءیتم اللّٰت والعزیٰo ومنٰوۃ الثالثۃ الاخریٰo سورہ نجم 20-21 پر پہنچے تو شیطان نے آپؐ کی زبان پر تسلط پالیا اور کہلوایا تلک الغرانیق العلیٰ وانّ شفاعتھن لتُرتجیٰ یعنی یہ بت اونچا مقام رکھتے ہیں اور ان کی شفاعت قبول کئے جانے کے لائق ہے۔ (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

آپؐ کی کوتاہیاں اور لغزشیں ہم نے بخش دیں۔ العیاذ باللہ

مودودی صاحب لِیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخّر فتح 2 فرماتے ہیں:

''چونکہ روئے سخن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر اگلی اور پچھلی کوتاہی کو معاف فرمادیا ہے اس لیے عام الفاظ سے یہ مضمون بھی نکل آیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس کے رسول پاک کی تمام لغزشیں بخش دی گئیں۔

(تفہیم القرآن)

آپؐ نبوت سے قبل 40 سال گمراہ رہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

ووجدک ضالاً فھدیٰ (سورہ الضحیٰ آیت 18 کے ترجمہ وتفسیر میں مفسرین کی گل آرایاں موجب حیرت ہی نہیں موجب دکھ بھی ہیں لکھتے ہیں کہ:

''آپؐ نبوت سے قبل چالیس سال تک ''گمراہ'' تھے کسی نے کہا ''راہ گم'' تھے اور کسی نے کہا آپ ''جاہل'' تھے۔ نعوذ باللہ من ذلک

(تفسیر جامع البیان/تفسیر قادری زیر آیت سورہ الضحیٰ آیت 8-9)

مودودی صاحب اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

ترجمہ: تمہیں ناواقف راہ پایا اور ہدایت بخشی

تفسیر: ضال کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس کے ایک معنی گمراہی کے ہیں دوسرے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص راستہ نہ جانتا ہو اور ایک جگہ حیران کھڑا ہو کہ مختلف راستے جو سامنے ہیں ان میں سے کدھر جاؤں۔ ایک معنی کھوئے ہوئے کے ہیں......اُس درخت کو بھی عربی میں ضآلۃ کہتے ہیں جو صحرا میں اکیلا کھڑا ہو......ضائع ہونے پر بھی ضلال کا لفظ بولا جاتا ہے۔ غفلت میں بھی ضلال کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ان مختلف معنوں میں سے پہلے معنی یہاں چسپاں نہیں ہوتے......البتہ باقی معنی کسی نہ کسی طور پر یہاں مراد ہو سکتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایک اعتبار سے سب مراد ہوں۔
(تفہیم القرآن)

☆صحابہ کرام کے بارے میں نظریات

غزوہ تبوک میں آپؐ اور صحابہؓ سے بھی لغزشیں ہوئیں

سورۃ توبہ آیت 117 لقد تاب علی النبی والمھٰجرین والانصار الذین اتبعوہ فیِ ساعۃ العسرۃ کا ترجمہ اور تفسیر مودودی صاحب نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: اللہ نے معاف کر دیا نبی کو اور ان مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے بڑی تنگی کے وقت نبی کا ساتھ دیا۔

تفسیر: ''یعنی غزوہ تبوک کے سلسلہ میں جو چھوٹی چھوٹی لغزشیں نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ہوئیں ان سب کو ان اعلیٰ خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے معاف فرما دیا نبی ﷺ سے جو لغزشیں ہوئی تھیں ان کا ذکر سورہ توبہ آیت 43 میں گزر چکا ہے یعنی کہ جن لوگوں نے استطاعت رکھنے کے باوجود جنگ سے پیچھے رہ جانے کی اجازت مانگی تھی آپؐ نے ان کو اجازت دے دی تھی''۔

(تفہیم القرآن)

ازواج مطہرات کے بارے میں نظریات

اے ازواج مطہرات تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ کج ہو گئے ہیں سازشوں اور کارروائیوں سے باز آ جاؤ۔ نعوذ باللہ من ذلک

سورہ تحریم آیت 5 اِن تتوبآ الی اللہ فقد صَغَت قلوبکما وان تظٰھَرَ علیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

''اگر تم دونوں اسی طرح کی کارروائیاں اور مظاہرے کرتی رہیں''، عکسی قرآن مجید مترجم و محشیٰ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب بھی قریب قریب یہی ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور اس طرح اگر پیغمبر کے مقابلے میں تم دونوں کارروائیاں کرتی ہیں جبکہ شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں:

''کج ہو گئے دل تمہارے''

اس آیت کا ترجمہ حافظ نذیر احمد صاحب یہ فرماتے ہیں:

''سو پیغمبر کی دونوں بیبیو اس حرکت سے خدا کی جناب میں توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ تم دونوں نے کجرائی اختیار کی ہے۔ اور اگر پیغمبر کے خلاف سازشیں کرو گی تو اس کا حامی و مددگار خدا ہے''۔

جبکہ جماعت اسلامی کے بانی جناب مودودی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ

''تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں......سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواتین رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ بعض دوسرے لوگ ہمارے اس ترجمہ کو سوءِ ادب خیال کرتے ہیں۔

(تفہیم القرآن زیر آیت ھذا)

تراجم اور اس حوالے سے علماء کرام کی ''بصیرت'' اور روشن مزاج تیز نگاہوں'' کی تفصیل بہت لمبی ہے مختصر طور پر خلاصہ میں ذکر کیا ہے جبکہ خود حاصل وصول میں میرے پاس الجھنوں کا ڈھیر لگ گیا ہے کہ جس ملک میں ہم قادیانیوں کے کلمہ پر اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں اسے ہتھوڑیوں سے توڑ رہے ہیں۔ جس ملک میں اذان پر پابندی لگوا رہے ہیں ہوسکتا اذان دینے والے کے دل میں کچھ اور خیالات ہو۔ جس ملک میں ترجمہ قرآن کرنے والوں کو کال کوٹھڑیوں میں بند کر رہے ہوں ہوسکتا ہے اس کے پیچھے کوئی اور سازش ہو وہاں یہ اعلانیہ اللہ رسول ازواج مطہرات قرآن اور صحابہ کی کیا خدمات ہو رہی ہیں؟

یقیناً احمدی حضرات کا قرآن مجید کی مسلسل اشاعت اور ہماری ان پر پابندیاں اور خود ان تراجم کے لیے سرد مہری اصلی عاشقان اور اصلی مجاہدین کو الگ الگ کر کے دکھا رہی ہے۔ حضرت سلطان باہو جو صاحب کشف وحال بزرگ تھے شائد اسی پر درد صورتحال کو پیشگوئی کے رنگ میں یوں بیان فرما گئے تھے:

جے کر دین علم وچ ہوندا تے سر نیزے کیوں چڑھدے ہو

اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسین دے مردے ہو

جے کجھ ملاحظہ سرورؐ دا کردے تے خیمے تمبو کیوں سڑدے ہو

جے کر مندے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہو

ہے صادق دین تساں دے باہو جو سر قربانی کردے ہو

مولانا عبدالخالق سبحانی صاحب نے 6 اپریل تا 13 اپریل 1988ء کے ہفت روزہ احسان میں ایک طویل مضمون لکھا اور اس میں حکومت سے استدعا کی کہ قادیانیوں کے تراجم قرآن پر پابندی لگائی جائے نہ ان کی روزمرہ

رہن سہن میں شناخت کے لیے مخصوص لباس مقرر کیا جائے کلمہ طیبہ پڑھنے سے روک دیا جائے اور ان کی مساجد پر سے کھرچ دیا جائے۔ ان سے ذمیوں والا سلوک کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ خود ہفت روزہ احسان نے ہی اگلے شمارے میں علماء کے اس رخ روشن کو اس طرح سے دیکھا۔

گذشتہ شمارے (6 اپریل تا 13 اپریل 1988ء) میں مولوی عبدالخالق سُبحانی صاحب کا ایک مضمون فرقہ احمدیہ کے خلاف شائع ہوا تھا۔

کلمہ اور صدارتی آرڈیننس

مولوی صاحب کو اعتراض ہے کہ فرقہ احمدیہ کے افراد کلمہ طیبہ کیوں پڑھتے ہیں۔ انہیں کلمہ پڑھنے سے روکا جائے۔ یہ صرف مسلمانوں کی پہچان ہے۔ اس طرح قادیانی لوگ صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مولوی صاحب کے اس نکتہ بلیغ پر ہم نے بہت غور کیا۔ مگر ہماری ناقص عقل یہ سمجھنے سے قاصر رہی کہ اگر کوئی قادیانی کلمہ پڑھتا ہے یا اسے برکت کے طور پر اپنے مکان کی پیشانی یا اپنی عبادت گاہ پر کندہ کرتا ہے تو اس سے کون سی قیامت آجائے گی یا اسلام کو کون سا نقصان پہنچ جائے گا۔ رسول اقدس ﷺ کی بعثت کی تو اصل غرض ہی یہ تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ کلمہ طیّبہ پڑھیں۔ آپ فرقہ احمدیہ کے لوگوں کو کلمہ پڑھنے سے روک کر حضور اقدسؐ کے مقدس مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں یا اسے نقصان پہنچا رہے ہیں؟ اس پر غور کیجئے۔ اگر آپ کا مطالبہ یہ ہے کہ قادیانی حضرات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ پڑھیں۔ یعنی یہ نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں تو پھر کیا وہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ ہرگز وحدہٗ لاشریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ہرگز خدا کے رسول نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس صورت میں قادیانی حضرات کے لیے ایک قانون بنانا پڑے گا جس کی رو سے ان پر اعلان کرنا واجب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے بہت سے معبود ہیں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ (نعوذ باللہ) ہرگز خدا کے رسول نہیں تھے۔ انہیں مجبور کیجئے کہ وہ اعلان کریں کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں نہ یہ آخری شریعت ہے۔ ان سے اقرار کروائیے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ یہ سب عقائد باطل ہیں کیونکہ ان سارے ارکان پر ایمان تو مسلمان کی پہچان ہے اور آپ کے مطالبے کی رُو سے مسلمانوں کے عقائد کوئی قادیانی اختیار نہیں کر سکتا۔ کیا آپ اس قسم کے قوانین بنوانے کی جرأت کریں گے؟ اور کفر پھیلانے کا فریضہ انجام دیں گے؟ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر ثابت ہو جائے گا کہ فرقہ احمدیہ کے افراد سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ کلمہ طیبہ استعمال نہ کریں بالفاظِ دیگر خداوند تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور اقدس کی رسالت کا اقرار و اعلان نہ کریں ایک بے ہودہ اور سراسر غیر اسلامی مطالبہ ہے۔

بیت الخلاء پر کلمہ

مولوی سبحانی صاحب شاعر بھی معلوم ہوتے ہیں۔ کہ تشبیہ پڑھ کر جواب ہم نقل کر رہے ہیں۔ شاعر تو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیں گے۔ فرماتے ہیں کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے اگر کلمہ مٹایا جائے تو یہ لوگ شور برپا کر دیتے ہیں کہ دیکھو کلمہ کی توہین کی گئی ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب گل افشانی فرماتے ہیں کہ

''اگر کوئی شخص بیت الخلاء پر کلمہ لکھ دے تو کیا اس کا مٹانا توہین ہے؟ یہ تو عین کارِثواب ہے''۔ بلاشبہ بیت الخلاء پر کلمہ لکھنا خباثت کی انتہا ہے۔ اور ایسی ناپاک جگہ سے کلمہ مٹا دینا ہر مسلمان پر فرض ہے مگر کسی عبادت گاہ کو بیت الخلاء سے تشبیہ دینا ایک مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔ مومن تو بہت بڑی بات ہے ایک ادنیٰ ایمان کا حامل مسلمان بھی ایسی ناپاک تشبیہ ایک عبادت گاہ کے لئے استعمال نہیں کرسکتا۔ ہم مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ فرقہ احمدیہ کی عبادت گاہ میں کیا ہوتا ہے؟ جہاں تک ہمیں معلوم ہے سنت نبوی کے مطابق اذان دی جاتی ہے (بلکہ دی جاتی تھی) رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق نماز ادا کی جاتی ہے۔ قرآن پڑھا جاتا ہے۔ رکوع وسجود کئے جاتے ہیں۔ مسنونہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں ایسی عبادت گاہ جس میں خدائے واحد ذوالجلال کی عبادت کی جائے اور رسولؐ اقدس کے مسنونہ طریقہ مبارک کے مطابق کی جائے اسے بیت الخلاء سے وہی شخص تشبیہ دے سکتا ہے جس کا دل خوف خدا اور عشق رسولؐ سے بالکل خالی ہو چکا ہو جو ایمان سے تہی دامن ہو چکا ہو۔ افسوس کہ آپ جیسے مولوی اسلامی اخلاق تو بڑی بات ہے ادنیٰ اخلاق سے بھی محروم ہو چکے ہیں کیونکہ ہم نے کسی ہندو، عیسائی، بدھ اور پارسی کو بھی کسی عبادت گاہ کے بارہ میں ایسے ناپاک الفاظ استعمال کرتے دیکھا نہ سنا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اس طرز فکر کے لوگ ہلاکت کے بالکل قریب پہنچ چکے ہیں۔

کلمہ مٹانے پر مبارک باد

مولوی سُبحانی صاحب نے حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب دونوں کو ہدیہ تبریک پیش کیا ہے کہ راولپنڈی میں واقع فرقہ احمدیہ کی عبادت گاہ کی پیشانی پر سے کلمہ طیبہ توڑ توڑ کر مٹا دیا گیا۔ مولوی سُبحانی صاحب کے خط کے ساتھ ہی ہمیں بھی یہ اطلاع ملی تھی کہ پولیس کی ایک جمعیت کی موجودگی اور اعلیٰ حکام کی نگرانی میں مری روڈ پر واقع فرقہ احمدیہ کی عبادت گاہ کی پیشانی پر جو کلمہ طیبہ سنگ مرمر پر کندہ تھا اسے ہتھوڑوں اور چھینیوں سے شہید کر دیا گیا۔ یہ ظلم تو ہو گیا مگر ہم یہ سوچتے ہیں کہ اللہ کے اسم مقدس پر چھینی رکھ کر ہتھوڑے کی ضرب لگائی گئی ہوگی اور اللہ کا پاک نام دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا ہوگا۔ پھر جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مقدس نام پر چھینی رکھ کر ہتھوڑے کی ضرب لگائی گئی ہوگی اور محمدؐ کی میم کٹ کر زمین پر گری ہوگی تو کیا اس وقت عرشِ الٰہی لرز نہیں گیا ہوگا۔ ہمارے خیال میں تو کلمہ طیبہ کے ساتھ یہ سلوک کر کے خدا کے غضب کو دعوت دی گئی ہے۔ مت بھولو کہ اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے رسولؐ کے نام کے لئے بڑی

غیرت رکھتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے غضب میں دھیما بھی ہے۔اُس نے ابوجہل کو گیارہ سال تک مہلت دی......قادیانی حضرات کے پاس جایئے اور انہیں پیار محبت اور نرمی سے تبلیغ کیجئے۔کوئی ذی ہوش اور معقولیت پسند آدمی اس طرز عمل کی ہرگز مخالفت نہیں کرے گا مگر فرقہ احمدیہ کے خلاف شورش برپا کرنا۔ان کے افراد کو قتل کرنا۔ان کے اموال کو تباہ کرنا،ان کی عبادت گاہوں پر حملے کرنا،ان کی پیشانیوں پر سے کلمہ طیبہ مٹانا انہیں سربمہر کردینا یہ سب فتنہ انگیزی کی باتیں ہیں۔ان سے اسلام بدنام ہوگا۔ملک میں افراتفری پیدا ہوگی۔دشمن ہنسے گا اور پاکستان اس کے لئے نوالہ تر بن جائے گا۔‘‘

(14 تا 21 اپریل 1988 ہفت روزہ احسان لاہور)

باب نمبر 13

فقہی گل فرازیاں

اور

میری مشکلات

اگر بقول سید محمد ازہر شاہ دیو بندی فرزند مولانا انور کشمیری:

قادیانیوں کی تنظیم۔اپنی تبلیغ کے لیے ان کا ایثار اور مستعدی اور اپنے مشن کے لیے ان کی فداکاری ایک مثالی چیز ہے۔
(چٹان 17 فروری 1975ء صفحہ 15)

بقول مولانا نیاز فتح پوری مدیر نگار لکھنو:

''اس وقت مسلمانوں میں ان (احمدیوں) کو بے دین و کافر کہنے والے تو بہت ہیں لیکن مجھے تو آج ان مدعیان اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی جو اپنی پاکیزہ معاشرت۔اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ اپنی تابِ مقارمت اور خوئے صبر و استقامت میں احمدیوں کی خاکِ پا کو بھی پہنچی ہو ایں آتش نیرنگ نہ سوز وھمہ کس را یہ امر مخفی نہیں کہ تحریک احمدیت کی تاریخ 1889ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم وبیش 70 سال سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا

لیکن اسی قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت اختیار کی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابستہ نظر آتے ہیں اور دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا اسلام کی صحیح تعلیم انسانیت پرستی کی نشر واشاعت میں مصروف نہ ہوں''۔

(ماہنامہ نگار لکھنو بابت ماہ جولائی 1960ء صفحہ 117 تا119)

بقول مولانا یوسف بنوری ایڈیٹر البینات:

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کسے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا اس سے باخبر حضرات واقف ہیں۔ اور خود ہندوستان میں جو تقریباً نصف صدی تک اپنے آپ مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا تحریری اور تقریری مناظرے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں...... پھر ان کلمہ...... ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی پیش ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں لیکن اثنا عشریہ (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ ان کا کلمہ الگ ہے۔ ان کا وضوالگ ہے ان کی نماز اور اذان الگ ہے زکوۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔ نکاح اور طلوق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں''۔

(ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

بقول حضرت پیر غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف

''مرزا صاحب تمام اوقات خدا کی عبادت، نماز یا تلاوت قرآن شریف میں گزارتے ہیں۔ اس نے دین کی حمایت میں کمر باندھی ہوئی ہے یہاں تک کہ اس دنیا کی ملکہ جو لندن میں رہتی ہے کو بھی دین محمدی ﷺ کی دعوت دی ہے اور روس فرانس وغیرہ کے بادشاہوں کو بھی اسلام کی دعوت دی ہے اور اس کی تمام محنت وکوشش یہی ہے کہ تثلیث اور صلیب کا عقیدہ مٹائے جو سراسر کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرے۔ علماء وقت کو دیکھو کہ مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کے درپے ہوگئے ہیں جو بڑا نیک مرد اور اہل سنت وجماعت سے ہے اور صراط مستقیم پر ہے اور ہدایت کی تلقین کرتا ہے اس پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہے۔ اس کا عربی کلام دیکھو جس کا مقابلہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور اس کی تمام کلام حقائق ومعرفت وہدایت سے بھری ہوئی ہے اور وہ اہل سنت وجماعت کے عقائد اور ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں ہے''۔

(ارشادات فریدی حصہ سوم صفحہ 69-70 مطبوعہ آگرہ 1320ھ بحوالہ حنفیت اور مرزائیت از عبدالغفور اثری صفحہ 48-49)

بقول مشہور شیعہ ذاکر اور عالم دین عرفان حیدری:

''صرف قادیانیوں کے نام مسلمانوں جیسے نہیں ہوتے ان کا کلمہ بھی مسلمانوں جیسا ہوتا ہے

☆ان کی آذان بھی مسلمانوں جیسی ہوتی ہے

☆ان کا فقہ بھی وہی جو سارے مسلمانون کا اعظم فقہ ہے

☆ان کا طریق نماز بھی وہی ہے جو سارے مسلمانوں کا ہے

☆ان کا روزہ کھولنے کا وقت بھی وہی ہے

☆ان کی نماز بھی ویسی جو سارے مسلمانوں کا طریقہ نماز ہے

☆ان کے قرآن پڑھنے کا انداز بھی وہی جو سارے مسلمانون کا انداز قرات

☆ان کا روزے کھولنے کا وقت بھی ویسا۔ جو سارے مسلمانوں کا وقت ہے

☆ان کے ارکان حج بھی وہی جو سارے مسلمانوں کے ہیں

☆ان کا نصاب زکوٰۃ بھی وہی جو سارے مسلمانون کا ہے

☆ان کی توحید بھی وہی۔ان کا لاالٰہ الا اللہ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا

☆ان کا خدا بھی تخت پر بیٹھتا ہے

☆ان کا خدا بھی مسکراتا ہے ان کا خدا بھی روتا ہے

توجب مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کوئی نئی فقہ نہیں دیا اسی فقہ پر چل رہا ہے وہ بھی مقلد ہے۔وہی شریعت دے رہا ہے کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔وہی طریقہ نماز دے رہا کوئی نئی طریقہ نماز نہیں لایا۔وہی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی نیا قرآن لیکر نہیں آیا۔اسی آیت سے استدلال کرر ہا ہے جس سے تمام مسلمان خاتم النبیین کا استدلال کرتے ہیں ۔اسی سورۃ سے استدلال کرتا ہے ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔مرزا غلام احمد یہی کہتا ہے کہ میں کب خاتم النبیین کا انکار کرر ہا ہوں ۔میں تو تمہارے ہی بتائے ہوئے طریقوں سے استدلال کرر ہا ہوں ۔ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اگر انگوٹھی ہیں اس انگوٹھی کا نگین، خاتم میرا رسول ہے وہ میں بھی مانتا ہوں''

(مولانا عرفان حیدری صاحب کی یہ ویڈیو تقریر بر موضوع ''شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے'' you tube پر Qadiyani And Non Qadiyani with Allama Irfan Haider Abidi part1,2,3 presented by shiamajlis اس تقریر کو شبیر کیسٹ ہاؤس نے ریکارڈ کیا ہے)

اگر مندرجہ بالا علماء کرام کے نزدیک احمدی معاشرے کی یہ تصویر ہے اور وہ حامی دین، خادم قرآن اور اہل سنت کے ہی عقائد اور ضروریات دین کے قائل ہیں اور شیعہ حضرات کی طرح ان کا کلمہ نماز روزہ الگ بھی نہیں بلکہ

تمام فقہی مسائل اہل سنت والجماعت کے قریب ہیں۔اور یہ یوں احمدی معاشرہ صبر واستقامت کی تصویر بنے قربانی کے جذبے سے سرشار ہوکر پوری دنیا میں خدمت دین اور خدمت قرآن میں مصروف ہے۔

اگر خدمت قرآن وحدیث وخدمت دین کے جذبے سے سرشار اس معاشرے کو بھی میرے علماء دین نے دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا تو یقیناً اس معاشرے کے حسن میں کہیں کمی ہوگی۔یعنی وہ کمیاں اور خرابیاں جو میرے علماء دین کی فقہی بصیرت سے پیدا شدہ معاشرے میں موجود نہیں ہونگی۔

یقیناً میرے معاشرے کے حلال وحرام،صفائی وپاکیزگی اور روزمرّہ کے معمولات کے بارے علماء کرام کی فقہی بصیرت قادیانی وہائٹ ہاؤس لندن مارکہ علماء کرام سے زیادہ ہوگی لیکن دوستو جب میں نے فقہہ کی دنیا میں قدم رکھا۔حلال وحرام۔صفائی وپاکیزگی کے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو بے اختیار میرے دل سے یہ آواز آئی کہ پاکیزگی کے نام پر یہ فتاویٰ اگر نہ ہی دیئے جاتے تو شاید زیادہ پاکیزگی ہوتی۔

بریلوی علماء کرام کے نزدیک غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کی فقہی سوچ کیا ہے اور غیر مقلد علماء کرام کے نزدیک فقہ حنفیہ کے متبعین کی فقہی سوچ کیا کیا ہے یہی جان کاری میری اگلی مشکل بن گئی ہے۔

مشکل نمبر 43

ہمارے اہل حدیث بھائی آئمہ اربعہ کی توہین جیسی گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہیں......مولانا داود غزنوی

ممتاز غیر مقلد اہل حدیث عالم دین جناب مولانا محمد داود غزنوی اپنے ہی ہم مسلک بھائیوں کے غلو کو یوں دیکھتے ہیں۔

''دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہل حدیث حضرات آئمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں اور بلا وجہ نہیں ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں''۔

(داود غزنوی صفحہ 88 بحوالہ چہرہ بے نقاب اہل حدیث واہل سنت از قاری محمد سعید صدیقی صفحہ 17 ناشر تحریک اصلاح انسانیت پاکستان اشاعت اول جنوری 95ء ملنے کا پتہ کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی)

کچھ ہمارے اہل حدیث بھائی آئمہ مجتہدین کو گالی دیتے اور مقلد ہونا زانی شرابی سے بڑا گناہ سمجھتے ہیں......میاں نذیر حسین دہلوی

غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی غیر مقلد بھائیوں کی مقلدین کے بارے میں مذہبی سوچ کو یوں دیکھتے ہیں:

''اس زمانے میں دو گروہ پیدا ہو چکے تھے کچھ تو آئمہ مجتہدین کو گالی دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اپنے آپ کو حنفی

یا شافعی کہلانا زنا کاری اور شراب نوشی سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں اور اپنے تئیں دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔''

(فتاویٰ نذیر بحوالہ اہل حدیث واہل سنت از قاری محمد سعید صدیقی صفحہ 18)

کچھ ہمارے اہل حدیث بھائی ریا کاری اور شہرت پسند ہیں۔ عوام مسلمانوں کے لیے سنگدل ہیں اور خود کو موحد اور انہیں بدعتی قرار دیتے ہیں۔

غیر مقلدین کے امام الطائفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ہیں:

''اس زمانہ میں ایک ریا کار اور شہرت پسند فرقہ نے جنم لیا جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لئے قرآن وحدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کا دعویدار ہے۔ میں نے بارہا انہیں آزمایا۔ پس میں نے ان میں سے کسی کو سلف صالحین اور مومنین کا طریقہ اپنائے ہوئے نہیں دیکھا۔ عوام مسلمانوں کی نسبت سنگدل پایا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو موحد گردانتے اور اپنے سوا مسلمانوں کے سب مکاتب فکر کو مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ لوگ سب سے زیادہ غالی اور قلشدد ہیں''۔

(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ صفحہ 151 تا 156 بحوالہ اہل حدیث واہل سنت از قاری محمد سعید صفحہ 18)

اہل حدیث پیسہ بٹورتے رہے اور تحفظ ابوبکر وصدیق کی لڑائی روافض سے ہم نے لڑی...... دیوبندی عالم دین

1995ء میں جہلم میں اہل حدیث مبلغ عبدالحمید عامر اور دیوبندی عالم دین قاری حبیب احمد عمر کے درمیان فقہی مسائل پر جنگ چھڑ گئی جو بہت طول پکڑ گئی۔ درمیان میں ڈنڈوں چاقوؤں سے مسلح جشن کی تفریح بھی ہوئی۔ بعد میں اسے تحریک اصلاح انسانیت پاکستان نے ''جوں ہے جیسا ہے'' کی بنیاد پر شائع فرمادیا۔ اس جنگ میں دیوبندی مبلغ قاری حبیب احمد عمر اپنے فقہی مسلک کی بین الاقوامی دفاعی لائن کے بارے میں فرماتے ہیں۔

روافض کی طرف سے جب ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ جیسے محدثین صحابہؓ پر تبرا بازی کا بازار گرم ہوا تو تحفظ ناموس صحابہ کی جنگ ہم نے لڑی۔ اور آپ غیر ملکی سرمایہ کاری میں مصروف رہے۔

منکرین حدیث کی طرف سے جب بخاری مسلم جیسے محدثین صحاح ستہ کی صحت ولقابت پر حملے ہوئے تو حجیت حدیث کی جنگ ہم نے لڑی اور آپ حدیث کے نام پر چندے بٹورتے رہے''۔

(اہل حدیث واہل سنت صفحہ 19)

غیر مقلد دین کے راہزن ہیں...... حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جو اکابر دیوبند مولانا قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی، اشرف علی

تھانوی۔وغیرہ کے ہم پیرومرشد تھے غیر مقلدین کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط سے احتیاط کرنا چاہیے''۔

(شمائم امدادیہ صفحہ 28 بحوالہ الوہابیت صفحہ 44)

غیر مقلد جاہل اور بیوقوف طبقہ ہے......مولانا قاسم نانوتوی

بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم نانوتوی غیر مقلدین کو بیوقوف قرار دے کر فرماتے ہیں کہ

''کسی عالم کو غیر مقلّد دیکھ کر جاہل اگر تقلید چھوڑ دے تو یوں کہو علم تھا یا نہ تھا عقل دین بھی دشمنوں کو ہی نصیب ہوئی اور جاہلوں کو جانے دیجئے''۔

(تصفیۃ العقائد صفحہ 35 مطبوعہ دیوبند بحوالہ الوہابیت صفحہ 45)

غیر مقلد بے باک فرقہ ہے......مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی

مولانا اشرف علی کے ملفوظات میں ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا حضرت یہ غیر مقلد بظاہر تو متبع سنت معلوم ہوتے ہیں فرمایا جی ہاں یہاں تک کہ سنت کے پیچھے پیچھے بعض فرائض تک کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔یہ ایسے متبع سنت ہیں۔اکابرامت کی شان میں گستاخی کرنا کیا یہ فرض کا ترک نہیں؟ بہت ہی بے باک فرقہ ہے''۔

(افاضات الیومیہ جلد 5 صفحہ 306-307 بحوالہ الوہابیت صفحہ 45-46)

شیطان غیر مقلد ہو کر کافر و مرتد ہو گیا......مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی

دیوبندیوں کے مولوی مرتضیٰ حسن اپنے اخبار ''العدل'' مجریہ 7 ستمبر 1927ء میں لکھتا ہے کہ قول خدا اور قول رسول حکم ہے اور حکم اور ہوتا ہے اور دلیل اور۔اور آدم کو سجدہ کرو پر حکم اپنے نفس کے لیے دلیل نہیں ہوسکتا۔جو اس حکم واجب التعمیل ہونے کے لیے دلیل ہے۔وہ یہاں مذکور نہیں اس وجہ سے اس قول کو بلا دلیل تسلیم کرتا تو تقلید ہے۔اور شیطان نے اس حکم کو بلا دلیل نہ مانا غیر مقلد ہو کر کافر و مرتد ہو گیا''۔

(العدل 7 ستمبر 1927ء بحوالہ فتاویٰ اہل حدیث صفحہ 90 بحوالہ الوہابیت صفحہ 46)

غیر مقلد فاسق ہیں امام بنانا حرام ہے......مولوی رشید احمد گنگوہی

مولوی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ جو غیر مقلدین حنفیہ کو مشرک کہتے ہیں اور تقلید شخص کو مشرک بتاتے ہیں بے شک فاسق ہیں۔مکروہ تحریمہ ہے۔اور دانستہ ان کو امام بنانا حرام ہے''۔

(تذکرۃ الرشید جلد اول بحوالہ الوہابیت صفحہ 47)

غیر مقلد وہابی دغاباز ہیں، فریب کار، ایمان چھیننے والے ہیں......مولانا حسین احمد مدنی

مولانا حسین احمد مدنی کے بارے میں اخبار الحدیث دہلی نے لکھی کہ ''حسین احمد مدنی وہابیوں کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ وہ جھوٹے ہیں، دغاباز ہیں، فریب کار ہیں، لوگوں کے ایمان چھینتے ہیں، انہیں بہکاتے ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو اور کبھی ان کے جال میں نہ پھنسو۔ تم لوگ ان کی بات سنتے ہی کیوں ہو ان کی مجلس میں جاتے ہی کیوں ہو''۔

(اخبار اہل حدیث دہلی صفحہ 5 یکم فروری 1957ء بحوالہ الوہابیت صفحہ 48)

بیباک فرقہ غیر مقلدہ نے پیشوایان اسلام پر بہت زہر اگلا ہے...... قاری خلیل احمد لکھنوی دیوبندی

دیوبند حضرات کے قاری خلیل احمد غیر مقلدین کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس بے باک فرقہ غیر مقلدہ کے علماء نے پیشوایان اسلام پر بہت کچھ زہر اگلا ہے اور بہتان لگائے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں اگر احکام شرعیہ کے اجراء کا زمانہ نہ ہوتا تو ان بے باک مولویوں پر حدّ افتراء قائم ہوتی جو (اہل سنت) سے جدا ہو کر نار میں گیا''۔

(جلد التہدید علیٰ اظہر عدم التقلید بحوالہ الوہابیت صفحہ 50)

یہودی کا ذبیحہ حلال جبکہ وہابی کا حرام...... بریلوی اعلیٰ حضرت

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا بریلوی صاحب فرماتے ہیں:

''یہودیوں کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الٰہی عزّ جلالہ لے کر ذبح کرے۔ وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلد...... ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں۔ اور کیسے ہی متقی، پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں''۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ 122 بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 35)

غیر مقلد جہنم کے کتے اور ہندوؤں سے بدتر ملعون...... امام رضا خان بریلوی

آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں:

''غیر مقلدین جہنم کے کتے ہیں۔ وہابی ہندوؤں سے بھی زیادہ ملعون ہیں۔ جس کسی نے اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس کا ناقل ہو جاتا ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 13-90-121 بحوالہ تلاش منزل صفحہ 23 بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 35)

مقلدین کی فقہ توحید میں ایسی ہی ترپیچ ہے جیسے تثلیث حضرت عیسیٰؑ کی توحید میں...... غیر مقلد علماء

(سیف محمدی صفحہ 5-11)

بعنوان: مقلدین کی فقہ کا ننگا فوٹو...... غیر مقلدین کی نظر میں

(سیف محمدی صفحہ 158 تا 171 شرم وحیاء ان کوتحریر کرنے سے مانع ہے)

مقلدین کی حنفی کتب کی قدر و قیمت......غیر مقلدین کی نظر میں

(صفحہ 149 تا 158 شرم وحیاء ان کوتحریر کرنے سے مانع ہے)

غیر مقلدین کے فقہ کی تصویر......مقلد علماء کی نظر میں

ممتاز مقلد عالم دین جناب ضیاء اللہ قادری صاحب نے غیر مقلد اسلامی معاشرے کی مکمل تصویر اپنی مشہور تصنیف الوہابیت میں تفصیل سے تیار کی ہے۔ درج ذیل صرف عنوانات ہیں اصل ذائقہ کے لیے آپ خود سیر فرمائیں۔

مرغوب غذائیں کے عنوان سے صفحہ 76 سے ''وادی غیر مقلدین'' کے اسلامی معاشرے کی تصویر شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ درج ہے۔ (صرف عنوانات پیش ہیں)

1۔ کتا خنزیر اور سانپ حلال ہیں۔

(صفحہ 77)

2۔ کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔

(صفحہ 77)

3۔ بچھو کھانا مباح ہے، گوہ حلال ہے۔

(صفحہ 78)

4۔ جنگلی گدھا، کچھوا، کوکرا، گھونگا حلال ہے۔

(صفحہ 80)

5۔ منی پاک ہے، منی کھانا جائز، کوا کھانا ثواب ہے، گھوڑا گوہ اور زانیہ کا مال حلال ہے۔

(صفحہ 82-83)

6۔ بنک کا سود جائز ہے۔

(صفحہ 85)

7۔ کتا کنویں میں گر جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا، کتے کا پیشاب پاک ہے، خنزیر اور کتے کا جھوٹا پاک ہے۔

(صفحہ 89)

8۔ کتے کا گوشت ہڈیاں خون بال اور پسینہ پاک ہے، خون خنزیر اور شراب پاک ہے۔

(صفحہ 90)

زیر عنوان وہابیوں کی تہذیب

مولانا نے صفحہ 91 سے غیر مقلدین کی اسلامی تہذیب وثقافت کی فقہی تصویر یہ اتاری ہے۔

1۔متعہ جائز ہے۔

(صفحہ 74)

2۔مشت زنی واجب ہے۔

(صفحہ 95)

3۔چوتڑوں اور رانوں میں وطی کرنا، زنا کی اجازت۔

(صفحہ 96)

4۔باپ بیٹے کی مشترکہ عورت۔

(صفحہ 97)

5۔ماں بہن اور بیٹی سے زنا کی اجازت۔

(صفحہ 98)

6۔سسر کا بہو سے جماع کرنا۔

(صفحہ 99)

7۔ساس سے جماع۔

(صفحہ 100)

8۔بیٹی سے زنا (یعنی اگر اس لڑکی کی ماں سے زنا کیا اور پھر یہ لڑکی پیدا ہوئی تو اس بیٹی سے زنا حرام نہیں)۔

(صفحہ 102)

9۔سگی دادی اور سگی نانی سے نکاح جائز ہے۔

(صفحہ 104)

10۔بھانجے کی پوتی سے نکاح جائز ہے۔

(صفحہ 104)

11۔سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے۔

(صفحہ 107)

12۔سالی سے منکوحہ حرام نہیں ہوتی۔

(صفحہ 107)

13۔عورت کو داڑھی والے کو دودھ پلانے کی اجازت ہے۔

(صفحہ 108)

14۔ چار عورتوں سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے۔

(صفحہ 117)

15۔ کچہری میں جھوٹ بولنا اور احیاء حق کے لیے جھوٹ بولنا درست ہے۔

(صفحہ 35)

زیر عنوان وہابیوں کی نماز

صفحہ 147 سے مولانا قادری صاحب نے وہابی نماز کی بھی طائرانہ تصویر اتاری ہے جو پیش ہے۔

1۔ جانور سے وطی کے بعد غسل کی ضرورت نہیں۔

(صفحہ 156)

2۔ عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

(صفحہ 158)

3۔ نماز میں کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا۔

(صفحہ 158)

4۔ شرمگاہ پر کیچڑ لتھیڑ کر نماز پڑھنا۔

(صفحہ 159)

5۔ وہابیوں کی نماز کا عجیب منظر (منی اتر آئے نماز پڑھتے ہوئے تو وہ کپڑے کے اوپر سے عضو تناسل کو پکڑے رکھے)

(صفحہ 164)

☆ قرآن وسنت فرقوں کی ذیلی شریعتوں کی ماتحت

وطن عزیز میں پچھلے 50 سالوں سے مذہبی علماء زور وشور سے تحریک چلا رہے تھے کہ پاکستان میں شریعت نافذ کی جائے۔ شریعت نافذ کی جائے۔ شریعت اور فقہی مسلک کے امتزاج سے اس وقت انتہائی خوفناک صورتحال بن گئی جب سابق وزیر اعظم جناب نواز شریف صاحب نے ہمت کر کے شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ یہ بل وطن عزیز کی بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کے تعاون سے تیار کیا گیا تھا مگر بل میں شریعت اور فقہی مسلک کو کس طرح اکاموڈیٹ کیا گیا وہ میری ایسی مشکل ہے جس کا حل دنیا کے کسی فرقے کے پاس نہیں سوائے امام مہدیؑ کی فقہ اور فرقے کے۔ جناب اصغر علی گھرال نے اس حیرت انگیز صورتحال کو یوں قلم میں پرو دیا ہے۔

''28 اگست کو وزیر اعظم میاں نواز شریف کی طرف سے ملک میں شریعت نافذ کرنے کا اعلان ہوا۔ آئین میں 15 ویں ترمیم اسمبلی میں پیش ہوگی جس پر ملک میں بحث جاری ہے۔ نئے نفاذ شریعت بل یا دستور میں

پندرھویں ترمیم کی رو سے آرٹیکل 2۔الف کے بعد حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کر دیا گیا۔ 2۔ب قرآن وسنت کی برتری (اس کے جزو(ا) میں مندرج ہے)(ا) قرآن پاک اور پیغمبر پاک ﷺ کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح: کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں قرآن وسنت کی عبادت کا مفہوم وہی ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن وسنت کا ہے۔

میں اپنی گزارشات کے دستور کے مجوزہ آرٹیکل 2۔ب کی شق (ا) تک محدود رکھوں گا۔

بڑے ادب کے ساتھ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ یہ ''تشریح''یعنی قرآن وسنت کے احکام کی تشریح کا یہ طریق کار قرآن پاک کی کس نص، حکم یا احکام سے ماخوذ ہے۔ یہ تشریح Propose کرتی ہے کہ اسلام کچھ فرقوں پر مشتمل ہے یا فرقے، اسلام کا جزو لاینفک ہیں اور ان سب کے اپنے اپنے پرسنل لاز ہیں۔ یعنی ان کی اپنی اپنی ذیلی شریعتیں ہیں جو یقینی طور پر ایک دوسرے سے مختلف بلکہ اکثر متضاد ہیں۔ اسی لئے ان کے درمیان جھگڑے رہتے ہیں اس تشریح کی رو سے احکام خداوندی کو پابند کیا جا رہا ہے کہ جب وہ ایک فرقے کے ہاں جائیں تو ان کا ایک مفہوم ہو اور دوسرے فرقے کے ہاں جا کر قرآن وسنت کے احکام کا مفہوم اس کی ذیلی شریعت کے مطابق دوسرا ہو۔ یوں نعوذ باللہ قرآن وسنت کے احکام کو فرقوں کی ذیلی شریعتوں کے تابع کر دیا گیا ہے''۔

امت کو کاٹ ڈالا کافر بنا بنا کر　　　　اسلام ہے فقیہو! بہت ممنون احسان تمہارا

جماعت احمدیہ سے ظالمانہ سلوک کر کے ہم اپنا تو کچھ بگاڑ سکتے ہیں ان کا نہیں۔

باب نمبر 14

فتوے سازیاں
اور

میری مشکلات

کوئی ٹرکی لے گیا،کوئی ایراں لے گیا
کوئی دامن لے گیا،کوئی گریباں لے گیا

نام رہ گیا تھا باقی، اک فقط اسلام کا
وہ بھی ہم سے چھین کراحمد رضا خاں لے گیا

(مولانا ظفرعلی خان)

اگر بقول درج ذیل علماء احمدی سچے مسلمان تھے

1864ءوہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور خدا کے خاص بندے تھے......ازمولانا شمس العلماء میر حسن

(مکتوب 26 نومبر 1922ءبحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 136)

1880ءمرزا صاحب ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی عزت رکھ لی......مولوی محمد حسین بٹالوی

(اشاعۃ السنۃ جلد 7 نمبر 9 صفحہ 169-170)

1880ءمرزا صاحب عالم اسلام حامی دین اور نبوت عربی اور فرقان مجید کے مصدّق ہیں......مولوی محمد شریف بنگلوری

(منشور محمدی بنگلور 25 رجب 1300ھ)

1320ھ مرزا قادیانی بڑا نیک مرد پکا مسلمان اور خدمت دین میں کمر بند ہے......حضرت غلام فرید آف چاچڑاں

1892ءمرزا صاحب قال اللہ اور قال الرسول کی تابعداری کرنے والا شخص ہے......مولوی محبوب عالم

(ایڈیٹر پیسہ اخبار 22فروری 1892ء)

1896ءجلسہ مذاہب عالم میں ''اسلام کا وکیل'' مرزا غلام احمد قادیانی۔''اسلام کا پہلوان'' مرزا صاحب کے لیکچر سے اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

(جنرل وگوہر آصفی 24جنوری 1897ء)

1899ء''مولوی غلام احمد قادیانی اسلام کا بہادر شیر''......مولوی ارشاد علی صاحب ناگپوری

(رسالہ دستکاری امرتسر 18جون 1899ء)

28مئی 1908ءمرزا صاحب ''اسلام کا فتح نصیب جرنیل'' جس کی خدمات ہماری آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھیں گی......مولانا ابوالکلام آزاد

(اخبار وکیل 28مئی 1908ء)

30مئی 1908ءمرزا سچے پاکباز مسلمان اور حامی دین اسلام تھے......مولانا ابوالکلام آزاد

(اخبار وکیل 30مئی 1908ء)

یکم جون 1908ءمرزا صاحب نے عیسائیت اور آریہ دھرم اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرتے ہوئے خدمت اسلام کا حق ادا کر دیا......مرزا حیرت دہلوی

(کرزن گزٹ یکم جون 1908ءدہلی)

جون 1908ءمرزا صاحب اسلام کا بڑا پہلوان اور مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دینے والا تھا۔

(اخبار صادق الاخبار ریواڑی جون 1908ءبحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 نمبر 10 صفحہ 382)

1908ءمرحوم مرزا صاحب مسلمان تھے اور کثیر مسلمانوں کے پیشوا تھے۔

(اخبار البشیر اٹاوہ 2جون 1908ء)

اکتوبر 1921ءاحمدی مسلمان ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔

(رسالہ صوفی اکتوبر 1921ء)

11نومبر 1922ءصرف احمدی اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔

(روزنامہ پیسہ 11نومبر 1922ء)

24جون 1923ءمسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔

(روزنامہ زمیندار 24جون 1923ء)

15 مارچ 1923ء جماعت احمدیہ خلوص سے تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔
(روزنامہ مشرق 15 مارچ 1923ء گورکھپور)

29 جون 1923ء احمدی اسلام کے دفاع میں جس طرح مورچہ زن ہیں اس کی مثال نہیں۔
(روزنامہ زمیندار 29 جون 1923ء)

1925ء احمدی مسلمان اور امت مسلمہ میں داخل ہیں......مولانا ابوالکلام آزاد
(بحوالہ اخبار دعوت اسلام دہلی جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 41 مجریہ 17 شوال 1341ء)

جون 1926ء احمدی مسلمان ہیں اور احمدیت اسلام کو تقویت دینے آئی ہے......مولانا عبدالحلیم شرر
(رسالہ دلگداز جون 1926ء)

نومبر 1925ء احمدی مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ساری دنیا میں سرگرم......غازی محمود دھرپال
(رسالہ حنیف نومبر 1925ء)

24 ستمبر 1927ء احمدی مسلمان ہیں اور مرزا محمود جو خدمات مسلمانوں کی بہبودی کے لیے کر رہے ہیں کا ہم شکر گزار ہیں......مولانا محمد علی جوہر
(24 ستمبر 1927ء ہمدرد)

31 اگست 1927ء مسلمانوں کی قابل قدر خدمات بجالانے والا اسلامی فرقہ یعنی فرقہ احمدیہ......مولانا عبدالمجید سالک
(اخبار انقلاب 31 اگست 1927ء)

22 ستمبر 1927ء قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کا مسلمان فرقہ یعنی فرقہ احمدیہ
(اخبار مشرق 22 ستمبر 1927ء گورکھپور)

24 جنوری 1929ء جماعت احمدیہ مسلمان بلکہ قرون اولیٰ جیسے مسلمان......مولانا حکیم برھم صاحب گورکھپوری
(اخبار مشرق 24 جنوری 1929ء صفحہ 4)

1930ء احمدی توحید کے قائل ہیں رسالت کے بھی صرف ایک حصے میں ہمارا اور ان کا فرق ہے......مولانا اشرف علی تھانوی
(سچی باتیں مصنفہ مولانا عبدالماجد دریابادی صفحہ 213 مرتبہ حکیم بلال احمد شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی نمبر 1)

24اکتوبر1930ءچوہدری سرظفراللہ خان مسلمان ہے......خواجہ حسن نظامی

(منادی24اکتوبر1934ء)

27اگست1931ءاحمدی مسلمان ہیں اور امت محمدیہ کے فرد......مولوی محبوب عالم

(پیسہ اخبار27اگست1931صفحہ8)

29اکتوبر1931ءلندن کے احمدیو! برصغیر کے 40 کروڑ مسلمان آپ کے ساتھ اور بھائی ہیں......علامہ اقبال

(روزنامہ انقلاب لاہور29اکتوبر1931)

1939ءظفراللہ خان مسلمان ہے بلکہ میرا بیٹا ہے......قائداعظم محمد علی جناح

(ہماری جدوجہد مصنفہ عاشق حسین بٹالوی صفحہ76)

1932ءمیں بھی مسلمان اور سرظفراللہ خان بھی مسلمان......مولانا شوکت علی

(نامہ اعمال جلداول صفحہ616اشرف پریس لاہور)

یکم جون44ءاحمدی بھی مسلمان ہیں اور مسلم لیگ میں شامل ہوسکتے ہیں......فرمان قائداعظم

(روزنامہ انقلاب یکم جون44ء)

25نومبر1945ءاحمدی ایسے مرتد نہیں کہ نفس کلمہ اسلام سے ہی الگ ہوں بلکہ یہ کلمہ گو مرتد ہیں......مولانا شبیر احمد عثمانی

(انوارعثمانی صفحہ142مرتبہ پروفیسر محمد انوارالحسن انور شیرکوٹی از دیوبند)

جنوری1946ءاحمدی مسلمان ہیں اور باقی فرقوں کی طرح مسلمان فرقہ ہیں......مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ صفحہ112-113جنوری1946ء)

بقول مولانا نیاز فتح پوری صاحب مدیر نگار لکھنو

''میں نے جب آنکھ کھولی مسلمانوں کو باہم دست گریباں میں دیکھا سنی، شیعہ، اہل قرآن، اہل حدیث، دیوبندی، غیر دیوبندی، وہابی بدعتی اور خدا جانے کتنے ٹکڑے مسلمانوں کے ہوگئے۔ جن میں سے ہر ایک دوسرے کو کافر کہتا تھا اور کوئی ایک شخص ایسا نہ تھا جس کے مسلمان ہونے پر سب کو اتفاق ہو۔ ایک طرف خود مسلمانوں کے اندر اختلاف اور تضاد کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف آریائی وعیسوی جماعتوں کا حملہ اسلامی لٹریچر اور اکابر اسلام پر ......کہ......اس زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب سامنے آئے اور انہوں نے تمام اختلافات سے بلند ہوکر دنیا کے سامنے اسلام کا وہ صحیح مفہوم پیش کیا جسے لوگوں نے بھلا دیا تھا یا غلط سمجھا تھا۔ یہاں نہ ابوبکر وعلی کا جھگڑا تھا نہ رفع یدین

وآمین بالجہر کا اختلاف یہاں نہ عمل بالقرآن کی بحث تھی نہ استناد بالحدیث کی۔اور نہ صرف ایک نظریہ سامنے تھا اور وہ یہ کہ اسلام نام ہے صرف اسوہ رسول کی پابندی کا۔اور اس عملی زندگی کا۔اس ایثار و قربانی کا۔اس محبت و رافت کا۔اس اخوت ہمدردی کا اور اس حرکت و عمل کا جو رسول اللہ کے کردار کی تنہا خصوصیت اور اسلام کی تنہا اساس و بنیاد تھی۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کی مدافعت کی اور اس وقت کی جب کوئی بڑے سے بڑا عالم دین بھی دشمنوں کے مقابلے میں آنے کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔انہوں نے سوتے ہوئے مسلمانوں کو جگایا۔اٹھایا اور چلایا یہاں تک کہ وہ چل پڑے۔اور ایسا چل پڑے کہ آج روئے زمین کا کوئی گوشہ نہیں جوان کے نشانات قدم سے خالی ہو اور جہاں وہ اسلام کی صحیح تعلیم نہ پیش کررہے ہوں۔

(نگار اکتوبر 1960ء صفحہ 44-45)

☆اگر مندرجہ بالا تمام علماء کرام کے احمدی جماعت کو مسلمانوں کا ہی حصہ سمجھنے کے باوجود

☆اگر جماعت احمدیہ کے سو سالوں میں آریہ سماج عیسائیوں اور ملحدین کے سامنے اپنے آپ کو وکیل اسلام بنا کر پیش کرنے کے باوجود

☆اگر سینکڑوں زبانوں میں تراجم قرآن وحدیث کرکے پوری دنیا میں پھیلانے کے باوجود

☆سینکڑوں نہیں ہزاروں مساجد تعمیر کرنے کے باوجود

☆لاکھوں مشرکین ملحدین ونصاریٰ کو کلمہ توحید پڑھانے کے باوجود

☆افریقہ کے تاریک جنگلات اور پر تپش صحراؤں سے لیکر امریکہ وآسٹریلیا تک تبلیغ اسلام کے جھنڈے گاڑنے کے باوجود

☆ہر محاذ پر خدمت اسلام کرنے کے باوجود

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی سیاسی قومی اسمبلی میں قانون کے ذریعہ 72 فرقوں نے متفقہ طور پر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے تو یقیناً اس کی وجوہات ہوں گی۔اور وہ یہ کہ

☆باقی تمام فرقے جنہوں نے متفقہ طور پر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ان کے اپنے عقائد عین اسلام قرآن اور شریعت کے مطابق ہوں گے۔

☆باقی تمام فرقے جنہوں نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا خود ایک دوسرے کے نزدیک مستند مسلمان ہوں گے۔

☆وہ اسمبلی جس نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا یقیناً متقی پرہیزگار، قال اللہ اور قال الرسول

پر عمل کرنے والے صاحب ایمان مستند مسلمان لوگوں کی ہوگی۔

لیکن

حیرت اور دکھ کی انتہاء نہ رہی جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والے ہر فرقے کا عقیدہ دوسرے فرقے کے نزدیک خلاف اسلام اور خلاف قرآن ہے۔

اسی طرح یہ 72 فرقوں کے نزدیک تقریباً باقی سب فرقے دائرہ اسلام سے خارج ہیں مگر سیاسی مصلحتوں کے تحت قانون صرف احمدیوں کے لیے بنایا گیا اور اس سے بھی بڑھ کر ظلم یہ کہ لاکھوں کروڑوں احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والی اسمبلی چوروں ڈاکوؤں اور زانیوں پر مشتمل تھی چنانچہ صدر ضیاء صاحب کی حکومت کا وائٹ پیپر اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ علماء دین کا سیاستدانوں کے ہاتھوں انجام دلوانے والا یہ فعل میری اگلی مشکل ہی نہیں درد ِسر بن گیا ہے۔

علماء کے علماء کے خلاف اور فرقوں کے دوسرے فرقوں کے خلاف فتاویٰ تکفیر کا یہ شغل آج سے نہیں صدیوں سے جاری ہے۔ اگر یہ مکروہ کھیل نہ ہوتا تو نواسہ رسول کو شہید کرنے کا کوئی یزید سوچ بھی نہ سکتا۔ ایک خونی کھیل کا آنکھوں دیکھا حال۔

مشکل نمبر 44

1۔ جماعت اسلامی کے کفر کے متعلق دوسرے علماء کا فتویٰ

مولانا حسین مدنی لکھتے ہیں کہ

’’مودودی صاحب اور ان کے اتباع کے اصول دین حنیف کی جڑوں پر کاری ضرب لگانے والے ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے دین اسلام کا مستقبل نہایت تاریک نظر آتا ہے‘‘۔

(استفتاء ضروری نمبر 9)

مولانا ابوالمظفر صاحب اپنے ٹریکٹ مودودیت اور مرزائیت میں لکھتے ہیں:

’’بلا ریب وشک یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزائیت کی طرح مودودیت بھی ایک نہایت خطرناک عظیم فتنہ ہے۔ جس کا فرو کرنا ہی ہر بہی خواہ اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے‘‘۔

مولوی حامد علی خاں صاحب مفسر مدرسہ عالیہ رام پور لکھتے ہیں کہ

’’وہ بالکل ایک نیا بدعتی فرقہ ہے اس کا انداز تبلیغ غلط اور گمراہ کن ہے۔ اور تفریق بین المسلمین کا باعث ہے‘‘۔

(استفتاء ضروری نمبر 23)

دارالعلوم دیوبند نے جماعت اسلامی کے خلاف ایک مفصل فتویٰ جاری فرمایا جس کی سرخیاں یہ تھیں۔

الف۔سہارنپور سے مودودی فتنہ کو مٹادو

ب۔مودودی تحریک مہلک اور زہر قاتل ہے

ج۔مودودی کے ہم خیال گمراہ ہیں

د۔مودودیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو

(حاشیہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد 1 صفحہ 356)

2۔جماعت اسلامی معتزلہ، روافض، خوارج وغیرہ کی طرح نیا اسلام بنانا چاہتی ہے اہل اسلام ان کے لٹریچر سے دور رہیں......شیخ الاسلام حسین احمد مدنی دیوبندی

دیوبندی شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا ابواللیث ندوی کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''آپ کی تحریک اسلامی خلاف سلف صالحین مثل معتزلہ، خوارج، روافض وغیرہ فرق قدیمہ اور مثل قادیانی، چکڑالوی، مشرقی، نیچری، مہدوی، بہائی وغیرہ فرق جدیدہ ایک نیا اسلام بنانا چاہتی ہے۔

اس لیے مناسب جانتا ہوں کہ کہ مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنے اور مودودی صاحب کے لٹریچروں کے نہ دیکھنے کا مشورہ دوں''۔

(مکتوبات شیخ الاسلام جلد 2 صفحہ 377)

4۔بریلوی کافر......دیوبندی فتویٰ

جوشخص رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی صفحہ 62 ناشر محمد سعید اینڈ کمپنی قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

5۔شیعہ کافر......دیوبندی فتویٰ

صرف مرتد اور کافر اور خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرق کم نکلیں گے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہیے خصوصاً مناکحت۔

(نامور علماء دیوبند کا متفقہ فیصلہ در بارہ اتداد شیعہ اثنا عشریہ ناشر مولوی محمد عبدالشکور لکھنو مطبوعہ 1348ھ)

6۔اہل حدیث کافر......دیوبندی فتویٰ

ستر علماء دیوبند نے اپنے دستخطوں کے ساتھ اہل حدیث کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے

میل جول رکھنا ان کو مساجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعثِ خوف وفتنہ دین ہے۔

(اشتہار مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ)

7۔جماعت اسلامی کافر......دیوبندی فتوی

دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جماعت اسلامی کے متعلق درج ذیل فتویٰ:

''یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائیوں) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے''۔

(استفتائے ضروری صفحہ 37 ناشر محمد وحیداللہ خاں مطبوعہ مرتضیٰ پریس رام پور 1375ھ)

8۔دیوبندی کافر......بریلوی فتویٰ

علمائے بریلی نے تمام علمائے دیوبند کے متعلق نام بنام یہ فتویٰ دیا ہے کہ:

''یہ قطعاً کافر اور مرتد ہیں اور ان کا ارتداد کفر سخت اشد درجے تک پہنچ چکا ہے۔ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا کافر و مرتد ہے''۔

(پوسٹر علمائے بریلی بحوالہ روزنامہ آفاق 18 نومبر 1952ء)

9۔دیوبندی کافر......مکہ مدینہ کے علماء کا فتویٰ

''یہ سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں بے دینی و بدمذہبی کے خبیث سردار۔ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر، فاجر جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں......عالموں فقیروں اور نیکوں کی وضع بنتے ہیں اور باطن ان کا خباثتوں سے بھرا ہوا ہے''۔

(حسام الحرمین صفحہ 73 تا 76 مصنف مولانا احمد رضا خاں صاحب مطبوعہ مطبع اہل سنت والجماعت واقع بریلی)

10۔دیوبندی اور وہابی دونوں کافر......علمائے اہل سنت کا فتویٰ

''اس زمانہ میں اسلام کو جتنا نقصان صرف وہابیہ دیوبندیہ کے الگ گروہ نے پہنچایا ہے تمام باطل فرقے مجموعی طور پر بھی اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اسلام سے علیحدہ ہوجانے کے بعد بھی یہ فرقہ اپنے آپ کو سنی حنفی کے نام سے ظاہر کررہا ہے اور ناواقف سنّی حنفی بھائی اس وجہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اپنا ہم خیال سمجھ کر خلاملار رکھنے کی وجہ سے ان کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں''۔

(اشتہار محمد ابراہیم بھاگلپوری مطبوعہ برقی پریس لکھنو)

11۔دیوبندی سے شادی زنا......بریلوی علماء کا فتویٰ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

''شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص'' ہے اور ''جنازے میں شرکت'' اور ''نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر'' ہے اور جنازہ کندھوں پر اٹھانا بھی حرام ہے۔

(عرفان شریعت حصہ دوم صفحہ 38-39 نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور۔ گلزار عالم پریس لاہور)

12۔ بریلوی دجال، کتوں سے بدتر اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں لعنت لعنت ڈالیں گے...... دیوبندی فتویٰ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دجال بریلوی اور اُن کے اتباع کو سُحقاً سُحقاً فرما کر اپنے حوضِ مورود اور شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے۔

(الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب صفحہ 111)

13۔ شیعہ سب بے ایمان ہیں اسلام سے دور...... حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ

''انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور ایمان سے الگ ہو گئے ہیں''۔

(غنیۃ الطالبین تالیف عبدالقادر جیلانی صفحہ 218-220 مطبع حامی طواہور اکتوبر 1965ء)

14۔ شیعوں کو قتل کرنا ضروری ہے اسلام کی سربلندی کے لیے۔ مکان تباہ مال لوٹ لو...... علماء ماورالنہر کا فتویٰ

''بادشاہ اسلام بلکہ تمام انسانوں پر ان کا قتل کرنا اور ان کو مٹا دینا دین حق کی سربلندی کے لیے لازمی ہے اور ان کے مکانوں کو تباہ کرنا اور مال و اسباب کو لوٹ لینا جائز ہے''۔

(ردّ روافض صفحہ 18 مشمولہ مکتوبات امام ربانی جلد سوم مطبع نامی منشی نول کشور لکھنو)

15۔ شیعہ کافر...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتویٰ

فرقہ امامیہ حضرت صدیق اکبر کی خلافت کے منکر ہیں اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ جو صدیق اکبر کی خلافت کا انکار کرے گا وہ اجماع قطعی کا منکر اور کافر ہوگا۔

(مجموعہ فتاویٰ عزیزی صفحہ 191 ناشر مولوی محمد عبدالاحد مطبع مجتبائی دہلی)

16۔ سنی کافر لہٰذا ان سے نکاح جائز نہیں...... شیعہ فتویٰ

i۔ ''شیعہ سنی کا نکاح جائز نہیں''

(الفرع من الجامع الکافی جلد 1 صفحہ 142 کتاب النکاح مولفہ ابوجعفر محمد بن یعقوب)

ii۔ ''نزدیک محققین کے حرام ہے عقلا مومنہ شیعہ کا مرد سنی سے''

(تحفۃ العوام صفحہ 273 بار چہارم مرتبہ سیّد تصدق حسین مطبع نامی منشی نول کشور لکھنو 1897ء)

17۔ اے خدا تو اس سنی کے پیٹ میں آگ بھر دے...... شیعہ فتویٰ

اگر کسی شیعہ کو مجبوراً کسی سنی کا جنازہ پڑھنا پڑ جائے تو دعا کرے کہ

ترجمہ: ''اے خدا اس کے پیٹ میں آگ بھر دے اور اس کی قبر میں آگ بھر دے اور اس پر عذاب کے سانپ اور بچھو مسلط فرما ''

(فروع الکافی کتاب الجنائز جلد اول ص 100)

18۔شیعہ سے نکاح زنا اور فواحش ہے میل جول بند کرو......دیو بندی فتویٰ

ناظم شعبہ تعلیمات دار العلوم دیو بند محمد مرتضیٰ حسن کے نزدیک شیعوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہیے بالخصوص مناکحت کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو زنا اور فواحش میں مبتلا کرنا ہے۔

(علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ در باب ارتداد شیعہ اثنا عشریہ ناشر مولوی محمد عبد الشکور مدیر انجم لکھنو 1929ء)

19۔دیو بندی کافر،مرتد،بدعتی بد مذہب،ان سے دور بھا گو،ان کو گالیاں دو اور ان سے بغض عین قرآن کے مطابق فرض،شادی ان سے زنا،جنازہ پڑھنا حرام،مسلمانوں کے قبرستانون میں دفن کرنا حرام...... بریلوی فتویٰ

جب علمائے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً نانوتوی وگنگوہی،تھانوی کی نسبت نام بنام کفر کی تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ کفار۔مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر نہ کہ اس کو پیشوا وسرتاج اہل سنت جاننا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبد مذہب نہیں قطعاً کافر ومرتد ہے اور......اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور رکھنا۔اس سے بغض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام اور ہدم اسلام اسے سلام کرنا حرام۔اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام۔اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل وکفن دینا حرام۔اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر۔اس کا جنازہ کندھوں پر اٹھانا حرام۔اس کے جنازہ کی مشایعت حرام۔اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرانا حرام اس قبر پر کھڑا ہونا حرام اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔

(فقیر احمد رضا قادری عفی اللہ عنہ۔مہر عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری عرفان شریعت حصہ دوم صفحہ 39-39 نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور گلزار عالم پریس لاہور)

20۔غیر مقلد کافر۔مرتد۔قتل کردو۔توبہ کرلے تب بھی قتل کردو۔علماء ان کے قتل کے جلدی فتویٰ دیں۔لیٹ ہونے پر وہ بھی مرتد ہو جائیں گے......مقلدین کا فتویٰ

"تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا اور احکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اُسے قتل کریں اور عذر داری اس کی بایں وجہ کو مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں۔بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا

لازم ہے۔یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہوجاتا ہے لیکن ایسے شخص کے لیے شرعاً یہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کرڈالیں یعنی حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسی طرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہیں ہوتی۔اور علماء اور مفتیانِ وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے کفر وارتداد دینے میں تردد نہ کریں ورنہ زمرہ مرتدین میں یہ بھی داخل ہوں گے۔"

(انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمکاسد والمفاسد صفحہ 5-7 مطبوعہ جعفری پریس لاہور مصنفہ مولوی محمد بن مولوی عبدالقادر لدھیانوی)

21۔وہابی نجدی کافر ملحد، مسلمان نہیں بلکہ اپنے ہی پیغمبروں کے قول کے مطابق اسلام سے خارج......اہل سنت کا فتویٰ

''غیر مقلدین تو مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ مرتد ہیں...... یہ غیر مقلدین وہابی نجدی خود اپنے ہی پیغمبروں کے قول کے مطابق اسلام سے خارج ہیں پس ان کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً حرام ہے۔الغرض یہ مقلدین ملحدین کسی طرح مسلمان نہیں ہوسکتے''۔

(ارتداد الوہابین فی جواب اہل الذکرۃ تکفیر صفحہ 26-30 مرتبہ ابوالحامد احمد علی مطبوعہ روز بازار الیکٹرک سٹیم پریس امرتسر)

22۔ڈاکٹر اسرار احمد اور ڈاکٹر ذاکر نائک شیطان اور نسل یزید ہے......شیعہ علماء کا فتویٰ

علامہ سید مظفر شاہ فرماتے ہیں:

ڈاکٹر اسرار اور ایک t v پر آنے والے بعض شیطانوں کی باتوں کو سنوں یا قول رسول کو۔اس دور کا سب سے بڑا فتنہ یزید کا سب سے بڑا بیٹا ذاکر نائک ہے وہ چلا تھا یزید کو جنتی ثابت کرنے کے لئے۔شکل سے خود کافر لگتا ہے اس لئے جس کی زبان پر یزید کی محبت ہو اور جو حسین کے لئے بغض کے کلمے کہے۔اس تحریر میں لکھا ہے کہ حسین معاذ اللہ باغی ہے اور وہ بغاوت کے لئے گئے تھے۔جو جنت کے سردار ہیں اب ان حضور سے محبت رکھو گے یا ان شیطانوں سے

(یہ تقریر youtube پر اس عنوان کے ساتھ موجود ہے (Re Dr Israr Ahmad Nasl-e-Yazeed)

(اور اس کو www.noorenabi.net کی طرف سے پیش کیا گیا ہے)

23۔ڈاکٹر ذاکر نائک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج......لکھنو کے شیعہ اور سنی علماء کا متفقہ فتویٰ

لکھنو کے قاضی شہر ابوالعرفان قادری نے انڈیا tv پر ڈاکٹر ذاکر نائک کے بارے کفر کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے درج ذیل انٹرویو دیا اور متفقہ فتویٰ کی کاپی میڈیا کو پیش کی۔

''ان کے خلاف لکھنو میں الماس ہال میں شیعہ اور اہل سنت علماء کا اجتماع ہوا جو لکھنو سے باہر اردگرد کے شہروں سے بھی تشریف لائے تھے سب کی بات چیت ہوئی ان کے سامنے ذاکر نائک کی cd دکھائی گئی اس میں انہوں نے

قابل اعتراض باتیں کہی ہیں۔حضرت امام حسین جن کا کربلا کا واقعہ بہت مشہور ہے۔جوان کا قاتل ہے یزید وہ ان کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ سے دعا مانگیں گے کہ اس کی مغفرت کردی جائے۔یزید وہ شخص ہے جو ظالم ہے فاسق شرابی ہے جواری ہے جس نے ماں بہنوں کے ساتھ نکاح جائز قرار دیا''۔

(اس فتویٰ کی تفاصیل youtube پر ویڈیو کی شکل میں اس ہیڈنگ کے ساتھ موجود ہے Dr Zakir Declared
(Kafir by Ahle Sunnat

اسلام اور بنیاد پرستی کے مصنف نے فتاویٰ کفر اور مولویان کرام کے اس شغل کو یوں دیکھتے ہیں:

''آگ کی قینچیوں سے کٹنے والے ہونٹ''

''ترمذی شریف'' سے حدیث رسول:

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہا میں معراج کی رات ایسی جماعت کی طرف گزرا کہ جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو جو کچھ کہتے ہیں اس پر خود عمل نہیں کرتے''۔

ملاں کا قلعہ

اس حدیث پاک کی روشنی میں اردگرد نظر دوڑائیں مساجد سے ابھرنے والی آوازیں سنیں، مذہب نما سیاسی جماعتوں کے قائدین کی تقاریر پر غور کریں، مسلم جماعتوں کے طالب علم راہنماؤں کی گفتار پر توجہ دیں، اسلام اسلام کی رٹ لگانے والے قومی راہنماؤں کے بیانات کا تجزیہ کریں اور خود اپنے قول وفعل کا محاسبہ کریں تو بات کہاں سے کہاں تک جا پہنچتی ہے۔ماحول کی آلودگی کا رونا رونے والے صوتی آلودگی سے کیوں اتنے بے خبر ہیں۔

اسی حدیث مبارک کی روشنی میں ملاں کا مطالعہ کریں تو کچھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جائے عبادت کے برعکس مسجد ملاں کا قلعہ بن چکی ہے تو مائیک اس کا ہتھیار لہٰذا وہ اس قلعہ سے محمود غزنوی بن کردین کے حقیقی مفروضہ اور مبینہ دشمنوں پر حملہ آور ہوتا رہتا ہے۔عام لوگوں کا لاؤڈ سپیکر کے بارے میں جو رویہ ہے اس کا روزنامہ جنگ (لاہور:2 جنوری 1994ء) کی اس خبر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی سرخی ہے۔''مولوی کے نام چور کا خط'':

''موڑ کھنڈا (نامہ نگار) چودہ سو سال سے عیسائی مبلغ جو نہ کرسکے وہ ہمارے علماء نے خود کر دکھایا اور مسلمان قوم کو اسلام مخالف قوتیں تقسیم نہ کرسکیں چودھویں صدی کے خود ساختہ علماء نے مسلمانوں کی عظیم قوم کو تقسیم کردیا۔خاص کر ان مولویوں نے مساجد کے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے سیدھا رستہ دکھانے کی بجائے ایک دوسرے پر کیچڑ

اچھالنا شروع کر رکھا ہے۔ یہ بات محمدی مسجد میں لاؤڈ سپیکروں کے 6 طاقت ور یونٹ اتارنے والے چوروں نے ایک خط میں کہی، جس میں لکھا ہے کہ اب ہم امید رکھتے ہیں کہ دوسری مساجد کے مولوی صاحبان لاؤڈ سپیکروں کو تنقید کی بجائے تعمیری انداز میں استعمال کر کے لوگوں کو اسلام کے عین مطابق رستہ دکھائیں گے بصورت دیگر ہمیں اہل شہر کو دوسرے سپیکروں سے بھی نجات دلانا پڑے گی''۔

اس خبر کے ساتھ علامہ اقبال کا یہ شعر ملالیں تو بات کہاں سے کہاں تک جا پہنچتی ہے:

چناں نالیم اندر مسجد شہر   کہ دل در سینہ ملا گدازیم

اور یہ اشعار بھی علامہ اقبال ہی کے ہیں:

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے   وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے

نماز و روزہ و قربانی و حج   یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے

کون باقی نہیں؟ میں یا مُلّاں؟

جبکہ علامہ اقبال سے کہیں پہلے سودا یہ کہہ گیا ہے:

شیخ جی کی بانگ وصلوٰۃ او پر تو اے ناصح نہ جا   خانہ قصاب میں بھی روز و شب تکبیر ہے

جنگ (لاہور: 8 جنوری 1994ء) کی ''مولویوں کی جنگ'' کی سرخی کے ساتھ طبع ہونے والی یہ خبر بھی ملاحظہ کیجئے:

''سانگلہ ہل (نامہ نگار) گزشتہ روز محلہ اقبال پور میں دو مختلف مسلکوں سے تعلق رکھنے والی مسجد کے خطیبوں میں ٹھن گئی۔ مولوی تجمل حسین طاہری نے مختلف گھروں کی چھتوں پر نصب 10 لاؤڈ سپیکر میں دوسرے مولوی سید امان اللہ بخاری کو چیلنج کیا کہ آؤ مل کر آگ میں بیٹھ جاتے ہیں یا کنویں میں کود جاتے ہیں جو صحیح سلامت رہا وہ سچا ہوگا۔ مولوی تجمل حسین نے مباہلہ کے لیے شہر میں اشتہار تقسیم کیے تھے مگر مولانا امان اللہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مقامی پولیس نے بروقت مداخلت کر کے گھروں کی چھتوں سے لاؤڈ سپیکر اتروا دیئے شہر میں ناخوشگوار واقع پر تشویش پائی جارہی ہے''۔

''انداز جفا''

اب لاؤڈ سپیکر کا ذکر چلا ہے تو اس ضمن میں مجھ گنہگار کو خود کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ اب اس صوتی آلودگی کے خلاف تو وہ حضرات بھی لب کشائی پر مجبور ہو گئے جو ہمارے برعکس دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ روزنامہ جنگ ''ہمیں اسلام سے خارج کر دیا جائے گا اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کرلیں تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے لیکن دوسرے تمام علماء کی تعریف کی رو سے کافر ہو جائیں گے''۔

جبکہ سیدھی سی بات یہ ہے کہ ''مسلم'' کا لغوی مطلب ہے ''سر جھکا دینے والا'' یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا دینے والا۔ سورۃ البقرہ آیت 112 کے بموجب ''وہ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے اور یہ جھکنا خوبصورت انداز میں ہو''۔

''کافر گر''

س: حضرت علیؓ، حضرت امام حسین، امام ابوحنیفہ، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن جنبل، غزالی، رازی، ابن رشد، بوعلی سینا، منصور حلاج، عمر خیام، ابن عربی، شیخ شہاب الدین، سرمد، شاہ ولی اللہ، شاہ اسماعیل شہید، سید احمد شہید، سر سید احمد خاں، مولانا شبلی، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، مولانا عبدالباری فرنگی محل، خواجہ حسن نظامی، مولانا ظفر علی خاں، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمود الحق، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شبیر احمد عثمانی، قائداعظم، علامہ اقبال، مولانا احمد علی، سید عطاءاللہ شاہ بخاری میں کیا خصوصیت مشترک ہے؟

ج: ان سب پر کفر کا فتویٰ لگ چکا ہے۔

بقول شورش کاشمیری:

زباں بگڑی قلم بگڑا روش بگڑی چلن بگڑا　　خود اپنے ہاتھ سے کافر گروں کا پیرہن بگڑا

چلا تکفیر کا جھکڑ کہ شرق و غرب کانپ اٹھے　　اٹھی دشنام کی آندھی مزاج اہرمن بگڑا

کیونکہ دینی راہنما، مشائخ، مذہبی مبلغین، علماء و فضلاء اور مولوی وملا۔ مسلمان کی تعریف پر متفق نہیں اس لیے کسی کو بھی کافر، زندیق، بے دین، ملحد، دھریہ قرار دے دینا کتنا سہل ہوجاتا ہے اس کا اندازہ فتوی سازی کی تاریخ سے ہوجاتا ہے جو طویل ہونے کے ساتھ ساتھ اس بنا پر عبرت انگیز بھی ہے کہ عالم اسلام کی کیسی کیسی عہد ساز شخصیات کو کافر قرار دے دیا گیا۔ اس امر کو فراموش کر کے کہ کسی کو کافر قرار دینے کا مطلب مسلمانوں کے اس کے ساتھ ہر نوع کے سماجی رشتوں کے انقطاع کے ساتھ ساتھ اس کا اپنی بیوی سے نکاح بھی فسخ ہوجاتا ہے اور از روئے شریعت حاکم وقت پر اس کا قتل لازم ہوجاتا ہے۔ بقول ذوق:

واجب القتل اس نے ٹھہرایا　　آیتوں سے روایتوں سے مجھے

جبکہ حالی کے بقول:

امت کو چھانٹ ڈالا کافر بنا بنا کر　　اسلام ہے فقیہو! ممنوں بہت تمہارا

ایسے میں مصحفی کا یہ شعر یاد آتا ہے:

دیکھ کر کتنے نصاریٰ تجھ کو مومن ہو گئے
بلکہ مومن بھی کئی اسلام سے جاتے رہے

باب نمبر 15

حیاء سوزیاں

اور

میری مشکلات

”روپڑی نے معارف قرآن بیان کرتے ہوئے رنڈیوں اور بھڑووں کا ارمان پورا کیا۔ اور تماش بینوں کے تمام ہتھکنڈے ادا کئے“

”عبداللہ روپڑی ایڈیٹر تنظیم کے قرآنی معارف اسے کوک شاستر کہئے یالذات بالنساء یا ترغیب بدکاری“

یہ الفاظ ایک مشہور و معروف غیر مقلد مولوی محمد جونا گڑھی کے ہیں جو انہوں نے اپنے ہی فرقے کے دوسرے جیّد عالم دین مولانا محمد عبداللہ روپڑی کے بارے میں کہے۔ کیوں کہے؟ اس کا جواب اور اسکی تفصیل اتنی گندی اور گھناؤنی ہوگی یہ میرے وہم میں بھی نہ تھا۔

ایک دفعہ ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب نے کہا تھا ”میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی آدمی کے وقار اور روحانیت میں اس قدر بھی اضافہ کرسکتی ہے“

(آس جزیرہ اکرم اعوان صفحہ 14)

مگر میں نے علماء کے اِس رخِ روشن کو دیکھا تو مجھے ڈاکٹر اجمل نیازی کا یہ قول یوں نظر آنے لگا کہ ”کبھی میں نے

سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی والے باوقار آدمی کے منہ سے بھی ایسے گندے، فحش اور بازاری الفاظ نکل سکتے ہیں"۔

مشکل نمبر 45

۞ گندی دنیا کی گندی سیر

میرے لئے ممکن نہیں کہ میں اس باب میں کسی حوالے کے الفاظ درج کرسکوں کیونکہ جماعت احمدیہ کا علم کلام اتنا پوتر اور اتنا تقویٰ سے مزین ہوتا ہے کہ ایک احمدی قاری الزام خصم میں بھی ایسی گندی باتیں پڑھنا گوارا نہیں کرسکتا اس لئے صرف حوالہ لکھ رہا ہوں

1۔۔مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب کے ماں بہن اور محرم رشتوں کے حوالے سے گندا فتویٰ

(فتاویٰ نذیریہ ج3 صفحہ 176)

2۔۔ معروف غیر مقلد مولوی مولانا نواب صدیق حسن صاحب کا غیر فطری شہوت کے حوالے سے فتویٰ

(بدور الاہلہ صفحہ 175)

مشہور غیر مقلد مولوی وحید الزماں صاحب کا لونڈیوں کے حوالے سے نازیبا فتویٰ

(ہدیہ المہدی ج1 صفحہ 181)

بلکہ اسی ضمن میں ایک اور عجیب وغریب فحش فتویٰ

(نزل الابرار ج1 صفحہ 41)

ماں بہن، بیٹی کا جسم دیکھنا جائز ہے

غیر مقلدین کے چوٹی کے مولانا جناب نور الحسن صاحب کا محرم رشتوں کے حوالے سے انتہائی ناجائز فتویٰ

(عرف الجادی صفحہ 52)

مشت زنی واجب ہے

مولوی نور الحسن صاحب ارشاد کرتے ہیں:

"اگر گناہ سے بچنا مشکل ہوتو مشت زنی واجب ہے"۔(عرف الجادی صفحہ 207)

بہترین عورت کی علامت

مولوی وحید الزمان صاحب کا عورتوں کے حوالے سے بہت نازیبا فتویٰ (لغات الحدیث پ6 صفحہ 150)

عورت کو کتے سے تشبیہ

مولوی وحید الزماں صاحب عورتوں کو حیض سے پاک ہونے کے لئے انتہائی نازیبا مشابہت

(لغات الحدیث پ6 ص 152)

خنزیر ماں کی طرح ہے

مولوی صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں:

"خنزیر کے حرام ہونے سے اُس کا ناپاک ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ ماں حرام ہے مگر ناپاک نہیں"۔

(بدور الاہلہ ص16)

عبداللہ روپڑی کے قرآنی معارف

مولوی عبد اللہ روپڑی جو مولوی عبد القادر روپڑی کے چچا ہیں نے قرآن کے معارف بیان کرتے ہوئے عورت اور مرد کی شرم گاہوں کی ہیئت اور مرد و زن کے جنسی ملاپ کی کیفیت جیسی خرافات بیان کی ہیں۔ اور عورت کے رحم کی ہیئت وغیرہ جیسے نازیبا نقشے بنائے ہیں

(تنظیم یکم مئی 1932 ص6 کالم 1)

رحم کا پورا نقشہ

مولوی عبداللہ روپڑی صاحب رحم کا آنکھوں دیکھا حال انتہائی فحش طریقے سے بیان کیا ہے

(تنظیم یکم مئی 1932 ص6 کالم 1)

مولوی عبداللہ صاحب نے مزید قرآن کریم کی تفسیر کے نام پر مرد اور عورت کی شرم گاہوں کا ملاپ اور قرارِ حمل کو انتہائی بے باک الفاظ میں بیان کیا ہے

(تنظیم یکم مئی 1932 ص6 کالم 1)

رحم کا محلِ وقوع (تنظیم اہل حدیث یکم مئی 1932 ص6 کالم 1)

رحم کے اندر کی کہانی

مولوی عبداللہ صاحب مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

(تنظیم اہل حدیث روپڑی یکم مئی 1932 ص3 کالم 1)

ہم بستری کی حالت

(تنظیم اہل حدیث روپڑی یکم مئی 1932 ص3 کالم 3 بحوالہ اخبارِ محمدی 15 جنوری 1939 ص13 کالم 3)

خدا رنڈیوں کی طرح زنا کروائے

بریلویوں اور دیوبندیوں کی لڑائی تھی۔لڑتے لڑتے بات اللہ تک پہنچ گئی اور پھر ایک دوسرے کے اللہ کو بھی نہ بخشا گیا۔ بریلویوں کے سرتاج جناب احمد رضا خان بریلوی کی دیوبندیوں کے اللہ کو گالیوں کو ایک دیوبندی نے زیرِعنوان سڑی زبان، گندا کلام یوں نوٹ فرمایا ہے:

"دیوبندیوں کا خدا رنڈیوں کی طرح زنا بھی کرائے۔ ورنہ دیوبند کی چکلے والیاں اُس پر ہنسیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے بھی برابر نہ ہوسکا۔ پھر ضروری ہے کہ تمہارے خدا کی زن (عورت) بھی ہو اور ضروری ہے کہ خدا کا آلہ تناسل بھی ہو یوں خدا کے مقابلے میں ایک خدائن بھی ماننا پڑے گی"۔

(سبحان السبوح ص142 احمد رضا خان بریلوی بحوالہ اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن مطاہری ناشر ربانی بک ڈپو کڑہ شیخ چاندلال کنواں دہلی 6ص64)

مولوی احمد رضا خان صاحب کا انبیائے کرام اورازواج مطہرات کے حوالے سے **حیاء سوز انکشاف**

(الملفوظ حصہ سوئم ص39 مرتبہ مصطفیٰ رضا صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب بحوالہ اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن مطاہری ناشر ربانی بک ڈپو کڑہ شیخ چاندلال کنواں دہلی 6ص64)

مولوی احمد رضا خان صاحب کی **حضرت عائشہ کے لئے گندی بازاری زبان**

مولوی عبدالرحمٰن مظاہری صاحب مولوی احمد رضا خان صاحب کا قصیدہ درج کر کے لکھتے ہیں

......ہمارا قلم نجس و ناپاک، رکیک وفحش بازاری عنوان کی شرح کرنے پر آمادہ نہ تھا لیکن کیا کیا جائے؟ جو شخص اپنے سوا سارے جہان کے مسلمانوں کو بے ایمان، مرتد، ملعون، مردود، بے ادب گستاخ کہتا ہوا یسے شخص کی جہالت ،سفاہت، حماقت، بے ادبی گستاخی نے اس قصیدے میں اُن تمام حدود کو پار کر دیا جو بازاری عاشق اپنی بازاری معشوقہ کے لئے استعمال کرتا ہے۔

اُم المؤمنین سیّدہ عائشہؓ کا یہ شرمناک تعارف جو بے ادب اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم سے جاری ہوا ہم یہ کہہ کر اپنا قلم روک دیتے ہیں

خان بابا اپنی ماں کے ۔۔۔۔۔۔۔ایسے ہی فحش ورکیک بازاری الفاظ میں ایک بار بیان کر دیتے"

(حدائق بخشش حصہ سوئم 1345ھ ص23 مرتبہ محمد محبوب علی خان بحوالہ اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن مطاہری ناشر ربانی بک ڈپو کڑہ شیخ چاندلال کنواں دہلی 6ص47 تا49)

اُوباشوں سے بھی بدتر زبان

بریلوی اُمت جس شخص کو مجدد العصر، مفسرِ قرآن، محدث دہر جیسے عظیم خطابات سے نوازتی ہے تو دوسری طرف

دیو بندیوں کے نابغہ روزگار مولانا ہیں۔ایک کا کلام ہے تو دوسرے کی تفسیر ہے۔ایک کی گالی ہے تو دوسرے کی جوابِ گالی ہے۔فرق کتنا ہے؟ کون زیادہ زور سے گندگی بکھیر رہا ہے؟ بدبو کے بھبھو کے کہاں سے زیادہ آرہے ہیں یہی فیصلہ کرنا میری اگلی مشکل بن گئی ہے۔

دیوبندی مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں:

”خان بابا نے مولانا تھانوی کے رسالہ کا جواب جس گندی، بے ہودہ، بازاری زبان میں دیا اُس نے بریلی شریف کے ہیجڑوں کو بھی مات کر دی

(وقعات السنان ص 60 بحوالہ اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن مطاہری ناشر ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی 6 ص 65)

میں حیراں ہوں کہ اِن علماء کا قافلہ لے کر ہم نکلے تھے احمدیت کو فتح کرنے۔جن کے سینوں میں اتنا گند اور جن کے زبانیں اتنی فحش، وہاں تقویٰ اور خوف خدا کا کیا کام ہوگا۔

☆ جو ایک دوسرے کا تعارف کرواتے ہیں تو بات گالی سے شروع کرتے ہیں۔

☆ جو دوسرے فرقے کے بارے میں اظہار خیال فرماتے ہیں تو بات گالی پر ختم کرتے ہیں۔

☆ زمانے کا ذکر چلے تو اپنے سمیت زمانے بھر کو جانور سوٗر تک بنا دیتے ہیں۔

☆ جن کے لئے کسی بھی شخص کا نکاح توڑنا، جنازے میں شمولیت سے منع کرنا دائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

☆ مالی بددیانتی میں مشہور اور مالی بدیانتی کے لئے ایک دوسرے کو خوب ننگا کرتے ہیں۔

☆ تفسیر کے نام پر اللہ، رسول ملائکہ اور صحابہ تک کو بخشنے کے لئے تیار نہیں۔

☆ فتویٰ دینے لگیں تو کافر سے کم وزنی لفظ کا انتخاب نہیں کرتے۔

فقہ کے نام پر اپنے گندے خبث کو فحش سے فحش الفاظ کے ساتھ مذہب کا حصہ بنانے پر مصر ہیں اور یہی جانکاری میری 45 مشکل بن گئی ہے۔

باب نمبر 16

جاں بازیاں
اور
میری مشکلات

ترمیم زہد۔۔۔وضو

سے

70 شراب خانوں تک

مجرم ہو خواہ کوئی رہتا ہے ناصحوں کا

روئے سخن ہمیشہ سوئے جگر فگاراں

ہے اب بھی وقت زاہد ترمیم زہد کر لے

سوئے حرم چلا ہے انبوہ بادہ خواراں

(فیض)

''وہائٹ ہاؤس لندن مارکہ'' قادیانی جماعت جس کا سنگ بنیاد ''انتہائی سوچ وبچار کے بعد'' مغربی استعمار نے ایک اہم اجلاس منعقدہ وہائٹ ہاؤس لندن میں رکھا تھا۔ کے اہم ترین مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

1۔ بقول مولانا احسان الٰہی ظہیر:

''دشمن رسولؐ لوگوں کا ایک گروہ پیدا کرنا''

(مرزائیت اور اسلام صفحہ 11)

2۔ بقول مولانا منظور احمد چنیوٹی:

''اسلام اور عالم اسلام کے دشمن پیدا کرنا''

(ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی سازشیں صفحہ 5)

3۔ بقول مولانا زاہد الراشدی:

''ملت اسلامیہ میں فکری انتشار پیدا کرنا''

(ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی سازشیں صفحہ 3)

4۔ بقول مولانا محمد یوسف بن سید محمد ذکریا النوری:

''پرفتن اور مبالغہ آمیز گپیں ہانکنا اور قوم کو کفر والحاد کی گہری وادی میں اتار دینا''

(قادیانی اور ان کے عقائد صفحہ 7)

5۔ بقول علامہ خالد محمود:

''ملحد لوگ پیدا کرنا''

(قادیانی اور ان کے عقائد صفحہ 3)

6۔اور بقول مجلس تحفظ ختم نبوت:

''آستین کے سانپ جو ملت اسلامیہ کی رگوں میں زہر گھول کر غداران دین و ملت پیدا کرنا''

(آستین کے سانپ شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت واہ کینٹ جامع مسجد مدینہ 16 ایریا وغیرہ وغیرہ)

مختصراً یہ کہ بقول علماء کرام ''وہائٹ ہاؤس لندن'' والے آقاؤں نے بانی جماعت احمدیہ کو ایک ایسا ٹولہ تیار کرنے کا ٹاسک (Task) دیا جو:

i۔ننگ دین وملت ہوں

ii۔اخلاق سے عاری

iii۔رسول خدا کے دشمن

iv۔خدا کے وجود کے منکر وملحد

v۔اسلام اور عالم اسلام کے غدار

vi۔حقوق اللہ اور حقوق العباد سے یکسر نابلد

vii۔کلمہ رسول کے مخالف

viii۔اور ایک ایسا وحشی ٹولہ جس کا صرف اور صرف یہ مقصد ہو کہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے ختم ہو جائیں اور باقی صرف اور صرف شرابی کبابی، بے حیائی، جواری، زانی، ڈانسر، اسمگلر، ڈاکو، چور، خائن، قاتل، ملحد اور منکرین ختم نبوت رہ جائیں۔ جو منکر جہاد ہوں اور قرآن وسنت سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو۔

دوستو تحقیق کی اس منزل پر میں نے

☆ بدحواسیوں کی اندھی گلی کو بھلا دیا۔

☆ جھنجلاہٹ ہٹوں کی خوفناک بھول بھلیوں سے صرف نظر کر لیا۔

☆ آئینہ کی بدصورت کٹھ پتلیوں کو نظر انداز کر دیا۔

صرف اور صرف اس لیے تا کہ ان Practial امور اور ''معاشرتی وجود'' کا جائزہ لے سکوں جس کے لیے یہ تنظیم معرض وجود میں آئی آیا یہ تنظیم ان امور کی کو بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ جو بقول علماء، استعمار نے ان کو مندرجہ بالا ٹارگٹ کے طور پر دیئے تھے یا پھر ان امور کو جن کا نعرہ بانی جماعت احمدیہ نے تجدید دین اور تنفیذ دین کے نام سے لگایا اور فرمایا کہ وہ پھر سے اسلام کی اصلی شکل کو دلوں میں رائج کرنے کے لیے مسیح و مہدی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور وہ ''دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے'' عاشقین رسول کا گروہ تیار کرنے آئے ہیں۔

مشہور محدّث حضرت ثعبان ثوریؒ کا قول ہے:

’’مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لیے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں‘‘

حضرت مولانا رومیؒ کا قول ہے:

’’جس کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق اس کو بدگمانی ہوتی ہے‘‘

ڈھلتی عمر اور گزرتے زمانے کی قسم تحقیق کی اس منزل پر الحاد کا بہاؤ اور ہوس کی نیّا، حیاء باختگی کا جوہڑ اور بے دینی کی بدبودار بدرو کو میں نے کسی اور کی نہیں اپنی ہمسائیگی میں بہتے پایا اور یہی بات میری اگلی اور فیصلہ کن مشکل بن گئی ہے۔

اپنے اعمال کی منہ بولتی تصویر میں مبارک کون؟ اور کریم لوگوں کو تہہ خاک سلانے والے شیطان اور درندے کون؟ ایک صدی پر پھیلی ہوئی معاشرتی سائنس کا ایک لاینحل سوال سوچیئے اور جواب دینے میں میری مدد کیجئے۔

1۔ اُدھر ایک شادی کی کہانی

ایک قادیانی خاندان کا مکروہ جرم جس پر جیل کی سلاخیں اور لمبا مقدمہ بھگت رہا ہے......روزنامہ پاکستان

’’ننکانہ صاحب کے ایک قادیانی ناصر احمد نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے دعوتی کارڈ چھپوایا جس پر بسم اللہ الرحمن۔ السلام علیکم۔ انشاء اللہ اور نکاح مسنونہ کے الفاظ درج تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے ناظم اعلیٰ نے تعزیرات پاکستان دفعہ 295A اور دفعہ 298C کے تحت نہ صرف ناصر احمد بلکہ ان کی بیگم، سرفراز احمد، اعجاز احمد اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کے خلاف اسلامی شعائر کے ناجائز استعمال کے الزام میں مقدمہ درج کرادیا۔ پولیس نے ناصر احمد کو گرفتار کرلیا باقی ’’ملزمان‘‘ نے لاہور ہائی کورٹ میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواستیں دائر کیں۔ یہ مقدمہ ہنوز عدالت میں ہے‘‘۔

(روزنامہ پاکستان 13 اگست 1992ء مضمون نگار اصغر علی گھرال)

اِدھر بھی ایک شادی ہی کی کہانی

شادی کے بغیر مرد سے تعلقات میں کوئی حرج نہیں، معروف محب وطن مسلم رقاصہ شیما کرمانی کا فخریہ اعلان ......روزنامہ اوصاف

’’معروف رقاصہ شیما کرمانی نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی مسلمان نہیں۔ اگر مسلمان ہوتے تو پھر لوگ سڑکوں پر بھیک نہ مانگ رہے ہوتے۔ شیما کرمانی جو ایک این۔ جی۔ او تحریک نسواں کو بھی چلاتی ہیں، نے کہا ہے کہ

مرد کو دوسری شادی کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔لیکن اگر وہ خواہ مرد ہو یا عورت ایک دوسرے سے شادی کئے بغیر تعلقات قائم کرنا چاہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔عورت کو چادر یا دوپٹہ اوڑھنے کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔''

(روزنامہ اوصاف 31 جنوری 1999ء)

شیما کرمانی کے اس اعلان پر نہ ہی 298C اور نہ ہی 295A حرکت میں آئی نہ مقدمہ درج ہوا کیونکہ موصوفہ نے کوئی ''خلاف شرع'' بیان نہیں دیا۔اور دوسرا آپ سکہ بند رقاصہ ہونے کے ساتھ مسلم بھی تو ہیں۔پھر دلآزاری کیسی؟

2۔اُدھر اللہ سب سے بڑا۔محمدؐ اللہ کے رسول۔نماز کی طرف آوٗ

ایک قادیانی کا جرم 298C کی حرکت 2 سال قید بامشقت اور 2 ہزار جرمانہ

روزنامہ پاکستان لکھتا ہے:

''منڈی بہاوٗالدین لیٹر پیڈ کے اوپر 786 چھپ جانے پر مقدمہ چل رہا ہے اس کے علاوہ کلمہ طیبہ پڑھنے۔کلمہ کا بیج لگانے اور درود شریف پڑھنے پر گرفتاریاں ہوئیں۔بدوملہی کے مسعود احمد کو سول جج نارووال کی عدالت سے 2 سال قید بامشقت اور 2 ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا۔اس کے خلاف اذان دینے کا الزام تھا۔ملزم کے خلاف جو فرد جرم مرتب ہوئی وہ کچھ یوں تھی ملزم نے بلند آواز سے کہا کہ:

''اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔نماز کی طرف آوٗ۔نماز کی طرف آوٗ۔بھلائی کی طرف آوٗ بھلائی کی طرف آوٗ۔اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(3 اگست 1992ء مضمون نگار اصغر علی گھرال)

اِدھر

ہندو تہوار بسنت پر لاہور میں جوانیوں کا ڈانس۔کھلے عام شراب۔اربوں روپے کی شراب عید سے زیادہ کوریج......گورنر پنجاب اور چیئرمین سینٹ کی معیت میں بسنت شغل میلہ

روزنامہ نوائے وقت بسنت کے حوالے سے اسلامیان لاہور کے متعلق لکھتا ہے:

''خدا کا شکر ہے کہ اہل لاہور کو بسنت کے بخار سے نجات ملی۔ہفتہ اتوار کی درمیانی رات کا پورا دن اہل

لاہور پر بڑا بھاری گزرا۔امراء کی چھتوں پر جوانیاں ناچتی رہیں۔فلمی اداکار اور سیاستدان مل کر بھنگڑے ڈالتے رہے۔گورنر پنجاب اور چیئر مین سینٹ نے بھی بسنتیوں کے ساتھ ملکر تصویریں اتروائیں۔بھارت سے سکھوں سمیت بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے۔انہوں نے جی بھر کر بھنگڑا ڈالا۔ان کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی بہت سے لوگ بسنت منانے کے لیے لاہور کے ہوٹلوں میں مقیم تھے۔شہر میں پانی نایاب لیکن شراب کھلے عام دستیاب تھی۔ہمارے ٹی وی نے قومی تہوار قرار دیکر بسنت کو عید سے زیادہ اہمیت دیدی۔سارا دن تڑ تڑ گولیاں چلتی رہیں۔لیکن شام کے وقت تو وہ گولی چلی کہ الامان۔یہ بسنت کو الوداع کرنے کا وقت تھا۔یہ اس قوم کا حال ہے کہ جس کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔اگر حساب لگایا جائے تو اربوں روپے شراب اور ڈور پر خرچ ہو گئے ہوں گے''۔

(نوائے وقت 24 فروری 1998ء سرراہے)

☆بسنت اگر ہندو تہوار ہے تو کیا ہوا مزہ تو ہے ناں۔

☆اربوں کی شراب پی تو اپنی جیب سے پی کسی کو حسد کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆اربوں کی شراب جوانیوں کے کھلے ناچ۔بھنگڑے۔بسنتی کپڑے۔پتنگ ڈوریں ان سے کسی کے جذبات مجروح نہیں ہوئے کہ مقدمہ درج کروانے کی نوبت آتی کیوں؟

☆کیا یہ سب حرکات عین اسلامی ہیں۔اور حرکتیں کرنے والے عین مسلم۔

☆جس تنظیم کے مندرجہ بالا علماء کے قادیانی کی اذان پر جذبات مجروح ہو گئے تھے وہ تنظیم اس بسنت میں کہاں ہے۔

ہم پہ تمہاری چاہ کا الزام ہی تو ہے　　　دشنام تو نہیں ہے یہ اکرام ہی تو ہے

3۔اُدھر

قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کرنے کی جسارت

قادیانیوں کے اس جرم پر 295A، 295B اور 295C کا اطلاق اور اس ''مذموم فعل'' پر سزائے موت بھی متوقع ہے۔

مورخہ 5 دسمبر 1991ء کو مکرم خان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں اور مکرم رفیق احمد صاحب نعیم کے خلاف قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کرنے کی وجہ سے زیر دفعہ 295A تعزیرات پاکستان تھانہ ڈیرہ غازی خان میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔روزنامہ ڈان پاکستان کی 26 اپریل 1992ء کی اشاعت کے

مطابق یہ مقدمہ مولوی اللہ وسایا امیر مجلس ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کی درخواست پر درج کیا گیا۔اس نے اپنی درخواست میں لکھا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جا چکا ہے مگر پھر بھی انہوں نے قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔''

مقدمہ کے اندراج کے بعد مورخہ 12 جنوری 1992ء کو رفیق احمد صاحب نعیم کو گرفتار کرلیا گیا اور مورخہ 30 جنوری کو عدالت نے دونوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی اس طرح مکرم خان محمد صاحب بھی گرفتار ہو گئے۔اسی دوران پولیس نے 295B اور 295C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر دیا۔

یاد رہے کہ 295A کے تحت دس سال تک قید ہو سکتی ہے جبکہ 295B کے تحت سزا عمر قید اور 295C کے تحت سزا موت مقرر ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور کے 16 دسمبر 1991ء کے شمارہ کی خبر کے مطابق مولوی اللہ یار ارشد مجلس احرار اسلام اور سپاہ صحابہ سرگودھا کے صدر مولوی احمد علی نے اس خطرناک فعل پر سزائے موت کا مطالبہ کیا ہے۔اور وجہ یہ بتائی کہ قادیانی چونکہ نجس ہیں اس لیے وہ کلام پاک کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

اِدھر

صرف کراچی شہر میں 70 شراب خانے مزید کھولنے کی اجازت

روزنامہ خبریں کراچی لکھتا ہے کہ

''قومی اخبارات میں گذشتہ دنوں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے صرف ایک شہر کراچی میں بیک جنبش قلم شراب کی 70 دکانوں کو اجازت نامے عطا کرنے کے علاوہ ایک شراب کی فیکٹری کا لائسنس بھی منظور فرمایا ہے۔

ابھی اس حکم کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی اور اگلے روز کے اخبارات میں مختلف رہنماؤں کا ردعمل شائع ہوا۔اسی روز وزیراعظم صاحبہ کا یہ فرمان بھی نظر سے گزرا کہ فائیو سٹار اور فور سٹار ہوٹلوں کو شراب کے لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔کراچی میں دیئے گئے شراب خانوں کے لائسنس کے جواز میں اس دلیل کا سہارا لیا گیا تھا کہ عیسائیوں اور غیر مسلموں کے روپ میں شراب کے پرمٹوں سے دراصل مسلمان فائدہ اٹھاتے تھے۔یعنی بالفاظ دیگر جو لوگ چوری چھپے یا غیر مسلم بن کر غیر قانونی طور پر شراب کے پرمٹوں پر دختر انگور سے شوق فرماتے تھے، اب انہیں قانون کے دائرے میں حصول شراب کی کھلی چھٹی دیدی گئی ہے۔

جہاں تک شراب نوشی اور اس کی خرید و فروخت کا تعلق ہے۔اس معاملے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔اللہ تعالیٰ

نے چودہ سو سال پہلے اسے حرام قرار دیا۔قرآن حکیم میں اسے ام الخبائث کہا گیا ہے،اس لحاظ سے شراب کے استعمال کے علاوہ اس کی خرید وفروخت بھی ممنوع اور حرام قرار پائی لیکن وزیر اعظم صاحبہ نے اللہ اور اس کے رسول مقبولؐ کے احکامات کی سراسر نفی کرتے ہوئے شراب کی فروخت کے اجازت نامے اور لائسنس جاری کر دیئے ہیں۔میں یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ وزیر اعظم بینظیر نے اپنے اعلانات کے ذریعے نہ صرف اسلام کی توہین کی ہے،اسلامی اقدار کی توہین کی ہے بلکہ بارہ کروڑ مسلمانوں کی توہین کی ہے اور سچ پوچھیں تو یہ اعلان اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک پاکستان کو شرابیوں اور بدقماش لوگوں کا ملک بنانے کے مترادف ہے۔یہ امریکہ کے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا ایک حصہ ہے جس کے تحت شراب نوشی ، بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دینے کی خفیہ اور کھلے عام کوششیں کی جارہی ہے۔ان مذموم مساعی کا ایک نمونہ قاہرہ کی نام نہاد بہبود آبادی کانفرنس بھی تھی جس میں محترمہ نے سیاسی ودینی جماعتوں اور تنظیموں کی تمام تر مخالفت کے باوجود شرکت کی تھی۔اب انہوں نے شراب کی دکانوں اور ہوٹلوں میں فروخت کیلئے اجازت نامے اور فیکٹری کیلئے لائسنس کے اجرا کے ذریعے مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔محترمہ جس تیزی سے اسلامی اقدار کو مٹانے پر تلی ہوئی ہیں اور جس تیزی سے دین دشمن اقدامات کررہی ہیں اسی تیزی سے شدت کے ساتھ پوری حزب اختلاف اور دینی وسیاسی جماعتیں اور تنظیمیں اور اسلامی نظام کے دعویدار افراد اور ادارے ان کا مقابلہ کرنے کیلئے سرگرم عمل کیوں نہیں دکھائی دیتے۔مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ:

حمیت نام تھی جس...... کے گھر سے گئی

وزیر اعظم بینظیر کے علاوہ ان کے وزراء خصوصاً خالد احمد خان کھرل اور جنرل نصیر اللہ بابر نے ٹی وی، ناچ گانے اور کلچر کے نام پر بے ہودگی پر اعتراضات کے بارے میں جو نامناسب بیانات دیئے ہماری قوم انہیں بھی شیر مادر کی طرح پی گئی۔قوم میں برائیوں کے خلاف جو قوت مدافعت تھی شاید وہ ''ایڈز'' کی نذر ہوگئی ہے۔یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ محترمہ کے حالیہ اعلانات کے تحت شراب خانوں کو عام اور حصول کو ہر فرد کیلئے ممکن بنانے کے بعد حدود آرڈیننس اور اس میں تجویز کردہ سزائیں اور متعلقہ عدالتیں بھی ایک مذاق بن کر رہ جائیں گی۔(قارئین کرام کو یاد ہوگا) محترمہ بینظیر بھٹو نے حدود آرڈیننس کے تحت تجویز کردہ تعزیرات کے ضمن میں اسلام کی سزاؤں کو سنگین اور ظالمانہ قرار دیا تھا۔

(خبریں اسلام آباد 15 مئی 1995 اشاعت خاص)

تبصرہ

قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کرنے والوں کے لیے سزائے موت کے مطالبے کرنے والو ذرا یہ تو بتاؤ

کہ شراب بھی نجس ہے یا نہیں؟ شراب پینے، پلانے، بیچنے اور تیار کرنے سے تو کسی کے جذبات مجروح نہیں ہوئے کیوں؟ کہیں شراکت داری تو نہیں ہے۔

تمہیں کہو رند و محتسب میں ہے آج شب کون فرق ایسا　　یہ آ کے بیٹھے ہیں میکدے میں وہ اُٹھ کے آئے ہیں میکدے سے

4۔ اُدھر

دوبارہ مسجد کی پیشانی پر لکھ دیا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

6 قادیانیوں کا مکروہ جرم کلمہ طیبہ پڑھ کر اور لکھ کر علماء کے دلی جذبات سے کھیلنے کی گھناؤنی سازش 295C اور 298C کا قانون حرکت میں گرفتار کر کے جیل میں بند۔ موت کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔

وطن عزیز میں علماء کے دل کتنے نازک اور حساس ہونے کے ساتھ ساتھ دین کے لیے کتنی غیرت رکھتے ہیں اس کا علم مجھے سمبڑیال کے علماء حضرات کی طرف سے کٹوائی جانے والی F.I.R پڑھ کر ہوا۔

8 جولائی 1991ء کو تھانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں مولوی صاحبزادہ سلمان منیر صاحب کی تحریری درخواست پر مندرجہ ذیل احمدی مسلمانوں کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعات 295C، 298C، تعزیرات پاکستان درج کیا گیا ان کا جرم مسجد احمدیہ پر کلمہ طیبہ تحریر کرنا بتایا گیا۔

چنانچہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب، مکرم ملک عنایت اللہ صاحب، مکرم حمید الحسن شاہ صاحب، مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم ملک نثار احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے

مولوی سلمان منیر صاحب نے پولیس کو اپنی درخواست میں لکھا کہ اس سے قبل علاقہ مجسٹریٹ نے اس مسجد اور کئی قادیانیوں کے گھروں سے کلمہ طیبہ کے متبرک الفاظ کو مٹا کر محفوظ کیا تھا اور دوبارہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کے سلسلہ میں مقدمات درج تھے جو ابھی تک زیر سماعت ہیں اس کے باوجود قادیانیوں نے اپنی مسجد پر دیدہ دانستہ طور پر کلمہ طیبہ لکھ کر قانون کی صریح خلاف ورزی کی ہے اور تمام مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اور اس طرح توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

چنانچہ قانون فوری حرکت میں آیا گھناؤنی سازش اور علماء کے مجروح ہوتے ہوئے جذبات کی حفاظت کے لیے ان ناعاقبت اندیشوں کو جیل کی کال کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے 295C کے تحت ان مجرموں کو سزائے موت بھی ہو سکتی ہے۔

اِدھر

وطن عزیز کی کوئی گلی کوئی کوچہ ایسا نہیں جہاں آج کل جوا نہ کھیلا جا رہا ہو

وطن عزیز میں جاری ایک دلچسپ عوامی کھیل کا آنکھوں دیکھا حال

روز نامہ نوائے وقت کی زبانی:

''وطن عزیز کے گلی کوچوں میں کرکٹ میچوں پر جوا لگانے کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے، اور اس وقت لاہور میں کرکٹ جوئے کے سینکڑوں خفیہ اڈے ہیں جو ایک انڈسٹری کی شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں جہاں بیٹھے ''بکیوں'' سے رابطے کا ذریعہ ٹیلی فون ہیں جوں ہی میچ شروع ہو گھنٹیاں بجنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ میچ کے ختم ہونے تک جاری رہتا ہے۔ اور عام طور پر جوا اس میچ پر لگایا جاتا ہے جس میں پاکستان بھی کھیل رہا ہو اگر قومی ٹیم کا میچ روایتی حریف بھارت سے ہو تو جوا بڑے پیمانے پر ہوتا ہے اور اس کا ریٹ بھی بڑھ جاتا ہے جس میں پیسوں کے ساتھ جذبات کا جوا بھی لگا ہوتا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جوا صرف کھلاڑی ہی کھیلتے ہیں یا لوگ، دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ قومی ٹیم کی صرف فتح پر ہی نہیں بلکہ شکست پر بھی جوا لگاتے ہیں۔ اور اکثریت کی فتح پر جوا کھیلتی ہے اور جب ٹیم جیت جاتی ہے تو امن وسکون رہتا ہے کیونکہ ٹیم کی شکست پر جوا لگانے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے لیکن جب ٹیم ہارتی ہے تو سخت ردعمل سامنے آتا ہے۔ کبھی جلوس نکال کر کھلاڑیوں کے خلاف نعرہ بازی کی جاتی ہے اور کبھی ان کے گھروں پر پتھراؤ کیا جاتا ہے بلکہ اس بار تو شارجہ کپ میں شکست کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ کو بم سے اڑانے کی ٹیلی فون دھمکیاں بھی دی گئی ہیں۔

اس وقت پاکستان کے چھوٹے بڑے شہروں کا خصوصاً لاہور کا چائے کا کوئی کھوکھا یا پان کی کوئی دکان یا چھوٹے بڑے ہوٹل ایسے نہیں جہاں کرکٹ سیزن کے دوران جوا نہ ہوتا ہو۔ جوئے کی اس لعنت نے چھوٹے بڑے تمام کو بری طرح اپنی گرفت میں لے رکھا ہے، خصوصاً نئی نسل تو بری طرح شکار ہے بکیوں نے اسے کاروبار، امراء نے اسے شغل اور غریب طبقے نے آسان روزگار بنا لیا ہے، لیکن عالمی سطح پر بدنامی کس کی ہو رہی ہے اس پاک وطن کی جو پہلے ہی کئی مشکلات کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔''

(نوائے وقت 3 جنوری 1998ء)

تبصرہ

گلی کوچوں، چھوٹے بڑے شہروں، چائے پان کے کھوکھوں سے لیکر محلّات تک میں یہ جاری کھیل یقیناً ایک نفع منداور عین اسلامی کھیل ہی ہوگا؟

کلمہ طیبہ مسجد پر لکھنے، اُسے مٹا دینے کے بعد پھر کلمہ لکھنے، پہلی دفعہ بھی جیل اور پھر دوسری دفعہ بھی جیل اور پھر تیسری دفعہ بھی جیل کی سلاخیں۔ کلمہ طیبہ دیکھ کر جذبات مجروح کروانے والو اور جوئے کی لعنت پر دم سادھ لینے والو

کتنے ہیں وہ خوش نصیب جو گرفتار ہو کر یہ کہہ گئے:

دل مدّعی کے حرف ملامت سے شاد ہے　　　　اے جانِ جاں یہ حرف ترا نام ہی تو ہے

5۔اُدھر

نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اور جس کلمہ کو ہم نے مٹا دیا تھا اس کو دوبارہ تحریر کر دیا ہے۔

خوشاب کے 6 قادیانیوں کی مزید دل آزار حرکت۔

قانون حرکت میں 295C توہین رسالت کے تحت فوری جیل میں بند۔سزائے موت کی امید ہے۔

سیالکوٹ کے بعد خوشاب چلتے ہیں یہاں بھی حسب معمول کچھ قادیانی علماء کے جذبات مجروح کرنے والی حرکات کر رہے تھے مگر الحمدللہ میرے غیّور اور باخبر علماء دین کی فوری مداخلت نے گھناؤنی سازش کو طشت از بام کر دیا۔کچھ قادیانی قابو آ گئے اور باقی مجرمین کے لیے ہم انشاءاللہ چوکنے رہیں گے۔تفصیل یہ ہے کہ:

مورخہ 13 اپریل 1987ء کو زیر دفعہ 295C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ تھانہ خوشاب میں بوقت چار بجے شام مکرم مبارک احمد صاحب،مقصود احمد صاحب،ماسٹر حمید اللہ صاحب،محمد حاکم صاحب اور رانا عطاءاللہ صاحب کے خلاف درج ہوا جو خواجہ محمد عثمان ولد عبدالرحمن سکنہ خوشاب کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔

درخواست میں لکھا گیا کہ ان احمدیوں نے مسجد پر دوبارہ کلمہ طیبہ تحریر کر دیا ہے۔بعض مکانوں میں وہ تبلیغ بھی کرتے ہیں اور انہوں نے جمعہ کے اجتماع کا اہتمام کیا اور خوشی محمد مربی قادیانی کی اقتداء میں مسلمانوں کی طرح نماز جمعہ ادا کی۔لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ بالا افراد کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور دفعہ 295C تعزیرات پاکستان کے تحت کلمہ اور حضوؐر کی گستاخی کا مقدمہ چلایا جائے۔

آخری اطلاعات آنے تک مندرجہ بالا افراد کو علماء دین کی نشاندہی پر فوری گرفتار کر لیا گیا ہے اور جیل کی کال کوٹھڑیوں کی طرف ہانک دیا گیا ہے۔

اِدھر

70 شراب خانے اب تین سال بعد 109 میں بدل چکے ہیں یوں کراچی میں پانی مشکل اور شراب آسانی سے میسر

ممتاز عالم دین احمد شاہ نورانی کی کراچی میں جاری ’’عوامی اور سرکاری سبیل‘‘ کے بعد اخبار نویسوں سے گپ شپ......سر راہے

سندھ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صوبائی وزیر آبکاری اسمعیل راہو نے بتایا ہے کہ سندھ میں

اب شراب خانوں کی کل تعداد 109 ہوگئی ہے جن میں سے 55 کراچی ڈویژن، 34 حیدر آباد ڈویژن، 6 سکھر ڈویژن اور 14 لاڑکانہ ڈویژن میں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ حکومت نے شراب خانوں کے مزید دس لائسنس جاری کئے ہیں جن میں سے آٹھ کراچی کیلئے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے شاید اس لئے کہا تھا کہ کراچی میں پانی مشکل سے ملتا ہے لیکن شراب آسانی سے دستیاب ہوجاتی ہے۔ موجودہ حکومت کے دور میں جس تیزی سے نئے شراب خانے کھل رہے ہیں ان سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ حکومت ملک میں شراب کی نہریں جاری کرنا چاہتی ہے۔ پچھلے دنوں سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے انکشاف کیا تھا کہ اسلام آباد میں جب قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتا ہے تو شراب کی قیمتیں تین گنا بڑھ جاتی ہیں جس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اکثر عوامی نمائندے پانی کی جگہ شراب استعمال کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگی حکومت اسے "شرابا طھورا" سمجھ کر عام کرنا چاہتی ہے۔ اسلام زندہ باد!

پاکستان میں جب بھی بسنت کا موقع آتا ہے، نئے سال کی رات آتی ہے یا کوئی ایس موقع آتا ہے تو مادر پدر آزاد طبقہ شراب کے پیگ چڑھائے، غل غپاڑے کرتا ہوا سر عام سڑکوں پر نکل آتا ہے اور یوں تاثر دیتا ہے کہ جیسے یہ بے ہودہ کلچر ہمارے معاشرے کا حصہ ہو۔ حالیہ بسنت میں بھی ایک رپورٹ کے مطابق کئی کروڑ روپے کی شراب اڑائی گئی۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں یوں تو اپنے خودساختہ انسانی حقوق کی معمولی خلاف ورزی پر بھی بڑی چیختی چلاتی ہیں لیکن فحاشی، عریانی، زناکاری، ہم جنس پرستی اورام الخبائث شراب کے خلاف آج تک انہوں نے ایک دفعہ بھی آواز بلند نہیں کی۔ آخر یہ آواز کیوں بلند کریں۔ جن آقاؤں سے وہ لاکھوں ڈالر لیتے ہیں، انہوں نے انہیں ایسا کوئی ایجنڈا ہی نہیں دیا۔ اور اپنے مغربی آقاؤں کے ایجنڈے کے برعکس چلنے کی وہ ہمت ہی نہیں کر سکتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ان برائیوں کو برائی سمجھتے ہی نہیں۔ چنانچہ شراب نوشی اور سگریٹ نوشی ان کی محفلوں کا عام چلن ہے۔ اسے وہ اپنا سٹیٹس کو سمجھتے ہیں اور جو یہ سٹیٹس نہ اپنائے، اسے وہ جاہل، گنوار اور مولوی ملاں کہتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان میں شراب پر سرکاری پابندی کے باوجود اس مادر پدر آزاد طبقے کو گلچھڑے اڑانے کیلئے شراب اتنی وافر مقدار میں کہاں سے اور کیسے دستیاب ہوجاتی ہے۔ اس مذموم کاروبار کے پس پردہ کون سے سرغنے اور عناصر ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شراب پر پابندی کے باوجود آئین میں ایک ایسا چور دروازہ باقی رہ گیا ہے جس سے فائدہ اٹھا کر اندرون خانہ یہ کاروبار پورے طمطراق سے جاری ہے۔ یہ چور دروازہ اقلیتوں کے نام پر کھولا گیا۔ اقلیتوں کے نام پر شراب کے پرمٹ دیئے گئے۔ ضیاء دور میں بظاہر یہ کام

اقلیتوں کے ساتھ رواداری کے طور پر کیا گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور مسیحی دونوں بڑی اقلیتوں کے سنجیدہ مذہبی رہنما یہ بیان کئی بار دے چکے ہیں کہ ان کے مذاہب میں بھی شراب جائز نہیں۔اس لئے اس پر مکمل پابندی لگائی جائے۔چیئر مین آل پاکستان ہندو پنچایت شری مہنت مکھی چتر ویل چندن اپنے ایک بیان میں نفاذ شریعت اور شراب پر پابندی کا مطالبہ کر چکے ہیں۔(خبریں1992ء)اسی طرح سنجیدہ مسیحی رہنما بھی شراب پر پابندی کے حق میں ہیں۔مگر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ پرمٹوں کی آڑ میں چھوٹے بڑے ہوٹلوں میں تو یہ کاروبار جاری ہی ہے لیکن سندھ میں شراب کی عام دکانیں بھی کھولنے اجازت دی گئی ہے۔

صرف پنجاب بھر میں 20 تا 25000 کے پرمٹ ہیں۔ایک پرمٹ دو سے چھ بوتلوں کا ماہوار کوٹہ ہوتا ہے۔ ان میں سے 30 فیصد کے قریب جعلی پرمٹ ہوتے ہیں جو زیادہ تر ایکسائز کے انسپکٹروں کے پاس ہوتے ہیں۔ شراب کی سپلائی کے سب سے بڑے مرکز لاہور کے فائیو سٹار ہوٹل ہیں جہاں مسیحیوں کے دو گروپ خاص طور پر بڑے متحرک ہیں اور خوب دولت بنا رہے ہیں۔

آواری ہوٹل میں حفیظ سراج عرف فیجا اور فلیٹیز ہوٹل میں ضیاء کھوکھر عرف جوجا ہوٹلوں کے مالکوں، سرکاری انتظامیہ اور ایکسائز انسپکٹروں کے تعاون سے مسیحیوں کے نام پر یہ مکروہ اور کالا دھندا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے یہ دونوں سرغنے اکھٹے تھے لیکن آواری میں رقم کی بندر بانٹ پر 13 اگست 95ء کو یہ دونوں شراب فروش پارٹیاں لڑ پڑیں۔ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔زخمی ہوئے اور مقدمات بھی درج ہوئے جس کے بعد ان کے راستے الگ الگ ہو گئے۔یہی حال فلیٹیز ہوٹل میں شراب فروشی کا کالا دھندا کرنے والے ضیاء کھوکھر عرف جوجا کا ہے۔یہ انکشاف بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ ان فائیو سٹار ہوٹلوں میں غیر ملکی مہمانوں کے بھی شراب پرمٹ بنتے ہیں۔جو دس دن یا ایک ماہ سے پہلے ہی اپنے وطن واپس لوٹ جاتے ہیں۔اور وہ پرمٹ بالآخر محکمہ ایکسائز، ہوٹلوں کے متعلقہ اہلکاروں، حفیظ سراج اور ضیاء کھوکھر کے کام آتے ہیں۔

آواری ہوٹل کے مالک بہرام جی آواری نے ماضی کی نامور فلمسٹار نیلو کے خاوند ریاض شاہد کے چھوٹے بھائی افضال احمد عرف بھولا کو ہوٹل کی تمام شراب کا ذمہ دار بنا رکھا ہے۔جو محکمہ ایکسائز کے متعلقہ شراب کے شعبہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے عہدے سے ریٹائر ہوا۔اور پنشن حاصل کی۔بہرام جی آواری نے افضال احمد عرف بھولا کو تیس ہزار روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ گاڑی اور دیگر مراعات بھی دی رکھی ہیں۔افضال احمد نے لارنس روڈ پر واقع سہگلوں کے بنگلہ کے عقب میں عالیشان بنگلہ بنایا جس میں حفیظ سراج کی ''مالی امداد'' کا بڑا حصہ ہے۔

شراب کی نام نہاد ایسوسی ایشن کے حفیظ سراج وغیرہ نے محکمہ ایکسائز لاہور کے دفتر پر 25 دسمبر 93ء کو حملہ کیا

اور افسران کو مارا پیٹا۔ پھر صلح ہونے پر ہوٹلوں کے بار روموں سے شراب کی پیٹیاں حاصل کر کے ہوٹلوں کے لان میں رکھ کر فروخت کی جاتی رہیں۔

آواری ہوٹل کے ایک غیر ملکی جنرل منیجر مسٹر جوزف کے باعث یہ ہوٹل نا قابل برداشت سرگرمیوں، ریشہ دوانیوں اور دیگر سماجی برائیوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔

ایک سروے رپورٹ کے مطابق لاہور کے تینوں فائیو سٹار ہوٹلوں میں روزانہ پچیس لاکھ روپے کی شراب فروخت ہوتی ہے جس میں 99 فیصد بلیک اور ایک فی صد پرمٹوں پر فروخت ہو رہی ہے۔

تبصرہ

سابقہ چیف جسٹس و سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال جو وطن عزیز میں قانون کے رکھوالوں کے بھی رکھوالے تھے آج کل ایوان عدل سے نکل کر ایوان قانون میں براجمان ہیں اسی طرح نظام مصطفیٰ کے داعی اور ''تبلیغ اسلام'' کہلانے والے مولانا نورانی صاحب ان دونوں کا وطن عزیز میں جاری ان شراباً طہورا کی نہروں پر چھیڑ چھاڑ ٹائپ کی گفتگو یقیناً اس بات کی علامت ہے کہ یہ بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ تو پھر غصہ کیسا؟ قانون کو حرکت میں لانے کا جواز کیسا؟ اور عوامی نمائندے اگر پانی کی جگہ شراب پیتے ہیں تو کیا مضائقہ کیا وہ گندا پانی پی کر پیٹ خراب کر لیں؟ اور بیمار ہو جائیں۔ اور اگر اسلامی سلطنت کے یہ رکھوالے بیمار ہو گئے تو وطن عزیز اسلامی مملکت خداداد میں اسلام نافذ کرنے کا کام ادھورا یا سست ہو جائے گا۔

یہ ہمیں تھے جن کے لباس پر سر رہ سیاہی لکھی گئی　　یہی داغ تھے جو سجا کے ہم سر بزم یار چلے گئے

6۔ اُدھر

اے اللہ! تو سلامتی بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے سلامتی بھیجی ابراھیم پر ان کی آل پر۔ اے اللہ! تو برکتیں نازل کر محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے تو نے برکتیں نازل کیں ابراھیم پر اور ان کی آل پر۔

شہداد پور سندھ کے 3 قادیانیوں کی ایک اور مجرمانہ حرکت

قانون حرکت میں 298C اور 295C توہین رسالت کے تحت فوری F.I.R

خوشاب کے ریگستانی علاقے سے اندرون سندھ چلتے ہیں۔ حیرت ہے وطن عزیز کے کونے کونے میں قادیانی حضرات علماء کرام کے جذبات مجروح کرنے والی حرکات سے نہیں چوکتے۔ لیکن داد دینا چاہیے علماء کرام کو جو ''چاند تک قادیانیوں کا تعاقب'' کرنے کی قسم کھائے ہوئے ہیں۔ ان کی بصیرت افروز نگاہیں فوراً اسلامی معاشرے

میں ''قادیانیوں ی غیر اسلامی حرکات'' کو تاڑ کر حرکت میں آجاتی ہیں زیرِ نظر مقدمہ بھی اس کی روشن مثال ہے۔

ٹنڈو آدم کے ''سرگرم اور ممتاز'' مولانا مولوی احمد میاں حمادی نے 13 اگست 1987ء کو شہداد پور سندھ میں ایک مقدمہ مکرم مختار احمد صاحب۔ عبدالرحمن صاحب اور علی احمد صاحب کے خلاف درج کروایا جس میں کہا گیا کہ احمدیوں نے ایک جلسہ مورخہ 9 اگست 1987ء کو منعقد کیا اور اس میں قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کرنے کے بعد لاؤڈ سپیکر پر رسول مقبول ﷺ پر درود بھیجا گیا۔اس طرح توہین رسالت کے مرتکب ہوئے۔ چنانچہ یہ مقدمہ 298C اور 295C تعزیرات پاکستان کے تحت مندرجہ بالا تینوں احمدیوں پر درج ہوا۔

اِدھر

سیکس سکینڈل شروع ہوا تو بڑے بڑے کھلاڑی۔ میدان چھوڑ جائیں گے مجھے پتہ ہے کس وقت جسم کے کون سے حصے کو حرکت دینا ہے......اداکارہ ریشم

جسم کی نمائش کرنا کردار کے مطابق کوئی برائی نہیں ایسا کر کے خوش ہوتی ہوں، سوئمنگ کا سٹیوم پہن کر فحش فلمی ڈائیلاگ......اداکارہ میرا

اسلامی مملکت خداداد کی ممتاز اداکاراؤں کا وطن عزیز کی دکھی انسانیت کو تفریح مہیا کرنے کے لیے'' جان جوکھوں میں ڈالنے والا دلچسپ اور خوبصورت مشغلہ''

1۔ نا قابل اشاعت روزنامہ خبریں (14 مارچ 1987ء)

2۔ نا قابل اشاعت روزنامہ پاکستان (16 اگست 1992ء)

3۔ نا قابل اشاعت روزنامہ نوائے وقت (28 ستمبر 1989ء)

4۔ نا قابل اشاعت روزنامہ جنگ (21 جنوری 1991ء)

تبصرہ

ریما، میرا، نرگس، ریشم جو ''بلند خدمات'' بجالا رہی ہیں ان کو ''اسلامی سنسر بورڈ آف پاکستان'' کی پوری پوری سپورٹ حاصل ہے۔ علماء کرام خود اس کے ممبر ہیں اس لیے ان اسلامی مستورات سے حسد کرنا یقینا قانون سے کھلی بغاوت ہے۔ یقینا میرا کی خدمات اتنی سردی اور سرد موسم میں جسم کو کپڑوں سے بے نیاز کر دینا خالص پاکستانی عوام کی خدمت کے لیے ہی ہوسکتا ہے جس سے جذبات مجروح کرنے کی بجائے خوش ہونا چاہیے۔ اور دوسرا یہ کہ تماشبین بھی سکہ بند مسلمان اور تماشہ کرنے والیاں بھی آپ کو اس سے کیا؟ رقص وسرور اور تھائی لینڈ کی ثقافت سے خوش اور

درودشریف سے جذبات مجروح کروالینے والو یادرکھو! کہ

حریت آدم کی رہ سخت کے رہگیر   خاطر میں نہیں لاتے خیال دم تعزیز
کچھ ننگ نہیں رنج اسیری کہ پرانا   مردان صفاکیش سے ہے رشتہ زنجیر

7۔اُدھر

گھر کے اندر سے آواز آئی کہ وضوجلدی کریں نماز کا وقت ہوگیا ہے اور نماز کے بعد درس قرآن بھی ہوگا۔

ایبٹ آباد، وادی ہزارہ کے 9 عمر رسیدہ قادیانیوں کی ایک اور ''مجرمانہ حرکت''......قانون حرکت میں 298C کے تحت 9 قادیانیوں کو پکڑ کرواصل زندان ڈھائی ماہ کے بعد ''عقل ٹھکانے'' آنے پر ہائی کورٹ سے رہائی

وادی ہزارہ خوبصورت پھولوں، پودوں آبشاروں اور میٹھے جھرنوں کی سرزمین ہے۔کسی زمانہ میں صدر پاکستان جنرل ضیاءالحق کوعلماء کرام نے یہ رپورٹ پیش کی تھی کہ انہوں نے اس پیاری سرزمین کوقادیانیوں سے پاک کردیا ہے۔مار پیٹ کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور کردیا ہے اور جو باقی بچے ان کے گھروں کو ہم نے لوٹ کر آگ لگادی ہے یوں یہ سرزمین اب ''مجرمانہ حرکات کرنے والے قادیانیوں سے بالکل پاک ہوگئی ہے۔'' مگر ہماری حیرت کی انتہاء ہی نہ رہی جب ہمیں یہ خبر ملی کہ اسی وادی کے شہرایبٹ آباد کے ایک کمرے میں 9احمدی چھپ کر ''مجرمانہ افعال'' سرزدکرنے میں مصروف تھے۔وہ تو بھلا ہو ہمارے حاضر باش علماء کا جن کی عقابی نگاہوں اور ابابیلی کانوں نے اونچی دیواروں کے پیچھے اور بند کمروں کے اندر سے آنے والی حرکات کومحسوس کرکے دلی جذبات مجرح کروالیئے۔اگر یہ جذبات مجروح نہ ہوتے تو نہ جانے اور کتنے سال یہ پیرانہ سال لوگ ایسی ہی دل آزار حرکات کرتے رہتے۔تفصیل پیش ہے۔

17 جنوری 1996ء کوتھانہ ایبٹ آباد میں وقارگلی جدون صدرتحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کی تحریری درخواست پرزیردفعہ 298C F.I.R مندرجہ ذیل افراد پرکاٹی گئی۔

1۔محمداحمد بھٹی   2۔مبشراحمد   3۔ابرار   4۔احمد بھٹی
5۔انوراحمد بھٹی   6۔مدثراحمد   7۔شیرازاحمد   8۔اعجازاحمد
9۔شوکت احمد

تحریری درخواست میں لکھا گیا کہ

وہ اپنے دوست مسمی اعجاز احمد ساکنہ اقبال روڈ کو ملنے آیا۔جو نہ ملا جس پر ہم واپس جارہے تھے کہ ایک مکان 77 تنولی ہاؤس جس کے باہرتنولی ہاؤس لکھا ہوا تھا جواقبال روڈ پرواقع ہے کے قریب پہنچے تو اندر سے آواز آئی

کہ وضو جلدی کریں نماز کا وقت ہو گیا ہے جس پر ہم دونوں سمجھے کہ مسجد ہے۔ اندر چلے گئے اور وہاں پر موجود ایک سفید داڑھی والے شخص نے کہا کہ نماز کے بعد درس بھی ہو گا۔

وہاں پر چند افراد نماز پڑھنے کے لیے تیار کھڑے تھے اور ہم مسجد کے آثار نہ پا کر باہر آ گئے۔ جب اس گھر سے باہر نکلے تو مسمی عابد علی ولد صادق ساکن مغلپورہ سے ملاقات ہوئی جس سے ہم نے اس گھر کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہاں پر مرزائی عرصہ دراز سے اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے اور آذان بھی ہوتی ہے۔

زیر دفعہ 298C قانون نے فوری حرکت کی۔ مجرمین جو اکثر سن رسیدہ لوگ تھے کو گرفتار کر کے ایبٹ جیل کی سرد بیرکوں کے پیچھے ڈال دیا گیا۔ یوں جب یہ لوگ ڈھائی مہینے کے بعد ضمانت پر رہا ہوئے تو خوفناک سردیوں کا موسم جا چکا تھا۔

اِدھر

صرف لاہور کی ہیرا منڈی میں ہزاروں افراد روزانہ جسم خریدنے جاتے ہیں۔ بلکہ اب تو ہیرا منڈی ہی نہیں لاہور کے سارے ماڈرن علاقوں میں جسم بکتے ہیں

''مجاہد عظیم'' ضیاء الحق کے دور میں نہ صرف یہ منڈی برقرار رہی بلکہ دن دگنی رات چگنی ترقی کرتی رہی۔ سرِ عام منعقد ہونے والی اسلامی مملکت خداداد کے ماڈرن لوگوں کی ماڈرن گیم جس میں روزانہ ہزاروں کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ حامد میر اپنے کالم قلم کمان روزنامہ پاکستان میں صحافی بشیر احمد کی کتاب ”ملے تھے جو راستے میں“ پر لگنے والے کفر کے فتوؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”......اس کتاب میں احمد بشیر نے بتایا ہے......کس طرح مولانا چراغ حسن حسرت انہیں ایک شراب خانے میں بعد ازاں گانا سننے کیلئے لاہور کی ہیرا منڈی میں لے گئے......حسب توقع مختلف مذہبی لیڈروں اور علمائے کرام نے احمد بشیر پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے ہیں اور شراب نوشی کے الزام میں انہیں کوڑے مارنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ حالانکہ جس زمانے میں احمد بشیر اور مولانا چراغ حسن حسرت نے شراب نوشی کی اس زمانے میں شراب کھلے عام ملا کرتی تھی اور اس پر کوئی پابندی نہ تھی......انہوں نے ہیرا منڈی میں گانا سننے کا اعتراف بھی کیا ہے۔ جس زمانے میں وہ اپنے استاد مولانا چراغ حسن حسرت کے ہمراہ ہیرا منڈی گئے اس زمانے میں چند سو افراد یہ شغل کیا کرتے تھے۔ لیکن آجکل تو لاہور کی ہیرا منڈی میں روزانہ ہزاروں افراد جاتے ہیں جن کی اکثریت گانا سننے کی شوقین نہیں ہوتی بلکہ جسموں کی گاہک ہوتی ہے۔ بلکہ اب تو صرف ہیرا منڈی نہیں بلکہ لاہور کے اکثر ماڈرن علاقوں میں جسم بکتے ہیں۔

ہیرا منڈی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اسے روکنے کیلئے آج تک کسی حکومت یا مذہبی جماعت نے کوئی ٹھوس اور قابل عمل منصوبہ پیش کیا نہ ہی کوئی سنجیدہ کوشش کی۔ اسلام کے عظیم ''مجاہد'' جنرل ضیاء الحق کے دور میں ہیرا منڈی نہ صرف برقرار رہی بلکہ پھیلتی رہی اور اس کی رونقوں میں مزید اضافہ ہوا یہی دور تھا جب اسلام آباد بھی ایک سیاسی ہیرا منڈی کی صورت اختیار کر گیا۔

فرق صرف یہ تھا وہاں جسموں کی بجائے ضمیر بکنے شروع ہو گئے۔ ہمارے علماء کرام کے پاس جنرل ضیاء الحق کے دور میں سنہری موقع تھا کہ وہ شراب پر مکمل پابندی لگواتے اور سیاسی وغیر سیاسی ہیرا منڈیاں بند کرواتے لیکن افسوس کہ ان گیارہ سالوں میں ہر برائی آ گئی لیکن اسلام نہ آیا۔"

تبصرہ

بند دروازوں کے پیچھے سے آنے والی آواز کہ وضو کر لیں پر دلی جذبات مجروح کروانے والے دوستو یہ کھلے دروازوں سے آنے والی پائل کی جھنکاریں کیا کہہ رہی ہیں؟ یہ حسن اور بازار کے حسن کے پھیلتے ہوئے سائے مکافات عمل تو نہیں کہ جن کو وضو کے حسن سے نفرت ہو جائے ان کو ہیرا منڈی کے حسن سے دل بہلانا پڑتا ہے۔

کب دبدبہ جبر سے دبتے ہیں کہ جن کے　　　ایمان ویقین دل میں کئے رہتے ہیں تنویر
معلوم ہے ان کو کہ رہا ہو گی کسی دن　　　ظالم کے گراں ہاتھ سے مظلوم کی تقدیر

8۔ اُدھر

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں''

ضلع لاڑکانہ کے 2 قادیانی سرعام چوک میں سکوٹر پر قرآنی آیت کے سٹکر کے ساتھ پائے گئے۔

بے باک جرم پر قانون حرکت میں 295A-298C اور 295C کے تحت گرفتار کر کے کال کوٹھڑی کی سلاخوں کے پیچھے بند۔

یوں تو اسلامی مملکت خداداد کے کونے کونے میں بکھرے قادیانیوں کی مجرمانہ حرکات کا ہم نے جائزہ لیا مگر ضلع لاڑکانہ کے ان مذکور دو قادیانیوں نے تو اس بے باکی سے جرم کر کے پاکستان کی جرم سازی کی تاریخ میں انوکھا ریکارڈ قائم کر دیا ہے یعنی فدایان ختم نبوت نے دیکھا کہ ایک قادیانی جس کے سکوٹر پر الیس اللہ بکاف عبدہ کا سٹکر لگا ہوا ہے وہ ایک مسجد میں گئے اور وہاں جا کر امام مسجد محافظ شریعت اسلامیہ کو اطلاع دی۔ امام صاحب مسجد سے نکل کر معین چوک میں آئے اور یہ قادیانی اتنا لمبا عرصہ اسی چوک میں کھڑا سکوٹر سمیت مسلسل جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

ظلم اور بے باکی کی انتہا ہے۔ بھلا ہو امام صاحب کا جو بروقت پہنچ آئے ورنہ یہ مجرم پتہ نہیں اور کتنی دیر چوک میں کھڑا رہ کر قرآنی آیت کی نمائش کرتا رہتا۔ تفصیل یوں ہے۔

موٹر سائیکل پر آیات قرآنی کا سٹکر چسپاں کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم ظہور احمد ولد انور حسین اور مکرم نور حسین ولد مولوی محمد انور ساکنان انور آباد ضلع لاڑکانہ کے خلاف موٹر سائیکل پر ''الیس اللہ بکاف عبدہٗ'' کا سٹکر چسپاں کرنے پر مورخہ 12 نومبر 1995ء کو زیر دفعات 295A، 298C اور 295C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ نمبر 80 تھانہ وارہ ضلع لاڑکانہ میں درج ہوا جو مولوی محمد صدیق امام مکی مسجد وارہ کی درخواست پر درج ہوا۔ مولوی محمد صدیق نے پولیس کو درخواست دیتے ہوئے لکھا:

''میں ساکن شہر وارہ مکی مسجد کا پیش امام اور خطیب ہوں۔ مورخہ 10 ستمبر 1995ء کو صبح 8 بجے میں قرآن پاک کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک شہر کے دوستوں (1) نور حسین ولد غلام مرتضیٰ (2) حاجی محمد ولد محمد اسمٰعیل (3) محمد اسمٰعیل ولد حاجی سموں خان نے آ کر بتایا کہ ظہور احمد ولد نور حسین ذات ابڑو اور نور حسین ولد محمد انور ذات ابڑو ساکنان انور آباد تعلقہ وارہ جو سکول کے باہر شہر وارہ کے مین چوک میں ایک موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آئے ہیں ان کی موٹر سائیکل کے میٹر کے اوپر قرآن پاک کی ایک آیت شریف الیس اللہ بکاف عبدہ لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ دونوں اشخاص قادیانی ہیں اور اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں اور کافر ہیں ان کو قرآن پاک کی آیت لکھنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کی بے حرمتی ہے۔ میں دوستوں کی اطلاع پر مسجد شریف سے باہر چوک میں آیا اور دیکھا کہ یہ دونوں قادیانی موٹر سائیکل پر سوار ہیں اور شہر وارہ کے مسلمانوں کی کافی تعداد وہاں انہیں گھیراؤ کئے ہوئے ہیں۔ میں نے خود آ کر دیکھا کہ ان کی موٹر سائیکل پر واقعی قرآن کریم کی مذکورہ آیت لکھی ہوئی ہے۔ میں نے ان دونوں اشخاص سے پوچھا کہ کیا یہ موٹر سائیکل آپ کی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہماری ہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا کہ موٹر سائیکل پر یہ آیت آپ نے لکھی ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہم نے لکھی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم قادیانی کافر ہو تم ہمارے قرآن پاک کی آیت نہیں لکھ سکتے کیونکہ پاکستانی قانون کے مطابق کسی بھی قادیانی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے اور قانون کے مطابق اگر کوئی قادیانی مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کرے گا یا حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا یا قرآن مجید کی کسی بھی آیت کا اس طرح استعمال کرے گا یا شعائر اسلام کو استعمال کرے گا جس کے مطابق وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو تو وہ پاکستان کے آئین کے مطابق مجرم ہے۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ دوبارہ میں نے ان سے کہا کہ آپ قادیانی کافر ہیں آپ ہمارے قرآن کریم کی آیت نہیں لکھ سکتے کیونکہ مسلمانوں کے

جذبات مجروح ہوتے ہیں اور تیسرے یہ کہ قرآن پاک میں جو آیات حضرت محمد ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جیسا کہ یہ آیت بھی ان میں سے ایک ہے اور آپ کے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ یہ سب آیات میری شان میں نازل شدہ ہیں۔تم اس جھوٹے نبی کے پیروکار ہو اور اس آیت کو موٹر سائیکل پر لکھ کر تم رسالت کے منکر ہو چکے ہو۔میرے ان الفاظ پر ان دونوں قادیانی اشخاص نے کہا کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ہم نے یہ آیت لکھی ہے اور لکھتے رہیں گے۔ہم نے پاکستان کے قانون کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی کریں گے۔آپ نے جو کرنا ہے کرلیں۔

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو وہاں بٹھا کر وارہ تھانہ اطلاع کرنے آیا ہوں کہ آپ ان مجرموں کو گرفتار کریں اور موٹر سائیکل کے میٹر پر قرآن پاک کی آیت تحریر شدہ ہے اس کو اپنی تحویل میں لیں اور دونوں مجرموں کو قانون کے مطابق دفعہ 298,AC295 اور C295 تعزیرات پاکستان کے مطابق سزا دلوائیں''۔

اس کی درخواست پر سنیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاڑکانہ نے بذریعہ چٹھی نمبر 143554.11.95، مقدمہ درج کرنے کا حکم صادر فرمایا۔چنانچہ مورخہ 12 نومبر 1995ء کو دونوں احمدیوں پر مقدمہ کا اندراج ہوگیا۔

پولیس نے ظہور احمد کو گرفتار کرلیا اور موٹر سائیکل اپنے قبضہ میں لے لی۔بڑی مشکل سے ان کو رہا کروایا گیا مگر بعد میں جمعیت العلمائے اسلام کے لیڈر مولانا فضل الرحمن کے دباؤ کے نتیجہ میں پولیس نے دونوں احمدیوں کو دوبارہ گرفتار کرلیا اور موٹر سائیکل دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لی۔یاد رہے کہ ظہور احمد اور نور حسین دونوں سکول ٹیچر ہیں۔ سیشن جج سے ان کی ضمانتیں کروانے کی کوشش کی گئی مگر اس نے درخواست ضمانت کو مسترد کردیا جس کے بعد ضمانت کے حصول کے لئے سندھ ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا مگر وہاں بھی حکومت نے ضمانت کی سخت مخالفت کی۔مگر آخر کار سندھ ہائی کورٹ کے جج نے دونوں احمدیوں کی ضمانت کی درخواست منظور کرلی اور اس طرح ان دونوں کو تقریباً تین ماہ جیل میں رہنے کے بعد ضمانت پر رہائی نصیب ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 1999ء تا 12 ستمبر 1999ء)

8۔اِدھر

انسانی اعضاء کی سمگلنگ،عورتوں کی خرید وفروخت......بھوک وافلاس نے ڈیرے ڈال دیئے

افغانستان میں انسانی اعضاء کی سمگلنگ کا دھندہ عروج پر

راولپنڈی (خبر نگار) انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق افغانستان میں خانہ جنگی کے ساتھ ساتھ انسانی اعضاء کی سمگلنگ کا کاروبار عروج پر ہے۔خانہ جنگی میں کیڑوں مکوڑوں کی طرح انسان مر رہے ہیں لوگ پہلے پہل انسانی

اعضاء روپوں کے لالچ میں شدید مجبوریوں کی بنا پر یہ مذموم دھندہ کرنے والوں کے ہاتھ فروخت کردیا کرتے تھے۔لیکن ہولناک جنگ کی وجہ سے یہ دھندہ ایک باقاعدہ کاروبار اختیار کرگیا ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ اب اس کاروبار میں بین الاقوامی بدنام زمانہ ایجنسیوں کے اہلکار بھی شامل ہوگئے ہیں اور خود ایک مافیا کی شکل میں کام کررہے ہیں۔مافیا کے لوگ شدید زخمیوں کی تاک میں رہتے ہیں۔اسکے علاوہ لوگوں کو اغوا بھی کرلیا جاتا ہے اوران کے دل گردے۔آنکھیں محفوظ کرکے خواہشمند حضرات کوفروخت کردی جاتی ہیں۔اورلاکھوں ڈالرکمائے جاتے ہیں پہلے پہل پاکستان میں بھی گردوں کی خرید وفروخت ہوئی تھی اور اکثر وبیشتر خلیجی مما لک کیلئے ان کی فروخت ہوتی تھی۔اخبارات میں باقاعدہ ضرورت گردہ کا اشتہار ہوتا تھا ان میں واقعی ضرورت بھی ہوتی تھی بقیہ سب کاروبار تھا۔اس میں ایک قباحت یہ بھی ہوتی تھی کہ اکثر وبیشتر یہ کاروبار کرنے والوں کو منشیات کا استعمال کرنے والے لوگ ملتے تھے لیکن اب ان کے کیلئے افغانستان ایک منڈی کی شکل میں سامنے موجود ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ انسانی اعضاء حاصل کرنے کے بعد محفوظ کئے جاتے ہیں اور پھر انہیں بھارت سمگل کردیا جاتا ہے اور وہاں سے بین الاقوامی سطح پر خواہشمند لوگوں کو فروخت کردیئے جاتے ہیں۔مافیا کے ایجنٹ بھارت میں بھی سرگرم عمل رہتے ہیں اور وہاں سے بھی انسانی اعضاء حاصل کرلیتے ہیں اس وقت یورپین مما لک میں گردوں دل،کی بہت مانگ ہے اور اسے پورا کرنے کیلئے مفاد پرست انسانی جانوں سے کھیلنے سے بھی نہیں رکتے۔

(روزنامہ صحافت اسلام آباد 6 دسمبر 1997ء)

ڈیرہ غازی خان میں عورتوں کی خرید وفروخت کا کاروبار پھر شروع......تکبیر کی رپورٹ پر وزیراعظم کے حکم سے کی جانے والی کارروائی کے بعد روپوش ہوجانے والے بردہ فروش دوبارہ فعال ہوگئے

مجرموں نے بنگالی عورتوں کی جگہ مقامی غریب گھرانوں کی شریف زادیوں اور بدکاری کے اڈوں کی لڑکیوں کو ھدف بنالیا

تکبیر کے شمارہ 14 میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں بااثر زمینداروں اور سرداروں کے زیرسایہ بنگلہ دیشی عورتوں کی خرید فروخت کے بارے میں ایک چشم کشا رپورٹ شائع ہوئی تھی اس رپورٹ میں شرافت کے لبادے میں چھپے شیطانی چہروں کو بے نقاب کیا گیا تھا اور ایک بنگلہ دیشی بے سہارا خاتون نے جرائم پیشہ افراد کے چنگل سے آزادی دلانے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف سے اپیل کی تھی جس پر انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کرکے فوری تحقیقات اور عورتوں کی خرید وفروخت میں ملوث افراد کی گرفتاری کا حکم دیا۔

وزیراعظم کی ہدایت پر ڈی آئی جی ڈیرہ غازی خان مرزا محمد یاسین نے تمام سرکل انچارجوں کو حکم جاری کیا کہ

عورتوں کی خرید وفروخت میں ملوث یا ان سے جبری شادی کرنے والے افراد کو گرفتار کیا جائے تاہم جام پور ضلع راجن پور کے تھانے میں پولیس نے موقع غنیمت جان کر خوب چاندی بنائی اور ملزمان کے خلاف کسی حقیقی کارروائی کے بجائے ہزاروں روپے رشوت لے کر فرضی اور کاغذی کارروائی کر کے انہیں چھوڑ دیا۔

اس دوران نمائندہ تکبیر کو مختلف بااثر جرائم پیشہ افراد کی طرف سے سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دی جاتی رہیں جس پر مقامی پولیس نے ابتدائی کارروائی کو کافی جانتے ہوئے رپورٹ نمبر 8 درج کر لی لیکن ان افراد کی طرف سے دھمکیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

رپورٹ کی اشاعت کے بعد ملزمان زیر زمین چلے گئے تھے مگر عورتوں کی خرید وفرخت کا یہ دھندا آج کل پھر زور پکڑ گیا ہے اور اب بنگلہ دیشی عورتوں کی خرید فروخت کی بجائے ملزمان نے مقامی بے سہارا اور غریب لڑکیوں کو اپنا ہدف بنایا ہے اور انہیں مختلف حیلوں بہانوں سے ورغلاء کر اغواء کرنے اور بیرون ملک فروخت کر دینے کا کاروبار جاری ہے۔

ان ملزمان نے جنوبی پنجاب خصوصاً ڈیرہ غازی خان ڈویژن کو اپنا ہدف بنایا ہے گروہ کے ارکان نہ صرف شریف خاندانوں کی غریب لڑکیوں اور مجبور عورتوں کو ملازمتوں کا جھانسہ دے کر ہمسایہ ممالک میں لے جا کر فروخت کرتے ہیں بلکہ بدکاری کے اڈوں سے بھی لڑکیوں کو سیر وتفریح کے بہانے لے جا کر ڈیرہ غازی خان کے راستے بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں بھاری رقم کے عوض فروخت کر دیا جاتا ہے۔ وہاں سے علاقہ غیر کے بعض افراد ان بے سہارا عورتوں کی منڈی لگا کر مہنگے داموں فروخت کر دیتے ہیں یا پھر انہیں کرائے پر دے دیتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسی متعدد لڑکیاں ان علاقوں میں ظلم وستم سہتے ہوئے ہلاک ہو چکی ہیں۔ چند ماہ قبل ملتان سے تعلق رکھنے والے ایسے ہی ایک گروہ کا سراغ اسٹنٹ کمشنر بارکھان نے لگایا ہے۔ انہوں نے مسلح فورس کے ہمراہ بارکھان اور مختلف قبائلی علاقوں سے ملتان کی متعدد ایسی لڑکیوں کو برآمد کیا ہے جو مختلف بہانوں کے ذریعے بدکاری کے اڈوں سے یہاں لائی گئی تھیں اور بعد ازاں انہیں بھاری رقوم کے عوض آگے فروخت کر دیا گیا۔ دن کے وقت ان عورتوں سے بیگار لی جاتی اور رات کو علاقے کے لوگ انہیں اپنی ہوس کا نشانہ بناتے۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور شیراز نے اس گروہ کے بارے میں سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ ایک روز ملتان ریلوے اسٹیشن سے اس کی گاڑی، تین افراد محمد آصف، محمد بلال اور محمد ارشد نے کرائے پر حاصل کی اور کہا کہ وہ اپنی فیملی کے ہمراہ فورٹ منرو سیر وتفریح کے لئے جانا چاہتے ہیں کرایہ طے ہو جانے کے بعد ان افراد کے ہمراہ نشتر روڈ پہنچا جہاں ایک ہوٹل سے تین لڑکیاں جن کے نام بعد میں گلنار، صائمہ، اور زبیدہ معلوم ہوئے گاڑی میں سوار ہو گئیں شام ڈھلے ہم فورٹ منرو پہنچ گئے۔ ان افراد نے بہانے سے رکنی تک جانے کو کہا راستے میں موجود پولیس چیک پوسٹ والوں نے چیک کیا اور آگے جانے

کی اجازت دیدی رکنی میں ہم، زمان نامی ایک شخص سے ملے جو ہمیں اپنے وسیع وعریض ڈیرے پر لے گیا وہاں اور بھی عورتیں موجود تھیں۔ واپسی پر پولیس نے مجھے اکیلا پا کر پوچھ گچھ کی اور حراست میں لے لیا بعدازاں میرے بیان پر اعلیٰ حکام کی نگرانی میں چھاپہ مار اٹیم نے تینوں لڑکیوں اور اسمگلروں کو گرفتار کرلیا اور ان کی نشاندہی پر درجنوں مقامات پر چھاپے مارے گئے اس دوران متعدد ایسی عورتیں برآمد ہوئیں جو برسوں پہلے یہاں لائی گئی تھیں اور اب بوڑھی ہو چکی ہیں ان عمر رسیدہ عورتوں نے بتایا کہ ایک عرصہ قبل ہمیں خریدا گیا اور ہر آنے جانے والے نے ہم سے زیادتی کی جب ہم اس قابل نہ رہیں تو ان جرائم پیشہ افراد نے ہم سے بیگار لینا شروع کر دی۔ انہوں نے بتایا کہ ان حویلی نما گھروں سے ہمارے باہر نکلنے پر پابندی تھی مگر اب جب ہم آزاد ہو گئے ہیں تو ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم جائیں تو کہاں جائیں؟

مذکورہ بالا واقعہ کے دوسرے روز بردہ فروشوں کے ایک گروہ کا سرغنہ بالا میں پولیس مقابلے کے دوران مارا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر کو معلوم ہوا کہ دو ایسی لڑکیاں گذشتہ روز جاں بحق ہوگئی ہیں جن کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون تھیں ظالمون نے ان لڑکیوں کی کوچیں کاٹی ہوئی تھیں تا کہ وہ فرار نہ ہوسکیں۔

عورتوں کی خرید فروخت میں ملوث ایک شخص حاجی بشیر احمد کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک بدنام اسمگلر ہے وہ کہاں کا رہنے والا ہے یہ کوئی نہیں جانتا تاہم اس نے چند برس پہلے ماڈل ٹاؤن ڈیرہ غازی خان میں ایک کوٹھی کرائے پر حاصل کی تھی ایک شخص فیاض احمد نے بتایا کہ حاجی بشیر احمد عورتوں کی اسمگلنگ کے علاوہ اسپیئر پارٹس اور الیکٹرونکس اشیاء کی اسمگلنگ بھی کرتا ہے لیکن پولیس نے ابھی تک اس کے خلاف کارروائی نہیں کی۔

حال ہی میں ڈیرہ غازی خان کی 17 سالہ شازیہ کو اغواء کر کے تہران کے راستے دوبئی لے جانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ شازیہ کی والدہ پچاس سالہ محنت کش مسماۃ عائشہ پولیس کو رپورٹ کرنے گئی تو پولیس اہلکاروں نے اس کی درخواست پھاڑ دی وہ روتی پیٹتی پریس کلب پہنچی تو صحافیوں کے دباؤں پر پولیس نے شازیہ کو بازیاب کرا کر اس کے والدین کے حوالے کیا۔ شازیہ نے بتایا کہ اسے جعلی پاسپورٹ کے ذریعے تہران بھجوانے کا پروگرام تھا مزید معلوم ہوا ہے کہ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کے آبائی گاؤں موضعات درخواست جمال خان شمالی، جنوبی وسطی میں بڑی تعداد میں بنگلہ دیشی عورتیں ایک عرصہ سے موجود ہیں ان عورتوں کو مقامی زمینداروں نے کراچی سے خریدا اور بعدازاں جبراً ان سے شادی رچالی۔ دن بھر ان سے کھیتوں میں مشقت لی جاتی ہے۔ جن افراد کے گھروں میں یہ عورتیں موجود ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں تاہم اگر سرکاری سطح پر خفیہ اداروں سے تحقیقات کرائی جائے تو سینکڑوں عورتوں کی موجودگی کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

(تکبیر 19 اگست 97ء)

☆بات صرف اب انسانی اعضاء کی سمگلنگ تک نہیں رہی اب تو وطن عزیز میں وہ کارنامے بھی انجام پا رہے ہیں کہ شیطان بھی اُن سے پناہ مانگتا ہوگا

☆ایک خبیث شخص جاوید اقبال کا 100 بچوں کو گیس چیمبر کے ذریعہ سسکا کر مارنا

☆ایک خبیث شخص کا 52 مردہ عورتوں کو قبروں سے نکال کر زنا کرنا

☆ایک بیوی کا اپنے بچوں کو ساتھ ملکر اپنے خاوند کو قتل کر کے اُس کا سالن پکانا

☆ایک خاندان کا مردہ لاشیں نکال کر پکا کر اُن کا گوشت کھانے کی عادت

☆ایک درندہ صفت انسان کا 4 سال کی بچے سے زنا کے بعد اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکنا

تبصرہ

انسانی اعضاء کی سمگلنگ ۔ چھوٹے معصوم بچوں کی سمگلنگ جن کو اونٹ دوڑ میں اونٹوں کے نیچے باندھ کر ریس کا مزہ لیا جاتا ہے ۔ عورتوں کی خرید وفروخت کے لیے منڈیاں بنانا یہ وہ سب کام وطن عزیز میں ہی ہو رہے ہیں ۔ پولیس اور انتظامیہ کیا کر رہی ہے الگ مسئلہ ہے؟ لیکن اسلامی معاشرے اور اسلامی شریعت کے حامیوں اور الیس اللہ بکاف عبدہ پر دلی جذبات مجروح کرانے والو یہ تو بتاؤ ان جرائم پر آپ کی زبانیں کیوں خاموش ہیں کیا یہ سب عین اسلامی افعال ہیں؟ یا کچھ کچھ آپ کا بھی حصہ ہے؟

پھر حشر کے ساماں ہوئے ایوان ہوس میں	بیٹھے ہیں ذوی العدل گنہگار کھڑے ہیں
ہاں جرم وفا دیکھیئے کس کس پہ ہے ثابت	وہ سارے خطا کار سرِ دار کھڑے ہیں

9۔ اُدھر

اللہ تعالیٰ ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

دنیاپور ضلع لودھراں کی ایک قادیانی استانی کی بھی ایک ''مجرمانہ کوشش''

معصوم معصوم بچوں کو کلمہ طیبہ سکھاتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار، قانون کی حرکت 295A اور 295C کے تحت توہین رسالت کا مقدمہ درج ۔ سزائے موت کی امید کی جاسکتی ہے ۔

لگتا ہے یہاں آوے کا آوہ ہی بگڑا ہوا ہے ۔ نہ صرف قادیانی مرد بلکہ قادیانی عورتیں بھی پاکستانی معاشرے میں مخصوص جرائم کر کے علماء کے جذبات مجروح کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی ہیں ۔ اب اس مقدمے میں ہی دیکھیئے کیسے ''ڈھٹائی اور بے باکی'' سے اس قادیانی استانی نے بچوں کو کلمہ سکھانے کی کوشش کر ڈالی ۔

بھلا ہو علماء کا اور تاجر برادری کے صدر کا جنہوں نے فوری جلوس نکالا۔ اور ساری سڑکیں بلاک کر کے ٹائروں کو آگ لگا دی۔ یوں اس قادیانی استانی کے لیے فوری قانون حرکت میں آ گیا اور اس کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج ہو گیا۔ اگر تاجر برادری کے صدر جناب عنایت اللہ صاحب اس ایمانی غیرت کا مظاہرہ نہ کرتے تو نا جانے ان معصوم بچوں کے مستقبل کا کیا ہوتا۔ مقدمہ اور اس کو درج کروانے کے لیے کوششیں ملاحظہ ہوں۔

محترمہ استانی امتہ اللہ سلیم صاحبہ کے خلاف 4 فروری 1993ء کو ایک مقدمہ زیر دفعہ 295A اور 295C تھانہ دنیا پور ضلع لودھراں میں تبلیغ کرنے اور کلمہ سکھانے کے الزام میں درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ دنیا پور کے رہائشی محمد علیم ولد عبدالرشید کی تحریری درخواست پر درج ہوا جس میں انہوں نے لکھا کہ ”سائل کی دختر گورنمنٹ ہائی سکول دنیا پور میں جماعت ہشتم کی طالبہ ہے مورخہ 27 جنوری 1993ء کو سکول کی چھٹی کے بعد میری بیٹی اور ایک اور طالبہ کلثوم اختر جماعت دہم نے مجھے بتایا کہ آج اسمبلی میں ٹیچر قیصرہ شہزادی نے تمام طالبات کو قادیانیت کا پرچار کیا اور عمومی طور پر تمام طالبات کو کلمہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھایا۔ ٹیچر مذکور کے ساتھ دو اور قادیانی ٹیچرز امتہ اللہ سلیم اور فرزانہ غنی بھی تھیں۔ قادیانیت کا پرچار کر کے انہوں نے ہمارے جذبات کو مشتعل کیا۔ اس لئے ہر سہ کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ چنانچہ استانی امتہ اللہ سلیم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

مقدمہ کے اندراج کے لیے پولیس پر دباؤ ڈالنے کے لیے تاجر برادری کے صدر عنایت اللہ نے ایک جلوس نکالا اور سڑکیں بلاک کر کے ٹائر جلائے جس پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔

اِدھر

پوری دنیا کی نیلی فلمیں پاکستان کے سینماؤں میں دھڑلے سے دکھائی جا رہی ہیں

جتنے سینما نیلی فلموں کے ذریعہ عریانی فحاشی اور جنسی بے راہروی کو فروغ دے رہے ہیں وہ تمام سرکردہ اسلامی لیڈران و سیاستدان حضرات کے ہیں۔

کراچی کے ایسے 2 سینما حاکم علی زرداری کے، فیصل آباد کے 4 پیپلز پارٹی کے، سرحد کے بلور خاندان، گوجرانوالہ کے 5 مسلم لیگ شیخوپورہ، گجرات اوکاڑہ، ملتان، سرگودھا مسلم لیگ کے، راولپنڈی کے 5 میں 2 پیپلز پارٹی کے باقی مسلم لیگ کے ہیں۔

پشتو فلم ساز ایسی نیلی فلمیں بنا رہے ہیں جن پر جرمن اور دیگر پورنوگرافر بھی حیران ہیں۔

اسلامی مملکت خداداد کے ہر گلی ہر موڑ پر نظر آنیوالے خوبصورت سینما بورڈز کی چلبلی اور گدگداتی رپورٹ:

بڑی سکرین پر نیلی فلمیں

روز نامہ اوصاف لکھتا ہے:

''پاکستان میں عریاں اور فحش فلموں کی نمائش پر چند گزارشات تین دہائی پہلے بھی مفاد پرست قوتیں اس گھناؤنے دھندے میں مصروف تھیں مگر اس دور میں اس مذموم کاروبار کو سیاسی خانوادوں کی سرپرستی حاصل نہ تھی اور نہ ہی ان گندی فلموں میں ہمیں اپنے ہی معاشرے کے فرد جنسی کمالات دکھاتے نظر آتے تھے مگر اب بعض پاکستانیوں نے اس شرمناک دھندے کو بھی باقاعدہ صنعت کا درجہ دے دیا ہے خصوصاً پشتو زبان کے فلمسازوں نے ایسی ایسی فلمیں بنالی ہیں جنہیں دیکھ کر مغربی پورنوگرافر (فحش اور عریاں فلمیں بنانے والے) بھی حیران ہیں۔

ان نیلی فلموں کی نمائش کے سدباب کے لئے کسی بھی حکومت نے دوررس نتائج کی حامل منصوبہ بندی نہیں کی کبھی کبھار نیم دلی سے بعض سنیماؤں پر بلاشبہ چھاپے مارے گئے مگر ہر بار سینما مالکان کی بجائے نچلے درجے کے ملازمین کو گرفتار کیا گیا اور چھوٹے چھوٹے جرمانے کئے گئے۔

مگر مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد نیلی فلموں کے نمائش کاروں نے نئے عزم اور انتظامات کے ساتھ پہلے سے زیادہ قوت سے اپنا کاروبار شروع کیا۔ اس بار انہوں نے ممتاز اور موثر سیاست دانوں کی چھتری میں پناہ ڈھونڈی تھی اور بعض سیاستدانوں نے اس منافع بخش کاروبار میں خود کو عملی طور پر شامل کرلیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نیلی فلموں کی نمائش کرنے والوں سینماؤں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ ضیاء الحق کے مارشل لاء سے پہلے اس گھناؤنے بزنس میں صرف تیرہ چودہ سینما ملوث تھے جن کی تعداد اس وقت چار درجن سے تجاوز کرگئی ہے۔

نیلی فلموں کی نمائش کاروں کی قوت کار کا اندازہ اس ایک مثال سے لگایا جاسکتا ہے۔ سردار مہتاب خان عباسی نے صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ کا عہدہ سنبھالتے ہی عوام مطالبہ پر سرحد کے ایسے تمام سینما بند کرنے کا حکم دیا تھا جو کھلم کھلا فحش عریاں فلموں کی نمائش کاری میں مصروف تھے۔ ان کے اس پہلے انتظامی حکم پر سرحد عوام نے پسندیدگی کا اظہار کیا تھا مگر مسلم لیگ کی اس وقت کی حلیف سیاسی جماعت کے ارکان پارلیمنٹ نے سردار مہتاب عباسی کے اس فیصلہ پر احتجاج شروع کیا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ سینماؤں پر سے پابندی فوراً اٹھالی جائے۔ اس دوران پشاور میں ہمارے ایک اخبار نویس دولت کو دعوت ولیمہ میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے سرحد کے سابق وزیراعلیٰ آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے ایک سوال کے جواب میں مسکراتے ہوئے سینماؤں کو بندش کے حکم کو سیاسی سٹنٹ قرار دیا تھا انہوں نے بڑے اعتماد سے اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ چند روز میں سردار مہتاب عباسی اپنا فیصلہ واپس لے لیں گے اور واقعی ایسا ہی ہوا چند روز حکومت سرحد نے سینماؤں پر عائد پابندی اٹھالی تھی۔

یہ تصدیق شدہ امر ہے کہ فی الوقت ملک میں جتنے بھی سینما نیلی فلموں کے ذریعہ عریانی، فحاشی اور جنسی بے

راہروی کو فروغ دینے میں مصروف ہیں ان میں سے بیشتر بااثر سیاست دانوں کی ملکیت ہیں ان میں ایسے سیاستدانوں کی اکثریت ہے جو اقتدار کے بدلتے ہی سیاسی وفاداریاں بھی بدل لیتے ہیں۔جبکہ چند سینما ضلعی انتظامیہ اور پولیس کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔کراچی کے ایسے سینماؤں میں دو کی ملکیت حاکم علی زرداری کی بتائی جاتی ہے۔جبکہ فیصل آباد کے چار سینما مالکان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے بتایا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد کے نیلی فلمیں دکھانے والے سینما بلور فیملی کی ملکیت ہیں۔لاہور سے تقریباً سات سینما اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں اور ان سب کی سرپرستی ضلعی انتظامیہ اور پولیس کرتی ہے۔گوجرانوالہ کے پانچ سینماؤں میں کھلے عام نیلی فلمیں دکھائی جارہی ہیں ان سب سینماؤں کا تعلق پاکستان مسلم لیگ کے بااثر افراد سے ہے۔اسی طرح شیخوپورہ، گجرات،اوکاڑہ،ملتان سرگودھا اور دیگر شہروں میں سیاست دانوں کی شہ پر نوجوان نسل کو گمراہ کیا جارہا ہے۔

اسلام آباد پاکستان کا واحد شہر ہے جس کے چاروں سینما صرف صاف ستھری تفریح فراہم کررہے ہیں جبکہ راولپنڈی کے کم ازکم پانچ سینماؤں میں انگریزی اور پشتو زبان کی نیلی فلمیں دکھائی جارہی ہیں ان میں سے دو سینماؤں میں جرمن فلموں کے ٹوٹے دکھائے جارہے ہیں۔ان پانچوں سینماؤں میں دکھائی جانے والی فلمیں اس قدر فحش ہیں جنہیں میاں بیوی اکٹھے نہیں دیکھ سکتے۔راولپنڈی کے دو سینماؤں کے ٹھیکیداروں کا تعلق پیپلز پارٹی کی مقامی قیادت سے ہے جو ہر بحران میں اپنا سیاسی اثر ورسوخ استعمال کرکے صاف بچ نکلتا ہے۔باقی سینماؤں کو ضلعی انتظامیہ اور پولیس کی سرپرستی حاصل ہے ان میں سے دو سینما ایک ہی علاقہ مجسٹریٹ اور ایک ہی تھانہ کی حدود میں واقعہ ہیں۔ان میں سے ایک سینما میں خود علاقہ مجسٹریٹ صاحب اپنی شامیں رنگین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

(اوصاف 27 اپریل 1998ء اسلام آباد)

تبصرہ

گلی گلی محلے محلے بکھرے ویڈیو سنٹر،شہر شہر قریہ قریہ پھیلے سینما ہال اور ان کے اردگرد گھومتے سینکڑوں نہیں ہزاروں نوجوان جرمن انگریز اور پشتو مستورات کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی یہ مخلوق خدا۔کیا یہ سب عین اسلامی حرکات ہیں اور یہ لوگ عین مسلم؟ کلمہ طیبہ کے بارے میں تو سکول سے گھر آکر بچی بتائے تو جذبات مجروح ہوجاتے ہیں مگر ان سینما جات کے بورڈ تو مال روڈ پنڈی،صدر پشاور اور دیگر تمام اہم شاہراہوں پر دیکھے جاتے ہیں۔بلکہ روزانہ کی اخبارات میں گھر گھر پہنچائے جاتے ہیں ’’صرف بالغوں کے لیے‘‘ جنہیں بیگم اور بیٹی کی موجودگی میں دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔آخر کلمہ طیبہ پر جیل کی سلاخیں کب تک؟

10۔اُدھر

''شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے''

قادیانی ماہنامہ رسالہ ''انصار اللہ'' کی ایک اور ''ایمان شکن'' اور دل آزار مجرمانہ حرکت

قانون حرکت میں 4 احباب کے خلاف 298C اور 295C یعنی توہین رسالت کا مقدمہ درج

جماعت احمدیہ کے 40 سال سے اوپر کے لوگوں کو ''انصار اللہ'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کی اس تنظیم کا ایک ماہانہ رسالہ بھی نکلتا ہے جسے ''انصار اللہ'' کا ہی نام دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مینیجر کی بے باک جرأت دیکھیے۔ ربوہ میں بیٹھے ٹنڈو آدم مجاہد ختم نبوت مولانا احمد میاں حمادی کو خط لکھ دیا اور اس کے اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور نیچے اپنے دستخط بھی کئے۔

مولانا کی ایمانی غیرت کو شاباش ہو آپ نے صرف مینیجر کی بجائے ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر کو بھی ساتھ ہی نتھی کر لیا۔ آخر وہ یہ رسالہ سب مل کر ہی نکالتے ہوں گے۔ اگر یہ ''رسالہ'' ایسی ہی مجرمانہ حرکات کرتا رہتا تو نہ جانے ''مسلم معاشرے'' پر اس کے کیا کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تفصیل کے لیے مقدمہ اور انداز مقدمہ ملاحظہ ہو۔

ٹنڈو آدم تھانہ میں ایک اور مقدمہ مولوی احمد میاں حمادی نے رسالہ ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر مرزا محمد دین صاحب ناز، پبلشر چوہدری محمد ابراہیم صاحب، پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب اور مینیجر رسالہ انصار اللہ کے خلاف زیر دفعہ 298C اور 295C تعزیرات پاکستان 11 ستمبر 1990ء کو دائر کیا۔

ملاں حمادی نے اپنی تحریری درخواست میں لکھا کہ مورخہ 21-03-90 کو مجھے ڈاک کے ذریعہ ایک لفافہ ملا جس میں ہلکے سبز رنگ کا کارڈ تھا۔ اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم لکھا ہوا تھا اور نیچے مینیجر ماہنامہ انصار اللہ کے دستخط تھے۔ چونکہ احمدی محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اس طرح رسول اللہ کی بے حرمتی کی ہے۔ نیز بسم اللہ شریف لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور میرے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں لہذا 298C اور 295C تعزیرات پاکستان کے تحت قانونی کارروائی کی جائے۔

قانون حرکت میں آیا۔ مقدمہ درج کر لیا گیا اور بندے یعنی مجرمین گرفتار کر لئے گئے۔

یہ تھی ایک قادیانی ماہنامہ رسالے کی کہانی

اِدھر

''آپ فحاشی وعریانی کے مناظر کو بہت عمدگی سے فلم بند کرواتی ہیں''

''آپ کا فرمان ہے اگر آپ کا جسم خوبصورت ہے تو اس کو دکھایا جاسکتا ہے''

"فلم بین طبقہ آپ کو سینما سکرین پر ننگا دیکھنا چاہتا ہے"

آپ کا یہ قول ہے کہ "جب تک ہم خوبصورت ہیں اور ہمارا جسم چمک رہا ہے تو ہم سینما اسکرین سے لیکر ہوٹلوں اور بنگلوں میں سائیڈ بزنس بھی کر سکتے ہیں بلکہ فلموں میں ہمیں اتنا پیسہ کہاں ملتا ہے جتنا ہم مجرہ کر کے کما لیتے ہیں۔ سیکس کے میدان میں ویسے تو بہت سی ادکارائیں موجود ہیں جن میں چکوری، میرا، لیلی، سائرہ خان اور سب سے بڑھ کر ریشم مگران کی پہلی انٹری ہی قیامت برپا کر دیتی ہے۔"

وطن عزیز کے نگار خانوں کی مستورات کی تھکا دینے والی مصروفیات سے امت مسلمہ کو باخبر رکھنے والے اسلامی ممتاز ماہانہ رسالہ پکچر پوسٹ جنوری 1993ء کی پشتو اداکارہ سنیتا خان کے بارے میں رپورٹ۔

"پشتو فلموں میں (......گندے الفاظ) اداکارہ کا خطاب پانے والی خوبصورت اداکارہ سنیتا خان کا شمار اس وقت پشتو فلموں کی ایک بڑی فنکارہ کے طور پر کیا جاتا ہے اور سیکس کے حوالے سے کافی شہرت حاصل کر چکی ہے فحاشی وعریانی مناظر کو بہت عمدگی سے فلم بند کرتی ہے۔ ان دنوں اس کی ایک مشہور فلم کچے غوٹے بڑے زور سے نمائش پذیر ہے ٹھیک طرح سے تو معلوم نہیں چل سکا کہ سنیتا خان کی پہلی فلم کون سی تھی البتہ اس نے اپنے فنی کیریئر کا آغاز پشتو فلم سے ہی کیا جبکہ وہ اردو اور پنجابی فلموں میں بھی کام کر چکی ہے۔

ایک پشتو فلم لور د شیطان میں ایک گانے کے دوران اس نے تو فحاشی کی حد کر دی (......آگے کی عبارت بہت گندی ہے......)

جبکہ وہ مزید یہ کہتی ہے کہ "اگر آپ کا جسم خوبصورت ہے تو اس کو دکھایا جا سکتا ہے اور کم از کم میں مسرت شاہین سے تو بہتر ہوں۔"

ان دنوں جن اداکاراؤں کا پشتو فلموں میں راج ہے ان میں سنیتا خان اور بابرہ راج، نایاب، زمرد خان اور شہناز قابل ذکر ہیں ماضی میں جو اداکارائیں پشتو فلموں میں اپنے کام کی بدولت مشہور تھیں ان میں ثریا خان، یاسمین خان، وحیدہ خان، عشرت چوہدری، وغیرہ شامل تھیں مسرت شاہین کی آمد کے بعد ان اداکاراؤں پر بہت اثر پڑا اور پھر آج سنیتا خان کے ہوتے ہوئے مسرت شاہین کی مارکیٹ ویلیو متاثر ہوئی ہے......

سنیتا خان نے بہت زیادہ فلمیں نہ کرنے کے باوجود بھی شہرت حاصل کر لی ہے جس کی واحد وجہ ہے کہ اس نے بہت کھل کر عریانیت کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے جسم کی نمائش بھرپور طریقے سے کی ہے۔

کیونکہ سنیتا خان کا جسم واقعی بہت خوبصورت ہے اس کا گورا چٹا بدن فلم بینوں کو بہت مزے دیتا ہے اور فلم بین طبقہ بھی سنیتا خان کو سنیما اسکرین پر ننگا دیکھنا چاہتا ہے......

مسرت شاہین کے سیاست میں چلے جانے کے باعث اب تو سنیتا خان بابراراج اور شہناز کے درمیان مقابلہ ہے۔ اس مقابلے میں شہزادی، آنچل، اور شبانہ خان بھی شامل ہو چکی ہیں مگر اصل مقابلہ صرف بابرا راج اور سنیتا خان کو اپنے خوبصورت جسم کی بدولت بابرہ راج پر برتری حاصل ہے۔
کیونکہ بابراراج اپنے جسم پر کنٹرول حاصل نہیں کر سکی ہے اور وہ اس کے برعکس سنیتا خان اپنے گورے چٹے خوبصورت بدن کی بدولت اور عریانیت سے بھرپور کام کرنے کی صلاحیتوں سے مالا مال ہے......
سنیتا خان کے مقابلے پر اب کوئی اور نہیں ہے؟ سیکس کا میدان میں ویسے تو بہت سی اداکارائیں موجود ہیں جن میں چکوری، میرا، لیلی، سائرہ خان، اور سب سے بڑھ کر ریشم مگر ان کے مقابلے میں جسمانی لحاظ سے سب سے پرکشش ادکارہ صرف اور صرف سنیتا خان ہی ہے۔ جس کی سنیما اسکرین پر پہلی ہی انٹری قیامت برپا کر دیتی ہے اور وہ واحد فنکارہ ہے جس کو پورے پاکستان کے شائقین پسند کرتے ہیں۔ اب یہ بات بھی اخبارات میں...... فلموں میں کام کرنے پر پابندی لگادی ہے اور اس نے ایک خاص فلم میں بھی کام کیا ہے یہ فلم بہت جلد منظر عام پر آئے گی آپ کو تو انتظار ہوگا ہم بھی اس فلم کے انتظار میں ہیں۔''

تبصرہ

پکچر پوسٹ، چترالی، میڈیا سٹائل اور پتہ نہیں کیا کیا اور کون کون سے ماہانہ رسالہ جات ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں اسلامی مملکت خداداد سے ڈیکلریشن حاصل کر کے شائع ہو رہے ہیں۔ مسلمان بھائی شائع فرما رہے ہیں۔ مسلمان بھائی مطالعہ فرما کر علم میں اضافہ فرما رہے ہیں اور مسلمان مستورات نگارخانوں میں یہ خبریں اور انٹرویو دینے کے لیے دن مصروفیات میں مشغول ہیں۔ طبیعت پر اگر گراں نہ گزرے تو پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ سب عین اسلامی حرکات ہیں؟ کیا یہ خدمت اسلام ہو رہی ہے؟
کیا ان افعال سے دلی جذبات مجروح نہیں ہوتے؟ اور توہین رسالت بھی نہیں ہوتی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم والا خط ڈاک خانہ سے چوری کروا کے اس پر دلی جذبات مجروح کروانے والے دوستو نگارخانوں میں افعال پذیر ہونے والے یہ اعمال کہیں مکافات عمل تو نہیں بقول مولانا ابوالحامد ضیاء القادری ''ختم شریف کے چاول حرام ہوں تو عورت کی منی پاک''، معلوم ہونے لگتی ہے۔

منظور ہے یہ تلخی یہ ستم ہم کو گورا — دم ہے تو مداوائے الم کرتے رہیں گے
مے خانہ سلامت ہے تو ہم سرخی مے سے — تزئین در و بام حرم کرتے رہیں گے

اسلامی مملکت خداداد کی اسلامی پہیلی بوجھیے اور سوچیے

96ءکا سال پاکستان کی عدالتی تاریخ میں ایک اہم سال ہے۔ جب پہلی دفعہ تعزیرات پاکستان دفعہ 295C،298C،295A کے تحت سکہ بند کافروں کے ساتھ ساتھ ایک سکہ بند مسلم پر بھی انہیں دفعات کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ اشارے اور وضاحت کے لیے ہم دونوں کے جرائم بتا دیتے ہیں سزا کیا ہوئی ہوگی؟ اور مقدمہ کتنی سرعت کے ساتھ درج ہو کر قانون کس طرح حرکت میں آیا ہوگا؟ یہ آپ سوچ کر بتایئے۔ پہیلی کچھ یوں ہے۔

تو فیصلہ تو کر مگر اتنا نہ مسکرا　　　　کہ ہے اک اور فیصلہ اس فیصلے کے بعد

داماد ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے مربی عبدالقدیر تک

دو مختلف الزام...... یکساں F.I.R

دو مختلف انجام...... دو مختلف سزائیں

یوں تو پاکستان کی ارض پاک میں صاحب اقتدار اور مصاحبین اقتدار۔ طاقت کے نشے میں چور ہو کر بڑے بڑے عجیب وغریب کام سرانجام دے چکے ہیں اور دیتے جا رہے ہیں۔ کسی ڈکٹیٹر کا منہ زور بیٹا ایک ہی گھر سے دو دو بیٹیوں کو اغوا کر لیتا ہے تو دوسرا جابر حاکم اپنے مخالف سیاستدان پر بھینس چوری کا مقدمہ ڈال کر اسے حوالات کی ہوا کھلا دیتا ہے۔ ایک حاکم وقت جو خود اپنے لیے تو شراب پینے کی دعویداری رکھتا ہے مگر دوسروں کے لیے مفتی اسلام بن جاتا ہے اور لاکھوں معصوم کلمہ گووں کو کافر قرار دینے کا سرکاری فتویٰ جاری کر دیتا ہے۔ یہاں ایک طرف مولوی بٹن دبا کر جنت میں جانے کی نئی نویلی اصطلاح ایجاد کرتا ہے تو دوسری طرف اقتدار کا ایک بھوکا ڈکٹیٹر، جو 90 دن کو 11 سال میں بدلتے بدلتے، اقتدار کے نشے میں اتنا عجیب زود حس واقع ہو جاتا ہے کہ اسے آذان اور السلام علیکم کی آواز ہی بری لگنے لگ جاتی ہے۔ وہ مساجد پر لکھے کلمہ کے الفاظ کو تڑوانے کے آرڈر دیتا ہے اور درود پڑھنے والوں کو قید بامشقت کے پروانوں سے نوازنا شروع کر دیتا ہے۔

دوستو! جس قوم کی اذان کی آواز سے دل آزاری ہونے لگ جائے۔ جو کلمہ لکھنے والوں کو مجرم قرار دے دیں۔ جو اعتکاف پر بیٹھنے کے لیئے چھٹی مانگنے والوں کو کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیں تو پھر اس قوم کے اساتذہ کون سی دینیات پڑھانا شروع کر دیتے ہیں؟ اور ان کو کون سی کہانیاں پسندیدہ ہو جاتی ہیں؟

اقتدار کے نشے میں مست حکمرانوں کی دینیات کیا ہو جاتی ہے؟ ان کے لیے قانون کیسے خدمتگار بن کر کھڑا ہوتا ہے؟ اور وقت کے حسین کے لیئے قاضی عبدالشریح کیا کیا فیصلے کرتے ہیں؟ آیئے شرق پور سے اسلام آباد تک پھیلی اس کہانی کو سنتے ہیں۔

☆ نوعیت حیثیت ملزمان

دوستو! بات کوئی زیادہ پرانی نہیں ہے۔ یہ 28 اکتوبر 1988ء کی سہ پہر تھی جب مکرم عبدالقدیر شاہد صاحب مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ سمیت تین احمدیوں کے خلاف شرق پور تھانہ میں ایک F.I.R زیر دفعہ 298C درج ہوئی۔ جرم کس قدر سنگین ہوگا کہ قانون نے حرکت میں آتے ذرہ دیر نہ لگائی اور اس قدر سرعت سے حرکت میں آیا کہ رات کے گیارہ بجنے سے پہلے پہلے تمام ملزمان کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلا جا چکا تھا۔ یہ تینوں ملزمان سالوں سال جیل کی کال کوٹھریوں اور عدالتوں کی روشوں میں سے دھکے کھاتے ہوئے 1996ء کے سال میں، ایک دفعہ پھر اکتوبر کے مہینے میں سے 26۔ اکتوبر کی دوپہر سے گزر رہے تھے کہ اچانک اسلام آباد پولیس نے ایک سکہ بند مسلمان جناب مکرم سعد خاں صاحب فرزند ارجمند محترمہ صبیحہ ضمیر صاحبہ وایڈمرل ضمیر صاحب و داماد گرامی جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف اٹامک انرجی، مالک فرابلز انٹرنیشنل اسکول واقع ایف سیون ٹو اسلام آباد کے خلاف بھی زیر دفعہ 295A،295C مقدمہ درج کر مارا۔ یاد رہے یہ وہی سکول ہے جس میں اس وقت بینظیر بھٹو صاحبہ کے بچے جناب بلاول زرداری بھٹو اور آصفہ سمیت ملک کی اہم ترین مقتدر شخصیات کے بچے زیر تعلیم تھے۔

یعنی مختصراً یہ کہ احمدی ملزمان، تین سادہ سے غریب لوگ۔ ہوسکتا ہے ان میں سے بعض کو شرق پور کے محلے کے لوگ بھی پوری طرح نہ جانتے ہوں۔ ایک سلسلہ احمدیہ کا مبلغ۔ نماز پڑھانے اور اللہ رسول کے احکام کی اشاعت کے لیئے اپنی پوری زندگی وقف کرنے والا اور اسی کل سرمایہ حیات کا مالک۔ دوسری طرف جناب مکرم سعد خان صاحب ایک ایڈمرل کا بیٹا، طاقتوروں کا نواسہ، جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کا داماد اور خود ملک کے چند بڑے مہنگے اور معروف سکول اور کالجوں میں سے ایک سکول یعنی فرابلز انٹرنیشنل اسکول واقع ایف سیون ٹو اسلام آباد کا مالک۔

آگے چلیے

☆مقدمہ درج کرتے ہوئے مجبوری یا سرعت کی نوعیت

1۔ 28 اکتوبر 1988ء کی دوپہر، شرق پور تھانہ میں ایک مولوی صاحب نے احمدی ''ملزمان'' کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی۔ جو فوری قبول کرتے ہوئے اسی وقت نہ صرف زیر دفعہ F.I.R 298C کاٹ دی گئی بلکہ رات ڈھلنے سے پہلے پہلے ملزمان کو سلاخوں کے پیچھے بھی پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے ان غریب شرفاء کے وارثین ضمانت کی بھاگ دوڑ کے لیئے نکل کھڑے ہوتے ہیں......سالوں پہ سال گزرتے رہے۔ مجسٹریٹ سے لیکر سپریم کورٹ تک یہ بھاگ دوڑ جاری رہی۔ سپریم کورٹ نے کیس کی ''سنگینی'' کے مدنظر ضمانت دیئے بغیر کیس واپس بھیج دیا۔

2۔ بعد تفتیش، 1989 میں پولیس نے مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ برائے سماعت داخل کیا۔ 3 سال

کچہریوں کے چکر لگوا لگوا کر آخرکار 1991ء میں احمدیوں پر چارج شیٹ لگائی گئی۔

3۔مزید دو سال یعنی 1993ء تک گواہیاں ریکارڈ ہوتی رہیں اور 25 اگست 1993ء کو یہ کام مکمل ہو گیا صرف فیصلہ سنانا باقی تھا۔

4۔14 ماہ مزید گزر چکے تھے۔یہاں ایک طرف ان مظلوم احمدیوں پر جیل کی راتیں لمبی ہوتی جارہی تھیں تو دوسری طرف ''مدعیان اسلام'' کو ایک احساس بری طرح تڑپا رہا تھا کہ گناہ بڑا ہے جبکہ جرم کی دفعہ چھوٹی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ''خوفناک ملزم'' تھوڑی سی سزا پا کر پھر کہیں ایسے ہی مزید جرم کے ارتکاب کے لیئے آزاد ہو جائے۔ چنانچہ مقدمہ درج ہونے کے 6 سال بعد یعنی 17 اکتوبر 1994 کو یہ مولویان حضرات ایک دفعہ پھر عدالت میں دل کی آہ وزاری کی داستان لیکر پہنچ گئے اور درخواست دی کہ ملزمان کے اس گھناونے جرم کے مقابل پر قانون کی دفعہ 298c کم ہے جس کی سزا صرف تین سال ہے۔اس لیئے 295c کا اضافہ کیا جائے جس کی سزا موت تھی۔ اس درخواست کی سماعت مجسٹریٹ مکرم محمد صدیق صاحب نے 7 مارچ 1995 کو شروع کی اور 19 مارچ 1995 کو فیصلہ بھی سنا دیا کہ واقعتہً زیادتی ہوئی ہے جرم بہت بڑا ہے جو دفعہ 295C میں آتا ہے۔جو اس عدالت کے دائرہ اکار سے باہر ہے۔اور مسل مقدمہ سیشن جج شیخوپورہ کو بھجوا دی۔

5۔اس طرح یہ مقدمہ ایڈیشنل سیشن جج شیخوپورہ محمد محمود چوہدری صاحب کی عدالت میں پیش ہوا جنہوں نے فیصلہ دیا کہ اس مقدمہ میں اس گناہ پر 295C کا اطلاق نہیں ہوتا۔لہٰذا ٹرائل مجسٹریٹ صاحب فیصلہ 298C کے تحت سنا دیں۔

6۔مگر ٹرائل مجسٹریٹ محمد صدیق صاحب نے 29 اگست 1995ء کو ایک بار پھر فیصلہ سنا دیا کہ اس گناہ پر توہین رسالت 295C ہی لگتی ہے اور مسل دوبارہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شیخوپورہ کو بھجوا دی۔

7۔اب کی بار ایڈیشنل سیشن جج محمد محمود چوہدری صاحب تبدیل ہو چکے تھے اب ان کی جگہ رانا زاہد محمود مقرر ہوئے تھے چنانچہ مقدمہ ان کی عدالت میں پیش ہوا۔احمدی احباب کے وکیل نے پیش ہوکر 17 دسمبر 1995ء کو درخواست دی کہ چونکہ لوئر کوٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس مقدمہ میں دفعہ 298C (جس کی سزا 3 سال) کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے مجسٹریٹ کو حکم دیا جائے کہ وہ پہلے 298C کے بارے میں حتمی فیصلہ فرما دیں مگر سیشن جج نے مورخہ 15 جولائی 1997ء کو یہ درخواست مسترد کر دی۔

8۔اس کے بعد ہائی کورٹ رجوع کیا گیا۔ہائی کورٹ میں 29 جولائی اور 31 جولائی کو بحث ہوئی۔جسٹس محمد نعیم صاحب نے اپنے فیصلہ میں اس بڑے گناہ کے لیے 298C کو ناکافی قرار دیتے ہوئے 295C کو برقرار

رکھنے کا حکم صادر فرمایا اور ساتھ ہی ایڈیشنل سیشن جج رانا زاہد محمود کو اس مقدمہ کی سماعت کرنے اور 30 دسمبر 97ء تک فیصلہ فرمانے کا حکم دے دیا۔

9۔ ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی اور ساتھ ہی اپیل کے دوران Stay Order کی درخواست کی گئی۔ مگر سپریم کورٹ کے جسٹس نثار صاحب نے نہ صرف اپیل خارج کر دی بلکہ رانا زاہد محمود صاحب کو کہا کہ کیس کا فیصلہ 30 نومبر 1997ء (یعنی مزید ایک مہینہ جلدی) تک کر دیا جائے۔

10۔ چنانچہ یکم دسمبر 1997ء کو رانا زاہد محمود نے فیصلہ صادر فرمایا کہ ملزمان کو 25-25 سال قید بامشقت اور 50-50 ہزار جرمانہ عدم ادائیگی کی صورت میں 2،2 سال مزید قید۔

نوٹ: 88ء میں جب یہ مقدمہ شروع ہوا تو 295C کی سزا موت تھی مگر جب 1997ء میں فیصلہ ہوا تو قانون بدل کر سزا عمر قید ہو چکی تھی۔ اس لیے صرف عمر قید سزا ہوئی۔

یہ احمدی ملزمان 10 سال تک عدالتوں کی خاک چھان چھان کر اور انصاف کے ایوانوں میں حاضریاں دے دے کر آخر 25،25 سال سزا یعنی عمر قید کا پروانہ لیکر شیخوپورہ جیل کی اندھی سنسان کال کوٹھڑیوں کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔

شرق پور کے ان ''خوفناک ملزمان'' کو یہیں چھوڑ کر اسلام آباد کے ''شرفاء ملزمان'' کی طرف چلتے ہیں۔

24 اکتوبر 1996ء کی شام سابق ڈی جی آئی ایس آئی جنرل حمید گل کی نواسی اپنے سکول فرابلز انٹرنیشنل سے واپس آئی اور اپنی امی عظمیٰ گل کو بتایا کہ ان کے سکول میں اسلامیات کے نام پر کیا کیا عجیب وغریب اشیاء پڑھائی جا رہی ہیں۔ (تفصیل آگے بتاتے ہیں)

عظمیٰ گل صاحبہ یہ سب سن کر بہت حیران ہوئیں اور فوراً تھانہ کوہسار میں مقدمہ درج کروانے پہنچ گئیں۔ مدعیا اگر جنرل حمید گل صاحب کی صاحبزادی تھیں تو نامزد ملزمان بھی کوئی شرق پور کے غرباء نہیں تھے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے تھانے دار صاحب نے مقدمہ درج کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

لیکن اگر جناب مکرم سعد خاں صاحب محترمہ صبیحہ ضمیر صاحبہ وایڈمرل ضمیر صاحب کے فرزندار جمند اور جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف اٹامک انرجی کے داماد گرامی و مالک فرابلز انٹرنیشنل اسکول واقع ایف سیون ٹو اسلام آباد تھے تو جناب عظمیٰ گل صاحب بھی آئی ایس آئی کے پاورفل ترین ڈی جی کی صاحبزادی تھیں۔ نتیجہ وہی ہوا اسلام آباد پورا نعروں کی زد میں آ گیا۔

26 اکتوبر 1996ء کی صبح، 80 کے قریب وکلاء آف اسلام آباد بار ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد منظور کی اور

کمشنر اسلام آباد کے دفتر کا گھیراؤ کر لیا۔اور رپورٹ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔کمشنر صاحب نے ڈی سی اور S.S.P کیپٹن جمیل کو بلوایا اور عظمیٰ گل صاحبہ کا موقف سنا اور اس کے بعد انتہائی پریشانی سے F.I.R کاٹنے کا عندیہ دے دیا۔ چنانچہ سوا گیارہ بجے تھانہ انچارج انسپکٹر فرحت عباس کاظمی نے F.I.R کاٹی۔ یہ رپورٹ زیر دفعہ 295A اور 295C کے تحت درج کی گئی۔

رپورٹ تو درج کر لی گئی لیکن اس رپورٹ میں کاریگری یہ رکھی گئی کہ تھانہ یہ معاملہ لیگل برانچ کو بھیجے گا جس کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ یہ مسئلہ توہین رسالت کا ہے یا نہیں۔ بعد میں اس F.I.R کو سیل اور پھر خارج کر دیا گیا۔ نہ ہی کوئی گرفتاری ہوئی۔ نہ ہی کوئی مقدمہ چلا، نہ ہی کوئی سزا۔

☆**ملزمان کے وقوعہ کی نوعیت**

1988ء تا 1997ء تک پھیلے ہوئے شرق پور کے مقدمہ میں نامزد احمدی ملزمان کی F.I.R میں دو جرم لکھے گئے تھے۔

1۔ گھر کے دروازے پر نہ صرف کلمہ طیبہ لکھنے کا جرم کیا بلکہ جب اس کو مٹانے کا کہا گیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

2۔ اپنے عقائد کی تبلیغ کی

جبکہ اسلام آباد کے سکہ بند مسلمان جناب سعد خان صاحب کی F.I.R تو سیل کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے تفاصیل تو باہر نہیں آسکیں مگر فرابلز انٹرنیشنل سکول میں پڑھائی جانے والی اسلامیات کی کتاب کی مکمل تفصیلی رپورٹ ہفت روزہ تکبیر 14 نومبر 1996ء میں زیر عنوان ''افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی'' صفحہ 8 تا 11 اور اسی شمارے میں زیر عنوان ''کفر کی تعلیم اور توہین رسالت'' 16 تا 19 ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد۔ دل پر ہاتھ رکھ کر صرف چند خلاصہ کے الفاظ درج کرتا ہوں تا کہ اس پہیلی کا انجام لکھ سکوں۔

1۔ زمین و آسمان خدائے واحد نے نہیں بلکہ تین خداؤں زیم، می ہَبیر، اور نکوا نے نے بنایا۔

2۔ نبی کریم ﷺ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کی بطن مادر کے اندر کی تصویر کشی

3۔ اللہ کے تخت کے چار پایوں کو چار درندوں نے سہارا دیا ہوا ہے

4۔ ''خدا کے خلاف بغاوت'' کے تحت ذکر ہے کہ زیم۔ می ہَبیر اور نکوا نامی خداؤں نے اپنے جیسی مخلوق انسان بنائی اور پہلے انسان کا نام ''فیم'' رکھا۔ اس کو عقل اور حسن دیا مگر یہ فیم دیگر جانوروں سے خوبصورت ہونے کی وجہ تکبر کرنے لگا اور خدا سے بغاوت کے نغمے الاپنے لگا۔ خدا نے غضب ناک ہو کر پوری دنیا پھونک ڈالی لیکن چونکہ تخلیق

کرتے وقت وہ کہہ چکا تھا کہ تم کبھی نہیں مروگے اس لیے یہ پہلا انسان جل جانے کے باوجود زندہ ہے۔

5۔خدا نے زمین پر نگاڈالی اور اسے خاکستر دیکھ کر شرمندہ ہوا اور درخت اگادیئے۔

6۔''روشنی اور روحیں'' نامی باب میں حضرت جبرائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کی تصاویر کشی۔اور بہت کچھ خرافات استغفر اللہ من الخرافات کلھا۔

☆**انجام کی نوعیت**

کلمہ نہ مٹانے والے ''کافر'' اپنے جرم کی سزا بھگتنے سے بھی پہلے 9 سال تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند رہے تاہم بعد میں عمر قید کی سزا کا پروانہ لیکر شیخوپورہ جیل میں واصل ہو چکے ہیں۔جبکہ اس دنیا کے پروردگار کا نام اللہ کی بجائے زیم اور وحدہ لاشریک کی بجائے تین خدا بتانے اور پڑھانے والے کو کسی نے فٹے منہ بھی نہ کہا۔ہے نہ مزیدار پہیلی؟

اقتدار کے نشے میں مست حکمرانوں کو تو شائد اس پاکستانی پہیلی کا انجام سوچنے کی فرصت نہ ہوگی لیکن حضرت ثعبان ثوریؒ کا قول اس موقعہ پر بہت یاد آرہا ہے آپ نے فرمایا تھا:

''مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لیے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔''

اور حضرت مولانا رومیؒ کا قول کہ:

''جس کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق اس کو بدگمانی ہوتی ہے۔''

آج جبکہ ڈاکٹر قدیر صاحب کا خاندان بھی انصاف کے حصول کے لیے ایوان عدل کی زنجیریں ہلانے میں مصروف ہے تو ایسے میں مجھے اسیر راہ مولا مکرم عبدالقدیر صاحب مبلغ سلسلہ کا چہرہ جناب چوہدری محمد علی صاحب کے اس شعر کی سراپا تصویر بنا نظر آتا ہے:

تو فیصلہ تو کر مگر اتنا نہ مسکرا — کہ ہے اک اور فیصلہ اس فیصلے کے بعد

قرآن مجید فرقان حمید کے تراجم کے عظیم سنہری تاج کو سروں پر سجائے ہوئے، جانے والے ہنستے کھیلتے زنجیروں اور بیڑیوں کو چومتے ہوئے زندان کے اندھیروں میں گم ہو گئے، چلے گئے لیکن اے چشم فلک اور اے میرے ہمسفر ساتھیو ہم سب کے لیے یہ پیغام چھوڑ گئے ہیں:

یہ صحن درویش، یہ لالہ وگل، ہونے دو جو ویراں ہوتے ہیں
تخریب جنوں کے پردے میں تعمیر کے ساماں ہوتے ہیں
منڈلائے ہوئے جب ہر جانب طوفاں ہی طوفاں ہوتے ہیں
دیوانے کچھ آگے بڑھتے ہیں اور دست وگریباں ہوتے ہیں

تو خوش ہے کہ تجھ کو حاصل ہیں میں خوش کہ میرے حصے میں نہیں
وہ کام جو آساں ہوتے ہیں، وہ جلوے جو ارزاں ہوتے ہیں
آسودہ ساحل تو ہے مگر شاید یہ تجھے معلوم نہیں
ساحل سے بھی موجیں اٹھتی ہیں، خاموش بھی طوفان ہوتے ہیں
یہ خون جو ہے مظلوموں کا، ضائع نہ ہوجائے گا لیکن
کتنے وہ مبارک قطرے ہیں جو صرف بہاراں ہوتے ہیں
جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقت شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

نوٹ: فرابلز انٹرنیشنل سکول کے بارے میں مکمل رپورٹ ہفت روزہ تکبیر 14 نومبر 1996ء میں زیر عنوان ''افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی'' صفحہ 8 تا 11 اور اسی شمارے میں زیر عنوان ''کفر کی تعلیم اور توہین رسالت'' صفحہ 16 تا 19 ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

منصور تو سر دے کے سبک ہو گیا لیکن

دوستو! تحقیق کی اس منزل پر اگر بار نہ ہو تو ایک لمحہ کے لیے مڑ کر دیکھیے اور حضرات ثعبان ثوریؒ کا قول یاد کیجئے آپ نے فرمایا تھا:

''مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لیے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔''

اور حضرت مولانا رومیؒ کا قول کہ:

''جس کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق اس کو بدگمانی ہوتی ہے۔''

آج مبارک کون؟ اور کریم لوگوں کے بارے میں شک کرنے والا کون؟

یہ جانکاری ہی میری دردسر بن گئی ہے

آسودہ ساحل تو ہے مگر

کلمہ کا بیج سینے پر سجائے، درود شریف کا ورد کرتے ہوئے، بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم انشاء اللہ اور السلام علیکم کے نعرہ مستانہ لگاتے ہوئے 10 سال تک عدالتوں کی خاک چھا چھان کر اور انصاف کے ایوانوں میں حاضریاں دے دے کر آخر 25،25 سال سزا یعنی عمر قید کا پروانہ لیکر شیخوپورہ جیل کی اندھی سنسان کال کوٹھڑیوں کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔

اے چشم فلک تو نے کبھی ایسا نظارہ بھی دیکھا تھا

قرآن مجید کے تراجم پر جیلوں کی کال کوٹھڑیاں، کلمہ طیبہ پڑھنے، گھروں پر لگانے، سینوں پر سجانے اور ہتھوڑوں سے توڑنے اور محمد پر آہنی ضربیں لگانے سے انکار پر زندانوں کی آہنی سلاخیں۔

اسلام علیکم، انشاء اللہ، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم لکھنے اور کہنے پر عمر قید کی سزائیں اور بربریت کے پہاڑ سہنے والی یہ مخلوق ایک طرف اور دوسری طرف یہ فخریہ اعلان کرنے والے محافظین ختم نبوت ایک طرف کہ ہاں ہم وہیں سلوک کر رہے ہیں جو مکہ کے مشرک مظلوم صحابہ سے کیا کرتے تھے اور یہ ظلم ہمارا طرّہ امتیاز ہے جسے ہم کبھی ختم نہیں ہونے دیں گے۔

مولانا تاج محمد بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے 2 احمدیوں کو کلمہ سینے پر لگانے پر گرفتاری کے خلاف گواہی دیتے ہوئے 25 دسمبر 1985ء کو مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کے ہاں یہ فخریہ اعلان قلم بند کروایا:

"یہ درست ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا آذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جواب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں"۔

(مصدقہ نقل بیان گواہ استغاثہ نمبر 2 تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ 23 دسمبر 1985ء)

باب نمبر 17

یہ خدمت نوازیاں

اور

میری مشکلات

میں وہ صاف ہی نہ کہہ دوں
جو فرق ہے تجھ میں اور مجھ میں

یہ مصرع کاش نقش ہر در و دیوار ہو جائے
جسے جینا ہو، مرنے کے لیے تیار ہو جائے
اک ایسی شان پیدا کر باطل تھر تھرا اٹھے
نظر تلوار بن جائے نفس جھنکار ہو جائے

اک افریقی دربار

آج خلاف معمول افریقی شہنشاہ نجاشی کا دربار اطلس وحریر پہنے درباری امراء کے ساتھ ساتھ قریشی وفد اور خرقہ پوش مسلمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

ظلم وستم کا ستایا دکھوں کے صحرا پار کر کے حبشہ کے دربار میں پہنچنے والا مسلمانوں کا یہ قافلہ تقریباً نڈھال حالت میں زیر لب کچھ ورد کرنے میں مصروف تھا جبکہ دوسری طرف قریشی سفارتکار زرق برق لباس میں رعونیت سے گردنیں اکڑائے بادشاہ سلامت کی آمد کے منتظر تھے انہیں واثق امید تھی کہ قریشی ریاست کی طرف سے لائے

جانے والے بیش قیمت تحفے درباری امراء کے ساتھ ساتھ بادشاہ وقت کی آنکھوں پر بھی پٹی باندھ دیں گے۔امراء کو بذریعہ انعامات وہ رات کو ہی خرید چکے تھے۔

بادشاہ حبشہ نجاشی تخت پر براجمان ہوئے۔قومی اسمبلی جیسے دربار کی کاروائی شروع ہوئی ملکی ریاست کے وفد نے جواہرات و یاقوت سے جڑاو قیمتی تحائف پیش کرنے کے بعد مدّعا بیان کیا کہ ان لوگوں نے نیا دین گھڑ کر ہمارے دین سے بغاوت کی ہے اور پھر یہاں بھاگ آئے ہیں۔لہذا انہیں ہمارے حوالے کیا جائے تا کہ ہم انہیں اپنی ریاست میں لے جا کر اپنے قانون کے مطابق سزا دے سکیں۔

سرکار دو عالم فخر کائنات ﷺ کے عّم مبارک حضرت جعفر طیارؓ کی وہ تقریر ہر اس ایوان عدل میں شمع بن کر جگمگائے گی جہاں جہاں رشوت خور درباری امراء متکبر قریشی دین کے ٹھیکداروں کے ساتھ ملکر عدل و انصاف کی عندلیب پر دجالی جال ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

آپؓ کی تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ہم لوگ فسق و فجور کی ہر نوع میں مبتلا تھے زنا، ڈاکہ، چوری، عصمت دری، پرائے مال پر نظر، قتل، بد خلقی، بے حیائی غرض جو برائی ممکن ہو سکے ہمارا معاشرہ اس میں ملوث تھا پھر خدا تعالیٰ رب العالمین نے اپنی سرکار سے رحم فرما کر ہم میں اپنا فرستادہ بھیجا جس کی لائی ہوئی پاکیزہ تعلیم سے ہم نے یہ تمام برائیاں چھوڑ دیں۔

ہم خدائے واحد کی پرستش کرنے والے اور مخلوق خدا کو اپنے ہاتھ کان پاؤں سے سلامتی دینے والے بن گئے۔اپنی ہی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی بجائے دوسروں کے آرام کے لیے اپنی جانیں نچھاور کرنے والے بن گئے۔ہمارا شعار ''السلام علیکم'' بن گیا ہمارا معاشرہ ''اسلام'' بن گیا۔غرض ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد پر کار بند ہو کر ہر ظلم سے ہاتھ روکنے والے بن گئے۔

یہی بات ہماری شناخت یہی بات ہمارا گناہ اور یہی ہماری بغاوت ہے۔

''وائٹ ہاؤس لندن مارکہ'' قادیانی حضرات میں ایک فرستادہ کے آنے کے بعد ''بعض جرائم'' کی تفصیل ہم نے گذشتہ باب میں پڑھی۔لیکن پھر دل میں یہ خیال جاگزیں ہوا۔ہو نہ ہو یہ ''جرائم'' قادیانی لوگوں کے نچلے طبقے سے متعلقہ ہوں۔اعلیٰ دماغ اور سپریم باڈی ان سے مختلف کردار کی مالک ہو۔اور وہ کردار لازماً ملت اسلامیہ کے سنہری اخلاق سے متصادم ہوگا۔وطن عزیز کی بربادی کے لیے یہ لوگ دن رات مصروف ہونگے۔

بقول جماعت احمدیہ کے شدید مخالف عالم دین مولوی عبدالرحیم اشرف قادیانیت کا مقابلہ کرنے والے علماء پہاڑوں جیسی شخصیات تھیں۔

(المنیر 23 فروری 1956ء صفحہ نمبر 10)

سوسوا سو سالوں سے یہ احمدیت اور غیر احمدیت کا مقابلہ جاری ہے۔ دونوں طرف کے گروہ اپنے اپنے انداز میں ''خدمت دین'' میں مصروف ہیں، اخلاق اور بد خلقی، جنت نظیر معاشرہ اور جہنم نظیر معاشرہ، عاشقان رسول کے افعال اور گمراہی میں بھٹکے ہوئے شیطان صفت اعمال میں فرق دیکھنا کوئی مشکل کام نہیں۔ تعصّب کی عینک اتار کر اگر حضرات جعفر طیارؓ کی تقریر کو دوبارہ پڑھ لیا جائے تو ہر انبوہ میں سے منصور حلاج واضح نظر آ جائیں گے کیونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے کہ:

''حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے اور باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چانداس کی پیشانی پر نکل آئے''

اور حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا یہ قول کتنا سچا ہے کہ:

''جس کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق اسی کو بدگمانی ہوتی ہے''

حضرت جعفرؓ کے حکم کے مطابق میں نے قادیانی معاشرہ کی ''ان خدمات'' کا جائزہ لیا جو بقول ان کے ''خدائی فرستادہ آنے کے بعد وہ ادا کر رہے ہیں اور پھر میں نے اپنے علماء کی ''ان خدمات'' کا جائزہ لیا جو ''قادیانی فرستادہ'' آنے کے بعد وہ ادا فرما رہے ہیں۔ نتیجہ کتنا متضاد اور خوفناک ہوگا میرے وہم گمان میں بھی نہ تھا اور یہی حیرانی میری توبہ شکن مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 47

ہماری گھناؤنی خدمات

دفن شدہ احمدی نعش باہر پھینک کر کفن اتار دیا۔ دوسرے دن دفن، پھر اکھیڑ پھینکا۔ آخر دریا کے کنارے ریت میں دفن جہاں گیدڑوں نے نکال کر آدھا حصہ جسم کا کھالیا، سارے شہر کا بھرپور نظارہ، قادیانی کا ''عبرتناک انجام'' اور ہماری ''شاندار خدمت اسلام''...... غازیان اسلام کی خدمت پر مبنی رپورٹ۔

1946ء

46ء میں جماعت احمدیہ کے ایک فرد مکرم قاسم علی خاں اپنے وطن رام پور میں وفات پا گئے۔ ان کی نعش سے شاندار مومنانہ سلوک جو حلفیہ رپورٹ روزنامہ زمیندار میں شائع ہوئی پیش ہے۔

محمد مظہر علی خاں صاحب رامپوری اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''میرے مکان کے پیچھے جو کہ شاہ آباد گیٹ میں واقع ہے محلہ کا قبرستان تھا۔صبح مجھ کو اطلاع ملی کہ قبرستان میں لاتعداد مخلوق جمع ہے اور قاسم علی کی لاش جو اس کے اعزّہ رات کے وقت چپکے سے مسلمانوں کے اس قبرستان میں دفن کر گئے تھے لوگوں نے نکال باہر پھینکی ہے۔میں فوراً اس ہجوم میں جا داخل ہوا اور بخدا جو کچھ میں نے دیکھا وہ ناقابل بیان ہے۔لاش اوندھی پڑی تھی منہ کعبہ سے پھر کر مشرق کی طرف ہو گیا تھا۔کفن اتار پھینکنے کے باعث متوفی کے جسم کا ہر عضو عریاں تھا اور لوگ شور مچا رہے تھے کہ اس نجس لاش کو ہمارے قبرستان سے باہر پھینک دو۔جائے وقوعہ پر مرحوم کے پسماندگان میں سے کوئی بھی پرسان حال نہیں تھا۔لیفٹیننٹ کرنل محمد ضمیر کی خوشامدانہ التجا پر نواب صاحب نے فوج اور پولیس کو صورت حال پر قابو پانے کے لیے موقع پر بھیجا۔کوتوال شہر خان عبدالرحمن اور سپریٹنڈنٹ پولیس خان بہادر اکرام حسین نے لوگوں کو ڈرا دھمکا کر لاش دوبارہ دفن کرانے پر مجبور کیا۔لیکن اس جابرانہ حکم کی خبر شہر کے ہر کونہ میں بجلی کی طرح پہنچ گئی۔اور غازیان اسلام مسلح ہو کر مذہب و دین کی حفاظت کے لئے جائے وقوعہ پر آ گئے۔

حکومت چونکہ ایک مقتدر آدمی کی ذاتی عزت کی حفاظت کے لیے عوام کا قتل و غارت گوارا نہیں کر سکتی تھی اس لیے پولیس نے لاش کو کفن میں لپیٹ کر خفیہ طور پر شہر سے باہر بھنگیوں کے قبرستان میں دفنا دیا۔چونکہ مسلمان بہت مشتعل اور مضطرب تھے اس لیے انہوں نے بھنگیوں کو اس بات کی اطلاع کر دی۔اور بھنگیوں نے اس متعفن لاش کا وہی حشر کیا جو پہلے (مسلمان بھائیوں کے ہاتھوں) ہو چکا تھا۔پولیس نے یہاں بھی دست درازی کرنی چاہی لیکن بھنگیوں نے شہر بھر میں ہڑتال کر دینے کی دھمکی دی بالآخر سپریٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر کی بروقت مداخلت سے لاش کو دریائے کوسی کے ویران میدان میں دفن کرنے کی ہدایات کی گئیں۔

سپاہی جو لاش کے تعفن اور بوجھ سے پریشان ہو چکے تھے۔کچھ دور تک لاش کو اٹھا کر لے جا سکے اور شام ہو جانے کے باعث اسے دریائے کوسی کے کنارے صرف ریت کے نیچے چھپا کر واپس آ گئے۔

دوسرے روز صبح کو شہر میں یہ خبر اڑ گئی کہ قاسم علی کی لاش گیدڑوں نے باہر نکال کر گوشت کھا لیا۔اور ڈھانچہ باہر پڑا ہوا ہے۔یہ سن کر شہر کے ہزاروں لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لیے جوق در جوق جمع ہو گئے میں بھی موقعہ پر جا پہنچا۔لیکن میری آنکھیں اس آخری منظر کی تاب نہ لا سکیں اور میں ایک پھریری لیکر ایک شخص کی آڑ میں ہو گیا قاسم علی کی لاش کھلے میدان میں ریت پر پڑی تھی اسے گیدڑوں نے باہر نکال لیا تھا اور وہ جسم کا گوشت مکمل طور پر نہیں کھا سکتے تھے منہ اور گھٹنوں پر گوشت ہنوز موجود تھا۔باقی جسم سفید ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا آنکھوں کی بجائے دھنسے ہوئے غار اور منہ پر داڑھی کے اکثر بال ایک دردناک منظر پیش کر رہے تھے آخر کار پولیس نے لاش مزدوروں سے

اٹھوا کر دریائے کوسی کے سپرد کردی اور اس طرح ایک امیر جماعت مرزائیہ کا انجام ہوا۔''

(روزنامہ زمیندار 21 جنوری 1951ء)

1915ء

20۔اگست 1915ء کو کنانورا (مالابار) کے ایک احمدی کے۔ایس۔احسن کا ایک چھوٹا بچہ فوت ہوگیا ریاست کے راجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ چونکہ قاضی نے احمدیوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اس لیے اس کی نعش مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ وہ بچہ اس دن دفن نہ ہوسکا دوسرے دن بھی شام کے قریب مسلمانوں کے قبرستان سے 2 میل اس نعش کو دفن کیا گیا۔

(الفضل 19 اکتوبر 1915ء صفحہ 6)

1918ء

احمدی عورت کی مدفون نعش اکھیڑ کر اُس کے شوہر کے دروازے پر لا کر پھینک دی۔

(اہل حدیث 6 دسمبر 1918ء)

دسمبر 1918ء میں کٹک (صوبہ بہار) کے ایک احمدی دوست کی اہلیہ فوت ہوگئیں۔انہوں نے اسے قبرستان میں دفن کر دیا۔جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ایک احمدی خاتون کی لاش ان کے قبرستان میں دفن کی گئی ہے تو انہوں نے قبر اکھیڑ کر اس لاش کو نکالا اور اس احمدی کے دروازے پر جا کر پھینک دیا۔

مرزائیوں کی میت کی ہم خوب مٹی پلید کرتے ہیں۔

(اہل حدیث کی یکم فروری 1918ء کی فخریہ رپورٹ)

اہل حدیث نے زیر عنوان ''کٹک میں قادیانیوں کی خاطر'' درج ذیل فخریہ رپورٹ آف خدمت اسلام پیش کی۔

''وہ جو کہاوت ہے کہ موئے پر سو دُرّے سو وہ بھی یہاں واجب التعمیل ہو رہی ہے مرزائیوں کی میت کا مت پوچھئے۔شہر میں اگر کسی میت کی خبر پہنچ جاتی ہے تو عام قبرستانوں میں پہرہ بیٹھ جاتا ہے کسی کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے، کسی کے ہاتھ میں چھڑی ہے میت کی مٹی پلید ہو رہی ہے کہ کھوجتے تابوت نہیں ملتی۔بیل داروں کی طلب ہوتی تو وہ ٹکا سا جواب دے دیتے ہیں۔بانس اور لکڑی غائب ہوجاتی ہے۔دفن کے واسطے جگہ تلاش کرتے کرتے پھول کا زمانہ بھی گزر جاتا ہے۔ہر صورت سے ناامید ہو کر جب یہ ٹھان لیتے ہیں کہ چلو چپکے سے مکان کے اندر قبر کھود کر گاڑ دیں تو ہاتف غیبی افسران میونسپلٹی کو آگاہ کر دیتے ہیں اور وہ غڑپ سے آموجود ہو کر خرمن امید پر کڑکتی بجلی گرا دیتے ہیں۔''

1924ء

16 مارچ 1928ء کو بھدرک (اڑیسہ) میں ایک احمدی شیخ شیر محمد کی بیٹی فوت ہوگئیں دفن کے وقت غیر احمدی بھاری جتھہ لیکر پہنچ گئے اور مارنے پیٹنے لگے آخر انہوں نے لاش گھر لے آئے اور صحن میں دفن کی۔

(الفضل 27 مارچ 1928ء)

1936ء

قادیانی بچے کی لاش قبرستان میں دفن کرنے سے روک کر خوشی کی لہر اسلام زندہ باد کے نعرے۔

(روزنامہ الہلال کی رپورٹ)

12 مارچ 1936ء کو بمبئ کے ایک احمدی دوست کا خورد سال بچہ فوت ہو گیا جب اُسے دفن کرنے کے لیے قبرستان لے گئے تو مخالفین نے جھگڑا شروع کر دیا کہ قبرستان سنی مسلمانوں کا ہے۔قادیانیوں کا نہیں کوئی قادیانی یہاں دفن نہیں ہوسکتا۔کیونکہ قادیانی کافر ہیں پولیس کے ذمہ دار حکام نے جھگڑا بڑھتے دیکھا تو انہوں نے بمبئ میونسپلٹی کے توسط سے ایک الگ قطعہ زمین میں اُسے دفن کرا دیا۔مگر میت کے دفن کرنے کے لیے جو جگہ دی گئی وہ شہر سے بہت دور اور اچھوت کا مرگھٹ ہے۔روزنامہ الہلال بمبئ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ خبر سنی کہ احمدی میت اس قبرستان میں دفن نہیں کی جائے گی تو اس اطلاع کے ملتے ہی مسلمانوں نے اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔ہر شخص مسرّت سے شاداں نظر آتا تھا۔وغیرہ وغیرہ

(الہلال بمبئ 14 مارچ 1936ء)

یہ تو وہ چند خدمات کے مظاہرے ہیں جو ''انگریزی سرکار'' جیسی عدل پرور حکومت کے دور میں بجالائے گئے۔پاکستان بننے کے بعد ان میں کتنی ترقی کی گئی اس کا نظارہ کرنے کے لیے دیکھئے ''تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ'' یقینا ایسے ایسے مناظر نظر آئیں گے کہ بس کتے لاشیں بھنبھوڑتے ہی نظر آئیں گے۔

1953ء

1953ء کا سال وطن عزیز پاکستان کی تاریخ میں اس حوالے سے سدا یاد رکھا جائے گا کہ اس سال قادیانیوں کو مسلمان بنانے کے لیے شمشیر کا سہارا لیا گیا۔سڑکیں خون سے رنگین اور عزتیں تار تار ہوگئیں۔مال واملاک لوٹے گئے اور آگ کے الاؤ روشن کر دیئے گئے۔منفرد واقعہ تھا اور منفرد انداز تھا اس لیے حکومت پنجاب نے اسے ضبط تحریر میں لانا بھی عین فرض منصبی گردانا۔

اعلیٰ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا خلاصہ جناب کوثر جمال صاحب نے اپنی تصنیف ''مذہب کا سرطان'' میں یوں درج فرمائی ہے۔

اس دن کے واقعات کو دیکھ کر ''سینٹ بارتھولومیوڈے'' یاد آتا تھا۔ حتیٰ کہ ڈیڑھ بجے دوپہر مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا۔ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ایک دن قبل احمدی مدرس قتل کر دیا گیا تھا۔ 6 مارچ کو ایک احمدی محمد شفیع برماوالا مغلپورہ میں ہلاک کر دیا گیا اور کالج کے ایک احمدی طالب علم کو بھاٹی دروازے کے اندر لوگوں نے چھرے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ ایک اور احمدی مرزا کریم بیگ کو فلیمنگ روڈ پر چھرا مار دیا گیا۔ اور اس کی نعش ایک چتا میں پھینک دی گئی جو فرنیچر کو آگ لگا کر تیار کی گئی تھی۔ احمدیوں کی جو جائیدادیں اور دوکانیں اس دن لوٹی یا جلائی گئیں وہ یہ تھیں پاک ریز، شفا میڈیکل اور سوکوموسیٰ اینڈ سنز کی دکان۔ راجپوت سائیکل ورکس ملک محمد طفیل اور ملک برکت علی کے چوب عمارتی کے احاطے اور گودام۔ میسن روڈ پر ملک عبدالرحمن کا مکان اور مزنگ اور ٹمپل روڈ پر پانچ احمدیوں کے مکان جن میں شیخ نور احمد ایڈووکیٹ کا مکان بھی شامل تھا۔ 6 مارچ کی رات عبدالحکیم مالک پایونیر الیکٹرک اینڈ بیٹری سروس کے مکان پر چھاپہ مارا گیا اور ان کی بوڑھی والدہ قتل کر دی گئی۔

جو عام حالات میں قانون وانتظام کے قیام کے ذمہ دار ہوتے ہیں کاملاً بے بس ہو چکے تھے اور ان میں 6 مارچ کو پیدا ہونے والی صورت حال کا مقابلہ کرنے کی کوئی گنجائش اور اہلیت باقی نہ رہی تھی۔ منظم حکومت کی مشینری بالکل بگڑ چکی تھی اور کوئی شخص مجرموں کو گرفتار کر کے یا ارتکاب جرم کو روک کر قانون کو نافذ العمل کرنے کی ذمہ داری لینے پر آمادہ یا خواہاں نہ تھا۔ انسانوں کے بڑے بڑے مجمعوں نے جو معمولی حالات میں معقول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے ایسے سرکش اور جنون زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کر لی تھی جن کا واحد جذبہ یہ تھا کہ قانون کی نافرمانی کریں اور حکومت وقت کو جھکنے پر مجبور کر دیں اس کے ساتھ یہ معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر موجودہ بدنظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔ ان کے املاک لوٹ رہے تھے اور قیمتی جائداد کو نذر آتش کر رہے تھے۔ محض اس لیے کہ یہ ایک دلچسپ تماشا تھا یا کسی خیالی دشمن سے بدلہ لیا جا رہا تھا۔ پوری مشینری جو معاشرے کو زندہ رکھتی ہے پرزہ پرزہ ہو چکی تھی اور مجنون انسانوں کو دوبارہ ہوش میں لانے اور بے بس شہریوں کی حفاظت کرنے کے لیے ضروری ہو گیا تھا کہ سخت سے سخت تدابیر اختیار کی جائیں۔

(مذہب کا سرطان صفحہ 142،143)

1984ء

24 اپریل 1984ء کو جنرل ضیاء الحق صاحب نے بطور صدر پاکستان تعزیرات پاکستان میں مزید ترمیم کرتے ہوئے دفعات 298ب اور 298ج کا اضافہ کر دیا ترامیم یہ تھیں۔

1۔ دفعہ 298ب

اگر قادیانی گروپ یالاہور گروپ کا کوئی بھی شخص (جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتا ہو یا اُس کا کوئی اور نام ہو) تحریری تقریری یا کسی اور طرح سے۔

(الف) کسی شخص کو خلفائے راشدین یا صحابہ کرام کے علاوہ وہ خلیفۃ المسلمین۔ خلیفہ المومنین صحابی یا رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے خطاب کرے۔

(ب) ازواج مطہرات کے علاوہ کسی خاتون کو ام المومنین کے الفاظ سے پکارے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو اہل بیت کہے۔

(د) اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے تو اس کو تین سال کی سزائے قید دی جاسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

2۔ اگر قادیانی گروپ یالاہور گروپ کا کوئی شخص عبادت کی خاطر بلانے کے لیے اذان دیتا ہے یا اس طرح طلب کرنے کو اذان کہتا ہے تو اس کو تین سال تک سزا دی جاسکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

3۔ دفعہ 298 ج

اگر قادیانی گروپ یالاہور گروپ کا کوئی مرد اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اور اپنے مذہب کو اسلام کا نام دیتا ہو یا اپنے عقائد کی اس طرح تبلیغ کرتا ہو کہ جس سے عام مسلمانوں کے عقائد مجروح ہوتے ہوں تو اس کی تین سال قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جنرل صاحب کے اس حکم سے ظلم کا وہ دور شروع ہوا جس پر بیگانے تو بیگانے اپنے بھی چیخ اٹھے بقول روزنامہ وفاق:

''مہذب و متمدن مسلمان شہری اس طرح کی اسلامی خدمات کسی بھی طور پسند نہیں کر سکے''

(15 اکتوبر 93ء)

اسلامی ملک کی ''اسلامی خدمات''

1984ء

کلمہ کیس

20 مئی 1984ء کو ندیم احمد (عمر 17 سال) ولد محمد اقبال منہاس وسیم احمد (عمر 20 سال) ولد ناصر احمد اور خالد محمد (عمر 17 سال) ولد شیر محمد کلمہ اپنی چھاتیوں پر لگانے کے ''جرم'' میں گرفتار کر لیے گئے۔

السلام علیکم کیس

روزنامہ جنگ (راولپنڈی) نے 6 جون 1984ء کو لکھا کہ کئی سو احمدیوں کو دوسرے لوگوں سے ملتے وقت

''السلام علیکم'' کہنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ 5 جون 1984ء کو مانسہرہ میں ایک احمدی رانا کرامت اللہ صاحب ولد رانا نعمت اللہ مالک رانا ٹریڈرز کو صرف السلام علیکم کہنے کی پاداش میں مقامی عدالت نے چھ ماہ کی قید با مشقت سنائی۔ F.I.R کے مطابق ان تمام لوگوں کے خلاف مقامی مسلمانوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں نے مقدمات درج کروائے۔

1985ء

13 احمدیوں پر کلمہ کیس

اپریل 26 اور یکم مئی 1985ء کے درمیان 13 احمدی لیڈروں کو تھرپارکر سے گرفتار کر کے 30 دن حراست میں رکھا گیا۔ D.C رسول بخش بلوچ نے گرفتاری کی وجہ احمدیوں کا کلمہ طیبہ کا Badge لگانا بتائی۔

ڈرگ روڈ کا کلمہ کیس

راجہ ناصر احمد صاحب کو 22 فروری 1985ء کو مسلمان کے ''جذبات مجروح'' کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ اسی دن رات تین بجے سب ڈویژن مجسٹریٹ کی قیادت میں پولیس کی بھاری نفری مقامی احمدی مسجد میں داخل ہوئی اور نقص امن کے الزام میں 41 افراد کو گرفتار کیا جو اگلے دن جمعہ کی تیاری کر رہے تھے اسی طرح راجہ ناصر احمد صاحب کو مسجد پر کلمہ لکھنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

1986ء

سرگودھا کیس

8 سے 11 مارچ۔ 16 سے 26 مارچ کو سرگودھا میں 26 احمدیوں کو کلمہ اپنے سینوں پر آویزاں کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔

مردان کیس

روزنامہ جنگ 19 ستمبر 1986ء کے مطابق مردان کے اسسٹنٹ کمشنر مسٹر شاہ حسین آفریدی نے 2 احمدیوں کو فرداً فرداً 50 ہزار روپے جرمانہ سنایا اور 5 سال قید بامشقت سنائی۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ آرڈیننس مذکور XX کے مطابق صرف 3 سال تک قید سنائی جا سکتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مقدمات

اگست 1986ء کو 9 احمدیوں کو کلمہ آویزاں کرنے کے جرم میں ٹوبہ ٹیک سنگھ جیل میں پابند سلاسل کر دیا گیا۔

11 اگست کومزید چار افراد کو اسی طرح کے مقدمے میں گرفتار کر کے اندر کر دیا گیا۔

ستمبر 1986ء سرگودھا کیس

تین احمدیوں کو 2 سال قید با مشقت سنائی گئی۔ان افراد کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے کلمہ بآواز بلند پڑھا تھا۔سٹی مجسٹریٹ ظہیر خان نے ان افراد کو پی۔سی سیکشن 298C کے تحت سزا سنائی۔

احمدی درزی کیس پشاور

اس کیس کی ابتداء اس F.I.R سے ہوتی ہے کہ جو 9 ستمبر 1985ء کو ہشت نگری پولیس سٹیشن پشاور میں درج کروائی گئی۔محمد ادریس جو درزی کا کام کرتا تھا نے اپنی دوکان پر کلمہ آویزاں کیا تھا۔اس کیس کا فیصلہ تقریباً ایک سال کے بعد ہوا جس کے مطابق محمد ادریس کو 10 ہزار جرمانہ اور 10 سال قید با مشقت سزا سنائی۔درجہ اول مجسٹریٹ خداداد خان مسعود نے اس غیر انسانی سزا پر یہ تو ضرور کہا کہ احمدی آرڈیننس XX کے تحت کلمہ Diplay نہیں کر سکتے مگر یہ بتانے سے قاصر رہے کہ سزا کو اتنے زیادہ سالوں پر محیط کیوں کیا۔

اس کارروائی کے لئے 35 علماء کرام پیش ہوتے رہے۔فرنٹیئر پوسٹ کے مطابق 9 ستمبر 1986ء کو علماء کے بہت بڑے جلوس نے اس خوفناک جرم کے لیے پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

جنرل صاحب کا دور اقتدار یوں یوں سالوں کا سفر طے کرتا 90 دن سے دور ہوتا چلا گیا۔توں توں احمدیوں پر مظالم کا دائرہ تنگ سے تنگ ہوتا گیا۔1984ء سے شروع ہونے والے اس تاریک دور میں کسی نہ کسی بستی سے احمدی کلمہ گووں کا جیل کی ٹھنڈی سلاخوں کی طرف سفر جاری رہا۔روز کسی نہ کسی بستی میں احمدی گھروں پر لکھے کلمہ طیبہ پہ سرکاری ہتھوڑے برستے رہے۔اور کسی نہ کسی بستی میں احمدی مساجد قرآن مجید سمیت آگ اور شعلوں میں ڈوبتی رہیں درد بڑھتا گیا اور پھر میں نے درد سے پھیلتی ہوئی آنکھوں کو بند کر لیا۔سفاک ظلم سے بچنے کے لیے ایک لمبا فرار حاصل کیا اور 1986ء سے جمپ لیتے ہوئے 2190 دن بعد یعنی 1992ء میں پہنچ گیا۔

یقینا میں پاک و مطہر کلمہ طیبہ پر برسنے والے ہتھوڑوں کی آواز سننے کے لیے تیار نہ تھا۔قرآن مجید کے جلتے ہوئے اوراق کو دیکھنے کی سکت نہ رکھتا تھا۔لیکن میری بدنصیبی تھی کہ 2190 دن بھی وطن عزیز میں اسلامی حکومت ہی قائم تھی۔اور ''اسلامی خدمات'' کا فریضہ مسلمان رہنماؤں کی مدد سے بطور احسن بغیر تسلسل کے ادائیگی کی کامیاب منازل طے کر رہا تھا۔صرف 1992ء کا جائزہ درج ذیل تھا۔

1992ء

اس سال کے دوران 150 سے زائد مقدمات احمدیوں کے خلاف درج کروائے گئے۔مقدمات کی وجہ اس

بار بھی قرآنی آیات۔ اسلامی شعار اور بسم اللہ کا لکھنا قرار پایا ان سب مقدمات کے تحت دو ماہ سے دو سال تک کی قید سنائی گئی۔ حاصل کردہ تفصیلات کے مطابق:

1۔ 11 سے زائد احمدی عبادت گاہوں کو شہید یا مسمار کر دیا گیا۔

2۔ 11 سے زائد احمدی عبادت گاہوں کو تعمیر ہونے سے روک دیا گیا۔

3۔ 22 احمدیوں کو دردناک طریقے سے قتل کر دیا گیا۔

4۔ 22 احمدیوں کو شدید جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

5۔ 12 سے زائد قبروں کی بے حرمتی کی گئی۔

6۔ 19 میتوں کو دفنانے نہ دیا گیا۔

7۔ 112 احمدی افراد کو مختلف ناجائز مقدمات میں گرفتار کیا گیا۔

8۔ 718 افراد پر کلمہ طیبہ کا Badge آویزاں کرنے پر گرفتار کیا گیا۔

9۔ 729 افراد پر اذان کے الفاظ پڑھنے پر مقدمات بنائے گئے۔

10۔ 10 افراد کے خلاف قرآن پاک کی تلاوت کے الزام میں مقدمات بنائے گئے۔

11۔ مختلف احمدی جرائد کے مدیران کے خلاف 38 مقدمات بنائے گئے۔

12۔ 400 سے زائد احمدی مطبوعات کو ضبط کر لیا گیا۔

13۔ 31 احمدی جو حکومت کے ملازم تھے کو ملازمتوں سے بلا جواز برطرف کر دیا گیا۔

14۔ 245 کینال کی زمین جو ربوہ میں احمدیوں کی ملکیت تھی کو حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

15۔ ڈیرہ غازی خاں کے خان محمد اور رفیق احمد نعیم کو 295A.B.C کے تحت گرفتار کر لیا گیا ان دونوں افراد نے قرآن پاک کو سرائیکی زبان میں Translate کیا تھا۔

قادیانی خدمات

وطن عزیز میں قادیانی حضرات کی تعلیم و تربیت اور ان کو اسلام میں واپس لانے کے عظیم فریضہ ادا کرنے کے دوران ہونے والی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد قادیانی حضرات کی طرف سے رجوع کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے 50 سال ''ان خدمات'' کے باوجود کس طرح گزارے۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پاکستان بننے کے فوراً بعد اپنے نوجوانوں کو درج ذیل نصیحت کی:

''کبھی بھی یہ خیال مت کرو کہ لوگ تمہارے کام کی قدر نہیں کرتے تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناؤ ایسا کرو گے تو پھر تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا۔''

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 846)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا:

''تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنا ہوگی تمہیں اپنے وطن کو دنیا میں روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔لیکن ان کی عزت کو نبھانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بھی بہت زیادہ ہے۔انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔انہیں آباؤاجداد کی روایتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا حال یہ نہیں ہے تم نے ملک بنانا بھی ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں۔''

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 650،651)

قادیانی لوگوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے 50 سال کیسے گزارے؟ان کے گھروں کو لوٹنے، جلانے اور بائیکاٹ کرنے والے حضرات کو جوابی طور پر نفرت اور قانون شکنی سے جواب دیا۔وطن فروشوں کے گروہ سے جا ملے یا معماران وطن کی صف اول میں اپنا نام لکھوا کر ہمیشہ کے لیے وطن عزیز کے محبان میں امر ہو گئے۔ سوال تاریخ سے پوچھتے ہیں تو ہر ہر شعبے کے درودیوار پر لکھا ہوا یہ پیغام جواب میں وصول ہوتا ہے۔

''اگر آپ پچھلے سال کی تاریخ پاکستان کی ورق گردانی کریں تو احمدی سپوتوں کے کارنامے جگہ جگہ آپ کو بکھرے نظر آئیں گے زندگی کے ہر شعبہ میں احمدیوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جیسا قانون دان، بین الاقوامی امور کا ماہر اور پروفیسر عبدالسلام جیسا عظیم سائنس دان جسے دنیائے اسلام کا نیوٹن کہا جاتا ہے جس کا نام آتے ہی دنیا کے سائنس دان تعظیم سے سر جھکا لیتے ہیں۔دفاع پاکستان کے سلسلہ میں جنرل اختر حسین فاتح چھمب جوڑیاں، جنرل عبدالعلی ملک فاتح چونڈہ، جنرل افتخار جنجوعہ شہید ہیرو آف رن کچھ،اقتصادیات میں جناب ایم۔ایم۔احمد،ادب میں جناب قلندر مومند، شیخ محمد اسماعیل پانی پتی۔شاعری میں روشن تنویر،قیس مینائی، چوہدری محمد علی،ثاقب زیروی، پیام شاہجہانپوری،اکبر حمیدی،صابر ظفر،عبیداللہ علیم،مبارک ظفر۔تعلیم وفلسفہ میں قاضی محمد اسلم جیسا استاد اور میاں محمد افضل جیسے ماہر تعلیم۔صحت کے شعبہ میں قاضی محمد بشیر اور جنرل محمود الحسن اور

میجر جنرل مسعود الحسن نوری جیسے ماہرین، جنرل نسیم احمد اور عقیل بن عبدالقادر صاحب جیسے ماہرین امراض چشم۔ قانون وانصاف کے شعبہ میں شیخ بشیر احمد صاحب جج پنجاب ہائی کورٹ، چوہدری عزیز احمد باجوہ، قاضی عبدالحمید جیسے ماہر قانون دان۔اور اپنے شعبہ میں واحد بلکہ اپنے وقت میں دنیا بھر میں اکیلا ماہر لسانیات حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر جس نے ثابت کر دیا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ پاکستان کا پہلا کوہ پیما جس نے K-2 چوٹی سر کرنے کی کوشش کی کرنل عطاء اللہ۔صحافت میں روشن دین تنویر، قمر اجنالوی اور ثاقب زیروی کے نام نظر آتے ہیں۔غرضیکہ جس طرف نظر دوڑائیں اپنے اپنے شعبہ میں نمایاں کام کرنے والے احمدیوں کی خاصی تعداد ملے گی۔

دفاع کے میدان میں

تحریک پاکستان کی آواز ہو یا بین الاقوامی مذاکرات، اور 1965ء کا میدان کارزار ہو یا 1971ء کا محاذ جنگ۔ جماعت احمدیہ کے جوان دیوانہ وار وطن کی آبرو کے لیے ہر میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔

1۔ 1948ء کے جہاد کشمیر میں احمدی مجاہدین کی فرقان بٹالین نے پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ 1965ء کی جنگ میں میجر جنرل افتخار جنجوعہ وہ پہلے فاتح کمانڈر تھے جنہوں نے رن کچھ کے محاذ پر دشمن کا وسیع علاقہ بغیر کسی نقصان کے حاصل کر لیا۔

2۔لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک نے 1965ء کی جنگ کے سب سے بڑے محاذ چھمب میں ہندوستانی افواج کو شکست دی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1965ء کی جنگ کے پہلے 2 ہلال جرأت احمدی جوانوں نے حاصل کئے۔

3۔ 1965ء کی جنگ کے دوسرے بڑے محاذ چونڈہ کے محاذ پر لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک نے ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ جیتی۔

4۔ 11 ستمبر 1965ء کو سکوارڈن لیڈر منیر الدین احمد نے امرتسر میں نصب شدہ راڈار کو تباہ کیا جس سے پاک فضائیہ کو فیصلہ کن برتری حاصل ہوگئی۔

5۔ 1971ء کی جنگ میں ایک منفرد ریکارڈ قائم ہوا کہ جنرل رینک کے دو فوجی آفیسرز یعنی میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید اور میجر جنرل ناصر احمد زخمی ہوئے۔اسی طرح لیفٹنٹ کرنل بشارت احمد بھی اس رینک کے واحد آفیسر ہیں جنہیں جنگی قیدی بنایا گیا۔

6۔ان قربانیوں کا تعلق آفیسرز سے ہی نہیں بلکہ نچلی سطح پر بھی ہر رینک کے احمدی مجاہد نے قربانیاں پیش

کیں۔ لاہور کے محاذ پر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے میجر منیر احمد اور چھمب سیکٹر میں جان قربان کرنے والے میجر قاضی بشیر احمد جیسی مثالیں بھی ملتی ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک ترکی کے دارالحکومت انقرہ سے 50 میل دور ایک ٹرک کار حادثے میں شہید ہوگئے آپ کی وفات پر صدر پاکستان نے فرمایا:

''مجھے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور ان کی اہلیہ کی ناگہانی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے جنرل کی وفات سے پاکستانی افواج کو ایک ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔''

(روزنامہ امروز 23 اگست 1969ء)

ترکی سے جنرل اختر حسین ملک کی میت پاکستان ائیر پورٹ پہنچنے پر چیف آف سٹاف جنرل عبدالحمید صاحب نے ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:

''جنرل اختر حسین ملک کی افسوسناک موت پر ہر پاکستانی کو صدمہ ہوا ہے خصوصاً مسلح افواج کو کہیں زیادہ صدمہ ہوا ہے۔ جس سے مرحوم عرصہ سے منسلک ہے۔ مرحوم ایک عظیم سپاہی، بہترین جرنیل اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی موت سے قوم کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔ زمانہ امن ہو یا جنگ وہ قیادت کرنے کی بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے اور ان کے کارنامے ہمیشہ دوسروں کے لیے مثال بنے رہیں گے۔''

بری فوج کے سربراہ جنرل محمد موسیٰ صاحب آپ کو ''ہلال جرأت'' کا اعزاز دیئے جانے کی تقریب میں کہا:

''مجھے آپ جیسے مجاہدوں کے درمیان موجود ہونے پر فخر محسوس ہوتا ہے جنہوں نے ایک ایسے مکار دشمن کے حملے کا دندان شکن جواب دیا جس نے بغیر اعلان جنگ کے رات کے اندھیروں میں اپنی قوت سے مذموم حملہ کیا تھا۔ آپ نے اس کی تمام غلط فہمی دور کردی اور ایسی عبرتناک شکست دی ہے جو رہتی دنیا تک اسے یاد رہے گی۔ میں آپ کی ہمت استقلال بے جگری اور بہادرانہ عظمت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے مقدس اور محبوب وطن کی سلامتی اور حفاظت کے لیے والہانہ جنگ کی۔''

(ڈائری آف دی وار اردو ایڈیشن صفحہ 283، 284)

سابق وزیر دفاع اور سابق ممبر قومی اسمبلی جو خود رن آف کچھ کی جنگ میں شریک ہوئے میجر راجہ نادر پرویز صاحب جنرل اختر صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینئس تھے وہ ترکی میں رہے

ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے۔ جنرل اختر ملک نے وہاں بھی اپنا سکہ منوایا۔ وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستان فوج میں کوئی جرنیل ہے۔ 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آجاتا۔ اگر اکھنور قبضے میں آجاتا تو سیالکوٹ محفوظ ہو جاتا کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کمیونی کیشن تھی۔''

(مشرقی پاکستان کے پانچ کردار صفحہ 20)

جماعت کے مشہور مخالف جناب مولانا شورش کاشمیری صاحب ان جنگ کے دنوں میں ایک احمدی جرنیل کی بہادری سے اتنے متاثر ہوئے کہ داد شجاعت یوں دی:

ہر اک محاذ جنگ پر ان کو پچھاڑ دو — ہندوستان کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو

واہگہ کی سرزمین پر حریفوں کی ٹولیاں — اختر ملک کی زیر قیادت چھتاڑ دو

ایک اور نظم میں یوں ارشاد ہوا:

میدان کارزار پہ چھاتے ہوئے چلو — جوش وفا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو

دہلی کی سرزمین نے پکارا ہے ساتھیو — اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو

اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا — اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

(رسالہ چٹان 13 ستمبر 65ء صفحہ 4)

بریگیڈئیر عبدالعلی ملک (چونڈہ کے ہیرو)

بریگیڈئیر عبدالعلی ملک جو بعد میں لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی پا گئے کو مختلف شخصیات اور اخبارات ورسائل نے یوں خراج تحسین پیش کیا:

بھارت کے پورے آرمرڈ ڈویژن کو ایک قادیانی بریگیڈئیر نے صرف ایک ٹینک رجمنٹ سے روک دیا۔

(ماہنامہ حکایت)

ماہنامہ حکایت نے نومبر 1984ء میں خراج تحسین کو یوں رقم فرمایا:

''ستمبر 1965ء میں سیالکوٹ چونڈہ سیکٹر پر بھارت نے پورے آرمرڈ ڈویژن سے حملہ کیا تھا۔ اس حملے کو ایک قادیانی بریگیڈئیر نے صرف ایک ٹینک رجمنٹ اور دو انفنٹری پلٹنوں سے روکا تھا۔ اس بریگیڈئیر کو اس کے ڈویژن کمانڈر نے حکم دیا تھا کہ پیچھے آؤ سیالکوٹ خالی کر دو ہم بہت پیچھے ہٹ کر (سیالکوٹ دشمن کو دیکر) لڑیں گے۔ اس قادیانی بریگیڈئیر نے اپنے ڈویژن کمانڈر کا یہ حکم ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا اور حملہ روک لیا تھا۔ اس بریگیڈئیر کا

نام عبدالعلی ملک ہے جو بعد میں میجر جنرل ہو گئے تھے۔ وہ جنرل اختر حسین ملک مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔‘‘

(صفحہ 114)

جنرل عبدالعلی ملک نے چونڈہ کے محاذ پر تاریخ حرب کے تمام ماہرین کو حیران کر دیا

روز نامہ امروز لاہور 23 اگست 1969ء کی اشاعت میں یوں خراج پیش کرتا ہے:

’’میجر جنرل عبدالعلی نے چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی عظیم جنگ میں پاکستانی فوج کی کمان کی اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ حرب کے ماہرین حیران و ششدر رہ گئے‘‘۔

فاتح رن کچھ میجر جنرل افتخار جنجوعہ (2 مرتبہ ہلال جرأت)

میجر معین باری صاحب نے خراج تحسین ان الفاظ میں رقم کیا:

’’پاکستان فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں سے ایک ہے اس کے جوان آفیسر نڈر بہادر اور جذبہ شہادت سے سرشار ہیں کہ ساری قوم ان پر فخر کر سکتی ہے۔ پاک فوج میں اب بھی میجر بھٹی شہید۔ میجر شریف خادم اور جنرل افتخار جنجوعہ شہید جیسے بہادر اور جری افسروں کی کمی نہیں 1965ء کی جنگ میں انہی فوجیوں نے بھارتی فوج کے حواس باختہ کر دیا تھا۔‘‘

(روز نامہ جنگ لاہور 19 نومبر 1986ء)

قانون بین الاقوامی امور بین الاقوامی اداروں میں پاکستان کی نمائندگی

متحدہ ہندوستان میں مسلم لیگ کے صدر اور بعد میں بانی پاکستان سے ’’بیٹے‘‘ کا خطاب حاصل کرنے والے عظیم شخص چوہدری ظفر اللہ خان میں مندرجہ بالا تمام اوصاف یکجا ہو گئے تھے آپ کو بانی پاکستان نے اپنی کابینہ میں سب سے اہم عہدے وزیر خارجہ کے عہدے پر مامور فرمایا۔

جنوری 1948ء میں اقوام متحدہ میں بھارت کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے خلاف شکایت درج کرادی چوہدری صاحب نے اس کیس کو کس ذہانت سے لڑ کر تاریخ میں انمٹ نام درج کروایا اس کا ثبوت وہ گلی گلی سے اٹھنے والی آواز ہے کہ ’’کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔‘‘ وہ قراردادیں پاس کروانے والا شخص سر ظفر اللہ خان تھا۔

1948ء تا 1954ء چوہدری صاحب خود اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سربراہ کے طور پر پیش ہوتے رہے۔ اس دوران آپ نے عالم اسلام کی انتہائی اہم اور گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس میں شمالی افریقہ کے مسلم ممالک لیبیا، تیونس، الجزائر، مراکش، کی آزادی اس کے علاوہ صومالیہ، سوڈان کے ممالک کے مسائل اور مصر سے نہر سویز پر قبضے کے دوران برطانوی فوج کی واپسی کے مسئلہ پر عالم عرب اور عالم اسلام کی زبردست حمایت کی بلکہ

آپ کو عرب ممالک کا ترجمان کہا جانے لگا۔

1955ء میں آپ کا تقرر عالمی عدالت انصاف میں بطور جج ہوا۔ 1958ء میں اس عدالت کے نائب صدر رہے۔ 12 اگست 1961ء کو صدر پاکستان محمد ایوب خان نے آپ کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل نمائندہ مقرر کر دیا اور ایک بار پھر آپ نے مسئلہ کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستانی عزائم کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ آپ جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس 63-1962 کے صدر منتخب ہوئے۔ مراکش کے شاہ حسن نے مراکش کا اعلیٰ ترین اعزاز آپ کو پیش کیا۔

1970ء میں آپ عالمی عدالت انصاف کے سربراہ چنے گئے۔ آپ اس عدالت کے پہلے ایشائی صدر تھے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ آپ جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کے صدر بنے اور عالمی عدالت انصاف کے صدر بھی۔

دنیائے سائنس میں پاکستان کی نمائندگی اور نوبل انعام

دنیائے سائنس میں پاکستان، دنیائے اسلام اور تیسری دنیا کی نمائندگی کرنے والا دنیائے سائنس کے آسمان کا واحد اور درخشندہ ستارہ جس نے اپنے علم اور تحقیق سے دنیا فزکس میں انقلاب کی بنیاد رکھی ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ضلع جھنگ میں ایک احمدی گھرانے میں ہی پیدا ہوا تھا۔

سکول تا یونیورسٹی ہر امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے کیمرج یونیورسٹی میں سکالرشپ ملا اور ریاضی کی اعلیٰ ترین سندٹرائی پاس میں اول پوزیشن لیکر رینگلر کہلائے۔ کیمرج سے ہی آپ نے طبیعات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ کیمرج یونیورسٹی سے انہیں پی۔ ایچ۔ڈی سے پہلے سمتھ پرائز بھی دیا گیا۔ جو انہیں ڈاکٹریٹ سے پہلے غیر معمولی کارکردگی پر دیا گیا تھا۔ 1979ء میں آپ نے نوبل پرائز حاصل کیا۔ اس کے علاوہ

ڈاکٹر صاحب نے طبیعات کے میدان میں دنیا کے دس اور بڑے اعزاز اور انعام حاصل کئے تھے۔ میکس ویل میڈل حاصل کرنے والے وہ پہلے سائنس دان تھے۔ انہوں نے سینکڑوں سائنسی مقالے لکھے۔ ڈاکٹر صاحب کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز اور تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک سائنسیٹیفک آرگنائزیشن کا قیام ہے ان اداروں میں دنیا کے دوسو سے زائد عظیم سائنس دان شامل ہیں جن میں سے 10 نوبل انعام یافتہ ہیں۔

ماہنامہ عملی سائنس نے جولائی 1997 ڈاکٹر صاحب کو خراج تحسین یوں پیش کیا:

''عبدالسلام ایک فرد نہیں ایک تحریک کا نام ہے۔ علم ودانش کی عمل و جفاکشی اور اپنے تہذیبی ورثہ میں جائے فخر کہ آنے والی نسلیں یقینا ڈاکٹر سلام کا نام اسی پیار و محبت وارفتگی اور فخر سے لیں گی جس طرح آج ہم بوعلی سینا، فارانی، رازی، ابوالہیثم جیسے نامور سائنس دانوں کے نام فخر سے لیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی شہرت واہمیت صرف پاکستان کے لیے ناز وافتخار نہیں۔ تیسری دنیا میں سب کے لیے ایک روشن جگمگاتے ستارے کی حیثیت رکھتے

تھے۔ وہ تاریخ کے پہلے اور واحد سائنس دان ہیں جنہیں مہذب دنیا کے سب سے بڑے اعزاز نوبل انعام کا حقدار سمجھا گیا اور مستقبل قریب میں کوئی فرد ایسا کارنامہ انجام دیتا نظر نہیں آ رہا''۔

(علمی سائنس کراچی جولائی 1997ء)

اردو ادب میں نمائندگی تمغہ حسن کارکردگی کا حصول

دنیائے ادب میں صدارتی ایوارڈ حاصل کر کے وطن عزیز کی خدمت کرنے والے ادب و تحقیق میں صدارتی ایوارڈ تمغہ حسن کارکردگی حاصل کرنے والے 60 کتب کے مصنف شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی بھی ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

جواہرات حالی، حالی کی غیر مطبوعہ نظمیں، سرسید کا سفر نامہ لندن، مقالات سرسید 19 حصے، سیرت ابن ہشام اردو ترجمہ، تاریخ اشاعت اسلام، مولانا حالی کی بہترین سوانح عمری، طبقات ابن سعد ترجمہ، کتاب الاضام، مفصل تاریخ اسلام، مشاہیر اسلام، جغرافیہ تاریخ اسلام وغیرہ کتب بھی آپ کی ہی تصنیف شدہ ہیں۔ آپ کی ان بہترین خدمات کی بناء پر 1970 میں آپ کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔

پشتو ادب میں نمائندگی تمغہ حسن کارکردگی اور ستارہ پاکستان کا حصول

جولائی 1970ء میں پشاور کے نزدیک بازید خیل میں ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ قلندر مومند کے نام سے پشتو ادب میں ٹمٹما رہا ہے۔ گومل یونیورسٹی کے لاء ڈیپارٹمنٹ کا چیئر مین رہا۔ پھر پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کا ڈائریکٹر بنا۔ شاعری کے میدان میں ''گجرے'' نام سے مجموعہ شائع ہوا۔ جس کا روسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ پشتو زبان میں تنقید کی کتاب لکھی جو ایم۔ اے پشتو کے کورس میں شامل ہے۔ آپ کی بے مثال خدمات کی بناء پر 1979ء میں تمغہ حسن کارکردگی ''پرائڈ آف پرفارمنس'' اور 1991ء میں ''ستارہ پاکستان'' سے نوازا گیا۔

میڈیکل سائنس میں نمائندگی ہلال امتیاز، ستارہ امتیاز کا حصول

دفاع وطن میں احمدی سپوتوں کے کارنامے تو حیرت انگیز تھے ہی زخمی ہونے والے بہادروں کی مرہم پٹی میں کمر کو تختہ بنا لینے والے میجر جنرل ڈاکٹر محمود الحسن بھی ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

آپ کی جنگی خدمات کے خراج کے طور پر افواج پاکستان نے آپ کو ہلال امتیاز، ستارہ امتیاز اور تمغہ امتیاز

جیسے عظیم ٹائیٹلز سے نوازا۔اسی طرح:

1۔شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کر کے۔

2۔ خان بہادر ڈاکٹر قاضی بشیر صاحب نے ستارہ امتیاز حاصل کر کے۔

3۔میجر جنرل نسیم احمد صاحب نے بین الاقوامی امراض چشم کی کانفرنسز میں پاکستان کی نمائندگی کر کے اور رمضان علی سید گولڈ میڈل حاصل کر کے۔

4۔قاضی محمد اسلم جیسے ماہر تعلیم نے یونیورسٹی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کر کے۔

5۔ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب نے ستارہ خدمت حاصل کر کے۔

6۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب 1969ء میں نئی تعلیمی پالیسی کے بارے میں حکومتی تجاویز پر نظر ثانی کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر حکومت کو جامع رپورٹ پیش کر کے۔

7۔قمر اجنالوی صاحب نے چاہ بابل،مقدس مورتی جیسی کتب لکھ کر اور روزنامہ مسلم،روزنامہ ملت،روزنامہ مغربی پاکستان وغیرہ کی ادارت کے فرائض سرانجام دے کر ثابت کر دیا کہ احمدی محبان وطن ہیں۔جنہوں نے محنت اور خدمت کے اعتبار سے دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کیا۔

وطن عزیز کے ہر تعمیری پہلو میں کہیں نہ کہیں احمدی سپوت ضرور نظر آتا ہے مگر تخریب میں کوئی بھی نہیں۔ایک ایسے ہی موازنے کے موقعہ پر برصغیر کے ممتاز صحافی اور ماہنامہ نگار کے ایڈیٹر مولانا نیاز فتح پوری نے اپنے دلی جذبات کا اظہار جن الفاظ میں کیا وہی الفاظ میرے دلی کرب کی زبان بن گئے ہیں۔آپ نے فرمایا:

احمدیوں کو بے دین کہنے والے تو بہت ہیں مگر......

''اس وقت مسلمانوں میں ان (احمدیوں ناقل) کو بے دین و کافر کہنے والے تو بہت ہیں لیکن مجھے تو آج ان مدعیان اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی جو اپنی پاکیزہ معاشرت،اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ،اپنی تاب مقاومت اور خوئے صبر و استقامت میں احمدیوں کے خاک پا کو بھی پہنچتی ہو۔

ایں آتش نیز لگ نہ سوز وھمہ کس را

جب قادیان والوں میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ،افریقہ وایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے۔جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جارہے ہیں۔

باور کیجئے۔جب میں دیکھتا ہوں کہ باوجود ان عظیم خدمات کے بھی اس بے ہمہ و باہمہ جماعت کو برا کہا جاتا

ہےتو مجھے سخت تکلیف ہوتی ہےاور مسلمانوں کی اس بے بصری پر حیرت ہوتی ہے۔

میں حقیر گدایاں عشق را کایں قوم شہاں بے کمر و خسروانِ بے کلہ اند

(نقول از ماہنامہ نگار لکھنو بابت ماہ جولائی 1960ء صفحہ 117 تا 119)

شاید ایسے ہی کسی موازنے کے بعد برصغیر یہ کے ممتاز صحافی اور شاعر ایسا یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

باب نمبر 18

پیشگوئیاں

تباہیاں

اور

آبادیاں

پیغمبروں کی جنگ

یا

پیغمبروں سے جنگ

سکاٹ لینڈ کا ایک نالائق بچہ

سکاٹ لینڈ کے خوبصورت ملک میں 25 مئی 1847ء کی صبح نے ایک بچے کو جنم دیا جس کا نام جان الیگزنڈر ڈوئی تجویز ہوا۔ جان الیگزنڈر ایک ذہین بچہ تھا۔ اس نے 6 سال کی ہی عمر میں بائبل کا دور ختم کرلیا اور 1872ء میں پادری کا پیشہ اختیار کر کے سکاٹ لینڈ سے جنوبی آسٹریلیا چلا آیا۔ ڈوئی میں فن خطابت کا ملکہ خوب تھا۔ جس سے اُس نے خوب فائدہ اٹھایا اور جلد ہی اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

1888ء میں اس نے امریکہ کی طرف ہجرت کی۔ جہاں وہ مختلف شہروں سے ہوتا شکاگو میں قیام پذیر ہوا۔ اپنی حیران کن شہرت اور ترقی سے مسحور ہوکر اس نے 1896ء میں نئے فرقے کی بنیاد رکھی اور اس کا نام کرسچن کیتھولک چرچ تجویز کیا۔ جلد ہی مریدوں کی تعداد لاکھوں کے ہندسے کو چھونے لگی تو اس نے شکاگو سے 150 میل دور جھیل مشی گن کے کنارے پر ایک خوبصورت علاقے میں ساڑھے 6 ہزار ایکڑ پر مشتمل ایک قطعہ زمین خرید کر اپنا شہر بسانے کا فیصلہ کرلیا۔

اس نے اپنے مریدوں کو دعوت دی کہ وہ اس نئے آباد ہونے والے شہر میں قطعات خرید کر مکانات بنائیں۔ یہ قطعات بہت مہنگے داموں فروخت کئے گئے جس سے ڈوئی کو کروڑوں ڈالر کی آمد ہوئی اور آہستہ آہستہ ڈوئی کو اس شہر کے مطلق العنان حاکم کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ شہر میں بڑی بڑی فیکٹریاں، دکانیں، کارخانے اور پرنٹنگ پریس جاری ہوگئے۔ یہ سب ڈوئی کی ملکیت شمار ہوئی کیونکہ اس نے قطعات زمین اور کمرشل علاقے لیز پر دے رکھے تھے اور ملکیت اپنے پاس رکھی تھی۔ جوں ڈوئی کی شہرت زائن سے نکل کر سارے امریکہ میں پھیل گئی۔ چنانچہ شکاگو کے پروفیسر فرینکلن جانسن نے لکھا:

''گزشتہ بارہ برس میں کم ہی ایسے اشخاص گزرے ہوں گے جنہوں نے امریکی اخبارات میں اس قدر جگہ حاصل کی ہو جس قدر جان الیگزنڈر ڈوئی نے حاصل کی ہے''۔

(بحوالہ درس عبرت صفحہ 42 مصنفہ بشیر احمد رفیق)

نبی، پیغمبر، بادشاہ

چنانچہ اس عروج یافتہ پس منظر کے ساتھ اس شخص نے ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا کہ:

''پہلا ایلیا تو ایک نبی تھا۔ دوسرا ایلیا یعنی زکریا کا بیٹا بھی آبائی طور پر ایک مبشر تھا مگر تیسرا ایلیا (یعنی ڈوئی) نبی بھی ہے مبشر بھی ہے اور بادشاہ بھی۔''

(رسالہ انڈی پنڈنٹ 19 اپریل 1906ء)

تو دوسری طرف اسلام کی تباہی اور بانی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دی۔

میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جھوٹوں کو نفرت کے ساتھ تصور کرتا ہوں (خاکش بدہن)

(26 مئی 1900ء لیوز آف ہلینگ)

''زائن کے لیے ضروری ہے کہ وہ انسانیت کے دامن سے اس گھناونے دھبے کو دھوڈالے۔ یروشلم سے اس ملعون جھنڈے کو ہمیں اتارنا ہوگا۔ ہلال اور صلیب کے درمیان ایک جنگ عظیم قریب نظر آرہی ہے۔''

(15 اگست 1903ء لیوز آف ہیلنگ)

دنیا کے مغربی کنارے پر بر جمان الیگزنڈر ڈوئی جب مندرجہ بالا خرافات میں مصروف تھا تو عین اس وقت دور مشرقی کنارے پر ہندوستان کے دور افتادہ قصبہ قادیان میں ایک برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اس دعویٰ میں مصروف تھے کہ حضرت مسیح ناصریؑ وفات پا چکے ہیں۔ اور امت میں جس شخص نے آنا ہے وہ میں ہی ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں مثیل مسیح بنایا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میرے ذریعہ برپا ہوگی۔

دو انتہائیں۔ دو پیغمبر اور دو نمائندے دنیا میں موجود تھے۔ پریس کے جدید نظام نے جلد ہی دونوں کو آمنے سامنے لا کھڑا کیا۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو سچا مسیح و مہدی سمجھتے ہوئے اسلام کے نمائندے کے طور پر پیش کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کے حوالے سے اُسے دعوت مباہلہ دے دی۔ پہلے پہل تو ڈوئی نے اس طرف بالکل توجہ نہ دی لیکن جب حضرت مرزا صاحب کے مباہلہ کے اشتہار بار بار امریکن اخبارات کی زینت بننے لگے تو اس نے 27 دسمبر 1902ء کو اپنے اخبار میں یوں لب کشائی کی:

''ہندوستان میں ایک بیوقوف شخص ہے جو محمدی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مجھے بار بار کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں مدفون ہیں جہاں ان کا مقبرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ اس نے خود وہ دیکھا ہے مگر بیچارہ دیوانہ اور جاہل شخص پھر بھی یہ بہتان لگاتا ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں فوت ہوئے۔''

پھر مزید وضاحت یوں کرتا ہے:

''لوگ بعض دفعہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے اس بات کا یا اُس بات کا جواب دے دیا ہے کہ نہیں۔ جواب کیا

تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دیتا رہونگا۔ اگر ان پر اپنا قدم بھی رکھ دوں تو ان کی زندگی کو کچل کر رکھ دوں گا۔ مگر میں تو انہیں ڈر جانے اور زندہ رہنے کا موقع دیتا ہوں۔''

یوں یاوہ گوئی کرتا ہوا جان الیگزنڈر ڈوئی اس شخص کے مقابل پر آ گیا جو مثیل مسیح اور امام مہدیؑ کے دعویٰ کے ساتھ دنیا کو مخاطب کر رہا تھا۔ پیغمبروں کی یہ جنگ اپنے عروج پر پہنچ کر کس انجام سے دوچار ہوئی؟ عیسائی پیغمبر جیتا یا مثیل مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

دوستو! میرے لیے اس کہانی کے انجام کا مطالعہ اس حوالے سے بھی دلچسپ تھا کہ عیسائی پیغمبر تو عیسائی دنیا کے نمائندے کے طور پر دنیا میں موجود تھا جبکہ مسلمان نمائندہ یعنی محمدی مسیح کو امت مسلمہ اپنا امام یا نمائندہ تو در کنار مسلمان بھی ماننے کے لیے تیار نہیں تھی پھر خدائی نصرت کس کے حصہ میں آئی آیئے اخبار رپورٹ ملاحظہ کرتے ہیں۔ اور یہی عرفان میری 48 ویں مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 48

"پیغمبروں کی جنگ" یا پیغمبروں سے جنگ

امریکن اخبار The Truth Seeker نے 15 جون 1907ء کے پرچہ کے ایڈیٹورل میں زیر عنوان پیغمبروں کی جنگ لکھا:

''ڈوئی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریوں کا بادشاہ سمجھتا تھا اُس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی کہ اسلام صیحون کے ذریعہ تباہ کر دیا جائے گا۔ بلکہ وہ ہر روز یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ ہلال (اسلامی قومی نشان) جلد از جلد نابود ہو جائے۔ جب اسکی خبر ہندوستانی مسیح کو پہنچی تو اس نے ایلیائے ثانی کو للکارا کہ وہ مقابلہ کو نکلے اور دعا کریں کہ جو ہم دونوں میں جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے قادیانی صاحب نے پیشگوئی کی کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور رذلت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا اور اگر اس نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا تو تب اس کا اختتام صرف کچھ توقف اختیار کر جائیگا۔ موت اس کو پھر بھی جلد پالے گی اور اس کے صیحون پر بھی تباہی آ جائے گی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ صیحون تباہ ہو جائے۔ اور ڈوئی (حضرت) احمد (علیہ السلام) کی زندگی میں مرجائے۔ مسیح موعود کے لیے یہ ایک خطرے کا اقدام تھا کہ وہ لمبی زندگی کے امتحان میں اس ایلیائے ثانی کو بلائیں کیونکہ دونوں میں سے چیلنج کرنے والا کم وبیش 15 سال زیادہ عمر رسیدہ تھا اور ایک ایسے ملک میں جو پلیگ اور متعصب مذہبی دیوانوں کا گھر ہو حالات اس کے مخالف تھے۔ مگر

آخر کار وہ جیت گیا۔''

شکاگو ٹربیون نے 10 مارچ 1907ء کی اشاعت میں ڈوئی کے حسرت ناک انجام کی دلکشی یوں کی:

''یہ خودساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسم پرسی کی حالت میں مرگیا۔اس وقت اس کے پاس نصف درجن سے بھی کم وفادار پیروکار موجود تھے جن میں باتنخواہ ملازمین منجملہ ایک نیگرو کے شامل تھے۔اس کے بستر موت پر اس کا کوئی قریبی عزیز نہیں آیا۔اس کی بیوی اور لڑکا اس عرصہ میں جھیل مشی گن کے دوسرے کنارے والے مکان ملدوہی میں ہی مقیم رہے۔''

رسالہ انڈی پنڈنٹ نے 14 مارچ 1907ء کے ایڈیٹوریل میں یہ منظر کشی یوں کی:

''وہ اپنی مذہبی اور مالی حالت میں آنکھوں کو خیرہ کردینے والے کمال کو پہنچا مگر پھر یک لخت نیچے آگرا اس حال میں کہ اس کی بیوی اس کا لڑکا اس کا چرچ سب اس کو چھوڑ چکے تھے۔''

خدا تعالیٰ کسی جھوٹے نبی کو کبھی سرسبزی نہیں دکھاتا

ہفت روزہ مہارت نے اپنی یکم تا 8 دسمبر 1996ء کی اشاعت میں جھوٹے نبی کی تباہی اور سرسبزی کی یوں نشاندہی کی ہے۔

''قرآن مجید کی سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلان کرواتا ہے کہ اے رسول کہہ دے کہ اے یہودیو! اگر تم گمان کرتے ہو کہ تم دیگر لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے پیارے ہو تو پھر موت کی تمنا کر کے دکھاؤ۔ اگر تم اپنے گمان میں سچے ہو (یعنی اپنے پیارے خدا کی ملاقات کی تمنا کرو جس طرح کی تمنا پیارے کرنے والے کو ہوتی ہے)

اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے کہ ''یہ کبھی بھی ایسی تمنا نہیں کریں گے۔اپنے ان عمال کے سبب سے جو وہ آگے بھیج چکے ہیں''۔(یعنی وہ جانتے ہیں کہ ان محبت الٰہی کا دعویٰ محض جھوٹ کا پلندہ ہے)۔

قرآن کریم کا یہ دعویٰ کسی ایک فرقے یا قوم کی حد تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک جھوٹوں کیلئے ایک چیلنج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے ہونے کی گونج ایک صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔یاد رہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ صرف محبت الٰہی کا نہیں تھا بلکہ مامومن اللہ کا تھا جس کے جھوٹے مدعی کی شہ رگ کاٹ کر رکھ دینے کا اعلان سورۃ الحاقہ میں موجود ہے۔

یقیناً خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔پھر اگر خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا اور مرزا صاحب کا دعویٰ سچا نہیں تو مرزا صاحب کے متعلق علماء کے دعاوی اور الزامات کی ظاہری حقیقت ہمارے سامنے کیوں نہ کھل سکی اور کیوں مرزا صاحب سورۃ الحاقہ کی خدائی وعید کے گھیرے میں نہ آسکے جبکہ مرزا صاحب خود خدا کو یوں مخاطب ہو رہے ہیں۔

اے قدیر و خالق ارض و سما	اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری توبرد لہا نظر	اے کہ تو نیست چیزے مستتر
گر توے بینی مراز پر فسق و شر	گر تو دیداستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را	شادکن ایں زمرہ اغیار را
بردل شان ابر رحمت ہا ببار	ہر مراد شاں بفضل خود برآر
آتش افشاں بردور دیور من	دشمنم باش و تبہ کن کار من

ترجمہ:

اے قدیر! اس زمین وآسماں کے پیدا کرنے والے خدا! اے رحیم اور مہربان اور رہنما آقا!

اے خدا! کہ تو دلوں کی پاتال تک خبر رکھتا ہے اور اے وہ ذات کہ جس سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔

اگر تو مجھے فسق وشر سے پر دیکھتا ہے اور تو مجھے اس حال میں دیکھتا ہے کہ میں کوئی بدگہر ہوں۔

اگر تو مجھے بدکار سمجھتا ہے تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور اس کام سے میرے مخالفین کو خوش کردے۔

اور اگر ''میرے مخالفین میرے مقابل حق پر ہیں تو) ان کے دلوں پر برابر رحمت برسا اور ان کی ہر مراد اپنے فضل سے خود پوری فرما۔

میرے درودیوار پر آگ برسادے اور میرا دشمن ہوجا اور میرا کاروبار تباہ وبرباد کر کے رکھ دے۔

قرآن کریم ماموریت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی ہلاکت کی خبر دیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بار باریوں انذار کرتا ہے۔

☆ موسیٰ نے ان سے کہا کہ اللہ پر جھوٹا افتراء نہ کرو ورنہ وہ تم کو سخت عذاب سے برباد کردے گا۔

(طٰہٰ رکوع ۳)

☆ اگر جھوٹا ہے تو اس پر جھوٹ کا وبال آئے گا۔

(المومن رکوع ۴)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جو مرزا صاحب کے ہم عصر بھی تھے اور ان کے خلاف سرگرم بھی تھے اور مرزا صاحب کی مخالفت کے باعث آج کے علماء کے ہیرو بھی۔ اپنی تفسیر ثنائی کے مقدمہ صفحہ 17 پر لکھتے ہیں۔

''نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان

سے مارا جاتا ہے۔ واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہی بتلا سکتے۔''

اسی صفحہ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''دعویٰ نبوت کا ذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔'' تو مولانا امرتسری کے بقول حضرت مرزا صاحب نے یہ زہر کھایا لیکن وہ ہلاک نہ ہوئے۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر   میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

تحدی کی انتہا ہے یہ لکھتے ہیں کہ

''میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں۔ کذاب نہیں اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افتراء اور کذاب کے جو اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں۔ اس کی طرف سے آیا ہوں مگر مجھے کذاب مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دلوں میں میرے لئے محبت ڈال دی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔ اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اس نے افتراء کیا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو۔ دکھاؤ''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 550)

آئندہ زمانہ میں اپنی قائم کردہ جماعت کی کامیابی کا اتنا یقین تھا کہ لکھتے ہیں:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا اسلام سے مراد یہ سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 56)

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام

ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر اک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی''۔

(ہفت روزہ مہارت لاہور صفحہ 39-40)

قرآن کا راہنما اصول اور پچھلے سو سالوں پر ایک نظر

جب قرآن مجید کا راہنما اصول بقول مولانا ثناءاللہ امرتسری صاحب یہ طے پایا کہ جھوٹا نبی ترقی نہیں پاتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے جیسے آپ کے الفاظ ہیں۔

''نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے''۔

(تفسیر ثنائی مقدمہ صفحہ 17)

تو میں نے فیصلہ کن کوشش کے طور اس اصول پر بھی احمدیت کو پرکھنے کا عزم کیا اور احمدیت کے بانی اور بعد میں ان کے خلفاء کی پیشگوئیوں اور مخالفین کے اقوال اور دعاوی کو آمنے سامنے رکھا۔ اور پھر تاریخ اور سطح ارض پر جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ، ترقی اور سرسبزی کو گراف کی صورت میں پرکھا، حاصل ہونے والے نتائج نے مجھے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ واقعی

''خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی''

اور یہی بات میری پریشان کن مشکل بن گئی ہے۔

آیئے سو، سوا سالوں پر پھیلی اس مخالفت کی جنگ کی سال بسال بدلتی صورت حال کا جائزہ لیکر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس کی سرسبزی ہے کہ سال بسال بڑھتی ہی چلی جارہی ہے اور کون ہے کہ مخالفت میں جوتیاں گھسا گھسا کر گمنامی کے اندھیروں میں گم ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تباہی و بربادی کے متعلق مخالفین احمدیت کی پیش خبریاں قادیانیت کو میں نے ہی بنایا اور میں ہی اس کو برباد کردوں

1870ء......میری وجہ سے یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا......پیر مہر علی شاہ

''حجاز کے مبارک سفر مکۃ المکرمۃ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے جب ان کو میری آزاد اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے حکم فرمایا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ اگر بالفرض تم خاموش بھی رہے تو یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں۔

(ملفوظات طیبہ بحوالہ روزنامہ اوصاف یکم اکتوبر 1999ء اشاعت خاص)

1881ء......اہل حدیث لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی

''میں نے ہی مرزا قادیانی کو اونچا کیا تھا اور میں ہی اس کو گرادوں گا''

(رسالہ اشاعتہ السنۃ بحوالہ فکر اقبال اور تحریک احمدیت صفحہ 348)

1889ء......جلد یہ فتنہ مضمحل ہوجائے گا......مولانا انور شاہ کشمیری

مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحب کے متعلق مولانا یوسف بنوری صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

''میں نے خود حضرت رحمتہ اللہ سے سنا ہے کہ جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں دین محمدی کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔ فرمایا چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہوگیا کہ انشاء اللہ دین باقی رہے گا اور فتنہ مضمحل ہوجائے گا''۔

(ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992ء مضمون نگار مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 11)

1934ء......جلد قادیانیت صفحہ ہستی سے مٹ کر صرف کتابوں میں رہ جائے گی......اخبار زمیندار لاہور

''اب افق ہند سے آفتاب اسلام طلوع ہورہا ہے جس کی ضیاء باریوں کے سامنے غلامانہ نبوت کی گھٹائیں نہیں ٹھہر سکتیں۔ قادیانیت باقی رہے گی۔ لیکن صفحہ عالم پر نہیں بلکہ کتابوں کے صفحہ قرطاس پر اور وہ بھی محض عبرت بن کر''

(پرچہ 30 ستمبر 1934ء صفحہ 10)

1935ء......صرف میں اپنے ہاتھوں سے قادیانیت تباہ کروں گا......سید عطاء اللہ شاہ بخاری

''مرزائیت کے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو''۔

(سوانح بخاری از خان کابلی صفحہ 100)

نوٹ: یہ تعلّی جناب شورش کاشمیری نے 1974ء میں شائع کی۔ ان کی ایک نظم کا احمدیوں کی تباہی کے متعلق

مصرع ہے:

میرے ہاتھوں ہی سے ان کی مرگ بے ہنگام ہے۔

(چٹان 14 ستمبر 1974ء)

1936ء......جلد قادیانیت ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی......مولانا ظفر علی خان

1936ء میں مولانا ظفر علی خاں نے اپنے شعری مجموعہ ''ارمغان قادیان'' کے ضمن میں لکھا:

تم کو گر منظور ہے سیر جہاں قادیان — اے مسلمانو! خریدو ارمغان قادیان

جی کو بہلاؤ گے کیونکر گر نہ لو گے یہ کتاب — کیونکہ مٹ جانے کو ہے نام ونشان قادیان

قادیانیت الحمدللہ ختم ہونا شروع ہوگئی ہے۔

1936ء......ڈاکٹر علامہ اقبال کی رائے

''جمہوریت کی نئی روح جو ہندوستان میں پھیل رہی ہے وہ یقیناً احمدیوں کی آنکھیں کھول دے گی اور انہیں یقین ہوجائے گا کہ ان کی دینیاتی ایجاد بالکل بے سود ہے''

(پنڈت نہرو کے سوالات کے جواب میں 22 جنوری 1936ء)

علامہ اقبال کی پیشگوئی

یہ باور کرتے ہوئے کہ میرے دو ایک فلسفیانہ مضامین کی اشاعت سے یا مخالفین کی برپا کردہ شورش سے جماعت احمدیہ عنقریب ختم ہوجائے گی علامہ اقبال نے سید سلمان ندوی کو لکھا:

''الحمدللہ کہ اب قادیانی فتنہ......رفتہ رفتہ کم ہورہا ہے''

(اقبال نامہ نمبر 1 صفحہ 109 مکتوب اقبال بنام سید سلیمان ندوی 7 اگست 1936ء)

1952ء......72 فرقوں کا اجتماع

''آج مرزائے قادیانی کی مخالفت میں امت کے 72 فرقے متحد ومتفق ہیں''

(مولوی اختر علی خاں ابن مولوی ظفر علی خاں اخبار زمیندار 5 نومبر 1952ء)

اس سال قادیانیت کو شکست دے دی جائے گی......53-1952ء بخاری کا سال

''مرزا محمود کو آگاہ رہنا چاہئے کہ اس کی بڑ کا سال گزر گیا ہے۔لو اب 53ء بخاری کا سال ہے اور میں اپنے مولا کریم کے فضل وکرم سے کہہ رہا ہوں کہ تم ہوشیار ہوجاؤ۔آخری فتح میری ہوگی''۔

(تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ 26 دسمبر 1952ء اخبار آزاد 16 جنوری 1953)

1953ء......اگر صرف ظفر اللہ خاں کو وزارت سے ہٹا دیا جائے تو قادیانی 50 فیصد ختم ہوجائیں گے......میرے باوا کی امت

''آج ظفر اللہ خاں کو ہٹا دو اگر کل کو پچاس فیصد مرزائی مسلمان نہ ہوجائیں تو میری گردن مار دو۔ اگر مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دو تو محمود ڈھونڈے گا کہ میرے باوا کی امت کہاں ہے؟''

(احراری اخبار آزاد 18 جنوری 1953ء)

1953ء......قادیانیوں کی ہر طاقت جلد ختم کردی جائے گی...... ہر طاقت ختم

''ہمارا ایمان ہے کہ مرزائیوں کو شکست ہوگی اور جو طاقت بھی ہمارے پروگرام میں حائل ہوگی ہم اسے بھی ہٹا دیں گے۔''

(اخبار آزاد 6 فروری 1953ء)

1974ء......شاہ فیصل اور جماعت احمدیہ

''جمعیۃ المشائخ کے مقتدر لیڈر، جامعہ عربیہ کے پرنسپل مولانا منظور احمد چنیوٹی نے جو عرب ممالک کا سات ماہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حال ہی میں وطن واپس تشریف لائے ہیں اپنے سعودی عرب کے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے شاہ فیصل کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قادیانیوں کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی راہنمائی کی اور تاروں کے ذریعہ حکومت پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے۔''

(نوائے وقت 3 اکتوبر 1974ء)

1974ء......مسٹر بھٹو اور عقبیٰ میں نجات

روزنامہ نوائے وقت نے مسٹر بھٹو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اداریہ میں لکھا:

''کوئی عجب نہیں کہ قادیانیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کا یہ فیصلہ عقبیٰ میں مسٹر بھٹو کی نجات کا موجب بننے کے ساتھ قوم کی بھی نشاۃ ثانیہ کا باعث بن جائے''۔

(پرچہ 9 ستمبر 1974ء)

1974ء......فرقوں کا متفقہ فیصلہ

''قادیانیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے فیصلہ کی ایک خاص اہمیت یہ بھی ہے کہ اس پر اجماع امت بالکل صحیح طور پر ہوا ہے اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر

جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں‘‘۔

(نوائے وقت 6 اکتوبر 1974ء)

1974ء آدھے سے زیادہ قادیانیت ختم ہوگئی......از مولوی مودودی

’’بیرونی ممالک میں قادیانیوں نے جو نفوذ حاصل کیا ہے وہ آدھے سے زیادہ اس وقت ختم ہوگیا جب پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینٹ نے اتفاق رائے سے ان کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد پاس کی تھی‘‘۔

(ہفت روزہ ایشیا 20 اکتوبر 1974ء)

1974ء اگر قادیانیت کو کافر قرار دے دو تو خدا کی قسم کوئی طاقت تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکے گی......مجلس ختم نبوت کے سربراہ مولوی یوسف بنوری

’’میں نے زور دے کر اس میز کو دھکا دیا جو میرے سامنے پڑی تھی اور کہا کہ بھٹو صاحب! بھٹو صاحب! اگر اللہ کو راضی کرنے کے لیے تم مسلمانوں کے اس (احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے) مطالبہ کو مان لو تو خدا کی قسم! کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی‘‘۔

(تقریر 13 ستمبر 1974ء ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت کراچی 20 اکتوبر 1992ء صفحہ 25)

1974ء قادیانی ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئے......شورش کشمیری

’’اب اس کے بعد قادیانی مسئلہ پاکستان میں ہمیشہ کے لیے طے پا گیا ہے۔ بانس ہی نہ رہا تو بانسری کیا بجے گی۔ حضور سرور کائنات کے دربار میں مسٹر بھٹو کے لیے بڑا اجر ہے۔ انہوں نے ختم نبوت کی پاسبانی کی ہے آج ہر گھر میں مرد، عورتیں بچے بچیاں ان کے لیے دعا کر رہے ہیں‘‘۔

(چٹان 10 ستمبر 1974ء)

1974ء اب قادیانیت سکڑنے کا وقت آ گیا......سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر

’’اب قادیانیت کے سکڑنے بلکہ ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے‘‘

(ہفت روزہ لولاک مارچ 1974ء)

1975ء قادیانیوں کا پردہ چاک ہوگیا......منظور احمد چنیوٹی

’’مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین کو عالم اسلام کی بڑی بڑی حکومتوں سعودی عرب، جمہوریہ مصر، جمہوریہ شام، متحدہ عرب امارات اور پاکستان نے کافر قرار دیتے ہوئے اپنے اپنے ملک میں ان کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیاں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ان کے دفاتر سربمہر کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی

تمام املاک کو بحق سرکار ضبط کرلیا گیا۔ 1975ء جو قادیانی ہندو پاک سے جانا چاہتے تھے ان کے اجازت نامے منسوخ کر کے ان کو بندرگاہوں سے ہی واپس کر دیا گیا۔ قادیانی حضرات اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دنیا کو فریب دینے کی جو ناپاک کوشش کر رہے تھے اب ان کا پردہ چاک ہو چکا ہے''۔

(عبرتناک انجام صفحہ 3 ناشر ادارہ مرکزیہ دعوۃ وارشاد چنیوٹ)

1978ء......افریقہ میں تمام قادیانیوں نے توبہ کر لی ہے......منظور احمد چنیوٹی

مولانا نے افریقہ کے دورے سے واپسی پر ہفت روزہ خدام الدین لاہور کو درج ذیل انٹرویو دیا:

''ہمارے پچھلے دورہ کے بعد تقریباً ہر شہر میں بہت سے قادیانیوں نے توبہ کی اور اسلام میں داخل ہوئے۔ نزد لاگوس دارالحکومت نائیجیریا میں جہاں ایک ہزار سے زیادہ قادیانی تھے اور ان کا اپنا ایک مرزواڑہ بھی تھا اب وہاں ایک بھی قادیانی نہیں رہا۔ سب توبہ کر گئے ہیں اور مرزااڑھ بھی اب مسجد بن چکا ہے اس کا امام جو پہلے قادیانی اب مسلمان ہو چکا ہے۔

اکرانز داباوان میں سو کے قریب قادیانی توبہ کر چکے ہیں ابی کوٹہ میں بھی کئی قادیانی توبہ کر چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان پارلیمنٹ اور رابطہ کی تاریخی قرارداد سے دنیا کے ہر حصے میں قادیانیوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہے''۔

(رپورٹ دورہ یورپ وافریقہ صفحہ 7 تا 9 شائع کردہ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ)

1985ء......قادیانیت ایک کینسر ہے، میری حکومت اس کو ختم کر دے گی......جنرل ضیاء الحق

''قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لیے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعہ اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ اس سرطان کا خاتمہ کر دیا جائے۔''

(روزنامہ مشرق کوئٹہ 10 اگست 1985ء)

''اگر آرڈی نینس کی خلاف ورزی کی گئی تو حکومت انتہائی سختی کے ساتھ نمٹے گی انہوں نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ (قادیانیوں کے خلاف) قانون کا غیظ وغضب انتہائی شدید ہوگا''۔

(قادیانی ہماری نظر میں صفحہ 226)

''میرے والد محمد اکبر علی مرحوم کی ساری عمر سرکاری ملازمت کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری۔ وہ قادیانیوں کو انگریز کا کھڑا کیا ہوا فتنہ سمجھتے تھے میں ان کا بیٹا ہوں''۔

(جنگ 18 نومبر 1983ء بحوالہ قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ 225)

آیئے اب سو سال پر پھیلی ان پیشگوئیوں کے برعکس بانی جماعت کی پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

میں خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوں جسے کوئی تباہ نہیں کرسکتا...... بانی جماعت احمدیہ کا حیرت انگیز اعلان

جماعت احمدیہ کے مقابل پر آنے والے پہاڑوں جیسے علماء کی پیشگوئیوں کے برعکس بانی جماعت کیا اعلان فرما رہے تھے۔ آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

1880ء تا1884ء

خدا میری سچائی کو زور آور حملوں سے خود ثابت کرے گا...... بانی جماعت احمدیہ

بانی جماعت احمدیہ نے اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ چہار حصہ میں درج ذیل الہام درج فرمایا:

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص665 مطبوعہ لندن)

1893ء...... میں خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوں...... بانی جماعت احمدیہ

''اللہ تعالیٰ اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودے کو کاٹ سکتا ہے۔ جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے پھر جو دانا و بینا اور ارحم الرحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودے کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی انتظار کر رہا ہے تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلوار مار رہے ہو''۔

(آئینہ کمالات اسلام ص54 مطبوعہ لندن 1984ء)

1900ء...... جو منصوبے ہو سکتے ہیں کرلو مگر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے...... بانی جماعت احمدیہ

''سب مکر اور مکائد اور منصوبے کرلو مگر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کرے گا اور تمہارے سب منصوبوں کو ناکام بنادے گا''۔

(لجۃ النور روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 313 مطبوعہ لندن 1984ء)

1902ء...... میں خدا کا مامور مسیح ہوں میں غالب آؤں گا اور مخالفین شکست کھائیں گے...... بانی جماعت احمدیہ

''چونکہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مگر بغیر کسی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے اس لیے مطابق آیت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی میرے مخالف شکست کھائیں گے اور میں ہی غالب آؤں گا''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 80 مطبوعہ لندن)

1903ء...... اے لوگو! سن لو خدا اس جماعت کو پوری دنیا میں پھیلائے گا...... بانی جماعت احمدیہ

اے لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین، آسمان بنایا وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے

گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 66 مطبوعہ لندن 1984ء)

فیصلہ کن اعلان

میرا خدا صرف میری مدد کرے گا مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا خواہ میری مخالفت میں تمام دنیا درندوں سے بدتر ہو جائے...... بانی جماعت احمدیہ

بانی جماعت احمدیہ کا حرف آخر کے طور پر ایک اہم اعلان درج کرتا ہوں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اُس کے ساتھ ہوں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو میرے رفیق ہونگے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی۔ اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے ہر ایک مخالف کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لیے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگا دے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294-95 مطبوعہ لندن 1984ء)

بانی جماعت کی طرف سے مخالفین کو چیلنج اور ان کو ناکامی کی پیشگوئی

''میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طبیعت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استحصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور دعائیں قبول ہونگی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناکیں گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔

جو شخص میرے پر بددعا کرے گا یہ دعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو۔ وہ

لعنت اسی کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں اور جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کہ یہ دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری نے دیکھ لیا۔ کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندہ اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لیے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی حماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں''۔

(ضمیمہ اربعین 3-4 روحانی خزائن جلد 17 ص 471، 472 مطبوعہ لندن 1984)

باب نمبر 19

عکس انقلاب
اور
میری فیصلہ کن مشکلات

سو اصدی کی مسافت کے بعد

بانی جماعت احمدیہ 1889ء میں دعویٰ ماموریت کے ساتھ تاریخ پر جلوہ افروز ہوئے اور 1908ء میں رخصت ہو گئے جبکہ آپ کے مخالفین کی فوج سال بسال تاریخ کا سفر طے کرتی رہی۔

اس دوران 1933ء، 1953ء، 1974ء اور 1984ء جیسے خوبصورت سنگ میل بھی ان کی راہ میں آئے۔

مختلف حکومتوں کی رفاقتیں بھی نصیب ہوئیں۔اعلیٰ عدالتوں نے بھی دست شفقت عطا کیا۔عالمی رابطہ اسلامی کی صحبتیں بھی دامن گیر ہوئیں۔Black Gold کی جھلک بھی اندھیروں میں روشنی مہیا کرنے کے کام آئی۔

لوٹ مار، قتل وغارت اور زنداں کی سہولت بھی مہیا ہوئی آرڈیننس اور قانون میں تبدیلیاں بھی لائی گئیں مگر ان تمام ناخنوں تک زور لگانے والے مرحلے کے بعد سوا صدی کی مسافت پر جماعت احمدیہ اپنے گراف کے کس لیول پر ہے؟ تباہ وبربادی کے کنارے پر یا کامیابیوں کے آسمان پر؟

1۔مایوسی اور ناکامی کس کے حصے میں آئی ہے؟

2۔سرسبزی اور شادابی کس کو نصیب ہوئی ہے؟

3۔کس پر ہر چڑھنے والا دن ظلمت سے نور کی طرف کا سفر ہے؟

4۔کون ہے جو دوسروں کو تباہ کرتا کرتا اپنے پاؤں پر سے بھی گر پڑا ہے؟

5۔کس کا معاشرہ محبت رسول کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے؟

6۔کس کے ہاں روز فدایان دین جانی ومالی قربانی کے نذرانے نچھاور کر رہے ہیں؟

7۔کس کے ہاں الحاد و بے حیائی کا رونا رویا جا رہا ہے۔

8۔کس کے مبلغین کے قدموں کی چاپ افریقہ کے جنگلوں سے لیکر جزائر فجی کے کناروں تک گونج رہی ہے؟

9۔کون ہے جو تبلیغی سفروں کے لیے زمین سے نکل کر آسمان تک جا پہنچے ہیں؟

10۔کون خدا کی مدد سے روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور کون تباہی و بربادی کی تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ونامراد رہا۔

سوا صدی پر پھیلے اعداد وشمار میری زندگی کی آخری اور فیصلہ کن مشکل بن گئی۔

مشکل نمبر 49

قادیانیت کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ہمارے لیے ممکن نہیں رہا

سوا صدی کی جنگ کے نتائج ملاحظہ کے لیے پیش ہیں:

1900ء

مرزا صاحب کے پاس بے تحاشا مالی قربانی کرنے والے فدائی ہیں جبکہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں......مولوی

محمد حسین بٹالوی

مولوی محمد حسین بٹالوی جنہوں نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا کہ احمدیت کو میں نے بلند کیا اور میں ہی تباہ کروں گا۔اپنی زندگی کے آخر پر افسوس کو ان الفاظ میں درج فرماتے ہیں:

''مرزا کا یہ حال ہے کہ اول تو اس کا کام مفت ہوجاتا ہے اور اس کے مرید ہی وکیل ومختار ہوجاتے ہیں اور اگر اس کو چندہ کی ضرورت پڑے تو ایسے مواقع پر اس کے ہاں اس قدر چندہ کی بھرمار ہوجاتی ہے کہ گویا تجارتی سبیل نکل آتی ہے۔دس روپیہ کی ضرورت پیش آوے تو سو روپیہ جمع ہوجاتے ہیں۔اہل حدیث اس کے مقابل میں کھڑے ہوں تو پہلے معقول چندہ جمع کرلیں۔یہی امر اب تک مانع نالش رہا ہے ورنہ اہل حدیث کبھی کے نالش کردیتے''۔

(اشاعۃ السنۃ نمبر 4 جلد 2 صفحہ 110)

1926ء

گھر بیٹھ کر جماعت احمدیہ کو برا بھلا تو ہر کوئی کہہ سکتا مگر یورپ امریکہ میں تبلیغ اسلام صرف یہی لوگ کر رہے ہیں......مولانا ظفر علی خاں

روزنامہ زمیندار دسمبر 1926ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور خدمت دین کی مشہور عام شہرت کو یوں قلمبند کرنے پر مجبور ہوگیا۔

''گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔کیا ندوۃ العلماء، دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ بھی تبلیغ واشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں''۔

1947ء

جماعت احمدیہ کا منظم پروگرام پوری دنیا کی مسلمان بنانے کے لیے یورپ تک پھیل گیا ہے......دنیا کی مستند دستاویز انسائیکلو پیڈیا برٹینکا کا بھی اعتراف

اس سال جماعت احمدیہ کی فتوحات برصغیر سے نکل کر یورپ اور امریکہ تک پھیل چکی تھیں اور اس میں اتنی شدت اور سرعت تھی کہ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا۔

''جماعت احمدیہ کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے۔نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ ماریش اور جاوا میں بھی اس کے علاوہ برلن شکاگو اور لندن میں بھی اس کے تبلیغی مشن قائم ہیں ان کے مبلغین نے خاص کوشش کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں اور اس میں انہیں معتدبہ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ان کے لٹریچر میں اسلام کو اس شکل میں پیش

کیا جاتا ہے کہ جو نو تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے باعث کشش ہے۔اس طریق پر نہ صرف غیر مسلم ہی ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں بلکہ ان مسلمانوں کے لیے بھی یہ تعلیمات کشش کا باعث ہیں جو مذہب سے بیگانہ ہیں یا عقلیات کی رو میں بہہ گئے ہیں ان کے مبلغین ان کے حملوں کا دفاع بھی کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلامی پر کئے‘‘۔

(مطبوعہ 1947ء جلد 12 صفحہ 711-712 بحوالہ احمدیت صفحہ 409)

1956ء

1953ء کا ہنگامہ خیز سال گزر چکا ہے۔سینکڑوں احمدی گھر لوٹے اور جلائے جا چکے ہیں۔عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کا نعرہ یہ سال بخاری کا ہے ماضی کی گرد میں روپوش ہو چکا ہے۔ہم نے اس خونی سال سے 3 سال کی مسافت پر کھڑے ہو کر احمدیت کے افق کا طائرانہ جائزہ لیا تو احمدی ناکامیوں کی کہانی کی بجائے مخالفین کا ہی یہ اعتراف وصول پایا۔

ہمارے پہاڑوں جیسے علماء اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود احمدیت سے ہار چکے ہیں بلکہ 1953ء کی خوں ریزی بھی ان کی رفتار روک نہیں سکی......مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب کا اعتراف

مولوی عبدالرحیم صاحب جماعت احمدیہ کے چوٹی کے مخالفین میں شمار ہوتے تھے مگر آخر کار ان کی ذاتی شرافت نے ان سے درج ذیل اعتراف کروا کر 1953ء کے سال کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا۔

’’ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین دہلوی (وفات 1902ء) مولانا انور شاہ دیو بندی (وفات 1932ء) مولانا قاضی سید سلمان منصور پوری (وفات 1930ء) مولانا محمد حسین بٹالوی (وفات 1920ء) مولانا عبدالجبار غزنوی (وفات 1913ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری (وفات 1948ء) اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر ورسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لیے تکلیف دہ ہونگے۔لیکن اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادنی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں (گزشتہ ہفتے روس اور امریکہ کے دو سائنس دان ربوہ وارد ہوئے) اور دوسری جانب 1953ء کے

عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 57-1956ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔

1953ء کے وسیع ترین فسادات کے بعد جن لوگوں کو یہ وہم لاحق ہو گیا ہے قادیانیت ختم ہو گئی ہے یا اس کی ترقی رک گئی انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ بلدیاتی اداروں میں بلکہ (بعض اطلاعات کی بناء پر) مغربی پاکستان اسمبلی میں قادیانی ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔

(المنیر 23 فروری 1956ء صفحہ 10)

ایڈیٹر کے اس اعتراف کے ٹھیک 32 سال بعد المنیر کے ہی سب ایڈیٹر امتیاز بلوچ صاحب بدلے حالات میں جماعت احمدیہ کی بدلی ہوئی تصویر کو اس طرح سے پیش کرتے ہیں۔

1998ء

آج ہر قادیانی تن من دھن سے قربانی کر رہا ہے اور ڈش انٹینا کی مدد سے ان کی تبلیغ دنیا کے کناروں کو چھو رہی ہے ......32 سال بعد ایک اعتراف کا تسلسل

''آج میں عمر کی تیس بہاریں دیکھ چکا ہوں۔ایسے ادارے کے ساتھ وابستہ ہوں جس کے بانی نے تمام عمر قادیانیت کے خلاف لڑنے میں گزاری ہے میری مراد مولانا عبدالرحیم اشرف ہے اس ادارے میں مجھے ردّ قادیانیت پر بہت سی کتابیں پڑھنے اور علماء کی مجالس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں اب جا کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قادیانی ایک فرقہ ہی نہیں ایک منظم تحریک ہے۔یہ تحریک اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہمہ تن مصروف عمل ہے ان کا جال قادیان ربوہ سے لے کر برطانیہ اور کئی دوسرے ممالک تک پھیل چکا ہے۔اور ہر قادیانی تن من دھن سے اپنی تحریک کی خاطر قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ڈش انٹینا کی مدد سے قادیانی کی تبلیغ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے۔گھر گھر انہوں نے ڈش انٹینا ان چار دیواریوں میں بھی نصب کر رکھے ہیں جنہیں یہ مساجد کا نام دیتے ہیں۔قادیانی اور ان کی تحریک کبھی نہ پھولتی پھلتی اگر ہم مسلمانوں میں دینی شعور موجود ہوتا۔ہماری کم علمی دین سے عملاً بیگانگی کا ان لوگوں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے''۔

(ہفت روزہ الاعتصام اگست 1998ء۔بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27 نومبر تا 3 دسمبر 1998ء صفحہ 16)

1958ء

1953ء کی لوٹ مار کے پس منظر میں مجھے ختم نبوت کے آرگن آزاد کی یہ پیشگوئی صدا یاد رہے گی کہ

''ہمارا ایمان ہے کہ مرزائیوں کو شکست ہوگی اور جو طاقت بھی ہمارے پروگرام میں حائل ہوگی ہم اسے بھی ہٹا دیں گے''۔

(آزاد 6 فروری 1953ء)

راہ میں حائل ہونے والی ہر طاقت ہٹادی گئی۔قانون کو ہاتھ میں لے لیا گیا۔زندگی موت کے شعلوں کے سپرد کردی گئی مگر نتیجہ؟ کیا قادیانیوں کو شکست ہوگئی؟ یہی جاننے کے لیے میں نے 1953ء سے 5سال دور 1958ء کے برساتی مہینے میں چھلانگ لگائی۔مگر یہاں بھی جو اعتراف سننے کو ملا وہ اُس خدائی فیصلہ سے مختلف نہ تھا جو 1889ء سے جماعت احمدیہ کے حق میں چلا آرہا ہے۔

پوری دنیا کو تبلیغ اسلام کرنے کا فخر صرف اور صرف احمدیت کے نصیب میں جا چکا ہے......ایڈیٹر جدوجہد کا اعتراف

ایڈیٹر ماہنامہ جدوجہد جماعت احمدیہ کی تین خوبیوں کے عنوان کے تحت درج ذیل خبر درج کی ہے۔

''پاکستان اور بھارت میں بیسوں فرقے موجود ہیں جن کو نام سے غرض ہے کام سے کوئی واسطہ نہیں بحث وتمحیص میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے جارہے ہیں لیکن عمل مفقود حالانکہ صرف عمل کر کے دکھلانا ہی اسلام کی خوبی ہے ورنہ مسلمان کا ہر دعوی عاشقی ایک مجذوب کی بڑ سے کم نہیں۔قطع نظر عقائد کے عملی طور پر مرزائی (احمدی) فرقہ باقی تمام فرقوں سے تین باتوں میں فوقیت رکھتا ہے۔

1۔اسلامی مساوات

ان میں اونچ نیچ شریف رذیل ادنی واعلیٰ کی تمیز کم ہے سب کی عزت کرتے ہیں۔

2۔بیت المال کا قیام

یہ ایک باقاعدہ شعبہ ہے جس میں ہر مرزائی (احمدی ناقل) کو اپنی ماہوار آمداً کا 1/10 لازماً دینا پڑتا ہے صدقات۔خیرات۔فطرانہ۔وغیرہ سب جمع کر کے یہ رقم صدقات جاریہ میں خرچ کی جاتی ہے۔

3۔تبلیغ اسلام

یہ فخر صرف اسی فرقہ کو حاصل ہے کہ سنی شعیہ۔وہابی دیوبندی۔چکڑالوی فرقہ کے لوگوں سے تعداد میں کم ہوتے ہوئے پھر بھی لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کر کے اپنے بل پر تبلیغی مشن غیر اسلامی ممالک میں بھیجتے ہیں اور خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیغام غیر مسلمانوں تک پہنچاتے ہیں۔

ہمارے دیس میں بڑے بڑے امیر لوگ موجود ہیں اور فلاحی انجمنیں قائم ہیں مثلاً انجمن حمایت اسلام لاہور جو لاکھوں روپیہ تعلیم پر خرچ کرتی ہے لیکن کوئی اللہ کا بندہ یا انجمن اس طرف توجہ نہیں دے رہی۔

(ماہنامہ جدوجہد لاہور جولائی 1958ء)

1969ء

تبلیغ اسلام کا ہر سہرا صرف احمدیوں کے ہی سر پر ہے وہ عیسائیوں کو ہو یا ہندوؤں کو......مولانا اشرف علی تھانوی خلیفہ مجاز مولانا عبدالماجد دریابادی کا اعتراف

مولانا ایک تبلیغی خبر کے زیر عنوان درج ذیل اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

''مشرقی پنجاب کی ایک خبر ہے کہ اچاریہ ونو بھاوے جب پیدل سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرۃ النبویؐ پر انگریزی میں کتابیں پیش کیں۔ یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر تو جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا اچاریہ جی نے دورہ اودھ کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریاباد میں قیام کرتے ہوئے گئے لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو۔ نہ ندوی۔ دیوبندی۔ تبلیغ اسلامی جماعتوں میں سے۔ آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقع تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے یہی خارج از اسلام جماعت ''شاہ'' نکل آتی ہے اور ہم دیندار منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں''۔

(صدق جدید لکھنو 19 جون 1969ء)

مہمیز

1970ء کے بعد ہم ایک ہنگامی دور میں داخل ہوتے ہیں 7 ستمبر 1974ء کو جماعت احمدیہ کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم قرار دے دیا اس کے ٹھیک 10 سال بعد نئی حکومت نے احمدیوں کو اسلامی شعائر سے بھی منع فرما دیا اور اس کے لیے تین سال سزا اور جرمانہ کا قانون پاس کر دیا۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں احمدی احباب کو کلمہ پڑھنے۔ اسلام علیکم کہنے اور تبلیغ کے جرم میں پس زندان بھی ڈال دیا۔

ان سب اقدامات کا حاصل وصول کیا ہوا۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار رک گئی؟ کم ہو گئی؟ یا غیر معمولی طور پر بڑھ گئی؟۔ آیئے اس کا جائزہ تازہ ترین اعترافات سے لیتے ہیں۔

1992ء

آج کے دور میں احمدی یورپ اور امریکہ جیسے ملکوں میں جس یکسوئی سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اسے دیکھ کر آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں؟ مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ مہارت لاہور ناصر مصطفی فیروز کا دورہ یورپ سے واپسی پر اعتراف۔

''حیران ہوں، رووٴں دل کو، کہ پیٹوں جگر کو میں''
''ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہیئے''

گذشتہ چند ماہ امریکہ برطانیہ اور یورپی ممالک میں بسلسلہ سیاحت جانے کا اتفاق ہوا۔ یورپ اور افریقہ کے بہت سے ممالک اور امریکہ کے ملک کینیڈا میں وہ فرقہ جسے پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اور قانونی طور پر

ان پر یہ پابندی بھی عائد ہے کہ وہ مسلمانوں کے نام اوران کی اصلاحات کواستعمال نہیں کر سکتے انہیں ان ممالک میں احمدی مسلم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ لوگ انتہائی منظم طریقے سے احمدیت کی تبلیغ وتلقین میں مصروف عمل ہیں اور اصل مسلمانوں کا تشخص اختیار کر چکے ہیں۔

اس وقت کینڈا، یورپ اور افریقہ کے بیشتر علاقوں میں احمدی مشنری پورے نظم وضبط اور مکمل یکسوئی سے احمدیت کی تبلیغ وتلقین میں مصروف ہیں ان کی سینکڑوں عبادت گاہیں، ہزاروں تبلیغی مراکز، لاکھوں مبلغین بے تحاشا لٹریچر جدید سہولتوں سے مزین لائبریریاں، دارالحمد، اجتماعات اور مجالس کے ذریعے احمدیت کی تبلیغ واشاعت کا کام جاری ہے جس سے متاثر ہوکر سینکڑوں غیر مسلم احمدیت کے جال میں پھنس کر بزعم خود مسلمان ہورہے ہیں جبکہ دوسری جانب مسلمان باہم دست وگریباں ہیں فقہی اور مسلکی اختلافات کے باعث مقدمے بازیاں ہورہی ہیں مسجد کی تالابندی، ایک دوسرے کے خلاف عدالتی چارہ جوئی اوران کے عوض جگ ہنسائی۔

المیہ یہ ہے کہ مسلمان جن کی کثیر تعداد ان علاقوں میں رہائش پذیر ہے اور علماء کرام وہاں بھی ایک دوسرے کے خلاف مذہبی جنون کے تابع محاذ آراء ہیں جبکہ غیر مسلم احمدی اپنے نظریات کی تبلیغ واشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

ان علاقوں میں جو کچھ میں نے دیکھا سچ یہ ہے کہ بیان کرنے کی ہمت ہے نہ لفظ ساتھ دیتے ہیں۔مگر ''ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہئے'' اور ''حیران ہوں روؤں دل کو کہ پیٹوں جگر کو میں'' کہ مسلمان تو اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت سے اس قدر مغلوب ہیں کہ انہیں یہ بھی دکھائی نہیں دیتا کہ جنہیں ہم غیر مسلم کہتے ہیں وہ اسلام اور مسلمانوں کے نام پر کیا کررہے ہیں؟ اور ہم کیا کررہے ہیں؟

ان علاقوں میں احمدیوں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے مجھ جیسا دنیادار آدمی یقیناً یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ کیا واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں؟ کیا انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا عمل درست تھا؟ کیا جن نظریات کو لیکر یہ طبقہ برطانیہ جرمنی افریقی ممالک اور کینڈا میں مصروف ہے اب یا کبھی بعد میں ان کو لوگوں کے اذہان سے مٹانا ممکن ہوسکے گا۔

اگست 1992ء

اے لوگو! قادیانیوں کے آگے بند ھ باندھو ورنہ تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

ہفت روزہ اہل حدیث لکھتا ہے:

دینی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ!

”25 اگست 1992ء کو روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی خبر نے چونکا دیا۔

حیران ہوں باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں لیکن دینی جماعتیں باہمی سر پھٹول ہیں مصروف ہیں۔
قادیانی باطل ہونے کے باوجود بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔شوروغل اور ہنگامہ آرائی کے بغیر نہایت خاموشی سے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں شب وروز مصروف ہیں۔قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں۔ان کے مبلغین دور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور قوتِ لایموت پر قانع ہو کر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں آسٹریلیا، کینڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔اِدھر ہماری کیفیت یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے بجٹ چند لاکھوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔مگر اندرون پاکستان عیسائی مشنری ''ذکری'' اور بہائی لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے بلکہ مرتد بنانے میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ان کے تبلیغی مشن، اُن کے اشاعتی پروگرام زور شور سے جاری ہیں وہ اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کے لئے لٹریچر کے انبار لگا رہے ہیں۔ پھر وہ جدید تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر سائنس کی کرشمہ سازیوں سے خوب استفادہ کر رہے ہیں۔مگر دینی جماعتیں اور ان کے سربراہ تکفیر کی بمباری میں مصروف ہیں۔

روزنامہ جنگ نے اپنے صفحہ آخر پر یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔آسٹریلیا، افریقہ، یورپ، ایشیا۔ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ہوتا ہے تو حج کی پوری کفیات اور حرکات وسکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی اور افریقی ملکوں تک بمشکل پہنچائی جاتی ہیں۔کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اور ان کے قدآور سربراہ موجود ہیں اُن کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں۔سیارے کے ذریعے کبھی کاسٹ نہیں کئے گئے۔ہمارے ملک میں دو بڑی قومی سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔

1۔ پاکستان مسلم لیگ جس کے سربراہ جناب محمد خاں جونیجو ہیں۔

2۔ پاکستان پیپلز پارٹی جن کی قائد بنت بھٹو مسز بینظیر زرداری ہیں۔یہ دونوں جماعتیں باری باری ملک کی حکمران رہتی ہیں۔ان دونوں لیڈروں کی تقریریں آج تک نہ ٹیلی کاسٹ کی گئیں اور نہ ہی دوسرے ملکوں میں انہیں پہنچایا گیا۔

میاں نواز شریف ملک کے وزیر اعظم اور قائد ایوان ہیں۔صدر پاکستان غلام اسحاق خاں، چیف آف سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ ہیں ان کے خیالات، خطابات اور تقریریں بھی آج تک سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ

نہیں کی گئیں۔ کیونکہ سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کر کے دور دراز ممالک تک اپنے خیالات پہنچانا بہت مہنگا کام ہے جو ہمارے جیسے غریب ملک کی بساط سے باہر ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اتنی خطیر رقم کہاں سے ملتی ہے؟ اس قدر وافر سرمایہ انہیں کون مہیا کرتا ہے؟ ہم تو شروع سے یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانیت سیاسی دہشت گردوں کا نام ہے پہلے یہ برطانیہ کے گماشتے تھے اور برطانیہ کے لئے جاسوسی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ محب وطن لوگوں کی مخبریاں کرتے اور انگریز کے تعاون سے اپنے ہاتھ رنگین کرتے تھے۔ لیکن اب وہ امریکہ اور بھارت کے ایجنٹ ہیں۔ بھارت نے ان سے ملی بھگت کر کے انہیں اپنا آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ سی۔ آئی۔ اے'' اور'' را'' سے انکی گاڑی چھنتی ہے اور امریکہ بہادر یہی ان کے وسیع اخراجات ادا کر کے اپنے مفاد کے لئے اپنا آلہ کار بنائے ہوئے ہے۔ ملک کی مختلف دینی جماعتوں کے سربراہوں کے لئے یہ سوچنے کی بات ہے کہ ان کی غفلت سے اغیار کس قدر منظم اور سائنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اب حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دینی جماعتیں آپس کے جزوی اختلافات میں آزاد رہتے ہوئے اسلام کے اجتماعی مفاد کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور دشمنان دین کی خوب سرکوبی کرنا چاہیے ورنہ اغیار ہمیں طعنہ دیں گے کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں۔

مقام غور و فکر یہ ہے کہ مرزا طاہر احمد کو اس قدر فنڈ کہاں سے مل گیا؟ کس کے مالی تعاون کے بل بوتے پر اُن کی تقریریں اور خطبے چار چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں ہم پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور سربراہوں کو یہ دعوت فکر دیں گے کہ خدا کے لئے اسلام کی عظمت کے لئے دین کی سربلندی کے لئے رسول اللہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کی ناموس کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ جیسا کہ 1953ء میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ ہمیں اندیشہ ہے۔ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اقبال مرحوم کی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

تفصیلی مضمون کسی دوسری مجلس میں لکھیں گے۔ مضمون سمیٹنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ 25 اگست کے روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر کی خبر کے متن کو پیش کر دیا جائے۔ تاکہ اہل درد اہل دانش، اہل فکر، خبر پڑھ کر اس کا صحیح تجزیہ کر سکیں اور حالات و ظروف کا جائزہ لے سکیں۔

روزنامہ جنگ بایں الفاظ سُرخی لکھتا ہے:

''مرزا طاہر احمد کا خطبہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا''

خبر کا متن یہ ہے:

ربوہ: جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بدظنی بھی جھوٹ ہے اور دنیا کے اکثر جھگڑے بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والی قوموں کا رزق چھین لیا جاتا ہے۔ اس میں دیندار اور غیر دیندار کا کوئی فرق نہیں۔ جو قومیں سچ کو اختیار کرتی ہیں ان کے رزق میں برکت ملتی ہے۔ مسلم دنیا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کیساتھ محبت سے پیش آیا جائے۔ اور بھائیوں جیسے تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان کا یہ خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا کے چار براعظموں میں ٹی وی پر دیکھا اور سنا گیا۔ ان براعظموں میں عنقریب آسٹریلیا، ایشیاء، یورپ اور افریقہ شامل ہیں۔ ان کے خطبات امریکہ اور کینیڈا میں بھی اسی طرح براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ''ڈش انٹینا'' کے ذریعے دیکھے اور سُنے جایا کریں گے۔

(روزنامہ جنگ 25 اگست 1992ء) (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 11 ستمبر 1992 صفحہ 11-12)

معزز قارئین نے مندرجہ بالا بصیرت افروز مضمون پڑھ لیا ہے۔ یہ مضمون پڑھکر بعض سوالات ذہن میں اُبھرتے ہیں۔ مثلاً:

1۔ ہمارے علماء حضرات یہ خوشخبریاں سُنانے کے عادی ہیں کہ قادیانی جماعت مٹ رہی ہے، بکھر گئی ہے حتّٰی کہ دم توڑ رہی ہے لیکن یہ مضمون بتاتا ہے کہ یہ جماعت مری مٹی نہیں نہ ہی دم توڑ رہی ہے۔ بلکہ پہلے سے کئی گنا زیادہ پھیلاؤ اور استحکام پا چکی ہے۔

2۔ مضمون نگار نے مرزا طاہر احمد کے خطبہ کا اقتباس شامل کرکے سادہ ذہنوں کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ کہ قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں کے لگ بھگ ہے۔ اور دینی جماعتوں کا بمشکل لاکھوں میں ہے۔ اور یہ سچائی سے رزق میں برکت آتی ہے۔ جھوٹ سے رزق میں کمی آتی ہے۔ کیا مضمون نگار یہی احساس دلانا چاہتا ہے؟

مئی 1994ء

قادیانیت ہماری ہر کوشش کے باوجود ختم نہیں ہوئی بلکہ اب تو وہ ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں...... علامہ جاوید الغامدی

جماعت اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ زندگی نے علامہ جاوید الغامدی سے احمدیت کو تباہ کرنے کے پروگرام کے بارے میں انٹرویو کیا تو جواب میں تاریخ کو درج ذیل اعتراف وصول ہوا۔

س: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کیا وہ درست ہے؟ کیا ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دینے والی اسمبلی آئین میں اس ترمیم کی مجاز قرار دی جاسکتی ہے؟

ج: دعوت کا طریقہ کار اپنانا چاہیے تھا۔اس طرح قادیانیت آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی علماء اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے تو قادیانیت اسی طرح تحلیل ہوجاتی جس طرح بہائی اور اسماعیلی ختم ہو گئے۔ ہمارے ہاں قادیانیوں کو مضبوط کیا گیا ہے۔تاہم اب جو قانون بن چکا ہے اس کی پیروی کرنی چاہیے ورنہ ریاست کا نظم باقی نہیں رہ سکے گا۔اگر ہم صحیح دین واضح کردیں تو غلط نظریات اپنی موت آپ مرجائیں گے۔کسی کو گولی ماردینا دعوت نہیں ہے۔

س: آئین میں ترمیم کے بعد آرڈی نینس جاری کیے گئے اور شعائر اسلامی کی ممانعت کردی گئی کل کو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ (احمدی ناقل) اپنا نام بھی تبدیل کرلیں؟

ج: یہ غلط طریق کار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انڈے بچے ہیں اگر سلیقے سے کام لیا جاتا تو نوبت یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔وہ ہمارے ملک کے شہری تھے مگر اس اقدام سے بیرون ملک پھیل گئے۔لندن میں مرکز قائم کرلیا۔''سٹیلائیٹ'' کے ذریعہ پوری دنیا تک اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔انہیں گھر سے باہر منتقل کردیا گیا تو یہ نتائج برآمد ہوئے۔مصلحت کا تقاضا انہیں اپنے سے دور کرنا ہرگز نہیں تھا۔اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس فتنہ سے نمٹنے کا غلط طریق کار اپنایا گیا۔مناسب طریقہ اپنایا جاتا تو نتائج یقینا بہتر ہوتے۔

(انٹرویو قربان انجم ہفتہ وار زندگی مدیر مجیب الرحمن شامی 7 تا 13 مئی 1994ء صفحہ 40)

اگست 1994ء

قادیانیوں کا ایک امام ہے اور وہ ساری دنیا کو کنٹرول کررہا ہے جبکہ ہمارے ہاں جس کے بھی ساتھ 2 آدمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے...... ماہنامہ الحق کی فریاد

اسلامی انقلاب کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہے

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک اگست 1994ء صفحہ 43-44 پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت جناب محمد زاہد الحسینی آف اٹک کا مضمون شائع ہوا ہے۔جس میں ایک مرکزیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔عیسائیت کا رُوما 2000 سال سے ہے وغیرہ وغیرہ۔آگے جا کر لکھتے ہیں۔

''قادیانیت کے سربراہ کو ہم نے یہاں سے بعافیت نکال کر آج کی دُنیا کے عظیم مرکز میں پہنچا دیا ہے۔وہ وہاں بیٹھ کر دُنیا بھر کے قادیانیوں کو کنٹرول کررہا ہے۔مگر ہمارا کیا حال ہے ہم کُنتم خیرَ اُمّۃ کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر ہمارا کوئی مرکز نہیں۔جس کے ساتھ 2 آدمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے۔کیا یہ صورت حال خطرناک ہیں۔پہلے وحدت مرکز پیدا کی جائے اس کے بعد انفرادی کاموں کی بجائے ایک عالمی امیر ہو۔جس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف دو ہوں تب بھی ایک امام اور ایک مقتدی بن جائے۔اس ایک ارب افراد کا کوئی

امیر نہیں۔جس کی اشد ضرورت ہے''۔

سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند   مرتے ہیں بن آب وہ اور در پہ مہر خوشگوار

نومبر 1994ء

قادیانی اب سٹیلائٹ کے ذریعہ گھر گھر پہنچ گئے ہیں ان سے بچایا جائے......ہفت روزہ زندگی کی دہائی

ہفت روزہ زندگی لاہور نے اپنی 4 نومبر تا 10 نومبر 1994ء کی اشاعت میں زیر عنوان'' قادیانی سٹیلائیٹ ٹیلی ویژن چینل'' درج ذیل خبر درج کی نوائے وقت راولپنڈی 8 اکتوبر 1994ء کی ایک خبر ملاحظہ کیجئے۔

'' قادیانی چینل،صورتحال سے نمٹنے کے لیے اقدامات کا فیصلہ۔حکومت کو روز سینکڑوں احتجاجی خطوط اور تار موصول ہو رہے ہیں عوامی تشویش کے پیش نظر حکومت نے ایم۔ٹی۔اے سے متعلق تفصیلات طلب کرلیں''۔

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) قادیانیوں نے انٹرنیشنل چینل ایم۔ٹی۔اے سے عوام کو گمراہ کرنے کے لیے 12 گھنٹے کی جونشریات شروع کر رکھی ہیں اس پر ملک بھر میں تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔پتہ چلا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کو ہر روز سینکڑوں کے حساب سے احتجاجی خطوط اور تار موصول ہو رہے ہیں ان کے پیش نظر حکومت پاکستان نے صورتحال سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔قادیانیوں کے یہ پروگرام سٹیلائیٹ سٹیشنز 21 کے ذریعہ ہر روز صبح 11 بجے سے رات 11 بجے تک ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں جو دس فٹ قطر کی ڈش انٹینا کے ذریعہ دیکھے جاسکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں نے مری روڈ راولپنڈی پر واقعہ اپنی عبادت گاہ میں ایک بڑا ڈش انٹینا لگا رکھا ہے اور یہاں قادیانیوں کو پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔اگرچہ یہ پروگرام پاکستان سے باہر سے ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں تاہم حکومت نے عوام کی تشویش کے پیش نظر تفصیلات طلب کرلی ہیں''۔

(مندرجہ بالا مضمون اشتہار کی صورت میں ہفت روزہ زندگی میں تحریک فہم القرآن کی طرف سے میجر منہاس صاحب نے شائع کیا)

مارچ 1997ء

ہمارے علماء تو دس سوالوں کے جواب بھی نہیں دے سکتے جبکہ قادیانی اتنی تبلیغ اسلام کر رہے ہیں جتنا کبھی ہم نے سوچا بھی نہیں......بین الاقوامی مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن کی دہائی

روزنامہ اساس 24 مارچ 1997 سے غیر احمدی داستان کا ایک عبرت انگیز ورق۔

عالمی مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن کی جانب سے روزنامہ اساس 24 مارچ 1997ء میں ایک لمبا چوڑا مضمون زیر عنوان۔

''علماء کرام سے غیر مسلموں کے دس سوال: جرمنی میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں غیر مسلموں

کے سوالوں جواب دینے کون جائے گا'' شائع ہوا۔

تفصیل یہ ہے کہ جرمنی، بیلجیم، اور ہالینڈ کی مشترکہ مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن نے ایک محفل سوال وجواب مورخہ 27 اپریل 1997ء کو جرمنی کے شہر آچن (Aachen) میں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کے لیے جو زیادہ سوال پوچھے جاتے ہیں وہ تیار کئے جو تعداد میں دس تھے۔اس کے بعد مجوزّہ سوال جواب کی محفل سے سات مہینے قبل اکتوبر 1996ء میں پاکستان کے 32 جیّد علماء کرام کو یہ سوال بھیج دیئے گئے۔

ان علماء کرام میں قاضی حسین احمد، مولانا سمیع الحق، مولانا فضل الرحمن، مولانا نورانی نیازی سمیت قریباً ہر فرقہ کے ممتاز عالم دین شامل تھے۔ان سوالوں کو دیکھ کر کوئی بھی عالم دین اس محفل میں جانے کے لیے تیار نہ تھا جبکہ سفر اور رہائش کے اخراجات بھی یہ ایسوسی ایشن ہی مہیا کر رہی تھی۔

نئی صورت حال کے تحت ایسوسی ایشن نے 6 ستمبر 1996ء کو پنڈی میں ایک سیمنار منعقد کیا اور تمام علماء دین کو دعوت دی کہ وہ اس فورم پر آ کر ان سوالوں کے جوابات ریکارڈ کروادیں تا کہ ویڈیو فلم کے ذریعہ سے جوابات اس محفل میں حاضرین کو سنا دیئے جاسکیں۔لیکن سیمینار میں بھی کسی عالم دین نے آنے کی جرأت نہ کی آخر کار 24 مارچ 1997ء کو اس ایسوسی ایشن نے یہ ساری کہانی اور وہ 10 سوال روزنامہ اساس میں شائع کروادیئے اور اس میں مجبوراً یہ اعتراف بھی دنیا کے لیے پیش کر دیا۔

''زیر نظر تحریر پڑھتے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ یورپ کے ایک ملک سے قادیانیوں نے STN طرز کا ایک طرز کا ایک ٹی وی سٹیشن کرائے پر لے رکھا ہے جس پر 24 گھنٹے اسلام کے نام پر اپنے مسلک کی ترویج اور فروغ کے لیے انگریزی، ہسپانوی، اٹالین، فرانسیسی، جرمن، عربی اور اسپرانتو جیسی عالمی زبانوں میں نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ساری دنیا میں الیکٹرانک میڈیا۔لٹریچر اور عقلی وسائنسی دلائل کے ذریعہ اسلام کے نام پر جتنا کام مرزائی اور قادیانی کر رہے ہیں اتنا ہم مسلمانوں نے سوچا بھی نہیں''۔

(روزنامہ اساس 24 مارچ 1997ء)

دوستو! میں نے مڑ کر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سمیت علماء کے اقوال کو دیکھا۔پیر مہر علی شاہ صاحب کے لیے ایک دوسرے عالم دین کی پیشگوئی کو سنا۔ 1953ء، 1974ء کے بھڑکتے شعلوں اور قرار دادوں کو دیکھا۔ قادیانیت کے سکڑنے کا وقت آ گیا جیسے اعلان کا بغور مطالعہ کیا۔اور پھر روزنامہ اساس میں چھپے اس اعتراف بے بسی کا مشاہدہ کیا تو جواب میں حضرت مرزا صاحب کے الفاظ نوشتہ دیوار بن کر نظر آنے لگے:

''یادرکھو! میرا سلسلہ اگرنری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے۔ یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 147)

آج سوسال کی مسافت پر کھڑے ہو کر اب میرے لیے فیصلہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ نام ونشان مٹانے والے ضرور مٹے ہیں مگر احمدیت کا نام چاردانگ عالم میں پھیل رہا ہے جو صاف ثابت کرتا ہے یہ دکانداری نہ تھی۔ بلکہ خدائی سلسلہ ہی ہے۔

اگست 1999ء

استہزاء اور طعن تشنیع کا انجام

دوستو! احمدی تبلیغ جہاں برصغیر سے نکل کر دنیا کے تمام براعظموں میں پھیل گئی وہیں ٹھیک اس طرح سے دوسری طرف محافظین ختم نبوت کے پیروکار اب ان جلسوں میں بھی آنے کے لیے تیار نہیں جن میں ان کے محبوب علماء محو تقریر ہوتے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں یہ سانحہ بھی ایک عجیب شان رکھتا ہے۔ ایک طرف احمدیت کے نعرے دنیا کے چپے چپے سے بلند ہو چکے ہیں جبکہ دوسری طرف احمدیت کو تباہ و برباد کر دینے کے نعروں والے حضرات اپنے سامعین کی راہیں تکتے تکتے اونگھنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ خدا کا انتقام ہے یا احمدیت کی سچائی کی دلیل فیصلہ کرنے میں میری مدد کیجئے گا۔

جب استہزاء عروج پر تھا

1953ء کا سال احمدی غیر احمدی کہانی میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اس سال مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف استہزاء کو اپنے عروج پر پہنچا دیا۔ ان دنوں کے حالات قلمبند کرتے ہوئے مصنف ''پاکستان کے مذہبی اچھوت'' لکھتا ہے۔

''مجلس احرار کے جلسوں میں عوام کے لیے لغویات کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ احمدیوں کے ملک دشمن۔ چوہدری ظفر اللہ کی پالیسیوں پر لایعنی تنقید اور مذہب کے نام پر عوام کے جذبات کو بھڑکا کر بانی جماعت احمدیت۔ امام احمدیت اور سرکاری عہدوں پر فائز احمدی افسران کے خلاف نعرہ بازی کروائی جاتی احمدیوں کے قتل کو جنت میں داخلے کی ٹکٹ قرار دیا جاتا 19 اگست کو احمدیوں کے خلاف جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہاں تک کہہ

دیا کہ تم کو چاہیے کہ قادیان سے ربوہ تک ہر درخت سے ایک ایک احمدی کو پھانسی پر لٹکا دو‘‘۔

(صفحہ 58-59 مصنف تنویر احمد میر مرتضیٰ علی شاہ الحسیب پبلشر)

استہزائی مجا سے ٹھرک تک

53ء کے حالات کی مصنف ’’پاکستان کے مذہبی اچھوت نے تصویر نگاری میں بڑی محتاط روی سے کام لیا ہے جبکہ اصل تصویر کیا تھی کن حالات اور کس فلسفہ اخلاق کے ساتھ احمدیت کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کا مصالحہ تیار ہورہا تھا۔ جماعت اسلامی کے ترجمان ’’جہاں نو‘‘ کے ایڈیٹر کی زبانی ملاخطہ کیجیے۔

آپ نے احمدیت کے خلاف ہونے والے جلسوں کی رپورٹنگ زیر عنوان ’’مجا‘‘ یوں کی ہے۔

’’کراچی میں ختم نبوت کانفرنس دھوم دھام سے ہوئی شاہ صاحب کا جلسہ بجلی کے چراغوں سے پوری طرح روشن تھا۔ قدم قدم پر لکڑی کے کھمبوں پر بجلی کی ٹیوبوں سے ایک جنگل بسا رکھا تھا۔ دو دن کے جلسوں میں (رات کے) نو بجے سے صبح کے تین چار بجے تک تقریریں ہوتی رہیں۔ حجاموں، قلیوں اور ہاکروں کی ایک کثیر تعداد سینما کی بجائے وہاں جاتی رہی اور یہی سوچ کر جاتی رہی کہ سینما سے زیادہ لطف ان جلسوں میں ہے۔ لطیفوں قصوں کہانیوں اور شعر خوانیوں اور چٹکلوں سے معمور طول طویل تقریریں ہوئی طویل طویل اونچے سروں میں نظمیں پڑھی گئیں اور نعتیں سنائی گئی۔ کلو حجام نے کہا ’’سینما میں کیا مجا آئے گا جو ان جلسوں میں آئے گا جوان جلسوں میں آیا میں تو برابر جاتا رہا۔ دوکان بند کر کے رات کے گیارہ بجے سے صبح 4 بجے تک آج دن بھر سوتا رہا ہوں۔ ابھی ابھی دکان پر آیا ہوں اس سے پوچھا تم کیا سمجھے۔ کہنے لگا سمجھنا کیا ہے بس مجا آ گیا! چنانچہ یہی مجا تھا جو اس کانفرنس سے لوگوں نے حاصل کیا‘‘۔

(جہان نو کراچی 18 مئی 1951ء)

وقت کی دھول میں 40 سال چھپ جانے کے بعد آج ان ’’مجا‘‘ پر مشتمل کانفرنسوں کا کیا حال ہے؟ علماء کرام اپنے سامعین کو احمدیت کے مقابل پر کس حد تک بنیان مرصوص بنا چکے ہیں؟ حاضری کیا ہے؟ اور حاضرین کیا ہیں؟

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف مولانا زاہد الراشدی کی زبانی اس ’’ٹھرکی‘‘ کہانی کا انجام دیکھتے ہیں۔

آپ نے روزنامہ اوصاف 19 اگست 99ء کی اشاعت میں زیر عنوان ’’برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنسیں‘‘ ایک تفصیلی مضمون لکھا۔ کانفرنس کے انعقاد کی تاریخیں اور جگہ حدود اربعہ بیان کرنے کے بعد مقررین حضرات اور سامعین حضرات کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی۔

''ان کانفرنسوں میں روئے سخن زیادہ تر قادیانیوں کی طرف ہوتا ہے۔ چونکہ برصغیر پاکستان بنگلہ دیش اور بھارت سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کا زیادہ تر سابقہ قادیانیوں سے پڑتا ہے اور اکثر و بیشتر علماء بھی انہی ممالک سے آتے ہیں پھر انہیں دنوں قادیانیوں کا سالانہ عالمی اجتماع بھی لندن میں ہوتا ہے اس لیے قادیانیت ہی ان کانفرنسوں کے مقررین کی گفتگو کا مرکزی عنوان ہوتی ہے اور علماء کرام روایتی جوش و خروش کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے اگلے سال تک کے لیے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کر دیا ہے ان ختم نبوت کانفرنسوں میں ہونے والی گفتگو کا مواد اور انداز بھی وہی روایتی یعنی موچی دروازے اور لیاقت باغ والا ہوتا ہے۔ جس سے پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش سے آکر آباد ہونے والے پرانے حضرات کا ٹھرک تو پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں پیدا ہونے والے اور پروان چڑھنے والے نوجوانوں کے پلے کچھ نہیں پڑتا اس لیے ان اجتماعات میں نوجوانوں کی شرکت کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے''۔

آگے چل کر تاسف سے یہ اعتراف بھی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں:

''یہ المیہ کم و بیش ہر کانفرنس میں شریک ہونے والے نوجوانوں کا ہے اور اب تو ان کانفرنسوں کے منتظمین کے اجلاسوں میں دبے لفظوں یہ بات زیر بحث آنے لگی ہے کہ ان کانفرنسوں کے آخر فائدہ کیا ہے؟''۔

''مجا'' حاصل کرنے والی جس بھیڑ کے ساتھ احمدیت کو فتح کرنے نکلے تھے اب وہ ''ٹھرک'' کی وادی میں کس حال میں ہیں۔ علماء ان کو کہاں سے کہاں لے آئے ہیں۔ مولانا راشدی نے اس کی تصویر کشی کر کے گویا قرار واقعی دکانداروں کی نشاندہی کر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''ابھی گذشتہ روز کی بات ہے بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عبدالمقیت، مولانا خداالرحمن درخواستی اور راقم الحروف کو لندن لانے کے لیے گاڑی لے کر وہاں پہنچے وہ علماء سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں مگر ان کی معلومات کا حال یہ تھا کہ مجھ سے پوچھنے لگے مولوی صاحب! احمدی فرقہ کا بانی کون ہے؟ میں نے بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے اس نئے مذہب کی بنیاد رکھی تھی پھر سوال کیا کہ وہ کون سی صدی میں گزرا ہے؟ اس سے اندازہ کر لیں کہ علماء سے تعلق رکھنے والے اور دینی ذوق رکھنے والے حضرات کی معلومات کا حال یہ ہے کہ جو لوگ مسجد اور مولوی کے قریب پھٹکنے کے لیے تیار نہیں ہیں ان کی واقفیت کا عالم کیا ہوگا؟''

(روزنامہ اوصاف 19 اگست 99ء)

ہم نے زندگی ضائع کر دی......مولوی انور شاہ کشمیری کا مرنے سے قبل اعتراف

جی وہی مولانا انور کشمیری صاحب جنہوں نے جماعت کی بربادی کے بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔مگر فوت ہونے سے قبل جب انہوں نے اپنی زندگی کے سود وزیاں حساب لگایا تو بے اختیار غمگین ہوکر سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ ہم نے زندگی ضائع کردی۔دیو بندی مفتی اعظم محمد شفیع جواُن کے شاگرد خاص تھے نے اپنے خطبات میں اس کا ذکر یوں فرمایا ہے:

”میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی خدمت میں ایک دن نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت غم زدہ بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا مزاج کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہی ہے میاں۔میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کردی۔

میں نے عرض کی حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں اور دین کی اشاعت میں گزری......آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں صحیح کہتا ہوں کہ اپنی عمر ضائع کردی......گمراہی پھیل رہی ہے۔الحاد آرہا ہے۔شرک و بت پرستی چلی آرہی ہے۔حرام وحلال کا امتیاز اُٹھ رہا ہے۔لیکن ہم لگے ہوئے ہیں ان فرعی اور فروعی مسائل میں......اس لئے غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کررہا ہوں کہ عمر ضائع کردی“

(امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے۔تلخیص خطبات مفتی محمد شفیع وحدت امت ص 7 ملخص حافظ ناصر وحافظ عمر تعاون شجاع الدین شیخ ومحمد نعمان)

دوستو! قرآن مجید نے ہمیں بتایا تھا کہ جھوٹا نبی کبھی سرسبزی نہیں دیکھ سکتا بلکہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔پھر مرزا صاحب کا اس بات کو بار بار پیش کرنا کہ اگر یہ دکانداری اور جھوٹا کاروبار ہوا تو خود خدا ہی مجھے تباہ کردے گا۔پھر دوسر طرف علماء کی تمام

کوشش اور ہر ذریعہ کو استعمال کے بعد آج ناکامی ونامرادی کا اعلان یہ ساری بات منطقی طور ہمیں مجبور کردیتی کہ احمدیت ایک سچائی کا نام ہے۔جو خدا کی طرف سے آئی اور خدا کی طرف لے جانے کے لیے آئی ہے علماء کی مسلسل ناکامیوں نے میری تمام مشکلات کو حل کردیا ہے اور یہی سچ ہے۔

ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا''۔

بانی جماعت کا یہ اعلان میں نے بار بار پڑھا۔ قوموں کے احمدیت میں داخل ہونے اور سلسلہ کے زمین پر محیط ہو جانے اور تمام روکوں کے درمیان سے اٹھائے جانے کی پیش خبریاں ذہن میں مستحضر کیں اور ان باتوں کو خدائی کلام کے طور پر صندوقوں میں محفوظ رکھنے کے ارشاد کو غور سے یاد کیا اور پھر احمدیت کی تاریخ کے سفر پر چل پڑا۔

تاریخ کے اس سفر پر میرے سامنے دوسری پیشگوئیاں بھی موجود رہی:

''اب افق ہند سے آفتاب اسلام طلوع ہو رہا ہے جس کی ضیاء باریوں کے سامنے غلامانہ نبوت کی گھٹائیں نہیں ٹھہر سکتیں۔ قادیانیت باقی رہے گی لیکن صفحہ عالم پر نہیں بلکہ کتابوں کے صفحہ قرطاس پر اور وہ بھی محض عبرت بن کر''۔

پھر یہ پیشگوئی بھی مجھے اچھی طرح مستحضر رہی:

''مرزائیت کے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو''۔

اسی طرح سے ایک دوسرے بزرگ کی یہ پیشگوئی بھی:

''اب قادیانیت کے سکڑنے بلکہ ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے''۔

اس پس منظر کے ساتھ میں نے احمدیت کے سو سالوں کا سال بہ سال سفر کیا۔ حاصل وصول مطالعہ کے طور پر میرے سامنے جو تصویر بنی وہ قرآن مجید کی اس آیت کی عملی تصویر تھی

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور

کہ جن کا دوست اللہ تعالیٰ بن جاتا ہے ان کے ہر دن میں اندھیروں سے روشنیوں کی طرف انتقال کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

میرے سامنے کوئی ایک بھی سال ایسا نہیں آیا کہ احمدیت کی فتوحات کا دائرہ رک گیا ہو۔ وہ برصغیر میں پھیلا ایشیا تک آیا اور پھر دنیا کے دوسرے براعظموں کی طرف مڑ گیا۔ وہ لاکھوں سے کروڑوں میں آئے اور زمین سے نکل کر فضاؤں میں پھیل گئے۔

بقول مصنف ''قادیانیت کا سیلاب اور ہماری حکمت عملی''

''حقیقت یہ ہے کہ ہر آنے والا دن قادیانیت کو مزید عروج کی طرف لے کر جا رہا ہے اور قادیانیوں کا حلقہ اثر روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔ قادیانی سینکڑوں سے ہزاروں ہو گئے پھر ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اور اب دنیا بھر میں قادیانیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک جا پہنچی ہے''۔

تاریخ احمدیت کی ترقی کی رفتار کو کیسے محفوظ کیا نقشہ پیش ہے۔

دور امامیت

27 مئی 1908ء تا آخر 1908ء

30 مئی: خلیفۃ المسیح الاول کے عہد میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حضور نے بیت المال کا مستقل محکمہ قائم فرما دیا۔

یکم اگست: واعظین سلسلہ کے تقرر کے بعد پہلے واعظ شیخ غلام احمد صاحب کی روانگی۔

1909ء

یکم مارچ: مدرسہ احمدیہ کی مستقل درس گاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔

اکتوبر: نیا اخبار نور جاری ہوا۔

1910ء

7 جنوری: حضرت میر قاسم صاحب نے دہلی سے اخبار الحق جاری کیا۔

اکتوبر: یو پی میں مربیان احمدیت کے کامیاب دورے۔

دسمبر: بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

1911ء

جنوری: حضرت میر قاسم علی نے رسالہ ''احمدی'' جاری کیا۔ قادیان میں دار الضعفاء کا قیام حضرت میر ناصر نواب صاحب منتظم۔

1912ء

فروری: حضور کی تحریک پر ''انجمن مبلغین'' کا قیام۔

25 جولائی: تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

ستمبر: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے رسالہ ''احمدی خاتون'' جاری کیا۔

1913ء

19 جون: الفضل جاری ہوا۔ بانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب۔

جون: حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو انگلستان بھیجا گیا۔

26 جولائی: عربی کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مصر اور شام کے لیے روانہ کیا گیا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی

1914ء

اپریل: احمدیہ مشن لندن کا مستقل صورت میں قیام۔

1915ء

15 جون: حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے ماریشس میں احمدیہ مشن کا آغاز کیا۔

دسمبر: اسی سال مشہور خادم سلسلہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین آف سکندر آباد دکن نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

1916ء

جنوری: مسٹر والٹر سیکرٹری ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن لاہور قادیان آئے۔

16 دسمبر: مشہور مستشرق اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مارگولیتھ قادیان آئے۔

1917ء

12 مارچ: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

21 جون: قادیان میں نور ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

1920ء

15 فروری: حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ میں مشن قائم کرنے کے لیے فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے مگر آپ کو شہر جانے سے روک دیا گیا۔

22 فروری: حضور نے بندے ماترم ہال امرتسر میں صداقت اسلام وذرائع ترقی اسلام پر لیکچر دیا۔

مئی: حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں داخل ہو کر تبلیغ کی اجازت مل گئی۔

7 جون: حضور نے مسجد فضل لندن کے لیے چندہ کی تحریک کی۔

9 ستمبر: لندن میں مسجد کے لیے زمین خریدنے پر قادیان میں پر مسرت تقریب منعقد کی گئی۔

1921ء

19 فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

28 فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم نیر غانا میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لیے پہنچے۔

7 اپریل: نائیجریا میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

دسمبر: حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو امریکہ میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

1922ء

18 فروری: مصر میں مشن قائم کرنے کے لیے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان سے روانہ ہوئے۔

1923ء

7 مارچ: حضور نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔

12 مارچ: حضور نے مجاہدین کا پہلا وفد تحریک شدھی کے علاقہ میں روانہ فرمایا۔

ستمبر: جماعت احمدیہ کے زبردست تبلیغی حملوں کے نتیجہ میں آریوں نے تحریک شدھی بند کرنے کا اعلان کر دیا۔

18 دسمبر: محترم ملک غلام فرید صاحب جرمنی میں مشن قائم کرنے کے لیے برلن پہنچے۔اسی سال جرمنی میں احمدیہ مسجد کے لیے ایک لاکھ روپیہ فراہم کیا گیا۔

1924ء

28 مئی: امریکہ کے معروف مستشرق زویمر قادیان آئے۔

12 جولائی: حضور اپنے پہلے سفر یورپ پر قادیان سے روانہ ہوئے۔

14 اگست: حضور دمشق پہنچے۔

7اگست: حضور نے اٹلی کے وزیر اعظم مسولینی سے ملاقات کی۔

22اگست: حضور لندن میں پہلی دفعہ وارد ہوئے۔

9 ستمبر: حضور نے ''ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین'' کے اجلاس میں انگریزی میں لیکچر دیا۔

23 ستمبر: اسلام کی صداقت کے لیے ویمبلے کانفرنس منعقد کی گئی جس میں حضور کا مضمون احمدیت یعنی حقیقی اسلام حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے پڑھا۔

16 اکتوبر: ایران میں مشن کا قیام عمل میں آیا۔

19 اکتوبر: حضور نے مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی۔

10 دسمبر: مولوی ظہور حسین صاحب تبلیغ اسلام کے لیے روس میں داخل ہوئے۔

دسمبر: اسی سال حضور نے امیر افغانستان پر اتمام حجت کے لیے دعوۃ الامیر نامی کتاب لکھی۔

1925ء

16 جولائی: حضور نے علماء دیوبند کو تفسیر نویسی میں چیلنج دیا۔

17 جولائی: حضرت مولانا جلال الدین شمس اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام میں مشن قائم کرنے کے لیے دمشق پہنچے۔

ستمبر: حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے انڈونیشیا میں مشن کی بنیاد رکھی۔

اکتوبر: کلکتہ سے ماہوار رسالہ احمدی بنگلہ زبان میں جاری ہوا۔

اسی سال شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل جماعت میں شامل ہوئے۔

1926ء

29 جنوری: قادیان میں پہلی بار ایک جلسہ میں 24 زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔

30اکتوبر: سر شیخ عبدالقادر صاحب مسجد فضل لندن کا افتتاح کیا۔

15 دسمبر: لجنہ اماء اللہ کے تحت رسالہ ''مصباح'' شائع ہونا شروع ہوا۔

دسمبر: قادیان سے انگریزی اخبار سن رائز جاری ہوا۔

1929ء

جون: حفیظ جالندھری کی قادیان آمد پر مجلس مشاعرہ ہوئی۔ جس میں حضور بھی شامل تھے۔

1930ء

3 جنوری: مشہور مسلم لیگی لیڈر شوکت علی قادیان آئے۔

5 اپریل: ڈچ قونصل مسٹر انڈریا سا قادیان آئے۔

1931ء

30 فروری: مولانا رحمت علی صاحب نے جاوا میں مشن قائم کیا۔

3 اپریل: مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کبابیر میں فلسطین کی پہلی مسجد سیدنا محمود کا سنگ بنیاد رکھا۔

30 مئی: ایک افغانی سیاح قادیان آیا۔

25 جولائی: حضور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔

1935ء

2 مارچ: برما میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔

6 مئی: تحریک جدید کے تحت 3 مبلغین کا پہلا قافلہ قادیان سے بیرون ملک روانہ ہوا۔

27 مئی: ہانگ کانگ میں احمدیہ مشن کا قیام۔

مئی: سنگاپور میں احمدیہ مشن کا قیام۔

4 جون: جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام۔

12 جولائی: شاہ فیصل مسجد فضل لندن میں تشریف لائے۔

1936ء

یکم جنوری: مکرم و محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

جنوری: ارجنٹائن میں احمدی مشن کا قیام۔

21 فروری: بوڈاپسٹ میں احمدیہ مشن کا قیام تحریک جدید کے تحت یہ پہلا یورپین مشن تھا۔

10 مارچ: ملک محمد شریف صاحب گجراتی اسپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لیے میڈرڈ پہنچے۔

اپریل: البانیہ میں مولوی محمد الدین صاحب نے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

نومبر: شیخ بکری عبیدی صاحب (مشرقی افریقہ) کا قبول احمدیت۔

دسمبر: یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

1937ء

جنوری: سنگاپور میں پہلے فرد حاجی جعفر صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

17 جون: ییل یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ مذاہب کے پروفیسر جان کلارک آرچر کی قادیان آمد اور حضور سے ملاقات۔

13 اکتوبر: سیرالیون مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

دسمبر: اس سال اٹلی اور پولینڈ میں تبلیغی کوششوں کا منظم آغاز ہوا۔

1938ء

3 مئی: ایک زرتشتی ایرانی سیاح منوچہر آرین کی قادیان آمد اور قبول احمدیت۔

18 دسمبر: اردو کے ممتاز ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ کی قادیان آمد۔

1939ء

فروری: مسجد فضل لندن میں شاہ فیصل اور دوسرے معزز مسلم سیاسی عمائدین کی ایک جلسہ میں شامل ہوئے۔

16 اپریل: لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر جان ڈگلس ینگ کی قادیان آمد۔

3 دسمبر: دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے پہلا یوم پیشوایان مذاہب نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔

اسی سال قرآن مجید کے گورمکھی اور ہندی تراجم کی اشاعت ہوئی۔

1940ء

مارچ: نواب بہادر یار جنگ نے قادیان میں حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

26 جولائی: مجلس انصاراللہ قائم کی گئی اور حضرت مولوی شیر علی اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔

7 اگست: انگلستان میں پہلا مناظرہ مولانا جلال الدین شمس نے ایک پادری سے کیا۔

20 اکتوبر: سرینگر میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

25 دسمبر: تفسیر کبیر کی جلد سوئم شائع ہوئی۔

28 دسمبر: جلسہ سالانہ پر 386 افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

1941ء

24 اگست: کوئٹہ میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

1942ء

یکم اکتوبر: چینی مسلمانوں کی تنظیم نیشنل اسلامک سالوشین کے نمائندے شیخ عثمان کی قادیان آمد۔

اکتوبر: پٹنہ کے مشہور ادیب سید اختر احمد اور نیوی کی قادیان آمد اور اشتراکیت اور اسلام کے معاشی نظام کے متعلق حضور سے استفادہ۔

1943ء

12 مارچ: لیگوس نائیجریا کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

مئی: قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ مکمل ہو گیا۔

1946ء

3 مئی: سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

17 مئی: فرانس میں احمدیہ مشن کا قیام۔

10 جون: احمدیہ مشن اسپین کا احیاء ہوا۔

1947ء

4 اکتوبر: اردن میں احمدیہ مشن کا قیام۔

13 نومبر: فرانس میں جماعت احمدیہ کا پہلا پبلک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

1949ء

20 جنوری: جرمن میں مشن کا قیام۔

2 فروری: مسقط مشن قائم ہوا۔

27 فروری: حضور فرقان فورس کے مجاہدوں کا جائزہ لینے کے لیے محاذ کشمیر پر تشریف لے گئے۔

فروری: گلاسکو مشن کا قیام۔

23 مئی: فرانس میں پہلی سعید روح نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

13-14 اگست: نائیجریا جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

27 اگست: لبنان میں احمدیہ مشن کا قیام۔

3 اکتوبر: ربوہ میں مسجد مبارک کا سنگ بنیاد۔

1950ء

30 جنوری: بیرون ملک جماعت کا پہلا کالج غانا میں جاری ہوا۔

جون: گلاسکو مشن سے ماہوار رسالہ The Muslim Herald جاری ہوا۔

یکم ستمبر: حضور نے حیدر آباد کے تھیوسافیکل ہال میں اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر لیکچر دیا۔

دسمبر: تفسیر کبیر العادیات تا کوثر شائع ہوئی۔

1951ء

جنوری: عراق کی طرف سے مؤتمر عالمی اسلامی نمائندہ عبدالوہاب عسکری ربوہ آئے۔

فروری: چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ اعلیٰ ڈاکٹر فشر کو سیرالیون مشن کی طرف سے مقابلہ کی دعوت دی گئی۔

16 اگست: تحریک جدید کا سپون مشن قائم ہوا۔

1952ء

7 جنوری: حضور نے افتاء کمیٹی کا احیاء کیا۔

6 فروری: حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔

5 اپریل: اسی دفتر کا افتتاح۔

1954ء

28 فروری: مسجد مبارک میں سورہ مریم سے درس قرآن کا آغاز جو بعد میں تفسیر کبیر جلد چہارم کے نام سے شائع ہوئے۔

20 اپریل: حضور نے اورنیٹیل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن قائم فرمائی۔

14 مئی: سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت ہوئی۔ پہلا نسخہ حضور کی خدمت میں بھیجا گیا۔

نومبر: ڈچ ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

1954ء

27 جنوری: حضرت مصلح موعود کی طرف سے جماعت کے ایک وفد نے گورنر جنرل پاکستان غلام محمد صاحب کو ولندیزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا۔

22 فروری: لاہور میں دارالذکر احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

7 اکتوبر: چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب عالمی عدالت کے صدر منتخب ہوئے۔

1955ء

18 جون: حضور ہیگ (ہالینڈ) پہنچے۔

26 جون: جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق KAMAOUR نے حضور کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی حضور نے ان نام زبیر رکھا۔

22 جولائی: لندن میں مبلغین کی عالمی کانفرنس حضور کی زیر صدارت شروع ہوئی اور 24 جولائی کو ختم ہوئی۔

27 جولائی: مالٹا کے ایک انجینئر نے حضور کی بیعت کر کے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

30 جولائی: حضور نے لندن میں ڈسمنڈ شا سے ملاقات فرمائی۔

9 دسمبر: ہیگ (ہالینڈ) میں مسجد کا افتتاح فرمایا۔

اسی سال سوئیز رلینڈ میں تحریک جدید کے تحت مشن قائم ہوا۔

1956ء

برما میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

اسی سال لائبیریا اور فلپائن میں تبلیغی مراکز کا قیام ہوا۔

1957ء

22 فروری: ہمبرگ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

15 مارچ: تنزانیہ میں بیت الاحمدیہ دارلسلام کا افتتاح۔

22 جون: مسجد احمدیہ ہمبرگ کا افتتاح ہوا۔

27 جولائی: مسجد احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

9 اگست: مسجد احمدیہ کمپالا (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

دسمبر: وقف جدید کا اعلان۔

1958ء

ستمبر: مسجد نور فرینکفرٹ کا افتتاح ہوا۔

اسی سال سیرالیون میں مختلف مقامات پر 3 مساجد کی تعمیر ہوئی۔

1959ء

بیت الاحمدیہ جنجہ یوگنڈا اور مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوگئی۔

قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ہوئی۔

انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔

1960ء

فینسٹی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز۔

اکرہ (غانا) میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کی تعمیر۔

رنگون میں مشن ہاؤس اور بیت کی تعمیر۔

امریکہ کے صدر آئزن پاور۔ والی اردن شاہ حسین۔ صدر آسٹریلیا۔ وزیراعظم کانگو اور دیگر اہم شخصیات کو قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔

1961ء

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا اجراء۔

ڈینش ترجمہ قرآن کے حصہ اول کی اشاعت۔

کیکمہ اور لوئین زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل۔

شہنشاہ حبشہ صدر لائبریا۔ صدر صومالیہ کو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ۔

نیروبی میں شیخ مبارک احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی مقابلے کا چیلنج۔

ماریشس مشن کی طرف سے 15 روزہ The message کا اجرائ۔

1962ء

بیت المحمود زیورچ کا سنگ بنیاد از دست مبارک حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ۔

بیت النور راولپنڈی کی تکمیل۔

مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ الزبتھ کو ترجمہ قرآن کی پیشکش۔

1963ء

مینڈے زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت۔

دی ڈیوک ایڈنبرا۔شاہ کمبوڈیا کوتبلیغ اور قرآن مجید کا تحفہ۔

1964ء

جزائر فجی میں مشن ہاؤس کی تعمیر۔

شمالی بورنیو میں سربرآوردہ اصحاب کوتبلیغ احمدیت۔

8نومبر 1965 تک

یکم جنوری: بیت الاحمدیہ ٹانگانیکا کا سنگ بنیاد۔

اکتوبر: فری ٹاؤن (سیرالیون) میں مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

خلافت ثالثہ 1966ء

15 مارچ: حضور نے عیسائیوں کوتوریت اورانجیل سے سورہ فاتحہ کے مقابلہ پر حقائق ومعارف بیان کرنے کا چیلنج دیااور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مقرر کردہ انعامی رقم 500 سے بڑھا کر 50000 روپے کردی۔

6 مئی: ڈنمارک میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد کوپن ہیگن میں حضرت مرزا مبارک احمد نے رکھا۔ یہ مسجد صرف اور صرف مستورات کے پیسے سے تعمیر ہوئی۔

28 اکتوبر: مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

1967ء

جنوری: ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا انگریزی ترجمہ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا۔

21 جولائی: مسجد النصرت کوپن ہیگن کا افتتاح۔

26 جولائی: وانڈرورتھ ٹاون ہال لندن میں حضور کا خطاب بعنوان امن کا پیغام اورایک حرف انتباہ۔

26 تا 28 اگست: انڈونیشیا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

1968ء

فروری: کینیڈا میں باقاعدہ جماعت کا قیام ہوا۔

مارچ: فجی میں پہلے احمدی نے اپنی زندگی دین کے لیے وقف کی ان کا نام ماسٹر محمد حنیف صاحب ہے۔

1969ء

مارچ: لائبیریا کے علاقہ کیپ ٹاؤن میں جماعت کا پہلا پرائمری سکول جاری ہوا۔

مئی: سکنڈے نیویا کے مربی سلسلہ کمال یوسف صاحب کا دورہ آئس لینڈ جس سے وہاں پہلی دفعہ دین حق کی اشاعت ہوئی۔

1970ء

5اپریل: سوئٹزرلینڈ میں مسجد محمود کا حضور کے ہاتھ سے افتتاح۔

13اپریل: حضور کی صدر نائیجیریا یعقوبو گوون سے ملاقات اور ابادان یونیورسٹی سے خطاب۔

20اپریل: صدر غانا سے ملاقات۔

21اپریل: احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی دومنزلہ عمارت کا افتتاح۔

29اپریل: صدر لائبیریا ٹب مین سے ملاقات۔

2مئی: صدر گیمبیا داؤدا جوار سے ملاقات۔

6مئی: وزیراعظم سیرالیون سے ملاقات۔

10مئی: بو میں سیرالیون کی مرکزی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

23مئی: محمود ہال لندن کا افتتاح۔

1971ء

14مارچ: احمدیہ دارالذکر جکارتہ کا افتتاح ہوا۔

31مارچ: حضور نے مسجد اقصیٰ ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

17اپریل: چین کے سفیر چانگ تنگ کی ربوہ آمد اور حضور سے ملاقات۔

6مئی: فجی میں مسجد محمود کا افتتاح ہوا۔

18نومبر: لجنہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں 2لاکھ روپے اشاعت قرآن کے لیے پیش ہوئے۔

1973ء

18فروری: جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا۔

18فروری: مسجد مہدی گولبازار کا سنگ بنیاد حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے رکھا۔

30مارچ: حضور کا خطبہ جمعہ جو بعد میں ''مقام محمدیت کی تفسیر'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

1974ء

18 جنوری: حضور نے نگر پارکر کی خاطر وقف جدید کے لیے عام بجٹ سے ایک لاکھ روپے زائد اکٹھا کرنے کی تحریک کی۔

26 اگست: جمہوریہ داھومی (بینن) کے دارالحکومت پورٹونوو میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح۔

7 ستمبر: قومی اسمبلی پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

8 دسمبر: جزائر فجی کے دارالحکومت سووا میں مسجد فضل عمر اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔

اسی سال دسمبر میں یوگنڈا کی زبان میں ترجمہ و تفسیر قرآن کی اشاعت ہوئی۔

1975ء

مئی: میلا پالم (تامل ناڈو) میں نئے مشن ہاؤس کا قیام۔

27 ستمبر: حضور نے گوٹن برگ سویڈن میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والی پہلی مسجد بیت الذکر ناصر کا افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ اسپین کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

1976ء

6-7-8 اگست: امریکہ کی احمدی جماعتوں کے 29 ویں سالانہ جلسہ سے حضور کا افتتاحی اور اختتامی خطاب۔

20 اگست: بیت ناصر گوٹن برگ میں درود۔

26 اگست: ناروے، 29 اگست ڈنمارک، یکم ستمبر جرمنی، 7 ستمبر سوئٹزرلینڈ، 21 ستمبر ہالینڈ، 14 ستمبر لندن۔ کا دورہ

15 ستمبر تا 17 اکتوبر: انگلستان کی احمدی جماعتوں کا تفصیلی دورہ۔

3 ستمبر: لائبیریا میں پہلے احمدیہ ہائی سکول کی عمارت کا افتتاح۔

دسمبر: حضرت بانی سلسلہ کی تفسیر سورہ یونس تا کہف شائع ہوئی۔

اسی سال یوروبا زبان میں نائیجیریا سے ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا۔

1977ء

جنوری: ہڈرزفیلڈ (انگلستان) میں احمدیہ مسجد کا افتتاح۔

4 اپریل: تنزانیہ کے صوبہ نیوالا میں مشن ہاؤس کا قیام۔

29 اپریل: ملکہ انگلستان کی سلور جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔

21-22 اپریل: مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

مئی: کینیڈا میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے لیے زمین کی خرید مشن ہاؤس کا قیام۔

16 جولائی: سری نگر میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد۔

1978ء

2-3-4 جون: لندن میں کسر صلیب کانفرنس حضور نے 4 جون کو اختتامی خطاب فرمایا۔ برٹش کونسل آف چرچز کی دعوت اور حضور کا چیلنج۔

26 جولائی: جماعت احمدیہ سری لنکا کا پہلا سالانہ جلسہ۔

1979ء

26 جنوری: احمدیہ مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا) کا افتتاح ہوا۔

9 مارچ: قرطبہ سپین میں نئے مشن کا قیام عمل میں آیا۔

2-3-4 جولائی: مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

3 ستمبر: جاپان میں دوسرا مشن یوکوہاما میں قائم ہوا۔

15 اکتوبر: ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز دینے کا اعلان ہوا۔

10 دسمبر: ڈاکٹر صاحب نے نوبل پرائز وصول کیا۔

دسمبر: غانا سے انگریزی ترجمہ قرآن 10 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

سپین اور ناروے میں مساجد کی زمین کی خرید۔

امریکہ میں 10 لاکھ قرآن کے نسخے پھیلانے کا منصوبہ۔

سری نگر میں احمدیہ مسجد مکمل۔

1980ء

26 جون تا 22 اکتوبر: حضور نے 13 ممالک کا دورہ فرمایا: جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اسٹریا، ہالینڈ، وغیرہ۔

یکم اگست: مسجد نور اوسلو ناروے کا افتتاح۔

24 اگست: غانا کے صدر مملکت سے ملاقات۔

30 ستمبر: مانچسٹر اور ہڈرزفیلڈ میں احمدیہ مشنوں کا افتتاح۔

2 اکتوبر: بریڈفورڈ میں احمدیہ مشن کا افتتاح۔

9اکتوبر:700 سوسال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی مسجد ''بشارت'' کا سنگ بنیاد۔

1981ء

مئی: ناگویا (جاپان) میں پہلا یوم دعوت الی اللہ۔

9اکتوبر: ٹوکیو میں مشن ہاؤس کا افتتاح۔

اکتوبر: اکرا (غانا) میں مشن ہاؤس کی تکمیل۔

7–8نومبر: مجلس انصاراللہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

15دسمبر: شکاگو کی پبلک لائبریری میں قرآن مجید کے نسخے رکھوائے گئے۔

1982ء

مئی: سالسبری (زمبابوے) میں مشن ہاؤس کے لیے زمین کی خرید۔

6جون: افریقہ کے ملک ٹوگو میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر۔

خلافت رابعہ

خلافت رابعہ کے دور میں ہونے والی ترقی کو ایک غیر احمدی مصنف ''قادیانیت کا سیلاب'' نے اپنی کتاب کے آخر میں ''1989ء تک کی کارکردگی'' کے عنوان سے درج فرمایا ہے۔

(قادیانیت کا سیلاب صفحہ 240 تا 251)

خلافت خامسہ

2005ء

سفر کو مختصر کرتے ہوئے صرف 2005ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انٹرنیٹ پر جاری ہونے والی پریس ریلیز کو پیش کرتا ہوں:

☆اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ امسال تین نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

☆پچھلے اکیس سالوں میں 90 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

☆امسال پاکستان کے علاوہ دنیا میں 488 نئی جماعتیں قائم ہوئیں 497 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا اس طرح پر 985 علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

☆امسال خدا کے فضل سے بیرون پاکستان 319 مساجد کا اضافہ ہوا۔ان میں سے 184 نئی اور 135 بنی بنائی اماموں سمیت ملیں۔

1984 سے لیکر جماعت احمدیہ کی 13776 مساجد کا ضافہ ہوا ۔جن میں سے 11695 مساجد اماموں سمیت جماعت میں داخل ہوئیں۔

☆امسال 189 نئے مراکز دعوت الی اللہ قائم ہوئے۔اس طرح سے 1984 سے 1587 نئے مراکز دعوت الیٰ اللہ قائم ہوئے۔

☆دنیا کی 60 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمل ہوکر شائع ہوچکے ہین اور 21 زبانوں میں مکمل ہوکر نظر ثانی کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔

18 زبانوں میں 58 نئی کتب اور فولڈرز تیار ہوئے اور اس وقت 27 زبانون میں 151 فولڈرز تیار ہو رہے ہیں۔

☆دوران سال 257 نمائشوں کا اہتمام کیا گیا اور تقریباً 500000 لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

☆دوران سال 2755 بکسٹال اور بک فیئر ز کا انتظام کر کے 19 لاکھ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

☆دوران سال رقم پریس اسلام اباد سے 2 لاکھ 11 ہزار کی تعداد میں کتب اور پمفلٹ شائع ہوئے۔اسی طرح افریقہ کے مختلف پریسوں سے 3 لاکھ 9500 کتب اور رسائل شائع ہوئے۔

☆اس وقت افریقہ کے 12 مما لک میں 37 ہسپتال اور کلینک دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

465 سنئیر اور جونئیر سکینڈری سکول علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں

☆اس سال جماعت کی طرف سے دنیا کے مختلف tv چینلز پر 805 گھنٹے 1086 پروگرام نشر ہوئے جن کے ذریعہ 7 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

☆برکینا فاسو میں جماعت کا پہلا ریڈیو اسٹیشن قائم ہو چکا ہے جس کے ذریعہ روزانہ 16 گھنٹے دین کا پیغام پہنچایا جارہا ہے اور جلد ان کے دار الحکومت میں tv قائم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

55 مما لک میں 650 چھوٹے بڑے ہومیو شفاء خانے کام کرر ہے ہیں۔ربوہ میں طاہر ہومیو پیتھک کے ذریعہ 1 لاکھ 20 ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

☆جنوری 1993 سے m t a کا آغاز ہوا جواب پانچوں براعظموں میں 24 گھنٹے تبلیغ اسلام پہنچا رہا ہے۔

☆اپریل 1987 میں خدمت دین کے کئے اپنے بچے وقف کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا جسے وقف نو کا نام دیا گیا اس میں اب تک 20 ہزار سے زائد بچے وقف کئے جا چکے ہیں۔

☆امسال 29799 بیعتیں ہوئیں۔

☆جلسہ سلانہ uk اس سے قبل اسلام اباد کے وسیع علاقے میں منعقد کیا جاتا تھا مگر اب وہ بھی تنگ پڑ گیا ہے اب اگلے سال کے لئے 208 ایکڑ جگہہ خریدی گئی۔

1993ء تا 2005ء کے سال تک 16 کروڑ 62 لاکھ 82 ہزار 7 سو 17 نفوس جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

☆امسال uk جلسہ پر 25000 سے زائد احباب شامل ہوئے۔

''میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں''

سو اصدی پر پھیلی یہ جنگ اپنے عواقب اور ثمرات کے ساتھ دنیا کے نقشے پر ایک مضبوط تاریخی حقیقت بن چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کے حق میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے موسلا دھار بارش کی طرح نظر آرہے ہیں بلکہ

1۔اس کے نفوس میں دنیا کے ہر کونے سے متقی لوگوں کے گروہ در گروہ قافلے جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں۔

☆وہ پوری دنیا میں اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام کے واحد سفیر بن چکے ہیں۔

☆کسی باطل مذہب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی موجودگی میں بانی اسلام پر اعتراض کی جرأت مفقود ہو چکی ہے۔

☆کسر صلیب کا تاریخی کارنامہ احمدیت کے ہاتھوں انتہائی کامیابی سے طے پا چکا ہے۔

☆مالی جانی اور وقت کی قربانی میں احمدی فدائیوں کی قربانی دشمنوں کو بھی متحقق ہے۔

☆دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے جماعت احمدیہ کے فدائیاں کے گروہ مشرق سے مغرب تک ہر لمحہ زمین کو اسلام کے لیے فتح کرر ہے ہیں۔

☆جماعت کی حیرت انگیز ترقیوں اور خدمت دین کے مقابلے پر صرف احمدیوں کی مساجد کو تالے لگوانے۔ احمدیوں کا تعاقب کرنے کے نعرے۔ احمدیوں کو عدالتوں میں جھوٹے مقدمات میں پھنسوانے کے کارنامے علماء کے ہاتھ میں نظر آتے ہیں جس سے نہ صرف پڑھا لکھا طبقہ نفرت کرتا بلکہ علماء کے اس فعل کو سستی شہرت اور روٹی پانی کا ذریعہ سمجھنے لگ گیا ہے نوجوان طبقہ علماء کے پاس پھٹکنے کے لیے بھی تیار نہیں جس سے علماء پریشان حال نظر آتے ہیں۔

☆بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے فتح یاب ہونے اور دشمن کے ناکام ونامراد ہونے والی دوہری پیشگوئی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔آج علماء کے پاس جماعت احمدیہ کی تبلیغ کو بذریعہ قانون اور دھونس دھاندلی کے روکنے کے کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا۔اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو ایک طرف الیکشن میں غیر مسلم قرار دے کر حکومتی دوڑ سے الگ کردیا گیا ہے اور دوسری طرف ہر حکومت کو اس شرط کے ساتھ اپنی خدمات پیش کی جارہی ہیں کہ وہ احمدیت پر ظلم کا دائرہ ٹوٹنے نہ دے بلکہ اس کو اور سخت کردے۔

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی صداقت نصف النہار بن کر نہ صرف سطح ارض کے افق کی شان بن چکی ہے تو دوسری طرف نام نہاد محافظین ختم نبوت کی رسوائیاں نصف النہار بن کر ان کی ذلت کا ہار بن چکی ہیں۔

آپ نے ایک طرف سلسلہ احمدیہ کی بے جا مخالفت کرنے والوں کو ان کے انجام کے آئینہ یوں دکھا دیا تھا۔

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے
تیرے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑھ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یاد رکھو اک دن ندامت آنے والی ہے

بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والے ان ٹھیکیدار نما لوگوں کو خدا کی پکڑ نے ندامت کی کس وادی میں لا پٹخا ہے یہ بات ان کے ضمیر علم ایمان اور ظرف کی کتنی شفاف آئینہ دار ہے جماعت احمدیہ کی سچائی کی یہ کتنی بے باک دلیل ہے کہ وہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں پھیل گئے۔ان کی مالی قربانی کے بجٹ کروڑوں ڈالر کو چھو رہے ہیں اور ان کے مخالفین روٹی کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک دوسرے کی داڑھیاں نوچ رہے ہیں۔''

خدا جب ایمان لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ایک سچی کہانی ایک سچا عبرت انگیز واقعہ:

بے نقاب چہرے

جناب اسلم کھوکھر صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

''بات اتنی پرانی بھی نہیں کہ قصہ پارینہ بن جائے۔ ابھی اس قابل شرم واقعے کو اتنے دن بھی نہیں ہوئے کہ ایک ماہ کو گرہیں لگ سکیں۔ یہ پانچ اگست کا واقعہ ہے۔ اسلام آباد کے کنونشن سنٹر جسے ''فتویٰ گاہ'' قرار دیا جاسکتا ہے، میں ملک بھر سے علماء نے شرکت کی تاکہ اس بل کے اندر پائے جانے والے سقم پر صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کو ملحد، کافر اور لادین قرار دے کر حکومتی گاڑی کے رستے میں آنے والے سپیڈ بریکروں کو ختم کیا جاسکے۔ کنونشن کے اختتام پر وہاں جو کچھ ہوا اسے سانحہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ میں پہلے اس واقعے کی خبر کو رقم کر رہا ہوں جو ایک معاصر اخبار کے نامہ نگار خصوصی نے رپورٹ کی ہے۔

''نفاذ شریعت سے متعلق حکومت کو تجاویز دینے کے لئے ملک بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام اور مساجد کے خطیب کنونشن سنٹر کے سبزہ زار میں ''لنچ بکسوں'' کا پیچھا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے الجھ پڑے۔ بعض مذہبی شخصیات باقاعدہ ہاتھا پائی پر اتر آئیں۔ متعدد علمائے کرام کے کپڑے پھٹ گئے میزیں ٹوٹ گئیں۔ شامیانے اکھڑ گئے۔ اور بعض کمزور صحت رکھنے والے حضرات دھینگا مشتی میں کچلے گئے۔ بعد ازاں بعض معززین'' کو درجنوں لنچ بکسوں کے ساتھ جاتے دیکھا گیا جبکہ لنچ بکسوں کے حصول کی جدوجہد میں مصروف مذہبی شخصیات کی چیخ و پکار سے بے نیاز کنونشن سنٹر میں ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکار پرسکون انداز میں لنچ کرتے رہے۔

تفصیلات کے مطابق ہفتہ کے روز وزارت مذہبی امور کی طرف سے نفاذ شریعت کے سلسلے ایک خصوصی مشاورتی کنونشن کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شرکت کے لیے ملک بھر سے علمائے کرام مساجد کے خطیب اور دیگر مذہبی شخصیات مدعو تھیں۔ کنونشن باقاعدہ ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ اور کسی وقفے کے بغیر دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہا۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف کنونشن کے آخری مقرر تھے۔ ان کی تقریر ختم ہوتے ہی دعا کرائی گئی جونہی اجتماعی دعا ختم ہوئی شرکاء اور شرفا نے تیزی سے اور پوری قوت کے ساتھ سبزہ زار کا رخ کیا اور ایک عدد نان ایک عدد شامی کباب ایک عدد سیب اور ایک عدد فراسٹ جوس پر مشتمل تھا بظاہر تعداد میں خاصے لنچ بکس موجود تھے لیکن ایک ایک مندوب کی طرف سے کئی کئی لنچ بکس حاصل کرنے کی جدوجہد نے قواعد وضوابط کو تہس نہس کر دیا۔ اور ظہرانے کی انتظامیہ ہینڈز اپ کر کے ایک طرف ہوگئی۔ گتے کے بنے ہوئے لنچ بکس پھٹ گئے اور ان میں رکھی خوراک زمین پر گر کر پاؤں میں آنے لگی چونکہ لنچ بکس میزوں پر رکھے ہوئے تھے اسی لئے مندوبین کے شدید اور اچانک حملے کی وجہ سے درجنوں میزیں ٹوٹ گئیں۔ اور ایک دوسرے کو دھکے دینے کے عمل نے شامیانے اکھیڑ

دیئے۔حصول خوراک کی اس کوشش میں بعض باریش معززین کے مابین تلخ کلامی بھی ہوئی اورنوبت ہاتھا پائی تک جا پہنچی جس کے نتیجے میں قمیضیں اور آستینیں پھٹ گئیں۔ٹوپیاں اور دستاریں پاؤں تلے روندی گئیں یہ مظاہرہ کم وبیش آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔''متعدد معززین'' کئی کئی لنچ بکس گاڑیوں میں رکھ کر نامعلوم مقام پر لے جاتے ہوئے دیکھے گئے۔''

(روزنامہ''اوصاف''اسلام آباد 5اکتوبر 1998ء)

دوستو!تحقیق کی اس منزل پر پہنچ کر میرے لیے فیصلہ کرنا بالکل آسان ہوگیا۔میں اپنا فیصلہ اِسی جماعت کے حق میں دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو امام مہدیؑ کی سچی اور حقیقی فوج سمجھتے ہوئی اسے خدائی درخت سمجھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے مطابق اس میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا اعلان کرتا ہوں آخر پر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک اقتباس لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا کہ دوستو!خدائی فوج دار کی آواز کو غور سے سنو!تحقیق کرو اور ایسا نہ ہو کہ کل ہم محترمین خدا کے حضور نافرمانوں میں کھڑے ہوں۔

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

آخری انتباہ

اے نادانو!اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہوجاؤں گا کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کردیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔یقینا یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔میں کسی کی پرواہ نہیں کرسکتا میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کردے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔اور مجھے اس کی عزت اور جل کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی بھی چیز پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔

ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من　　　آں منم کاندر میاں خاک وخوں بینی سرے

(انوارالاسلام،روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

ضمیمہ

فریدون خان جدون صاحب نے اپنے تحقیقی سفر کو 1996 میں روک دیا تھا جب کہ یہ مقالہ اپنی اشاعت کی منزل پر 2016 میں پہنچ رہا ہے۔درمیانی 20 سال میں جماعت احمدیہ ترقی کے بہت سے سنگ میل عبور کر چکی ہے اس لئے ناظرین کی معلومات میں مزید اضافہ کرنے کے لئے ادارہ اس کتاب کی اشاعت کے وقت اپنی طرف سے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ایک رپورٹ کو ضمیمہ کو طور پر ساتھ شامل کر رہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے

یہ تحریر شروع ہوئی تھی واقعہ لاہور یعنی 28 مئی 2010 کو احمدیہ مساجد لاہور میں ہونے والی بربریت کی سفاک داستان سے۔ اس لئے اس کو ختم بھی اسی واقعہ کے نتائج کے ساتھ کرنا چاہوں گا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کو جنہوں نے مخالفین احمدیت کے سامنے ایک آئینہ رکھ دیا ہے۔ آپ کی تحریر جو کہ الفضل انٹرنیشنل میں 29 اگست تا 11 ستمبر میں 9 تا 12 میں شائع ہوئی کہ آپ جو یہ سمجھتے تھے کہ 100، 200 لاشیں گرا کر آپ احمدیت کے آگے خوف کا بند باندھ دیں گے کیا یہ ممکن ہوا ؟ یا پھر یہ کہ احمدیت کا سونا شہادت کی بھٹی میں جل کر اور بھی کندن بن گیا؟؟ احمدیت کی تیز رفتار ترقیات بم دھماکوں اور بارود کی بد بو سے کم پڑ گئیں یا چہار جہت سے شش جہت میں بدل گئیں؟ آیئے شام ڈھلنے سے پہلے قبل ان نئی منزلوں کا طائرانہ جائزہ لیتے ہیں

☆ مالی قربانی میں ترقی

☆ اموال کی قربانی میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی توفیق کو پہلے سے بھی بڑھا دیا اور 31 اکتوبر 2010 کو ختم ہونے والے تحریک جدید کے مالی سال میں جماعت کو گزشتہ سال سے 524,000 پاؤنڈ زائد قربانی کی توفیق دی۔ اور اس قربانی میں لاہور کا بدستور اول نمبر رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 تا 2 دسمبر 2010 ص نمبر 8)

☆ ---2013 میں تحریک جدید کی یہ قربانی 7869100 پاؤنڈ کو پہنچ گئی۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 تا 5 دسمبر 2013 ص نمبر 5)
یعنی سال 2010 کی 5468500 پاؤنڈ پر ان تین سالوں میں 2400600 پاؤنڈ کا صرف اضافہ ہوا۔ جو 44 فیصد بنتا ہے۔

☆ -- سال 2010 میں وقف جدید کا مالی سال 31 دسمبر کو ختم ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "الحمد للہ اس سال میں اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہوئے اور وقف جدید میں جماعت کو 3983000 پاؤنڈ سے اوپر کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور گزشتہ سال کے مقابلے میں یہ قربانی اللہ کے فضل سے 664000 پاؤنڈ سے زائد ہے۔ یہ اضافہ 19 فیصد تھا

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری تا 3 فروری 2011 ص 6)

☆ ---سال 2013 میں وقف جدید میں مالی قربانی 5484000 پاؤنڈ تک پہنچ گئی۔ یوں بشمول 2010 صرف وقف جدید کی مالی قربانی میں 1965000 پاؤنڈ کا اضافہ ہوا۔ یعنی 2009 کے مقابلے میں تقریباً 56 سے زائد (الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 جنوری 2014 ص 9)

نفوس میں ترقی

2010 2011 2012 اور 2013 کے برطانیہ کے جلسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ افضال و برکات میں سے چند درج ہیں

2010

تعداد نومبائعین ------------ 458,760

تعداد نئی جماعتیں ------------ 742

نئی تعمیر ہونے والی مساجد -------- 115

تعداد بنی بنائی ملنے والی مساجد ------ 179

تعداد نئے مشن ہاؤسز --------- 87

تعداد نئے واقفین نو ----------- 2139

تعداد تقسیم پمفلٹس و فولڈرز -------- 3830,000

2011

تعداد نومبائعین ------------ 480,000

تعداد نئی جماعتیں ------------ 1018

نئی تعمیر ہونے والی مساجد -------- 121

تعداد بنی بنائی ملنے والی مساجد ------ 298

تعداد نئے مشن ہاؤسز --------- 121

تعداد نئے واقفین نو ----------- 3176

تعداد تقسیم پمفلٹس و فولڈرز -------- 76,78000

2012

تعداد نومبائعین ------------ 512,352

تعداد نئی جماعتیں ------------ 957

نئی تعمیر ہونے والی مساجد -------- 119

تعداد بنی بنائی ملنے والی مساجد ------ 219

تعداد نئے مشن ہاؤسز --------- 117

تعداد نئے واقفین نو ----------- 3496

تعداد تقسیم پمفلٹس و فولڈرز -------- 52,74,000

2013

تعداد نومبائعین ------------ 540,782

تعداد نئی جماعتیں ------------ 1052

نئی تعمیر ہونے والی مساجد -------- 136

تعداد بنی بنائی ملنے والی مساجد ------ 258

تعداد نئے مشن ہاؤسز ----------- 121

تعداد نئے واقفین نو ----------- 2801

تعداد تقسیم پمفلٹس و فولڈرز ------- 57,10,000

تین سالوں کا میزان

تعداد نو مبائعین------------1533,134

تعداد نئی جماعتیں------------3027

نئی تعمیر ہونے والی مساجد---------376

تعداد نئی بنائی ملنے والی مساجد-------775

تعداد نئے مشن ہاؤسز------------359

تعداد نئے واقفین نو------------9473

تعداد تقسیم لٹریچر لیفلٹس و فولڈرز--------186,62,000

اوسطاً فی سال

تعداد نو مبائعین------------511,045

تعداد نئی جماعتیں------------1009

نئی تعمیر ہونے والی مساجد---------125

تعداد نئی بنائی ملنے والی مساجد-------258

تعداد نئے مشن ہاؤسز------------120

تعداد نئے واقفین نو------------3157

تعداد تقسیم لٹریچر لیفلٹس و فولڈرز--------62,21,000

آخری کالم میں دی گئی ان تین سالوں کے مجموعی افضال کی سالانہ اوسط کا 2010 کے مقابلے میں غیر معمولی زیادہ ہونا ظاہر ہے

MTA کی برکات

2010 کے آخری خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

☆"اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں یہ بھی ایک فضل عطا فرمایا ہے کہ رشین ڈیسک کے ذریعہ سے ایم ٹی اے پر رشین پروگرام بھی اب جاری ہیں... پہلے کہیں اکا دکا مجھے رشین احمدیوں کے خطوط آیا کرتے تھے اور وہ بھی چند ایک... لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد سینکڑوں میں ہوگئی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری تا 27 جنوری 2010ء ص8)

جامعات میں ترقی

☆26 اگست 2012 کو انٹرنیشنل جامعۃ المبشرین گھانا کا آغاز ہوا۔

☆21 اکتوبر 2012 کو حضور نے جامعہ برطانیہ کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

☆16 دسمبر 2012 کو جرمنی کی جامعہ کی نئی عمارت کا بھی افتتاح فرمایا (الفضل انٹرنیشنل یکم مارچ 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مساجد کے افتتاح

☆ ان تین سالوں میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسپین، جرمنی اور برطانیہ میں اللہ کے فضل سے 29 مساجد کا افتتاح ☆10 نئی مساجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک اور دعاؤں سے ہوا۔

مساجد کی افتتاحی تقریبات میں ارباب اقتدار کی شرکت

☆تقریب سنگ بنیاد مسجد مریم آئرلینڈ میں میئر، اراکین پارلیمنٹ اور صدر مملکت آئرلینڈ کا خصوصی پیغام (الفضل انٹرنیشنل 29 اکتوبر 2010ء)

☆بیت الرحمن ویلنسیا اسپین کے افتتاح میں ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان، اور متعدد سماجی اور سیاسی شخصیات کی شمولیت

(الفضل انٹرنیشنل 3 مئی 2013)

☆ بیت الرحمن وینکوور کینیڈا کے افتتاح کی تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، وزیر اعظم کینیڈا اور مختلف سیاسی اور سماجی شخصیات کی طرف سے نیک جذبات کے پیغامات (الفضل انٹرنیشنل 12 جولائی 2013)

☆ 15 شہروں کی طرف سے proclamation۔ 18 مئی کا دن Ahmadiyya day کے طور پر منایا گیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر ملکی دوروں میں اعلیٰ protocol

اس عرصہ میں ایک اور پہلو جو نمایاں سامنے آیا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر ملکی دوروں میں اعلیٰ protocol کا مہیا کیا جانا تھا۔ اسی طرح پریس اور میڈیا کی غیر معمولی توجہ حضور کی طرف ہوئی۔

☆ جرمنی کی نیشنل اسمبلی میں حکومتی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بیت السبوح میں حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 2010)

☆ جرمن پارلیمنٹ ممبر کی بیت الرشید میں آمد اور حضور سے ملاقات (الفضل انٹرنیشنل 15 جولائی 2011)

☆ ناروے کی وزیر دفاع کی بیت النصر میں حضور انور سے ملاقات اور مسرور ہال میں خطاب (الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2011)

☆ جرمنی کے وفاقی ممبر پارلیمنٹ کی بیت الرشید آمد اور حضور سے ملاقات (الفضل انٹرنیشنل 30 ستمبر 2011)

☆ ناروے کی حکومت کی طرف سے حضور انور کی آمد پر ایک خصوصی انتظام کے تحت وہ تمام سہولیات اور سکیورٹی جو کسی بھی ملک کے سربراہ مملکت کو دی جاتی ہے کا مہیا کرنا (الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر تا یکم دسمبر 2011 ص 2)

☆ حضور کا ایک ممبر پارلیمنٹ کی دعوت پر نارویجین پارلیمنٹ کا visit۔ پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ (سپیکر) کی خواہش پر حضور کی ان سے ملاقات، ممبر پارلیمنٹ کے اہتمام کے تحت حضور کے اعزاز میں استقبالیہ اور address۔ حضور کا جوابی خطاب اور ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو۔ ایک ممبر کا کہنا کہ اس وزٹ نے پارلیمنٹ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر تا یکم دسمبر 2011 ص 2)

☆ بیت الرشید ہمبرگ میں میناروں کی تعمیر پر خصوصی تقریب میں صوبائی اور نیشنل پارلیمنٹ ممبران کی شرکت (الفضل انٹرنیشنل 11 جنوری 2013)

☆ جرمنی کے صوبہ ہیسن کے صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی دعوت پر حضور کا پارلیمنٹ کا وزٹ، ممبران پارلیمنٹ کی حضور سے ملاقات (الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2013)

☆ فرینکفرٹ کے لارڈ میئر کی حضور انور سے ملاقات (الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2013)

☆ بیت الرحمن ویلنسیا سپین کی افتتاحی تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، میئر اور اہم شخصیات کی شرکت (الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2013)

☆ اخبارات Los Angles Times اور Wall Street Journal کا حضور سے انٹرویو (الفضل انٹرنیشنل 7 جون تا 14 جولائی 2013)

☆ کینیڈا کے نیشنل CBC Tv کا انٹرویو (الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 2013)

☆ کینیڈا کی فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر کی حضور انور سے ملاقات (الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2013)

☆ سنگاپور میں انڈونیشیا کے سب سے بڑے روزنامہ اخبار Komas اور ہفت روزہ میگزین Tempo کے صحافیوں کا حضور سے انٹرویو (الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013)

☆ جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں قیام پر ایک سو سال مکمل ہونے کے موقع پر گلڈ ہال لندن میں مذاہب عالم کانفرنس کا انعقاد۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں، سیاسی لیڈروں، حکومتی اور سفارتی اہلکاروں، علمی اور ادبی حلقوں کی شرکت (الفضل انٹرنیشنل 18 جون 2014)

☆ برطانوی پارلیمنٹ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد۔ 8 وزراء، 30 ممبران پارلیمنٹ۔ 12 ممبران ہاؤس آف لارڈز اور مختلف اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان کی شرکت۔ نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کا خطاب (الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 6 ستمبر